THE

LAW OF EVIDENCE

IN

BRITISH INDIA,

BEING A COMMENTARY IN HINDUSTANI

ON

THE INDIAN EVIDENCE ACT

(I OF 1872.)

AS AMENDED BY

THE INDIAN EVIDENCE ACT AMENDMENT ACT,

(XVIII OF 1872.)

TOGETHER WITH

THE INDIAN OATHS ACT (X OF 1873.)

BY

SYED MAHMOOD,

OF LINCOLN'S INN, ESQUIRE, BARRISTER AT LAW,

ADVOCATE OF THE HIGH COURT, ALLAHABAD.

شرح

قانون شهادت مجريه هند

يعني

ايكٹ اول سنه ۱۸۷۲ ع

حسب ترميم ايكٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ ع

معه

قانون حلف مجريه هند

يعني

ايكٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع

مؤلفه

سيد محمود

بيرسٹر ايٹ لا ــ لنكنز إن و ايڈووكيٹ هائي كورٹ الهآباد

ALIGARH:

PRINTED AT THE INSTITUTE PRESS.

1876.

TO

JOHN PEARSON ESQUIRE, Q. C.

BENCHER OF LINCOLN'S INN,

THIS WORK IS,

WITH KIND PERMISSION,

INSCRIBED AS AN HUMBLE TOKEN

OF

SINCERE RESPECT AND GRATITUDE.

بجناب

جان پیرسن اسکویر — کیو۔ سي۔

بينچر آف لنکنز اِن

اس کتاب کو

اُن کي عنايت آمیز اجازت سے

بطور داي تعظيم و احسانمندي کي ايک نيازمندانه نشاني کے

اُن کے نام سے معنون کيا

دیباچه

یہہ کتاب اس غرض سے تالیف کي گئي هی که وه حاجت رفع هو جو که وکلاء ضلع کو قانون شہادت مجریه هند کے مسائل سمجھنے میں پیش آتي هی قانون شہادت گو که هر حالت اور درجه مقدمه سے متعلق هی اور هر عدالت میں کارآمد هی تاهم اُسکي ضرورت مقدمات ابتدائي میں سب سے زیادہ هوتي هی — حکام هائي کورت اور نیز حکام پریوي کونسل اکثر اس امر کے شاکي هوتے هیں که بڑے بڑے مقدمات کي ترتیب عدالت ضلع میں نہایت ابتر هوتي هی اور شہادت مناسب طور پر داخل نہیں هوتي — کبھي تو بیکار شہادت غیر متعلق مسل میں داخل هو جاتي هی اور کبھي عمده شہادت داخل هونے سے ره جاتي هی — پس مجھکو اُمید هی که میري اس ناچیز شرح سے اُن فرایض منصبي کے پورا کرنے میں مدد ملے جو که ضلع کي عدالتوں میں وکلاء اور نیز حکام کو پیش آتي هیں *

علاوه اس کے میں نے اس کتاب کو خاص کر اس نیت سے بھي لکھا هی که اُن لوگوں کو جو قانون کو سیکھنا چاهتے هیں ایک مشکل اور اهم حصه قانون کے سیکھنے میں آساني هو — اس غرض کو حاصل کرنے کے لیئے میں نے اکثر مقاموں میں جہاں اختصار بآساني هوسکتا تھا طوالت کو گوارا کیا هی *

حتی الوسع جو مسئله قانوني بیان کیا گیا هی اُس کي تائید نظایر هائي کورت کلکته و مدراس و بمبئي و الهآباد و نیز پریوي کونسل سے کي هی *

اس کتاب کے بآساني کام میں آنے کے لیئے مختلف قسم و قد کے حروف مستعمل کیئے گئے جنکي وجہه سے متن دفعه و تمثیلات و شرح و حاشیه و حواله صاف الگ الگ دیکھائي دیتے هیں *

ایکٹ هذا کي ترمیم کہیں کہیں حسب ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ ع کے عمل میں آئي هی میںنے جہاں جہاں ترمیم هوئي هی وهاں متن ایکٹ میں حسب منشاء ترمیم عبارت تبدیل کردي هی اور بطور علامت کے حیثیت ترمیم شدہ کو مابین بریکٹ چھاپا هی اور وهاں هندسه لگاکر حاشیه پر حواله دیا هی که کس دفعه کے موافق وہ ترمیم هوئي هی اور خود اُس ایکٹ کو بھي تتمه میں چھاپ دیا هی — اس سے اُمید هی که به نسبت اَور نسخوں ایکٹ هذا کے جو که اُردو میں چھپی هیں اس نسخه سے کچھه زیادہ مدد ملے *

قانون حلف یعني ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع قانون شہادت سے اسقدر ملا هوا اور هم مضمون هی که میري شرح میں جا بجا اُس کي دفعات کا حواله هی اور چونکه گواهوں کي شہادت لینے میں حلف لازمي هی لہذا اس ایکٹ کو بھي بغرض رفع دقت میںنے تتمه میں چھاپ دیا هی *

اس کتاب کے لکھنے میں میںنے اپني ذاتي راے کو بہت کم دخل دیا هی بلکه نظر اس بات پر رکھي هی که محقق مسائل قانون شرح میں لکھے جاویں اور اس غرض سے میں نے مصنفان متذکرہ ذیل کي تصنیفات سے مدد لي هی *

بینتھم — ٹیلر — بیسٹ — راسکو — اسٹارکي — نارٹن — گوڈیو — کننگھم *

مگر سب سے زیادہ مدد مجھکو فیلڈ صاحب کي عمدہ کتاب قانون شہادت سے ملي هی جسکا شکریه یہاں ادا کیا جاتا هی *

الهآباد
۱۵ ستمبر سنه ۱۸۷۶ ع

راقم
سید محمود

فهرست مضامين

صفحه

مقدمه ١

قانون اور أسكي ضرورت ... ... "

قانون كي تقسيم ... ... "

مدارج تصفيه ٢

قانون كي بناء ... ... "

لوازم حق ٣

غرض عدالت ... ... "

تعريف قانون شهادت اور أسكي ضرورت ۴

قانون شهادت جو اب جاري هى ٥

كيفيت شهادت ٦

كيفيت شهادت قانوني ... ... "

أصول جن پر كه قانون شهادت مبني هى ... ... "

نقص أصول ادخال شهادت ٧

قواعد أصول اخراج شهادت ٨

تعريف قانون شهادت كي ... ... "

أصول جنپر كه ايكت هذا مبني هى ... ... "

فرق مابين سماعي شهادت اور سني سنائي شهادت كے ٩

طريقه ترتيب ايكت هذا ... ... "

أصول متعارفه مسلمه عام قانون شهادت ١١

قانون شہادت مجریہ ہند

ایکٹ نمبر ۱ بابت سنہ ۱۸۷۲ع

تمہید ۱۳

باب ۱ — متعلق ہونا واقعات کا

فصل ۱ — مراتب اِبتدائي

دفعہ	مضمون	صفحہ
۱	— نام ایکٹ	۱۴
	حدود نفاذ	؍
۲	— تنسیخ قوانین	۱۵
۳	— تعریفات	۱۸
	عدالت	۱۹
	واقعہ	؍
	اقسام واقعات	؍
	فوائد تمثلات	۲۲
	واقعہ متعلقہ	۲۳
	لفظ واقعہ متعلقہ کي تعریف	؍
	واقعہ تنقیحي	۲۴
	تقسیم واقعات	۲۵
	مقدمات میں دو قسم کے واقعات ہوتے ہیں	؍
	واقعات مقصود بالذات	؍
	واقعات مقصودْ بالعرض	؍
	اُمور تنقیح طلب	۲۶
	اقسام اُمور تنقیح طلب	۲۷
	دستاویز	۲۸
	شہادت	۲۹

دفعه	مضمون	صفحه

	مضمون			صفحه
	تعریف شهادت	...	...	۳۰
	مجموعۂ تقسیم شہادت	...	...	۳۱
	واقعہ کا اثبات	...	...	۳۲
	واقعہ کا استرداد	...	...	"
	واقعہ غیر مثبتہ	...	...	۳۳
	فرق مابین ثبوت و شہادت	...	...	"
۴ —	جواز قیاس	...	...	۳۵
	لزوم قیاس	...	...	"
	ثبوت قطعي	...	...	"
	دفعه مندرجه مسوده	...	...	۳۶
	قیاسات	...	...	۳۷
	تعریف قیاس	...	...	"
	اقسام قیاس	...	...	"
	ثبوت قطعي	...	...	"
	تعریف ثبوت قطعي	...	...	۳۸
	مشابهت مابین ثبوت قطعي و مانع تقریر متخالف	...	...	"

فصل ۲ — واقعات کا متعلق مقدمہ ہونا

	مضمون			صفحه
۵ —	شہادت واقعات تنقیحي اور واقعات متعلقه کي دي جا سکتي هی	...	...	۳۹
	احکام ضابطه دیواني نسبت پیشي شہادت کے	...	...	۴۱
۶ —	تعلق اُن واقعات کا جو جزو معامله هوں	...	...	۴۲
	دفعه ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ — ایک اُصول پر مبني هیں	...	...	۴۳

دفعه	مضمون	صفحه
۷ —	واقعات جو که نتیجه یا وجهه یا باعث واقعه متنقیح کے هوں	۳۳
۸ —	وجهه تحریک یا طیاري یا عمل مابعد یا ماقبل واقعه متعلقه هیں	۳۶
	عمل جسکا اثر اقبال کے برابر هی	۳۷
	ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ ع دفعه ۱۷ کی تشریح ...	۳۸
	دفعه ۱۷ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ ع کي تمثیلات ...	؍
	سکوت کا اثر	۳۹
	اثر اداے سود یا جزو زر قرضه نسبت قانون تمادي کے	؍
	دفعه ۲۱ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع	؍
۹ —	واقعات جو تمهید واقعات متعلقه کے هوں	۵۵
	اُمور قابل لحاظ دربارہ تجویز تعلق واقعات تمهیدي	۵۶
۱۰ —	اُمور جو که کسي سازشي نے نسبت مقصد عام سازش کے کیئے یا کہے هوں	۵۹
	اُمور قابل لحاظ دفعه هذا	۶۱
۱۱ —	واقعات غیر متعلقه متعلقه کب هو جاتے هیں ...	۶۲
۱۲ —	واقعات ممد تعین مقدار هرجه	۶۵
۱۳ —	جب حق یا رسم کي بحث هو تو کیا کیا واقعات متعلقه هیں	؍
	رسم کیا هی	۶۷
	شرایط جو از رسم	؍
	رسم خلاف قانون	۶۹
	رسم خلاف قاعدہ عام شاستر	؍
	اقسام رسوم اهل هنود	؍
	مقدمه ابراهیم بنام ابراهیم	۷۰

دفعه	مضمون			صفحه
	خاندان ثرنل اسفنر	...	...	٧٠
	حق شفع اور اُسکے اقسام	...	...	٧١
	رسم خلاف شرع محمدي قابل پابندي نهين		...	٧١
	تمثلات مندرجه مسوده ايکت هذا	...	...	«
	فيصلجات مابين غير اشخاص کے متعلق هين			
	جبکه کسي حق يا رسم عام کي بحث هو ...		...	٧٣
	علي هذالقياس راے اور بيانات اشخاص ...		...	«
	رواج تجارتي	...	...	٧٤
	احکام قوانين نسبت رسم و رواج	...	...	«
	حصول حقوق آسايش	...	...	٧٥
	دفعه ٢٧ — ايکت ٩ سنه ١٨٧١ع	...	...	«
	لفظ بلا مزاحمت سے	...	...	٧٦
	لفظ بطور آسايش	...	...	«
	لفظ بطور استحقاق	...	...	٧٧
	لفظ بلا فصل	...	...	«
	لفظ راسته	...	...	«
	لفظ مجراے آب يا پاني کا فائده	...	...	٧٨
	لفظ شي آسايش بطور اثبات يا سلب	...	...	٧٩
	تشريح دفعه ٢٧ — ايکت ٩ سنه ١٨٧١ع ...		...	٨٠
	لفظ قائم نه رهنا	...	...	«
	لفظ مزاحمت	...	...	«
	لفظ مطلع هونا	...	...	٨١
	تمثيلات دفعه ٢٧ — ايکت ٩ سنه ١٨٧١ع ...		...	«
	دفعه ٢٨ — ايکت ٩ سنه ١٨٧١ع	...	...	٨٢
	تمثيل دفعه ٢٨ — ايکت ٩ سنه ١٨٧١ع ...		...	«
١٤	— واقعات جن سے که حالت ذهني يا جسمي ظاهر هوتي هے واقعات متعلقه هين	...	...	«

دفعہ	مضمون	صفحہ

دفعہ	مضمون	صفحہ
۱۵ —	واقعات جنسے که ارادي يا إتفاقي هونا افعال کا معلوم هو	۹۱
۱۶ —	وجود سلسله کاروبار کب واقعه متعلقه هی	۹۳
۱۷ —	تعریف اقبال	۹۳
	دوسري تعریف اقبال کي	۹۵
	اقبال شهادت داواسطه هی أسکي تمدیل	؍
	اقسام اقبال	۹۶
	دفعه ۳۲۴ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع	۹۷
	اقبال دیواني	؍
	اقبال فوجداري	۹۸
	اقبال حافظ تمادي	؍
	دفعه ۲۰ (الف) ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع	؍
	شرح	۹۹
	تتمه دفعه ۲۰ - ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع (ب)	۹۹
	تتمه دفعه ۲۰ - ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع (ج)	؍
	شرح	؍
	تشریحات دفعه ۲۰ - ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع	۱۰۰
	شرح	؍
	تتمه دفعه ۱۰ - ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع (ب)	؍
	شرح	۱۰۱
	لب لباب قانون نسبت اقبال تحريري حافظ تمادي	؍
	تمثيلات دفعه ۲۰ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع	۱۰۲
۱۸ —	اقبال فريق مقدمه يا أسکے مختار مجاز کا	۱۰۳
	اقبال فريق مقدمه بحيثيت قائمقامي	۱۰۴
	اقبال اشخاص حقدار	۱۰۵
	اقبال اشخاص جنسے که حق حاصل هوا	؍
	بیانات بزمانه عدم حقداري غير مؤثر هيں	۱۰۷

صفحه	مضمون	دفعه
۱۰۷ ...	وجهه ادخال بیانات اشخاص حقدار ...	
	مابین شخص اقبال کننده اور اُس شخص کے	
	جسکے مقابله پر اقبال مستعمل کیا جاتا هی	
۱۰۸ ...	تعلق ضرور هی ...	
۱۱۰ ...	دفعه ۱۶۷ — ایکت ۱۹ سنه ۱۸۷۳ع ...	
" ...	اقرار شرعي ...	
" ...	تعریف اقرار شرعي ...	
۱۱۱ ...	اقرار بالنسب حسب احکام شرع محمدي	
۱۱۲ ...	شرایط جواز اقرار بالنسب ..	
	— اقبالات ایسے اشخاص کے جنکا منصب بمقابله	۱۹
۱۱۳ ...	فریق مقدمه کے ثابت کرنا چاهیئے ...	
	— اقبالات اُن اشخاص کے جنپر صراحتاً فریق	۲۰
۱۱۶ ...	مقدمه نے حصر کیا هو ...	
۱۱۷ ...	اثر بیان حلفي شخص منحصر علیه ...	
" ...	ایکت ۱۰ سنه ۱۸۷۱ع — دفعه ۹ ...	
۱۱۸ ...	ایکت ۱۰ سنه ۱۸۷۳ع — دفعه ۱۰ ...	
" ...	ایکت ۱۰ سنه ۱۸۷۳ع — دفعه ۱۱ ...	
	— اقبال بخلاف اقبال کنندہ کے قابل ادخال هی	۲۱
" ...	اور بعض صورتونمیں اُسکي طرف سے بهي ...	
	— زباني اقبال نسبت مضامین دستاویز کے کب	۲۲
۱۲۵ ...	متعلق هی ...	
۱۲۶ ...	— اقبالات ممنوع الشهادت بمقدمات دیواني ...	۲۳
	وجهه غیر متعلق هونے ایسے اقبالات کي جو	
	بعهد شهادت میں نه داخل کرنے کے لیئے	
۱۲۷ ...	کیئے گئے هوں ...	
	ضرور هی که فریقین نے آپسمیں عهد اقبال	
" ...	کے شهادت میں نه داخل کرنیکا کر لیا هو ...	

دفعہ	مضمون	صفحہ
۲۴	اقبال جو بباعث ترغیب دھمکی یا وعدہ کے کیا گیا ہو غیر متعلق ہی	۱۲۸
	وجہہ وقعت اقبال فوجداری	۱۲۹
	مدارس جھوٹے اقبال جرم کی	۱۳۰
	وجوہات جھوٹے اقبال جرم کرنے کی	؍
	بغیر ثبوت وقوع جرم اقبال جرم کچھہ اثر نہیں رکھتا	۱۳۱
	اقبال جرم بسبب غلط فہمی واقعات	؍
	اقبال جرم بوجہہ غلط فہمی قانون	۱۳۲
	وجوہات جسکے سبب سے اقبال جرم ناقابل ادخال شہادت ہو جاتا ہی	؍
	شرایط جنکے بغیر اقبال بوجہہ وجوہات مصرحہ بالا ناقابل ادخال شہادت نہ ہوگا	۱۳۳
	تصریح شرایط مذکور	؍
	اقسام وجوہات ناجائز کنندہ ادخال اقبال جرم ...	۱۳۴
۲۵	اقبال روبروے اہلکار پولیس	۱۳۵
۲۶	اقبال روبروے اہلکار پولیس بحالت حراست ...	؍
۲۷	جس قدر بیان ملزم سے واقعہ کا حال کھلتا ہو اُس قدر بیان بہر صورت قابل ادخال شہادت ہی	۱۳۶
	مطابق ادخال بیان ملزم	؍
۲۸	اقبال جو کہ بعد رفع ہو جانے اثر ترغیب وغیرہ کے کیا جاوے قابل ادخال شہادت ہی ...	۱۳۷
۲۹	اقبال جو کہ قابل ادخال شہادت ہیں اس قسم کی وجہہ سے جیسا کہ وعدہ اخفائے وغیرہ ناقابل ادخال نہ ہو جاوینگے	۱۳۸
۳۰	اقبال شریک جرم پر غور کرنی چاہیئے	۱۳۹

دفعہ | مضمون | صفحہ

۳۱ — اقبال ثبوت قطعي نہيں مگر بعض صورتوں
ميں مانع تقرير مخالف هوتا هى ۱۴۲
فرق مابين ثبوت قطعي اور مانع تقرير مخالف ... ۱۴۳
نوعيت مانع تقرير مخالف ۱۴۳
اقبال هر صورت ميں مانع تقرير مخالف
نہيں هى ۱۴۵

بيانات اُن اشخاص كے جو گواهي ميں طلب نہيں هو سكتے هيں ۱۴۷

۳۲ — بيانات اشخاص متوفي يا مفقودالخبر وغيره
كن صورتوں ميں قابل ادخال شهادت هيں ... ،،
كن اشخاص كے بيان شهادت ميں داخل هو سكتے
هيں ۱۴۹
جبكه بيان متعلق وجه وفات هو ... ... ،،
شرايط ادخال بيان وجه وفات ۱۵۰
جبكه بيان يا داخلا اثناء كاروبار معمولي ميں
ديا گيا هو ۱۵۲
وجه ادخال اس قسم كي شهادت كي ۱۵۳
امور جنسے وقعت اس قسم كي شهادت كى قايم
هو سكتي هى ... ... ،،
جبكه بيان مضر حق بيان كننده هو ۱۵۴
داخلهجات جو ظاهر ميں مضر حق كاتب هيں
ليكن حقيقت ميں مفيد اُسكے حق كے هوتے
هيں ۱۵۶

دفعه	مضمون			صفحه
	جب که بیان متعلق استحقاق عام یا رسم وغیره			
	کے هو	...	...	۱۵۷
	اِس قسم کي شهادت داخل هونے کي شرط	...	...	۱۵۸
	جبکه بیان متعلق وجود رشتهداري هو	...	...	۱۶۰
	شرایط ادخال	...	...	ء
	جبکه بیان مندرج هو وصیت نامه یا کسي اور			
	نوشته میں	...	...	ء
	شرایط ادخال	...	...	۱۶۱
	مطابقت مابین ضمن ٥ و ضمن ٦ کے	...	...	ء
	اختلاف مابین ضمن ٥ و ضمن ٦ کے	...	...	۱۶۲
	جبکه بیان متعلق معامله متذکره دفعه ۱۳			
	ضمن الف هو	...	...	۱۶۳
	شرایط ادخال	...	...	ء
	جبکه وه بیان متعلق حالات یا خیالات دلي			
	کے هوں	...	...	ء
	تمثیل مقدمه ولایت	...	...	۱۶۴
	شجره متعلقه دفعه ۳۲	...	...	۱۶۸
۳۳ —	اظهارات جو کسي مقدمه سابق میں لیئے			
	گئے هوں کب قابل ادخال هیں	...	...	۱۶۹
	مطابقت شرایطه مابین دفعه ۳۲ و ۳۳	...	...	۱۷۰
	شرایط جو اظهارات سابق کي شهادت میں داخل			
	هونے کے لیئے لازمي هیں	...	...	۱۷۱
	تصریح شرط اول مذکوره بالا	...	...	ء
	تصریح شرط دوم مذکوره بالا	...	...	۱۷۲
	تصریح شرط سوم مذکوره بالا	...	...	۱۷۳
	شجره متعلقه دفعه ۳۳	...	...	۱۷۶

دفعه	مضمون	صفحه

بیانات جو خاص حالات میں کیئے جائیں

دفعہ	مضمون	صفحہ
	بیانات جو خاص حالات میں کیئے جائیں	۱۷۷
۳۴	داخلہ‌جات مندرجہ بہي حساب کب واقعہ متعلقہ ہوتے ہیں	"
۳۵	داخلہ جات مندرجہ بہي یا رجسٹر سرکاري کب قابل ادخال ہوتے ہیں	۱۸۰
	فرق مابین دفعہ ۳۵ و ضمن ۲ دفعہ ۳۲	۱۸۲
	داخلہ مندرج کاغذات سرکاري ...	۱۸۳
۳۶	نقشہ‌جات قابل ادخال شہادت کب ہوتے ہیں ...	۱۸۳
۳۷	بیان نسبت واقعہ نوع عام مندرجہ ایکٹ یا اشتہار سرکاري کب قابل ادخال شہادت ہی ...	۱۸۶
	گزٹ بہ ثبوت أمور خانگي کیا اثر رکھتے ہیں ...	۱۸۸
۳۸	بیانات مندرجہ کتب قانوني	۱۸۹
	بیان میں کسقدر ثابت کرنا چاهیئے	۱۹۰
۳۹	ایسے بیان کي جو جزو کسي گفتگو یا دستاویز وغیرہ کا ہو کس قدر شہادت گذرانني چاهیئے	"
	فیصلہ جات عدالت کس حال میں واقعہ متعلقہ ہیں	۱۹۱
۴۰	تجویز حکم یا ڈگري مصدرہ مقدمہ سابق بغرض عارض نالش ثاني قابل ادخال ہی	"
	متعلق دیواني	۱۹۳
	مسلہ امر تجویز شدہ اور اُسکے اُصول	"

دفعه	مضمون		صفحه

	شرایط جو عذر امر تجویز شده کے عارض هونے کے لیئے لازمي هیں ...	...	۱۹۴
	شرط اول حد اختیار عدالت	...	
	طریقه اختیار عدالت کے قرار دینے کا ...	...	۱۹۵
	نوعیت اُن مقدمونکي جنکو عدالت دیواني سن سکتي هی ...	...	
	شرط دوم تجویز خاص امر متنازعه فیه مقصود بالذات کے هو ...	...	۱۹۸
	شرط سوم یعني فریقین وهي هوں یا اُنکے قایمقام ...	...	۲۰۳
	شرط چهارم یعني یهه که تجویز متعلق هو اُس شی سے جس سے که فیصله سابق متعلق هو ...	...	۲۰۲
	فیصلهجات عدالت ملک غیر ...	...	۲۱۱
	وجوهات ناجوازي فیصلهجات ملک غیر ...	...	۲۱۲
	فیصلهجات دفعه ۱۵ ـ ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۵۹ع ...	...	۲۱۳
	فیصلهجات عدالت فوجداري مانع تجویز آینده	...	۲۱۴
	اتحاد شرایط مابین مقدمات فوجداري و دیواني	...	"
۴۱	تجویزات بمقدمات عطاے پروبیٹ یا ازدواج یا ایڈ مرلٹي یا دیوالیه ...	...	۲۱۷

دفعه	مضمون	صفحه

	پروبیٹ	۲۲۱
	مقدمات متعلقه ازدواج	〃
	ایڈمرلٹي	۲۲۲
	متعلقه دیوالیه	〃
	تجویز بمقدمه کنهیا لعل بنام رادها چرن	〃
۴۲	— فیصله‌جات وغیره مابین اشخاص ثالث کب متعلق هیں	۲۲۹
۴۳	— کون سے فیصله‌جات وغیره متعلق نهیں هوتے	۲۳۱
۴۴	— فریب یا سازش یا عدم اختیاري عدالت ثابت کي جاسکتي هی	۲۳۷

وجهه اول یعني عدم اختیار عدالت

	مقدمات قابل سماعت	۲۳۹
	مقدمات ناقابل سماعت	۲۴۰
	کونسے مقدمات قابل سماعت دیواني کے هیں اور کونسے قابل سماعت مال کے هیں	۲۴۲

وجهه دوم یعني فریب یا سازش

	... ...	۲۴۳
	تعریف فریب دفعه ۱۷ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع ...	〃
	تمثیلات دفعه ۱۷ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع	۲۴۵
	تعریف سازش	۲۴۶

راے اشخاص غیر کي کس صورت میں واقعه متعلقه هی

	... ...	۲۴۷

دفعہ	مضمون	صفحہ
۴۵	— راے ماهرين	〃
	ماهر کسکو کہتے هیں	۲۵۰
	قانون ملک غیر و علم و هنر و شناخت دستخط کسکو کہتے هیں	۲۵۱
۴۶	— واقعات موید یا مغایر راے ماهرين	۲۵۲
۴۷	— راے نسبت دستخط کے	۲۵۳
۴۸	— راے نسبت رسم علم یا حق علم کب واقعہ متعلقہ هی	۲۵۶
۴۹	— راے نسبت دستورات و عقاید وغیرہ کب واقعہ متعلقہ هیں	۲۵۸
۵۰	— راے نسبت رشتہداری کب واقعہ متعلقہ هی	۲۶۰
۵۱	— وجوہ جنپر کہ راے مبنی هی کب واقعہ متعلقہ هیں	۲۶۲
	چال چلن کن صورتوں میں واقعہ متعلقہ هی ...	۲۶۳
۵۲	— مقدمات دیوانی میں چال چلن اشخاص واقعہ متعلقہ نہیں هی بجز خاص صورت کے	〃
۵۳	— مقدمات فوجداری میں چال چلن سابق واقعہ متعلقہ هی	۲۶۴
۵۴	— مقدمات فوجداری میں سزا یابی سابق مدعاعلیہ واقعہ متعلقہ هی لیکن بد چلنی سابق مدعاعلیہ واقعہ متعلقہ نہیں هی بجز بطور حوالگی	۲۶۵
۵۵	— جبکہ چال چلن موثر تجویز مقدار زر هرجہ هو ...	۲۶۸
	اقسام مقدمات جن سے یہہ دفعہ متعلق هی	〃
	شہرت و خاصہ طبیعت کسکو کہتے هیں	۲۷۰

دفعہ	مضمون			صفحہ
	باب ۲ ثبوت	...	...	۲۷۱
	فصل ۳ واقعات جنکا ثبوت ضروري نہیں هی		...	؍
۵۶	— واقعات مسلمہ عدالت کے ثابت کرنے کي ضرورت نہیں	...	...	۲۷۱
۵۷	— واقعات جنکا تسلیم کرنا عدالت پر لازمي هی		..	۲۷۲
۵۸	— واقعات مسلمہ فریقین	...	...	۲۷۷
	فصل ۴ شہادت زباني		...	۲۸۰
۵۹	— اثبات واقعات بذریعہ شہادت لساني	...	...	؍
۶۰	— شہادت لساني بلا واسطہ هوني چاهیئے	...	...	۲۸۱
	فصل ۵ شہادت دستاویزي			۲۸۳
۶۱	— اثبات مضامین دستاویزات	...	...	؍
۶۲	— شہادت اصلي کسکو کہتے هیں	...	...	؍
	اقسام طریقہ تحریر دستاویزات	...	...	۲۸۶
۶۳	— شہادت نقلي کسکو کہتے هیں	...	...	۲۸۷
۶۴	— اثبات دستاویزات بذریعہ شہادت اصلي	...	...	۲۹۰
۶۵	— وہ صورتیں جن میں کہ دستاویزات کي شہادت نقلي گذر سکتي هی	...	...	۲۹۲
	شجرہ متعلقہ دفعہ ۶۵	...	...	۲۹۵
۶۶	— قواعد نسبت دینے اطلاع قانوني واسطے پیشي دستاویزات	...	...	۲۹۸
۶۷	— ثبوت نسبت دستخط کاتب دستاویز پیش شدہ		...	۳۰۰

دفعه	مضمون			صفحه
٦٨	ثبوت تکمیل دستاویزات جنپر گواهي هوني قانوناً لازمي هي	...	...	٣٠١
٦٩	ثبوت جبکه گواه حاشیه نه ملیں	...	...	٣٠٢
٧٠	اقبال فریق دستاویز نسبت اُسکي تکمیل کے	...	...	؍
٧١	ثبوت جبکه گواه حاشیه تکمیل دستاویز سے منکر هو	...	...	٣٠٣
٧٢	ثبوت دستاویزات جن پر گواهي هوني قانوناً لازمي نهیں	...	...	٣٠٤
٧٣	خطوط کا مقابله	...	...	؍
	سرکاري دستاویزات	...	...	٣٠٦
٧٤	دستاویزات سرکاري	...	...	؍
٧٥	دستاویزات خانگی	...	...	٣٠٨
٧٦	دستاویزات سرکاري کي نقول مصدقه	...	...	٣٠٩
	احکام ضوابط دیواني و فوجداري نسبت عطاے نقول	...	...	٣١٠
٧٧	نقول مصدقه دستاویزات سرکاري داخل هو سکتي هیں	...	...	٣١١
٧٨	دیگر دستاویزات سرکاري کا طریقه ثبوت	...	...	؍
	قیاسات نسبت دستاویزات کے		...	٣١٣
٧٩	قیاس نسبت صحت نقول مصدقه	...	...	؍
٨٠	قیاس نسبت شهادت کے جو مسل میں تحریر هو کر رکهي گئي هو	...	...	٣١٦
٨١	قیاس نسبت گزٹوں کے	...	...	٣١٧
٨٢	قیاس اُن دستاویزات کي نسبت جو انگلستان میں بغیر ثبوت مهر یا دستخط قابل ادخال هیں	...	...	٣١٨

دفعہ	مضمون			صفحہ
۸۳	ـــ ثبوت نقشہ جات جو کسي خاص غرض کے لیئے طیار کیئے گئے هوں	...	...	۳۱۹
۸۴	ـــ قیاس نسبت مجموعہ هاے قانون یا نظایر مقدمات منفصلہ	...	...	۳۲۰
۸۵	ـــ قیاس نسبت مختار نامہ کے	...	...	۳۲۱
۸۶	ـــ قیاس نسبت نقول مصدقہ مسل عدالت هاے ملک غیر	...	...	״
۸۷	ـــ قیاس نسبت کتابوں اور نقشہ جات کے	...	...	۳۲۲
۸۸	ـــ قیاس نسبت خبر تاربرقي	...	...	۳۲۳
	نسبت تصاویر عکسي	...	...	״
۸۹	ـــ قیاس نسبت تعمیل اُن دستاویزات کے جو پیش نہیں هوئیں	...	...	۳۲۴
۹۰	ـــ دستاویزات جو تیس برس سے پہلے کي هوں	...	...	״

فصل ۶ نامنظوري شہادت زباني کي بمقابلہ شہادت دستاویزي کے ... ۳۲۸

دفعہ	مضمون			صفحہ
۹۱	ـــ شہادت نسبت شرایط معاهدہ تحریري	...	...	״
۹۲	ـــ خارج کرنا شہادت کا نسبت اقرار لساني کے	...	...	۳۳۵
۹۳	ـــ خارج کرنا شہادت کا جس سے توضیح دستاویز مبهم کي هوني هو	...	...	۳۴۵
	نسبت ابہام جلي	...	...	۳۴۷
	نسبت ابہام خفي	...	...	״
۹۴	ـــ خارج کرنا ایسي شہادت کا جس سے مضمون دستاویز واقعات غیر سے متعلق هو جاوے	...	...	״
	فرق مابین دفعہ ۹۲ و ۹۳	...	...	۳۴۸

دفعه	مضمون			صفحه
۹۵	شہادت جس سے دستاویز کے معني کا تعلق واقعات موجودہ سے ظاہر ہو	...	...	۳۴۹
۹۶	شہادت نسبت تخصیص تعلق مضمون دستاویز جبکہ وہ مضمون چند اشخاص یا اشیاء میں سے صرف ایک سے متعلق ہو سکتا ہی	...	...	۳۵۰
۹۷	شہادت نسبت تعلق مضمون دستاویز جبکہ اُسکي عبارت دو قسم کے واقعات میں سے کلیۃ کسي سے متعلق نہیں ہو سکتي	...	...	۳۵۱
۹۸	شہادت نسبت حروف غیر مفہوم وغیرہ	...	...	۳۵۲
۹۹	دستاویز کے مضمون کے خلاف شہادت دینے کا کس کو منصب ہی	...	...	۳۵۳
۱۰۰	بحالي احکام قانون وراثت مجریہ ہند	...	...	۳۵۴
	باب ۳			
	شہادت کا پیش کرنا اور اُسکي تاثیر	...	...	۳۵۴
	فصل ۷ بار ثبوت	...	...	۳۵۵
۱۰۱	بار ثبوت کي تعریف	...	...	۶
	اُصول جسپر بار ثبوت مبني ہی	...	...	۳۵۶
	تصریح پڑنے بار ثبوت کي	...	...	۳۵۸
۱۰۲	کسپر بار ثبوت ہوتا ہی	...	...	۳۵۹
	بار ثبوت کي علامت	...	...	۳۶۰
	اُلٹنا بار ثبوت کا	...	...	۳۶۱
	اُلٹنا بار ثبوت کا بوجھہ اقبال کے	...	...	۶
	اُلٹنا بار ثبوت کا بوجھہ قیاس کے	...	...	۳۶۲
	اقسام قیاسات	...	...	۶

دفعه	مضمون			صفحه
	اقسام قیاسات قانوني	...	...	۳۶۳
	قیاس قطعي	...	...	"
	قیاسات غیر قطعي	...	...	"
	قیاسات واقعاتي	...	...	۳۶۴
	شجره اقسام قیاسات	...	...	۳۶۵
	نظائر متعلق جنمیں که قیاس کي وجهه سے بار ثبوت اُلٹ گیا	...	...	"
	بار ثبوت فریب و سازش	...	...	"
	بار ثبوت نسبت دباو ناجائز یا جبر کے	...	...	۳۶۶
	بار ثبوت نسبت مقدمه کے مابین میعاد هونے کے	...	...	"
	بار ثبوت نسبت مقدار زر ثمن بمقدمات شفع ...		...	۳۶۷
	قیاس قانوني نسبت مشترک هونے جائداد اهل هنود کے	...	...	"
	بار ثبوت نسبت منقسم هونے جائداد هنود کے		...	۳۶۸
	قیاس قانوني نسبت عدم اعتبار نسبت انتقال جائداد کے	...	...	"
	بار ثبوت بمقدمات اضافه و تخفیف لگان	...	...	۳۶۹
	قیاس بحق درستي کارروائي هاے عدالت ...		...	"
	بار ثبوت بمقدمات اجراے ڈگري	...	...	۳۷۰
	اُلٹنا بار ثبوت کا بوجهه قیاسات واقعاتي	...	...	۳۷۱
۱۰۳	بار ثبوت نسبت واقعه خاص کے	...	...	"
	قیاس بحق درستي حالت ظاهري اشیاء کے		...	۳۷۲
	بار ثبوت نسبت اقبالات کے	...	...	۳۷۳
۱۰۴	بار ثبوت نسبت ایسے واقعه کے جس سے شهادت قابل ادخال هوجاوے	...	...	"
۱۰۵	بار ثبوت اس امر کا که مقدمه متعلق مستثنیات هي	...	...	۳۷۵

دفعه	مضمون		صفحه

۱۰۶ — بار ثبوت ایسے واقعه کا جو خصوصاً علم میں هو ... ۳۷۷

۱۰۷ — بار ثبوت وفات ایسے شخص کے جو تیس برس کے اندر زنده هو ۳۷۹

۱۰۸ — بار ثبوت وفات ایسے شخص کے جس کی سات برس سے کچهه خبر نه ملي هو ... ... ″

۱۰۹ — بار ثبوت نسبت شراکت کرایه داري و گماشتگي ... ۳۸۱

۱۱۰ — بار ثبوت نسبت ملکیت شی مقبوضه ۳۸۳

مقدمات مقابضت حسب دفعه ۱۵ ایکت ۱۴ سنه ۱۸۵۹ع ۳۸۴

دفعه ۱۵ — ایکت ۱۴ سنه ۱۸۵۹ع ... ... ″

قبضه جو که فریباً و جبراً حاصل کیا گیا هو قیاس ملکیت نهیں پیدا کرتا اور موثر بار ثبوت نهیں هی ۳۸۵

۱۱۱ — بار ثبوت نیک نیتي ایسے معامله کا جو معتمدعلیه کے ساتهه کیا گیا هو ۳۸۶

۱۱۲ — ولادت بایام ازدواج ثبوت قطعي صحت نسب ... ۳۸۸

۱۱۳ — ثبوت تفویض ملک ۳۹۰

۱۱۴ — عدالت کو بعض واقعات کا وجود قیاس کرلینا جائز هی ... ... ″

فصل ۸ موانع تقریر مخالف

۱۱۵ — مانع تقریر مخالف ۳۹۶

مانع تقریر مخالف کے صادق آنے کي شرایط ۳۹۷

مانع تقریر مخالف بوجهه ترک قول و فعل ۳۹۹

مانع تقریر مخالف بوجهه معاملات اسم فرضي ... ۴۰۲

احکام قانون نسبت خریداري اسم فرضي ... ... ″

کل شرایط مانع تقریر مخالف کا صادق آنا ضرور هی ورنه کچهه اثر نهیں پیدا هوتا ۴۰۳

دفعہ	مضمون			صفحہ
۱۱۶	مانع تقریر مخالف بمقابلہ کرایہ دار وغیرہ		...	۳۰۷
۱۱۷	مانع تقریر مخالف بمقابلہ سکارنے والا و لیسنس دار	...	...	۳۱۰

فصل ۹ گواہ

		...	...	۳۱۱
۱۱۸	کون مجاز گواہی دینے کے ہیں	...	...	؍
۱۱۹	گونگا گواہ	...	...	۳۱۳
۱۲۰	گواہی زوجین بمقابلہ یکدگر جایز ہی	...	...	؍
۱۲۱	گواہی جج اور مجسٹریٹ	...	...	۳۱۴
۱۲۲	اطلاع بایام ازدواج	...	...	۳۱۵
۱۲۳	شہادت نسبت امورات سلطنت	...	...	۳۱۷
۱۲۴	اطلاع عہدہ دار سرکاري	...	...	۳۱۸
۱۲۵	اطلاع نسبت ارتکاب جرم	...	...	؍
۱۲۶	اطلاع بحیثیت پیشہ وري	...	...	۳۱۹
۱۲۷	تعلق دفعہ ۱۲۷ مترجمان وغیرہ سے	...	...	۳۲۳
۱۲۸	شہادت ممنوع مرضي کے دینے سے حق اخفا زائل نہیں ہوتا	...	...	؍
۱۲۹	امور راز داري جو مستشار قانوني سے کہے گئے ہوں	...	...	۳۲۴
۱۳۰	پیشي قبالجات مملوکہ گواہ	...	...	۳۲۵
۱۳۱	پیشي اُن دستاویزات مقبوضہ گواہ کي جنکے پیش کرنے سے شخص دیگر انکار کر سکتا	...	...	۳۲۶
۱۳۲	غیر متعذري گواہ سوالات مستوجب افشاء جرم سے	...	...	؍
۱۳۳	گواہي شریک جرم	...	...	۳۲۸
۱۳۴	تعداد گواہان	...	...	۳۲۹
	دفعہ ۳۵۹ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع	...	...	۳۳۰

دفعه	مضمون		صفحه

فصل ۱۰ اظهار گواهان ... ۴۳۱

۱۳۵ — ترتیب پیشي و اظهارات گواهان ... ... "
۱۳۶ — تجویز نسبت قابل ادخال هونے شہادت کے
ذمه حاکم هی ۴۳۲
۱۳۷ — سوال فریق اول ۴۳۵
سوال فریق ثاني ... ... "
سوال مکرر فریق اول ... ... "
۱۳۸ ترتیب سوالات و غرض سوال مکرر فریق اول ... ... "
مقصد سوال فریق اول ۴۳۶
مقصد سوال جرح ... ... "
وتعت سوال جرح ۴۳۷
مقصد سوال مکرر فریق اول ... ... "
۱۳۹ — سوالات جرح اُس شخص سے جو بغرض پیش
کرنے دستاویز کے طالب هوا هو ... ... "
۱۴۰ — گواه چال چلن ۴۳۸
۱۴۱ — سوال موصل الی المقصود ... ... "
۱۴۲ — سوالات هدایتي کب نہیں کیئے جاسکتے ۴۳۹
۱۴۳ — سوالات هدایتي کب کیئے جاسکتے هیں ۴۴۰
۱۴۴ — اظہار گواه نسبت مضمون دستاویزات ۴۴۱
۱۴۵ — سوالات جرح نسبت بیانات سابقه جو تحریر
میں کیئے گئے هوں ۴۴۳
۱۴۶ — کونسے سوالات جرح جایز هیں ... ... "
۱۴۷ — گواه سوال کے جواب دینے پر کب مجبور هی ... ۴۴۵
۱۴۸ — اختیار عدالت نسبت جواز سوال و مجبوري
گواه جواب دینے پر ... ... "
۱۴۹ — ناجوازي سوالات نامعقول ۴۴۸

دفعہ	مضمون	صفحہ
۱۵۰	ضابطہ عدالت ایسی صورت میں کہ جب سوال بلا وجہ معقول پوچھا جاے	۴۴۹
۱۵۱	سوالات فحش و تہتک آمیز	۴۵۰
۱۵۲	سوالات موجب رنج و توہین	،،
۱۵۳	تخریج شہادت جو بغرض تکذیب جوابات متعلق صداقت گواہ پیش کی جاوے	۴۵۱
۱۵۴	سوالات فریق مقدمہ خود اپنے گواہ سے	۴۵۲
۱۵۵	اعتراض گواہ کی معتبری پر	،،
۱۵۶	سوالات مزید بیان گواہ نسبت واقعہ متعلق ...	۴۵۷
۱۵۷	بیانات سابق گواہ کے بغرض تائید اظہار	۱۵۸
۱۵۸	امورات قابل ادخال نسبت بیانات دفعہ ۳۲ و ۳۳ ...	۴۵۹
۱۵۹	تازہ کرنا یاد کا	،،
	کب گواہ نقل دستاویز بغرض تازہ کرنے یاد کے مستعمل کرسکتا ہی	۴۶۰
۱۶۰	شہادت نسبت واقعات مندرجہ دستاویز متذکرہ دفعہ ۱۵۹	۴۶۱
۱۶۱	استحقاق فریق مخالف نسبت تحریر کے جو بغرض تازگی یاد مستعمل ہوئی ہو	۴۶۲
۱۶۲	پیشی دستاویزات	،،
	ترجمہ دستاویزات	۴۶۳
۱۶۳	شہادت میں داخل کرنا دستاویزات طلب شدہ کا ...	،،
۱۶۴	ممنوع الادخال ہونا اُن دستاویزات کا جنکی پیشی سے انکار ہی	۴۶۴
۱۶۵	اختیار عدالت نسبت سوالات و طلبی دستاویزات	۴۶۵
۱۶۶	اختیار جوری و اسیسران نسبت سوالات	۴۶۷

دفعہ | مضمون | صفحہ

فصل ۱۱ اقبال بیجا اور نامنظوری شہادت

۱۶۷ — ممانعت نسبت تجویز جدید محض بر بناء نا مناسب اخراج یا ادخال شہادت ۳۶۷

شجرجات مطالب قانون شہادت

تتمہ جات

ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع

مخففات

جو نظایر کے حوالوں میں مستعمل هوئے هیں

ویکلي — سے مراد وہ نظایر هفتہوار هیں جو کہ باهتمام مستر سدرلینڈ کے کلکتہ هئي کورت کے اورنیز پریوي کونسل کے چهپتے هیں اورجسکو ویکلي رپورٹز کہتے هیں *

دیواني — سے مراد وہ جزوویکلي رپورتز و بنگال لارپورت هی جس میں دیواني کي نظیریں چهپتي هیں اور جسکي هر جلد میں علحدہ صفحے هیں *

مورزانڈین اپیل — سے مراد وہ نظایر پریوي کونسل هیں جو مور صاحب کے اهتمام سے چهپا کرتي تهیں مگر سنہ ۱۸۷۲ ع میں بند هوگئیں *

انڈین اپیل — سے وہ نظایر مراد هیں جوکہ مکفرسن صاحب کے اهتمام سے بجاے مورزانڈین اپیل کے اب نکلتے هیں *

سدرلینڈ پریوي کونسل اپیل — سے وہ مجموعہ فیصلہ جات پریوي کونسل مراد هی جو سدرلینڈ صاحب نے جمع کرکے چهاپا هی *

بنگال — سے وہ نظایر مراد هیں جو که بحکم گورنمنٹ هائي کورت کے نظایر سالانه چھپا کرتي تھیں اور جس کي جگهه اب انڈین لارپورٹ جاري هوئي هی *

انڈین لارپورت — سے مراد وہ نظایر هیں جو که بحکم گورنمنٹ هند پریوي کونسل و هائي کورت هاے کلکته و مدراس و بمبئي و الدآباد کي چھپتي هیں *

فوجداري — سے مراد وہ جزو ویکلي رپورت و بنگال لارپورت هی جس میں فوجداري کي نظیریں چھپتي هیں اور جس کي هر جلد میں علحدہ صفحه هیں *

ابتدائي — سے مراد وہ جزو ویکلي رپورت اور بنگال لارپورت هی جس میں هائي کورت بنگاله کے ابتدائي فیصلجات چھپتے هیں اور جسکي هر جلد میں علحدہ صفحه هیں *

فہرست نظائر

نام	صفحہ	نام	صفحہ

الف

نام	صفحہ	نام	صفحہ
ابراهیم بنام ابراهیم	۷۰	اوبھي گوبند بنام بجے گوبند	۲۰۹
ابھی رام داس بنام سري رام داس	۲۰۹	اودے ترو بنام ننھانو چتر	۱۹۸
اجیت سنگھه بنام کشن پرشاد	۳۶۶	اودیا ترو بنام ننھانا چترو	۱۹۹
اسٹیفن سن بنام ریورنڈ کمشنر	۲۶۲	ارو توچلاملي بنام ابو ریلي	۲۲۰
اگوری سنگھه بنام هیرالال	۲۹۰	اوماتارا دیبي بنام کرشن کامني	۲۰۸
الوبیرو بنام رام سہارن	۳۶۷	اوماساهو بنام جے نراین لال	۲۰۶
امام علیخاں بنام عبدالعلي خاں	۳۸۰	ایسٹ انڈیا کمپني بنام کماچي بئي صاحبه	۲۲۰
امرت ناتھه بنام گوري ناتھه چودھري	۶۸ و ۶۹ و ۳۶۸	ایسري سنگھه بنام بشیشر سنگھه	۲۰۱
اندر چندر تونگر بنام لچھمن بي بي	۳۴۱	ایشان چندر بنام هرن سردار	۱۲۰ و ۱۷۹
انگا بنام کاشي چندر دت	۳۲۷		
انند موئي بنام سب چندر راے	۱۲۱		
انندموئي دیبي بنام شب دیال	۳۶۶	ایش چندر بنام بھرت چندر	۲۹۶

ب

نام	صفحہ	نام	صفحہ
باباسندري دیبي بنام ویشماني دیبي	۳۹۹	بدوناتھه پرایا بنام سوسکھ لال ...	۱۷۹
بابو رادھا کشن بنام مسماة شرف النساء ...	۳۹۸	بواتیس چندر بنام کھیل چندر گھوس	۲۰۵
		برجاکشور سورما بنام کرتي چندر سورما	۲۰۱
بابو گرو دیال بنام درباري لال	۲۹۷	برجناتھه گھوس بنام کیلاس چندر	۲۰۰
		برجوکشور داسي بنام سریناتھه بوس	۳۷۳
باچ بئي راجه بنام سروپ چند و گنیش چندر ایکھا	۱۱۷	برکرام گوئي بنام کامني داس ...	۲۱۲
		برھمه سنگھه بنام پرتھي رام ...	۲۷۹
بھورا بنام محمد طالع	۱۸۳	بشمبر سرکار بنام سرودھي داسي	۳۶۸
بدل الرحیم بنام پران دھن دس	۱۰۹	بشرناتھه نیوگي بنام هرگوبند نیوگي	۲۳۵

نام — صفحہ — نام — صفحہ

شیشودیوی بنام جانکیداس منڈہ ۳۰۷
بلھیرام ناتھورام بنام گجرات مرکینٹائل ایسوسی ایشن ۲۱۶
ٹارسیداس بنام پھول چند ... ۷۲
بنک بنام منگلا ... ۱۰۱
بنواری لال بنام جمس ولاٹیکہ ۲۹۷
بنواری لال بنام جے ڈلانگ ۳۶۹
بدلی سنگھ بنام ھربنس نرائین ۳۶۷
بہاری لال بنام او میش چندر ۱۰۲
بھجن لال بنام رام لال ... ۱۲۱ و ۱۲۶ و ۳۷۸
بھگوان داس بنام بالگوبند سنگھ ۶۷
بھگوانداس بنام ایوج سنگھ ... ۳۰۲
بھوانی پرشاد بنام احیدن ... ۳۰۲
بھولا سنگھ بنام بلراج سنگھ ... ۱۸۳
بھی چندر بنام راج کمار چکرورتی ۱۸۶
بھیکرام سنگھ بنام بھیک اکر سنگھ ۶۹
بی بی نقیسرو بنام بگلاس ... ۲۷۸
بیجناتھ رائے بنام برج کشور چکرورتی ۲۳۶
بیجناتھ سہائے بنام لالہ سیتل پرشاد ۲۴۲
بینی پرشاد بنام مان سنگھ ... ۳۰۲
بینی ساہو بنام کالی پرشاد ... ۷۸ و ۷۹
بینی مادھب بنام ٹھاکر داس ... ۳۰۹

پ

پاربتی چرن بنام سرودا سندر ۳۷۳
پال رائے بنام رام پت ۱۵۹
پتمبر مانک بنام موتی چند مانک ۳۷۸
پران کشن مار بنام متھرا موہن مار ۳۶۸
پران ناتھ رائے بنام رفعت بی بی ۳۰۶
پرسن کمار پال بنام کیلاس چندر پال ۳۱۰
پرمانند گوسائیں بنام سرکار ۳۶۷
پرمیشری رائے بنام بشیشر سنگھ ۳۸۱
پنا لال پہل بنام سری متی داپا سندری داسی ۳۸۸
پورن چند بنام گریش چندر ۳۰۶
پورن مانند بنام نتانند ساہ ۲۹۱
پوران بہاری بنام واٹسن کمپنی ۱۲۱
پواگن نئی بنام منئی ماتا ۲۴۱
پیرا نلی بنام ارمکالا ترم ۲۲۸
پیر چندر بنام بنسی دھر ۳۰۰

ت

تاراچندر گھوس بنام سدھنتو سیونگ بھٹاچارج ۳۸۶
تارینی چرن بنام انند چندر ... ۳۰۶
تارینی چرن بنام سردار سندری داسی ۳۶۷
تکوردین تیواری بنام نواب سید علی حسین خاں ۳۸۸
تاک پانڈک بنام مہابیر پانڈے ۳۸۳

نام	صفحہ	نام	صفحہ

ٹ

نام	صفحہ	نام	صفحہ
ٹامسن سیتی بنام اوبھے ناتھ	۲۶۹	ٹھکرانی داسی بنام بشیشر مکرجی	۲۷۷

ج

نام	صفحہ	نام	صفحہ
جان پورڈیل بنام اے سی کرے		جموتی بی بی بنام عیان اللہ	۱۷۹
کمپنی گوری	۲۳۷	جمنا جتی بنام کیشب لال گھوس	۳۸۰
جان کار بنام نذر محمد	۱۸۱	جوالا بخش بنام دھرم سنگھ	۳۸۳
جدو ناتھ بنام شمس النساء بیگم	۳۶۶	جودھا کنور بنام بابو بیچن ناتھ	۲۷۹
جسونت سنگھ بنام چیت سنگھ	۳۳۰	جی چندر بنام رام چرن	۲۳۰
و	۳۹۰	جیکشو سنگھ بنام ٹھاکر داس	۷۱
		جیگوبند سہائے بنام مہتاب کنور	۲۰۵
جگدمسا بنام چندردیو بخشی	۳۶۷	جیمس پل بنام ایسر گھوس	۲۷۷
جگر ناتھ بنام جی درگا داس	۷۸	جے نراین بنام شیخ تراب	۳۰۷
جگموہن بنام کیسری چندر	۳۲۱	جے نراین بنام خادم بیبی داسی	۳۰۹

چ

نام	صفحہ	نام	صفحہ
چمرو پاسین بنام پہلوان رائے	۷۱	چندر ناتھ بنام رام سندر سراما	۳۸۵
چندر سیٹھ بنام پیارے موہن	۱۲۶	چندر ناتھ بنام جگندر ناتھ	۳۰۶
چندر شنکر		چودھری	
دیکلی دیپ بنام درگندرا دیپ	۱۹۸	برج لعل بنام راجہ گرسہائے	۷۱
چندر کنٹھ بنام پیارے موہن دت	۳۰۷	چودھری چودھری	
		دیبی پرشاد بنام دولت سنگھ	۳۶۲
چکرپتی بنام بہاری موہن دت	۳۹۸	چھوٹے بنام درگا	۱۱۷

ح

نام	صفحہ	نام	صفحہ
حسین علی بنام اکبر علی	۱۱۸		

خ

نام	صفحہ	نام	صفحہ
خدیجہ بی بی بنام صفر علی	۲۰۱	خواجہ بنام رائے جان خانم	۳۸۹
خواجہ عبدالغنی بنام گرمتی دیبی	۲۷۹	ہدایت اللہ	

نام	صفحہ	نام	صفحہ
شیخ قدرت اللہ بنام سرھنی موھنشاہ	۷۱	شیخ نوازی بنام لاڈیتہ	۱۷۶
شیخ محمد نورالحسن بنام		شیخ واجد علی بنام مسماۃ جمیا	۲۰۶
شیخ حیدر بخش	۳۶۷	شیو رتن کنور بنام گرو بہاری بھگت	۳۶۸
شیخ محمد واحد بنام		شیو سنگھ راے بنام مسماۃ داکھو	۲۵۹
مسماۃ صغیرالنساء	۳۰۷	شیو غلام سنگھ بنام پورن سنگھ	۳۶۸

ص

نام	صفحہ	نام	صفحہ
صاحب پرھلاد سین بنام بدھو سنگھ	۳۶۲	صاحبزادی بیگم بنام مرزا ھمت بہادر	۱۱۳

ض

نام	صفحہ
ضمیر علی بنام درگاھی	۷۸

ع

نام	صفحہ	نام	صفحہ
عایشہ بی بی بنام کنھی مولا	۳۸۶	علی بخش قادری بنام شیخ ضمیرالدین	۲۳۵
عبدالعلی بنام کریم النساء	۳۸۸	عمدہ بی بی بنام شاہ حسین	۱۱۳
عصمت النساء بنام اللہ حافظ	۱۲۲	عنایت حسین بنام گردھاری لعل	۱۷۲

غ

نام	صفحہ
غلام علی بنام گوپال لال	۳۶۹

ف

نام	صفحہ	نام	صفحہ
فاربس بنام محمد تقی	۱۲۱	فقیر چند بنام ٹھاکر سنگھ	۲۲۰
فتح بہادر بنام جانکی بی بی	۲۴۲	فلی منگ بنام شیرمن	۱۰۰
فریدالنساء بنام رحمت	۳۹۸	فیھنی بارلو بنام مسس آرتی	۷۰
فقیر چندر پال بنام لکھی منی دیبی	۲۰۳		

ق

نام	صفحہ
قمر علی بنام عظمت علی	۳۶۷

نام	صفحہ	نام	صفحہ

ک

نام	صفحہ	نام	صفحہ
کالی داس متر بنام تارا چند رائے	۳۰۴	کلکتر هرکلی وایشر چندر متر بنام	
کالی کمار متر بنام کنی بهٹا چارج	۲۳۹	تارکناتهہ مکهاپدیا	۲۳۱
کالی کمار مکرجی بنام مهاراجه بردوان	۳۶۹	کلکتر مسالی نیم بنام کرلی دنکیا نراین	۳۶۸
کالی کنند بنام گری بالا دیبی	۲۷۹	کهودنی دیبی بنام بهوان چندر	
کپل کرشتو داس بنام رام کمار ساها	۳۰۱	مکرجی	۱۸۶
کمباکنور بنام سید علی احمد	۱۷۹	کنج بهاری پهاٹک بنام شیو بالک	۳۳۲
کرامت الله بنام غلام حسین	۲۳۵	کنهیالال چودهری بنام کامنی دیبی	۳۸۸
		کنور نراین سنگهه بنام سری ناتهه متر	۲۷۹
کرالی پرشاد مصر بنام اننتارام هجرا	۳۰۶	کهڑستهرا سنگهه بنام نند لال	۳۶۷
کوپا رام بنام بهگوان داس	۲۱۱	کولی دنکیا نراین سا بنام	
کون چوبے بنام جانکی پرشاد	۳۹۹	کلکتر مسالی نیم	۳۶۸
کریم الدین بنام معزالدین	۷۱	کهانا چند بنام راجه شیوگنگا	۳۶۸
کشن دهن سورجا بنام رام دهن چاترجی	۲۳۸	کهکرای سنگهه بنام حسین بخش	۱۹۳
کشنک بنام مینا حلراین	۳۸۸	"	۲۰۱
کشوری سنگهه بنام گنیش مکرجی	۳۱۵	کهمیرا منی داس بنام بیچے گوبند منڈل	۱۷۹
کلکتر بیر بهوم بنام سید کلی دیبی	۲۲۱	کهنو لال بنام گردهاری	۲۴۳
کلکتر ونگپور بنام پرسنو کمار ٹهاکر	۳۶۷	کیسری سنگهه بنام رام داس	۳۸۹
کلکتر مدورا بنام ستورا ملنگا		کیشو رائے بنام بنایک رائے	۶۹
ستهوپتی	۶۹	کیلی بنام کیلی	۳۱۷

گ

نام	صفحہ	نام	صفحہ
گنپا دهر پرشاد بنام بن سکهه سائل	۲۴۱	گرو داس رائے بنام هرناتهه رائے	۳۶۷
گردهاری سنگهه بنام ملاپیل ...	۳۷۳	گریش چندر گوس بنام ایشر چندر	
گردهاری لال رائے بنام گورنمنٹ بنگال	۳۸۴	مکرجی	۳۹۸
گور پرشاد مکرجی بنام کالی پرشاد	۳۶۸	گشبن بنام منگنین	۱۰۰
گرو داس دے بنام شمبهو ناتهه	۳۲۷	گنامنی بنام پران کشوری	
		داسی	۲۲۰

گنگا دھر رائے بنام اوماسندری داسی ۲۲۸
گنگا گوبند بنام گورا چورن ۷۸
گنیش دت سنگھ بنام مہاراجہ مہیشر سنگھ ۴۰
گوراچند سرکار بنام رام نراین چودھری ۲۳۷
گوپالجی بنام ادما سندری داسی دیبی ۳۸۵
گوپال منڈل بنام نیکوشی ۱۷۹
گور چندر ڈنڈی بنام تلی ۲۳۹
گور پرشاد بنام نندا ۴۲۶
گورو پرشاد رائے بنام کاشی چندر دت ۳۲۷
گورو داس ناگ بنام موتی لال ناگ ۳۸۰
گوروسی بنام امرتا مائی داسی ۳۸۸
گورنمنٹ بنام گودھاری لال ۳۰۹
گوری نراین موزمدار بنام مادھو سودن دت ۳۷۰
گوسائیں طوطارام بنام راج رامائی دیبی ۲۶۹
گولک منی داسی بنام ہرو چندر گھوس ۱۰۹
گولک چند چودھری بنام تارامنی چکرورتی ۷۸

ل

لالتا پرشاد بنام اسٹوارٹ ۲۴۳
لالہ بنسی دھر بنام ٹھاکور بنسری دیپ سنگھ ۳۶۶
ایضاً ایضاً بنام گورنمنٹ ۳۶۹
لالہ بہاری لال بنام لالہ مادھو پرشاد ۳۶۸
لالہ رنگ لال بنام دیو نراین تواری ۲۳۱
لالہ روپ رام ساوا بنام بنودی رام سین ۲۶۶
لالہ گوری ناتھ بنام مسماۃ جتینی ٹھاکور ۴۳۰
لچھمن راو سداشو بنام ملہر راو باجی ۳۶۸
لکاتھانا بنام ایف ان برن ۳۷۰
لکھی چوہن امال بنام ٹیکارام ارناجی ۲۰۲
لکھی نراین چکرورتی بنام تارامنی داسی ۲۰۲
لیاقت علی بنام کورٹ آف وارڈس ۳۷۲

م

ماتا دین رائے بنام مادھو سودھن سنگھ ۲۷۹
مادر چند ہجرا بنام گوبند چندبانر جی ۳۰۵
مادھب چندر ناتھ بنام ترمین بیرہ ۷۳
مادھو شبردین بنام ڈاکٹر مدنا پور ۲۴۲
ماؤکوش ساھو بنام رادھاکشن ساھو ۳۰۲
متھرا لعل بنام شیخ قادر ۲۴۳
محمد احمد بنام علی پیر غازی ۲۱۲
محمد باقر حسین خاں بنام اشرف النساء ۳۸۹
محمد زکی بنام گوپی رائے ۲۳۲
محمد عزیزالدین بنام شفیع اللہ ۳۲۷
محمد علی بنام جگل رام چندر ۷۸
محمد مدن بنام خدیجۃ النساء ۳۰۷
مرزا محمد حسن بنام سارۃ النسا خانم ۳۶۷
مسٹر جیمس ارسکن بنام رام کمار رائے ۳۸۲
مسٹر اریتی بنام پورن چند گنگرلی ۳۰۳

نام	صفحه	نام	صفحه
مسماة امام باندي بنام هرگوبند گهوس	۲۹۰	ملکه بنام پهولچند	۲۶۶
مسماة بربي خانم جان بنام رتن لال	۳۰۳	ايضا ايضا چندو	۳۲۹
مسماة بهنس کنور بنام لاله اموررے لال	۳۰۳	ايضا ايضا جوکهو خان	۱۲۰
مسماة جسيا بنام متن لال	۳۶۸	ايضا ايضا چندر گپت	۳۲۲
مسماة حق النساء بنام باديرو غيره	۲۷۹	ايضا ايضا خير الله	۳۱۳
مسماة خوب کنور بنام بابو مدنراين		ايضا ايضا دوارکا ناتهه	۲۱۶
سنگهه	۳۷۸	ايضا ايضا سبهايا گنده	۳۱۰
مسماة دولت خاتون بنام خواجه علي خان	۳۸۰	ايضا ايضا شيخ اشرف	۳۱۲
مسماة رکهي بي بي بنام مسماة الفت بي بي	ايضا	ايضا ايضا شيخ قطب	۳۲۹
مسماة سودر کنور بنام جے نراين سنگهه	۳۶۶	ايضا ايضا شمشير جنگ	ايضا
مسماة ظهير النساء بنام باقر خان	۳۸۸	ايضا ايضا شير منڈل	۲۶۷
مسماة عيدن النساء بنام بيچن	۱۹۴	ايضا ايضا گوپال ٹهاکر	۲۶۶
مسماة لاڈو بنام مسماة اودے		ايضا ايضا متهرا پرشاد	۲۱۴
کنور	۳۰۳	ايضا ايضا مکتا سنگهه	۳۱۵
مسماة وافيه بنام مسماة صاحبه	۲۰۳	مانس بنام پانڈے	۱۰۰
مفيد الدين بنام مهر علي	۱۹۶	ملي بي بي بنام نصير الدين بتها	۳۶۲
مقبول علي بنام سري متي مند		منشي بذل الرحيم بنام شمس النساء بيگم	۲۳۹
بي بي	۲۹۶		و ۳۸۸
مقدمه بهاري لال گهوس	۳۱۷	منشي عبد الامير علي بنام سيف علي	۳۹۸
مقدمه شب پرشاد پانڈے	۳۱۱	منوهر داس بنام بهگمتي داسي	۳۸۸
مکفر اين بنام کار	۳۴۴	مني رام ديب بنام ديبي چرن	۳۸۶
ملاقين اوار بنام روڈوي	۷۸	موتي لال اوبتها بنام جگناتهه ترک	۳۶۶
ملکه بنام الهي بخش	۳۲۹	مودهن چودهري بنام برج ناتهه	۱۰۱
ملکه معظمه بنام امير الدين	۶۲ و ۱۸۷	مولوي غلام حسين بنام هرگوبند داس	۲۳۹
		مولوي معين الدين بنام گريش چندر	
ملکه بنام امير خان	۶۲ و ۲۱۴	راے چودهري	۳۸۵
		موهم چندر چند بنام متهرا ناتهه	۱۶۰
بنام بهاري دوساد		موهن کشن مکرجي بنام شب پرشاد مانک	۱۹۵
وغيره	۲۶۶	موهن لال راے بنام ارارپو ماداسي	۳۳۹

نام	صفحہ
مہاراج ترم چندر بہادر بنام سری چندناتھ گھوس	۳۷۳
مہاراجہ اندر سنگھہ ستھورا سنگھہ بنام بابو نند لال	۳۶۹
مہاراج جگندر تواری بنام دیندیال چاترجی	۳۰۷
مہرب لال تواری بنام تلسی داس چوبے راج	۷۹
مہر علی بنام کنھیا	۱۸۳
مہیشی لال بنام جے کرشن	۷۲
مہیما چندر ملک بنام بروداسندری داسی	۲۳۸
مہین چندر ونقا بنام سری متی برودا	۳۸۵
مہماچندر چکروتی بنام راج کماو چکروتی	۴۰۰
میر اسداللہ بنام بی بی امامن	۲۹۶

ن

نام	صفحہ
ناظر سندی بابو علی جان بنام ارمیش چندر متر	۳۶۷
نجیب النساء بنام شمیرن	۱۱۳
نجم الدین احمد بنام بی بی طہورا	۱۱۴
نتانند مودراج بنام سری کرن جگر ناتھ بیورتا پتانایک	۷۰
نتانند سورجا بنام کاشی ناتھ شنکر	۲۳۵
نظام الدین بنام محمد علی	۲۰۱
نگندر نراین بنام رگھناتھ نراین دیو	۶۸ و ۶۹
نندن کشور مہنت بنام رام جگھن راے	۲۷۸
نند کشور بنام ٹھوورام	۱۳۷
نورشہ بیگم بنام امراو بیگم	۲۱۰
نوبین چندر بنام ایشو چندر	۲۰۵
نیل کرشن دت بنام بیر چندر ٹھاکر	۶۹
نیل منی سنگھہ بنام رامانگر	۱۲۰
نوین چندر دت بنام مادیپ چندر	۲۳۱
نوھن چندر مزمدار بنام ایشر چندر چکرورتی	۲۰۵

و

نام	صفحہ
واٹسن کمپنی بنام نقی مندل	۴۳۰
واحدالنساء بنام سید وصی حسین	۱۱۲
واسن بنام صندل النساء	۳۸۹

ہ

نام	صفحہ
ھجی گوبند بنام بھیکہ راے	۱۷۹
ھرچندراے بنام جگناتھ راے	۲۳۶
ھرسکھہ بنام فریہا	۲۶۹
ھرگوپال داس بنام رام غلام ساھو	۲۴۲
ھر نراین سنگھہ بنام نواب محمد علی خاں	۳۶۷
ھری پرشادمالی بنام کنج بہاری سہاے	۱۹۸
ھری موھن بیساکھہ بنام کرشنو موھن	۳۳۱
ھریس بنام بھوپ	۱۰۲
ھنومان پرشاد پانڈے بنام مسماۃ بیدری ھنسراج کنور	۳۶۹
ھولاس کنور بنام منشی شب سہاے	۱۷۹
ھیوز بنام سکوٹری آف اسٹیٹ	۲۲۳

مقدمه

قانون کے لغوي معني مختلف هيں ليکن هر ايک معني ميں علم مراد يهه هي که اُسکے ذريعه سے بعض واقعات کے کسي حکومت اعلی کي رجهه سے هميشه ايک سے نتيجے پيدا هوں — قانون جس سے همکو غرض هی وه قانون هی که جو هر گروه انسان ميں بوجهه اُن کے مدني الطبع هونے اور ملکو رهنے کے جاري هو — يهه قانون مرکب هوتا هی اُن احکام سے جو که اسنے گروه پر حکومت کرنے والوں نے جاري کيئے هوں *

قانون اور اُس کي ضرورت

حکومت کي بقا کے ليئے لازم هی که کچهه قواعد جن کو قانون کهتے هيں موجود هوں اور اسي طور پر يهه بهي لازم هی که جهاں قانون هو وهاں اُسکي بقا کے ليئے حکومت هو — غرض که ايک دوسرے کي بقا کے ليئے لازم و ملزوم هيں اور وجهه اُس کي يهه هی که في نفسه قانون کے بنانے سے پهلے يهه امر خيال کر ليا جاتا هی که اُس سے کسي کو انحراف نهوگا *

پس قانون کي بڑي قسميں دو هيں :—

ايک کو قانون اصلي کهتے هيں يعني وه قانون جس کو اولاً اجماع عقل انساني نے اور بعد ازاں حاکموں کي راے نے قرار ديا هی اور جس کے موافق حقوق اشخاص اور جائداد اور چاره کار اور اُن قواعد کے انحراف کي مکافات قرار پاتي هی *

قانون کي تقسيم

دوسرے کو قانون اضافي کهتے هيں يعني وه قانون جس کو حاکموں نے بغرض اس امر کے که قانون اصلي کي ٹهيک طور پر کار روائي هو قايم کيا هی اس قسم کے قانون کو ضابطه بهي کهتے هيں *

ہر انحراف قانون سے ایسي عملداریوں میں جہاں کہ امن اور

مدارج تصفیہ

انصاف جاري ہو لازم ہی کہ مفصلہ ذیل نتیجے پیدا ہوں :—

(۱) اُس امر کا بیان کیا جاوے کہ انحراف ہوا یعنی شکایت کسي شخص کے فعل کي کي جاوے *

(۲) اس امر کا بیان ہو کہ انحراف کرنے والا قانوناً اپنے فعل کا ذمہ دار ہی *

(۳) تنقیح اور تجویز ایسي شکایت کي جسکا اولاً ذکر ہوا *

(۴) عمل میں لانا اُس تجویز کے نتیجہ کا *

ایسي عملداریوں میں جہاں کہ اُصول انصاف اور قواعد عدالت نامعلوم ہیں ان چاروں مدارج کا خیال نہیں رہتا اور اکثر بلکہ ہمیشہ یہہ ہوتا ہی کہ بیچ کے دو درجوں پر عمل نہیں ہوتا اور بعد شکایت کے یا تو مجرم کو فوراً سزا دیدي جاتي ہی یا رہائي کر دي جاتي ہی *

پھر اُس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ قانون کي ابتدا بالکل مبني ہی

قانون کي بناء

خیال ملکیت پر یعني اُس تعلق کے خیال پر جو کہ مابین مضاف اور مضاف الیہ کے ہوتا ہی جیسے زید کا گھر اور بکر کا گھوڑا — بڑے مقننوں کا یہہ قول ہی کہ فی الحقیقت ابتدا حق کي رشتۂ اضافت پر مبني ہی — لیکن واسطے برقرار رکھنے حق کے سب سے بڑا کام قانون کا یہہ ہی کہ اُن اثروں کو باز رکھے جو بوجہہ غیر مساوي ہونے جسمي قوتوں مختلف اشخاص ایک جماعت مدني الطبع کے پیدا ہوں یعني کمزور مستحق کو زور آور غیر مستحق سے بچاوے ہر شخص کو اپني ملکیت سے اس طور پر متمتع ہونے دے کہ اُس کو پورا اختیار حاصل رہے کہ غیر کو اُس سے متمتع نہونے دے — بغیر حاصل کرنے ان مقاصد کے مالک کبھي اپني ملکیت سے پورے طور پر متمتع نہیں ہو سکتا اور امن اصلي کسي گروہ انساني میں قایم نہیں رہ سکتا *

اب اس امر پر غور کرنا چاهیئے که حق ملکیت کے ساتهہ امور

لوازم حق

مفصلہ ذیل کا بهي تعلق هوتا هی :-

(۱) اشخاص جو که مالک هوں مثلاً زید *

(۲) اشیاء جو که مملوکه هوں مثلاً زمین — مکان — گهوڑا میز — روپیه *

(۳) وہ واقعات جن کے وقوع کي وجهه سے حق شروع هوتا هی یا ختم هوتا هی مثلاً وفات مورث - بیع - رهن - اختتام میعاد رهن *

(۴) نوعیت بحیثیت کیفیت اور کمیت حق کي مثلاً حق راهي - حق موتهاني - حق ملکیت *

(۵) واقعي حاصل هونا نتیجه ملکیت کا مثلاً مقابضت مالک *

پهر هر ایک مفصله بالا قسموں کي تقسیم اور پهر اُس کي تقسیم در تقسیم بهي هو سکتي هی مثلاً قسم نمبر ۲ مذکورہ بالا پر غور کرنے سے معلوم هوگا که شے مملوکه کي اس طرح پر تقسیم هو سکتي هی :-

(۱) منقوله یا غیر منقوله *

(۲) قابل مرگ یا غیر قابل مرگ *

(۳) قابل زوال یا غیر قابل زوال *

(۴) قابل تقسیم یا غیر قابل تقسیم *

(۵) قابل تمتع واحدانه یا مشترکانه *

اسي طرح اس سے بهي زیادہ اَور مختلف طرحپر تقسیمیں هوسکتي هیں *

اس قدر تقریر سے یهه ثابت هوگا که ایک ادنی نزاع قانوني فیصل

فرض عدالت

کرنے کے لیئے کس قدر واقعات پر لحاظ کرنا ضرور هوتا هی پس هر عدالت کا سب سے

اوّل فرض یهه هی که تنقیح کرے وجود یا عدم وجود واقعات کي اور پهر بعد قرار دینے واقعات کے موافق قواعد قانون اضافي کے قانون اُصلي کو اُن واقعات سے متعلق کرے *

وہ جزو قانون اضافي کا جس کے قواعد کے موافق عدالتیں واقعات

تعریف قانون شہادت اور اس کي ضرورت

کي تنقیح کرتي هیں قانون شہادت هی — اور تمام اجزاء قانون اضافي میں سب سے بڑا اور مقدم جزو قانون شہادت هی اس لیئے که کوئي قانوني کارروائي بلا لحاظ اُس کے قواعد کے نہیں هوسکتي *

ضرورت قایم کرنے قواعد قانون شہادت کي یهه هی که تربیت یافته عملداریوں کا اول اصول قانون یهه هی که بے گناه کا سزا پاجانا مجرم کے رها هو جانے کي به نسبت زیاده بدتر هی — اس وجهه سے نہایت مشکل اور اهم کام عدالت کا یهه هی که اس امر کي تنقیح کرے که في الحقیقت مدعي کو کوئي ایسا استحقاق حاصل هی یا نہیں جو مدعی علیه کے حقوق پر غالب هو — تجربه انساني سے یهه بات ثابت هو گئي هی که وه چیزیں جن کو عوام الناس شہادت تصور کرتے هیں في الحقیقت امور تنقیح طلب سے بالکل غیر متعلق اور لا حاصل هوتي هیں اُن سے نه کوئي چیز متعلق امر متنازعه فیه ثابت هوتي هی نه رد هوتي هی — اور اس سے بھي بدتر یهه بات تجربه انساني سے ثابت هوئي هی که اکثر اهل غرض اپني غرض کي پیروي میں راست بازي سے قطع نظر کر کے هر قسم کي پیروي واسطے حاصل کرنے اپنے مطلب کے کرتے هیں اور تجربه انساني سے یهه بھي معلوم هوا هی که ایسے دماغ جن کو کافي تربیت اور تعلیم نہیں هوئي هی رائے کو واقعه سے علحده نہیں کرسکتے اور اکثر ایسے ذهنوں میں بلا لحاظ امر واقعه کے اُن کا تصور اُن کي خواهش کو ایک واقعه قرار دیتا هی — پس بے گناه کو اُن ذمه داریوں سے بچانے کے لیئے جو جھوٹي اور ناکافي شہادت سے اُس پر عاید هو سکتي هیں اور مستحق کو غیر مستحق کے مقابله پر چاره اور علاج حاصل هونے کے لیئے عقول مجتمع انساني یعني مدبران لایق نے ایسے قواعد قائم کیئے هیں که جنسے بے گناه ذمه دار نه قرار دیا جاوے اور غیر مستحق حق نه پاوے — اسي قانون کو قانون شہادت کہتے هیں *

منجمله ادنی فوائد قانون شہادت کے یهه هی که غیر متعلق اور بے وقعت شہادت داخل نہیں هوسکتي اور اس وجهه سے هر نزاع کا فیصله کرنا مختصر عرصه میں اور بآساني هوتا هی *

ہندوستان میں قبل عملداري انگریزي کے ہندوستان کے مسلمان بادشاھوں نے اگرچہ قانون فوجداري میں موافق اپنے خیالات کے تبدیلي کي اور غیر مسلمان رعایا کو بھي اُس قانون کا مطیع کیا لیکن اُن

قانون شہادت جو اب جاري ہی

حقوق میں جو بر بناے مذہب پیدا ہوتے ہیں جیساکہ بمقتضاے اصلي اصول انصاف اور قواعد عمدہ سلطنت کے کرنا چاہیئے تھا اُنھوں نے ویسا ھي کیا یعني ہندوؤں کے قانون وراثت میں اور اُن قانونوں میں جو کہ قانون وراثت سے متعلق ہیں مطلق دخل نہیں دیا اور ہندوؤں کي وراثت ہمیشہ موافق قواعد شاستر کے جاري رکھي — جبکہ عملداري برطانیہ ہندوستان میں آئي تو اُسیطرح گورنمنٹ نے رعایا کے قانون وراثت اور اُسکے متعلقات میں کیچھ دخل نہیں دیا جیسا کہ پورانے قوانین مجریہ کو نسل ہند سے اور دفعہ ۲۴ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ ع مجریہ حال سے ثابت ہوتا ہی — البتہ اُن قانونوں میں جو کہ قطعاً دنیوي ہیں اور في الواقع دنیوي معاملات سے متعلق ہیں گورنمنٹ نے تبدیل اور تنسیخ کي ہی — ہر قانون وراثت میں بھي کسیقدر ترمیم جو کہ مصلحت ملکي اور بعض رعایا کي تبدیل حالت کي وجہ سے ضروري تھي عمل میں آئي ہی اُسکا ذکر کرنا اس قانون شہادت میں ضرور نہیں لیکن یہہ بیان کرنا لازم ھی کہ جو قانون شہادت ہندوؤںمیں بموجب شاستر کے جاري تھا یا وہ قانون شہادت جسکو علماء اور مجتہدین اسلام نے اپنے قیاس و اجتہاد سے جمع کیا تھا اور جو مسلمانوں میں بطور ایک جزو شرع محمدي کے سمجھا جاتا تھا اب جاري نہیں ہی اور اب عدالتہاے فوجداري و دیواني ہرقسم کے معاملات کے فیصلہ کرنے میں خواہ وہ متعلق بوراثت ہوں یا نکاح یا اور کسي قسم کے تنازع جائداد یا اور کسي حق کے قانون شہادت مجریہ گورنمنٹ انگلشیہ کي پابند ہیں — گو بعض خاص ادنی امور میں مثل قیاس نسب بوجہ صحبت دائمي وغیرہ کے عدالتیں خاص طریقہ شہادت مسلمہ رعایا پر بھي غور کرتي ہیں اور لحاظ رکھتي ہیں جیسا کہ آیندہ ذکر کیا جاویگا *

لیکن اصل میں بجاے کل قوانین شہادت کے جو ہندوستان میں قبل یا بعد عملداري انگریزي کے جاري تھے ایکٹ اول سنہ ۱۸۷۲ ع گورنمنٹ

سے جاري هوا هی اور اسليئے أسکي شرح لکهنے سے حال کا قانون شهادت هندوستان ظاهر اور مبين هوگا *

كيفيت شهادت

سوائے أن امور کے جو علوم حسابيه و هندسيه يا أيسے علوم سے جو که أسپر مبني هيں علاقه رکهتے هيں اور کسي امر ميں پورے يقين کا مرتبه حاصل نهيں هوسکتا ليکن روز مره کے کار و بار ميں يقين کامل کے حاصل کرنے کا انتظار کبهي نهيں کيا جا سکتا اور عملدرآمد هماري روزانه زندگي کا صرف اعتبار اور ظن غالب پر هے — زندگي جوکه هر شخص کو دنيا کي چيزوں ميں سب سے زياده عزيز هی أسکي نسبت بهي احتياط کرنے ميں کامل يقين کے هم منتظر نهيں رهتے اور يهي وجه هی که هر شخص بلا تلاش يقين کامل نسبت تندرستي بخش هونے خوراک کے کهانا کهاتا هی پس ظن غالب روز مره کي زندگي کے ليئے کافي شهادت تصور کي جاتي هی پورا درجه يقين کا دنيا ميں بهت کم چيزوں کي نسبت حاصل هو سکتا هی اور اکثر چيزيں صرف اعتبار پر ماني جاتي هيں *

كيفيت شهادت قانوني

اس امر پر غور کرنا چاهيئے که شهادت جو که واسطے مقاصد عدالت کے ماني جاتي هی نه أس درجه کي هی جس کو درجه يقين کامل کهه سکتے هيں اور نه أس درجه اعتبار کي هی جسپر روز مره زندگي کا کاروبار چلتا هی بلکه أن دونوں ميں ايک متوسط درجه رکهتي هی اور شايد اس سے بهتر نوعيت شهادت قانوني کي جو عدالتوں ميں کام ميں آتي هی بيان نهيں هوسکتي *

اصول جن پر که قانون شهادت مبني هی

نسبت شهادت کے دو أصول اختيار کيئے جاسکتے هيں ايک جسکو اصول ادخال شهادت کهه سکتے هيں اور دوسرا جسکو اصول اخراج شهادت کهنا چاهيئے — أصول ادخال شهادت سے مراد يهه هی که ايسے قواعد منضبط کيئے جاويں که جن سے هر چيز شهادت ميں داخل هوسکے سوائے أس شهادت کے جو که صريح ممنوع هی — اور أصول اخراج شهادت سے يهه مراد هی که تمام شهادت نا قابل ادخال تصور کي

چاوے جب تک کہ وہ ایک خاص مرتبہ کي جسکو قابل ادخل سمجھا جاوے نہو *

اب اگر فرض کیا جاوے کہ قانون شہادت صرف اصول ادخال پر مبني ہو تو لازم آتا ہی کہ ہر ادنیٰ امر متنازعہ فیہ میں جو کہ عدالت کے روبرو ہو ایسي

نقص اصول ادخال شہادت

کثیر اور غیر ضروري شہادت داخل ہو سکے کہ جس سے نہ صرف دماغ حاکم مجوز کو پریشاني ہو بلکہ بے انتہا وقت ادنیٰ امور کے طے کرنے میں صرف ہو اور مستغیثوں کو ایک دوسرے کے ہاتھہ سے اذیت پہونچے اور مدعیت لوگوں کو بے انتہا موقع فریب دینے کا عدالت کے فیصلہ کي تاخیر کرانے میں حاصل ہو مثلاً فرض کرو کہ زید پر اس جرم میں کہ اُسنے ایک مقام ممنوع پر ایک میلا برتن رکھا پانچروپیہ جرمانہ ہونے کي سزا مل سکتي ہی اور شاہد اُسکے فعل کا صرف بکر ہی جو بغرض تجارت بالفعل چین کو گیا ہی تو ایسي صورت میں کیا کوئي دانشمند مقنن اس بات کو خلایق کي آسایش کا سبب سمجھیگا کہ بکر کو واسطے دینے شہادت کے چین سے طلب کرائے جس کي وجھہ سے اُس کا اس قدر بڑا ہرج ایک ایسے ادنی معاملہ کي تنقیح کي وجھہ سے کیا جاوے — اسي طور پر ایک اور مثال دي جاسکتي ہی فرض کرو کہ کوئي شخص جس پر کہ ادنی قرضہ کي نالش ہوئي ہو اپنے جواب کے ثبوت میں ایسے گواہوں کا نام جو دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں لکھواوے تو عدالت کو کبھي پابندي اس امر کي لازم نہیں ہی کہ اُس کے اس قول کو کہ یہہ دور دراز کے گواہ معاملہ متنازعہ فیہ سے واقف ہیں منظور کرکے اُن گواہوں کو طلب کرے گو بیان مدعاعلیہ نسبت واقفیت اُن گواہان کے معاملہ سے کتنا ہي راستي پر مبني ہو ایسي صورت میں فیصلہ مقدمہ میں بانتظار گواہان مذکور تاخیر نہ کي جاویگي — اس قدر مضمون سے ظاہر ہوگا کہ اُصول ادخال شہادت سے کسقدر ہرج اور دقت پیدا ہوسکتي ہی *

اُصول اخراج شہادت کا یہہ ہی کہ عدالتوں میں مقدار شہادت پر

فوائد اصول اخراج شہادت

کبھي لحاظ نہیں ہوتا بلکہ اُس کي وقعت پر لحاظ ہوتا ہی مثلاً ایک واقعہ کے پانسو غیر معتبر گواہوں سے عدالت کي راے پر اس قدر اثر نہیں ہوتا جیسا کہ ایک گواہ ذي وقعت کے اظہار سے — پس اصل اُصول یہہ قرار پایا کہ ایسے قواعد قایم کرنے چاہیئیں جن سے کیفیت شہادت پر لحاظ رہے نہ کمیت پر — پس قانون شہادت جو ہندوستان میں جاري ہی مبني اُصول اخراج شہادت پر ہی *

پس سیدھي طرح پر تعریف قانون شہادت کي یہہ ہو سکتي ہی

تعریف قانون شہادت کي

کہ وہ قواعد جن سے کیفیت شہادت معلوم ہو اور بے وقعت شہادت خارج رہے قانون شہادت ہی *

یہہ ایکٹ جس کي ہم شرح لکھہ رہے ہیں جزو اعظم قانون شہادت

اصول جن پر کہ ایکٹ ہذا مبني ہی

کا ہی جو بالفعل ہندوستان میں جاري ہی اور یہہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ایکٹ منفصلہ ذیل تین اُصول پر مبني ہی :—

اول — یہہ کہ شہادت صرف اُن واقعات کي نسبت گذرني چاہیئے جن سے اُمور تنقیح طلب پر کچھہ اثر ہو *

دوم — یہہ کہ صرف اعلی سے اعلی درجہ کي یعني سب سے اچھي شہادت جو بہم پہونچ سکے داخل کرني چاہیئے *

سوم — یہہ کہ سنے سنائے بیانات کوئي شہادت نہیں ہی *

واضح رہے کہ لفظ صرف جو اولؔ و دوم اصول کے بیان میں مستعملؔ ہوا ہی اُس سے یہہ مطلب ہی کہ اَوْر قسم کي شہادت خارج سمجھي

جاویگی — اور لفظ سنے سنائے سے وہ شہادت مراد هی جس کو عوام الناس غلطي سے سماعي کہتے هیں لیکن سماعي شہادت اور سني سنائي شہادت میں بہت بڑا فرق هی *

بیان هر واقعه کا جس کے وجود کا علم حواس سامعه سے معلوم هوتا هی شہادت سماعي هو سکتي هی — اور سني سنائي شہادت صرف اُس بیان کو کہتے هیں جو که کسي واقعه کے وجود کي نسبت دوسرے شخص سے ذکر سنکر کیا گیا هو مثلاً بیان زید که مینے اپنے کان سے بکر کو غل مچاتے سنا سماعي شہادت هی اور حسب شرایط قانون قابل ادخال بهي هی لیکن بیان زید که مجهکو عمر کي زباني معلوم هوا که بکر غل مچاتا تها سني سنائي شہادت هی اور قانوناً واسطے ثابت کرنے اس واقعه کے که بکر غل مچاتا تها قابل ادخال نهیں هی *

فرق مابین سماعي شہادت اور سني سنائي شہادت کے

اس ایکٹ کے تین باب کیئے گئے هیں اور گیارہ فصلیں اور بعد تمہید کے مفصله ذیل طور پر مضامین شہادت کي ترتیب دي گئي هی *

طریقه ترتیب ایکٹ هذا

باب اول — داخل بحث هونا واقعات کا *

فصل اول — مراتب ابتدائي *

فصل دوم — واقعات کا متعلق مقدمه هونا *

اقبال *

بیانات اُن اشخاص کے جو گواهي میں طلب نهیں هو سکتے *

بیانات جو خاص حالات میں کئے جائیں *

بیان میں کس قدر ثابت کرنا چاهیئے *

فیصله جات عدالت کس حال میں
واقعه متعلقه هیں *
راے اشخاص غیر کي کس صورت
میں واقعه متعلقه هی *
چال چلن کن صورتوں میں واقعه
متعلقه هی *

باب دوم — ثبوت

فصل سوم — واقعات جن کا ثبوت
ضرور نهیں *
فصل چهارم — شهادت زباني *
فصل پنجم — شهادت دستاویزي *
سرکاري دستاویزات *
قیاسات نسبت دستاویزات کے *
فصل ششم — نامنظوري شهادت زباني
کي مقابله شهادت دستاویزي
کے *

باب سوم — شهادت کا پیش کرنا اور اُس کي تاثیر *

فصل هفتم — بار ثبوت *
فصل هشتم — موانع تقریر مخالف *
فصل نهم — گواه *
فصل دهم — اظهار گواهان *
فصل یازدهم — اقبال بیجا و نامنظوري
شهادت *

بعد بیان اسقدر مدارج کے مجھکو مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اس مقدمہ میں وہ چند اصول متعارفہ و مسلمہ علم بھی بیان کروں جنپر قانون شہادت مبنی ہی اور فی الحقیقت قانون شہادت جنکی شرح قرار پاسکتا ہی *

اصول متعارفہ مسلمہ علم قانون شہادت

اول — برتاؤ سب سے بہتر مبین اشیاء کا ہی *

اِس مقولہ کے یہہ معنی ہیں کہ اگر یہہ بات ثابت ہوجاوے کہ اسی طرح پر عملدرآمد رہا ہی تو فی نفسہ وہ برتاؤ اُس امر کے وجود کی شہادت ہی *

دوم — نسبت کسی پیشہ کے اُس پیشہ ور کی شہادت قابل اعتبار ہی *

اس مقولہ کے یہہ معنی ہیں کہ جب کبھی مقدمات میں انفصال کسی امر کا مبنی ہو کسی ایسے امر کی تنقیح پر جو عوام الناس کو معلوم نہیں ہی بلکہ خاص پیشہ سے متعلق ہی تو جو شخص اُس پیشہ کو کرتا ہو اُس کی شہادت اُس امر کی نسبت قابل اعتبار تصور کی جاویگی *

سوم — ہر قیاس قانونی مرتکب فعل نا جائز کے مضر خیال کیا جاویگا *

اِس مقولہ کا مطلب یہہ ہی کہ جب یہہ بات ثابت ہوجاوے کہ ایک شخص نے فعل نا جائز کیا ہی تو قانون شہادت کے موافق بعد ثبوت اس امر کے کہ اُس نے فعل نا جائز کیا جملہ قیاسات مضر اور خلاف اُس کے تصور کیئے جاوینگے مثلاً کوئی شخص خود اپنی مرضی سے ایک شہادت کو عدالت میں پیش نہونے دے تو اُس شہادت کو عدالت مضر اُس کے تصور کریگی *

چہارم — تمام افعال درستي اور جائز طور سے کیئے گئے قیاس کیئے جائینگے *

اِس کا یہہ مطلب هي کہ تمام امور جو عدالت کے علم میں آویں اُن کي نسبت یہہ قیاس هوگا کہ اُن کاموں کے کرنے والوں کو اُن کے کرنے کا اختیار تھا اور اُنھوں نے جوازاً وہ کام کیئے اور بار ثبوت اس امر کا کہ وہ جوازاً یا درستي سے نہیں کیئے گئے تھے ذمہ اُس شخص کے هي جو اُن کو نا جائز قرار دینا چاهتا هي — مثلاً اگر کوئي ڈگري کسي عدالت کي پیش کي جاوے تو عدالت تصور کریگي کہ وہ ڈگري عدالت مجاز نے صادر کي هي تاوقتیکہ یہہ ثابت نہو کہ عدالت مذکور کو ایسي ڈگري کا اختیار نہ تھا یا کوئي بے ضابطگي ثابت هو *

پنجم — کوئي معاملہ مابین دو شخصوں کے شخص ثالث کے حق میں مضر نہوگا *

اِس مقولہ کا مطلب یہہ هي کہ فریقین معاملہ یا اُن کے قایم‌مقاموں کے سوا اُس معاملہ کا اثر غیر اشخاص پر نہوگا — اور لفظ معاملہ میں کل کار روائي هاے عدالت نسبت حاصل کرنے ڈگري وغیرہ کے داخل هي *

یہہ پانچ مقولے متذکرہ بالا وہ مقولے هیں جو کہ قانون شہادت کے اعلی اصولوں میں شمار کیئے جاسکتے هیں اور آیندہ ایکت هذا کي شرح سے معلوم هوگا کہ بہت سي دفعات سے یہہ مقولے متعلق هیں *

ایکت مفصلہ ذیل نے حضور ویسراے گورنر جنرل هند کي منظوري ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۷۲ ع کو حاصل کي *

ایکٹ نمبر ۱ بابت سنه ۱۸۷۲ع

قانون شهادت مجریه هند

هرِ گاه قرین مصلحت هی که قانون شهادت کا اجتماع اور اُس کي تعریف اور ترمیم عمل میں آوے لهذا حسب ذیل حکم هوتا هی *

تمهید

باب ۱

متعلق هونا واقعات کا

فصل ۱ — مراتب ابتدائي

یهه فصل اس ایکٹ سے وہ نسبت رکهني هی جیسے که تشریحات عامه یا تشریح اصطلاحات کسي فن کي اُس فن سے — جو تعریفات اصطلاحات کي اس فصل میں بیان کي گئي هیں وہ نهایت مقدم هیں اور جو معني ان تعریفات میں اصطلاحات کے قرار دیئے گئے هیں اُسي کے موافق آینده کل ایکٹ میں اُن کا استعمال هوا هی — ان تعریفات کو هر اُس شخص کو جس کو اس ایکٹ سے کام پڑیگا خوب جاننا چاهیئے اور میں نے اس غرض سے که ان تعریفات کو جو که واضعان قانون نے قایم کي هیں مبین اور واضح کروں اُس کي صاف اور مفصل شرح لکهي هی اور اس امر کو ملحوظ رکها هی که طوالت نهو جاوے یا قانون شهادت کے باریک اور پیچیده اور دقیق مسائل میں بحث کرنے سے اُن لوگونکو جن کو که صرف اس ایکٹ کا سمجهنا منظور هی پریشاني نهو — تاهم جهانتک ایکٹ هذا کے متن کو بخوبي سمجهنے کے لئے ضرورت هی اُس قدر اصول و مسائل بیان کیئے هیں *

دفعه ۱ جایز هی که اس ایکٹ کو قانون شهادت مجریهٔ هند مصدره سنه ۱۸۷۲ع کے نام سے موسوم کریں*

نام ایکٹ

یهه قانون تمام برٹش انڈیا میں نافذ اور تمام کارروائي هاے تجویزي سے جو کسي عدالت میں یا اُس کے روبرو هوں جس میں عدالت هاے کورٹ مارشل بهي داخل هیں لیکن اُن اقرارات حلفي سے علاقه نهیں رکهتا جو کسي عدالت یا عهده دار کے روبرو پیش هوں اور نه اُن کارروائیوں سے جو کسي ثالث کے روبرو هوں*

حدود نفاذ

یهه قانون یکم ستمبر سنه ۱۸۷۲ع سے عمل درآمد هوگا*

اقرار حلفي ایک قسم کا اظهار هی که جس کو ایک دفعه لکهه کر مظهر حاکم مجاز کے سامنے جس کو حلف دینے کا اختیار هو اُس بیان قلمبند شده کي صداقت کي نسبت حلف اُٹهاوے لیکن وه اظهار جواب میں کسي سوال کے نهیں هوتا بلکه بطور ایک بیان کے هوتا هی اور لازم هی که اُس میں صاف طور پر وه واقعات اور حالات جو که مظهر کے علم میں هوں بیان کیئے جاویں اور یهه بهي بیان هو که اُس کو اس علم

کے کیا وسیلے ہیں کون سی اطلاع اوروں سے پاکر اُس کو معلوم ہوا اور کون سی بات خود اُس کو معلوم ہی — لیکن چونکہ اِس قسم کے بیانات یعنی اقرارات حلفی عدالت ہاے دیوانی میں عموماً جاری نہیں ہیں لہذا اُن کی نسبت زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہی *

دفعہ ۲ تاریخ مشتہرہ تحریر اُس تاریخ سے قواعد مفصلہ ذیل منسوخ ہو جاوینگے *

تنسیخ قواعد

(۱) تمام قواعد شہادت جو کسی آئین انگلستان یا ایکٹ یا قانون میں جس کا نفاذ برٹش انڈیا کے کسی جزو میں ہو مندرج نہیں ہیں *

(۲) تمام وہ قواعد اور آئین و قوانین جو بموجب دفعہ ۲۵ قانون کونسل ہند مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ع کے حکم قانون کا رکھتے ہیں جسقدر کہ اُن کو تعلق کسی معاملہ متذکرہ قانون ہذا سے ہی *

(۳) احکام قوانین مندرجہ ضمیمہ منسلکہ قانون ہذا جسقدر کہ ضمیمہ مذکور کے خانہ سوم میں لکھے گئے ہیں *

لیکن کوئی عبارت مندرجہ قانون ھذا مخلّ حکم کسي قانون مصدرہ پارلیمنٹ یا کسي ایکٹ یا قانون متجریہ کسي جزو برٹش انڈیا کے نہوگي جو صراحتاً اِس ایکٹ کي رو سے منسوخ نہیں کیا گیا *

قبل نافذ ہونے اِس ایکٹ کے عدالت ھاے برٹش انڈیا کے لیئے في الحقیقت کوئي قانون شہادت جامع نہ تھا اور اکثر عدالت ھاے ضلع میں جب کبھي کوئي بیرسٹر کسي مقدمہ میں پیروي کرتا تھا تو وہ انگلنڈ کے قانون شہادت کو اپني کار روائي میں کام میں لاتا تھا اور اکثر حکام عدالت ھاے مذکور اُس قانون پر توجہہ بھي کرتے تھے اور بہت سي شہادت حسب قواعد قانون مذکور کے خارج کردیتے تھے *

في الحقیقت قواعد قانون شہادت انگریزي ہندوستان کي حالت کے مناسب نہ تھے اور زیادہ تر خرابي یہہ ہوتي تھي کہ انگریزي قانون شہادت کي کتابیں ہندوستان کے حکام کے روبرو پیش کي جاتي تھیں حالانکہ اُن کتابوں کا سمجھنا زیادہ تر اُس تجربہ پر منحصر ھی جو کہ بیرسٹر کو انگلستان کي عدالت میں کام کرنے سے حاصل ہوتا ھی پس ہندوستان کے حکام کو اُس قانون ولایت کے مسائل کو ہندوستان سے متعلق کرنے میں دقت واقع ہوتي تھي تاہم انگریزي قانون کو متعلق سمجھتے تھے *

انگلستان کے قانون کے بموجب بہت سي ایسي شہادت خارج سمجھي جاتي تھي جسکے داخل ہونے سے في الحقیقت کسیقدر سچائي معلوم ہوتي ہندوستان اور انگلستان کے طریقہ انصاف میں یہہ فرق ھی کہ تنقیح واقعات وہاں ہمیشہ جوري [1] کے ذمہ رہتي ھی اور قانون

(۱) جوري نام ھی اُن بارہ شخصوں کا جنکو واسطے سماعت کسي مقدمہ دیواني یا فوجداري کے حسب قانون انگلستان منتخب کیا جاتا ھی اور اُن کو پیشي مقدمہ میں موجود رہنا پڑتا ھی — اور ولایت کے قانون کے موافق اُن کے ذمہ واقعات کي تنقیح ہوتي ھی جو واقعات کہ جوري کي راے میں ثابت قایم ہوتے ہیں اُن واقعات سے حاکم عدالت قانون متعلق کرکے اپنا فیصلہ صادر کرتا ھی *

کی تنقیح حاکم کے ذمہ — ہندوستان میں جج یعنی حاکم عدالت کو نسبت واقعات اور قانون دونوں کے تنقیح کرنی پڑتی ہی *

یہہ ایکٹ اِس قدر سادگی اور صفائی سے تیار کیا گیا ہی کہ اُن لوگوں کو جنکو اُس قسم کا تجربہ حاصل نہیں ہی جو کہ بیرسٹر کو کام کے انجام کرنے سے ولایت کی عدالت میں حاصل ہوتا ہی کوئی مشکل نہ پیش آوے اور اِس دفعہ کے فقرہ اول میں بعض قواعد شہادت کو منسوخ قرار دینے سے اُس خرابی کو باز رکھا ہی جو ولایت کے قانون شہادت کے متعلق کرنے سے پیدا ہوتی تھی *

نسبت جزو ثانی فقرہ سوم دفعہ ہذا کے اسقدر لکھنا ضرور ہی کہ ان الفاظ کے ذریعہ سے بعض وہ قوانین منسوخ ہونے سے بچ گئے ہیں جو کہ انگلستان میں بغرض متعلق ہونے برٹش انڈیا کے جاری کیئے گئے ہیں *

یہہ واضح رہے کہ ایکٹ ہذا میں کامل قواعد اُس قانون شہادت کے جو ہندوستان میں جاری ہیں مکمل طور پر درج نہیں ہیں لیکن کل قانون شہادت دیگر آئین و ایکٹ ہاے پارلیمنٹ اور قوانین مجریہ کونسل گورنر جنرل میں شامل ہیں *

علاوہ ایکٹ اول اور ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع کے قوانین مفصلہ ذیل ہندوستان میں نسبت شہادت کے اب بھی جاری ہیں *

(۱) ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۵۳ع دفعہ ۲۶ *

(۲) ایضا ۴ سنہ ۱۸۶۹ع دفعہ ۵۲ *

(۳) ایکٹ آف پارلیمنٹ سنہ ۱۳ جلوس جارج سوم باب ۶۳ دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۴ و ۴۵

(۴) ایضا سنہ ۲۶ ایضا باب ۵۷ دفعہ ۳۸

(۵) ایضا سنہ ۴۲ ایضا باب ۸۵

(۶) ایضا سنہ ۳ و ۴ جلوس ملکہ وکتوریہ باب ۱۰۵ دفعہ ۶۷

(۷) ایضا سنہ ۶ و ۷ ایضا باب ۹۸ دفعہ ۴

(۸) ایضا سنہ ۱۵ و ۱۶ ایضا باب ۸۶ دفعہ ۴۰

(۹) ایضا سنہ ۱۷ و ۱۸ ایضا باب ۱۰۴ دفعہ ۲۷۰

(۱۰) ایکٹ سنہ ۱۹ و ۲۰ جلوس ملکہ وکٹوریہ باب ۱۱۳ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶

(۱۱) ایضا سنہ ۲۰ و ۲۱ ایضا باب ۷۷ دفعہ ۳۲ باب ۷۹ دفعہ ۳۷ باب ۸۵ دفعہ ۴۹

(۱۲) ایضا سنہ ۲۲ ایضا باب ۲۰ دفعہ ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶

(۱۳) ایضا سنہ ۲۲ و ۲۳ ایضا باب ۶۳ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴ و ۵

(۱۴) ایضا سنہ ۲۴ ایضا باب ۱۱ دفعات ۱ و ۲ و ۳ و ۴

(۱۵) ایضا سنہ ۳۰ و ۳۱ ایضا باب ۴۴ دفعات ۸۱ و ۱۰۳

لیکن بہہ قوانین عدالتوں میں عموماً اس قدر قلیل‌الاستعمال ہیں کہ اُن کي نسبت زیادہ توجہ کرنے کي ضرورت نہیں ہی *

دفعہ ۳ ایکٹ ھذا میں الفاظ اور عبارات مصرحہ ذیل اُن معاني میں مستعمل ہونگي جو اُنکے واسطے بیان کیئی گئے ہیں بشرطیکہ فحواے کلام سے کوئي اَور مراد نہ پائي جاوے *

تعریفات

جن اصطلاحات اور الفاظ کي کوئي خاص تعریف اس ایکٹ میں نہیں ہی اُن سے وہ معني مراد ہونگے جو کہ تعریفات کے علم قانون ایکٹ اول سنہ ۱۸۶۸ع میں لکھے گئے ہیں اور اُس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ تعریفات مندرجہ ایکٹ مذکور تمام قوانین سے جو بعد ایکٹ مذکور کے نافذ ہوئے ہوں متعلق ہی *

لفظ عدالت میں تمام جج اور مجسٹریٹ اور تمام اشخاص بجز ثالثوں کے داخل هیں جو قانوناً مجاز لینی شهادت کے هوں * — عدالت

یهه صاف نهیں معلوم هوتا که عدالت کے لفظ میں وه اشخاص بهي جو بذریعه کسي کمیشن کے (جو که عدالت ما سواے عدالت هاے برٹش انڈیا نے صادر کیا هو) شهادت لینے هوں شامل هیں یا نهیں لیکن ظاهرا یهه معلوم هوتا هی که یهه ایکٹ اُس شهادت سے متعلق نهو جو که بغرض فیصله یا تحقیقات کسي ایسے امر کے جو کسي عدالت ما سواے عدالت هاے برٹش انڈیا کے روبرو پیش هو بلکه رهیي قانون شهادت اُس سے متعلق هوگا جس قانون کي مطیع اصل عدالت صادر کننده کمیشن هی *

لفظ واقعه کے معني اور اُس کے مفهوم میں یهه امور داخل هیں * — واقعه

(۱) ایسي هر چیز یا چیزوں کي ایسي کیفیت یا چیزوں کا ایسا تعلق جو حواس سے محسوس هونے کے قابل هو *

(۲) هر حالت ذهني جس سے کسي شخص کے دل کو آگاهي هو *

اقسام واقعات — مقننوں نے واقعات کے تین طریقے ترتیب کے بیان کیئے هیں جیسا

(۱) مثبتہ اور منفیہ *

(۲) ظاهري اور باطني یعني ذهني *

(۳) حادثات اور حالات اشیاء *

اول ترتیب میں یہہ بات بدیهي هی که مثبتہ واقعات وہ واقعات هیں که جن سے کسي امر کا وجود ثابت هو اور منفیہ وہ هیں که جن سے عدم ثابت هو — في الحقیقت یہہ دونوں باتیں ایک هي هیں کیونکه هر بیان کو مثبت طور پر اور منفي طور پر بیان کرسکتے هیں مثلاً یہہ کہنا که فلاں وقت زید ایک مقام خاص میں تها یہہ مثبت طور بیان کرنے کا هی اور یہہ کہنا که زید اُسوقت اُس مقام سے باهر نه تها منفي طور سے بیان کرنا هی *

نسبت دوسري ترتیب کے یہہ بیان کرنا ضروري هی که واقعہ ظاهري وہ هی که جو حواس خمسہ بیروني یعني آنکہہ ناک کان زبان اور جسم سے محسوس هو اور واقعہ باطني وہ هی که جو صرف ذهن میں موجود هو مثلاً بندوق کي گولي سے ایک شخص کا هلاک هونا ایک واقعہ ظاهري هی اور ارادۂ قتل جو که قاتل کے ذهن میں هو ایک واقعہ باطني هی *

نسبت تیسري ترتیب کے یہہ بیان کرنا ضرور هی که هر واقعہ یا تو ایک حادثہ هوتا هی یا ایک حالت هوتي هی مثلاً درخت کا گرنا ایک حادثہ هی اور اُس کا وهاں پڑا هونا ایک حالت هی *

بعضے مقننوں کي راے میں فعل اور حادثہ ایک هي چیز هی لیکن ٹهیک راے یہہ معلوم هوتي هی که فعل صرف اُس حادثہ کو کہتے هیں جو که بذریعہ انسان کے هوا هو مثلاً درخت کا از خود گر پڑنا ایک حادثہ هی اور زید کا ایک درخت کو گرانا ایک فعل هی — کوئي واقعہ ایسا نهیں هوسکتا که جسپر تینوں ترتیبوں کا ایک هي ساتهہ اطلاق نهو اور گو اس ایکٹ میں تعریف واقعہ صرف بلحاظ ترتیب نمبر (۲) کے کي گئي هی اور حالت اور حادثہ اور فعل میں کچهہ تفریق نهیں کي گئي هی تاهم تمثیلات سے ظاهر هوگا که واضعان ایکٹ حادثہ اور حالت اور فعل تینوں کو لفظ واقعہ میں شامل کرتے هیں مثلاً واقعات کي جو تمثیلیں آینده بیان هو تي هیں اُن میں :—

تمثیل (الف)   ایک مثبته ظاهري حالت هی *

تمثیل (ب)   ایک مثبته ظاهري حادثه هی *

تمثیل (ج)   مثبته ظاهري فعل هی *

تمثیل (د)   مثبته باطني حالت و فعل و حادثه هی *

تمثیل (ه)   مثبته باطني حالت هی *

یهه امر قابل غور هی که یهه سب مثالیں واقعات ایکٹ نے واقعات مثبته کي دي هیں اور منفیه کي کوئي تمثیل نهیں دي اس وجهه سے که جیسا هم اوپر بیان کر آئے هیں في الحقیقت مثبت اور منفي محض مجازي طریقے بیان کے هیں *

تمثیلات

(الف)   یهه که چند اشیاء ایک خاص وضع پر کسي جگهه میں ترتیب دي هوئي هیں ایک واقعه هی *

(ب)   یهه که کسي شخص نے کچهه سنا یا دیکها امر واقعه هی *

(ج)   یهه که کسي شخص نے کچهه الفاظ کهے ایک واقعه هی *

(د)   یهه که ایک شخص کچهه راے رکهتا هی یا کچهه اراده رکهتا هی یا اُس کا عمل نیک نیتي یا فریب کا هی یا کسي خاص لفظ کو کسي خاص معني میں مستعمل کرتا هی یا ایک خاص وقت پر اُس کا دل کسي خاص امر محسوس سے آگاه تها ایک واقعه هی *

(ه)   یهه که ایک شخص کسي امر میں شهرت رکهتا هی ایک واقعه هی *

لفظ تمثیلات ایکٹ ھذا میں پہلی دفعہ اس دفعہ میں مستعمل ہوا

فوائد تمثیلات

ھی اور یہہ بات بیان کرنی مفید معلوم ہوتی ھی کہ واضعان قانون نے ایک عمدہ طریقہ مبین کرنے مطالب قانون کا اختیار کیا ھی اور وہ یہہ ھی کہ ہر دفعہ کے بعد چند تمثیلات اس غرض سے داخل کی ھیں کہ اُن لوگوں کو جن کو قانون کے موافق کارروائی کرنی پڑتی ھی قانون کے سمجھنے میں آسانی ہو — یہہ طریقہ تعزیرات ہند اور قانون معاہدہ اور ایکٹ ھذا اور اور ایکٹوں میں بھی اختیار کیا گیا ھی — زبان قانونی سے جو کہ مرکب تعریفات اور پیچیدہ اور دقیق اصطلاحات سے ہوتی ھی مطلب اخذ کرنا ایک دشوار بات ھی اور اس سے بھی زیادہ قانون کے قاعدوں کو روز مرہ کی زندگی کے کاروبار سے ٹھیک طور پر متعلق اور چسپاں کرنا مشکل ھی — ان تمثیلات سے قانون کے مطالب اور اُن کا روز مرہ کی زندگی سے لگاؤ صاف طور پر معلوم ہوتا ھی — ایک بڑا فائدہ اِس قسم کی تمثیلات سے یہہ ھی کہ قانون کے پڑھنے والے کا ذہن ہر دفعہ کے سمجھنے میں وھی مراتب طی کرتا ھی جو کہ واضعان قانون نے اپنے دل میں خیال کیئے تھے — اسقدر بیان کرنا اَور ضرور ھی کہ جو وقعت خود متن قانون کی ھی وھی وقعت تمثیلات کی ھی یعنی تمثیلات فی‌الحقیقت وہ نظائر ھیں جن کو کونسل قانونی نے اپنے اختیار سے قانون کے نافذ کرنے کے وقت قایم کیا ھی ان نظائر کی وقعت نظائر ہائی کورٹ سے بھی زیادہ مستحکم تصور کرنی چاھیئے مگر اِن تمثیلات سے متن قانون پر اضافہ کرنے کی غرض نہیں ھی بلکہ اگر تمثیلات ایکٹ میں سے معدوم بھی کردی جاویں تب بھی وسعت قانون میں مطلق فرق نہیں آنے کا بلکہ قانون کی وسعت وھی رہیگی جو کہ معہ تمثیلات کے اب ھی — غرض ان تمثیلات سے صرف بیان کرنا اور واضح کرنا قانون کا ھی تاکہ اُس کا مطلب آسانی سے سمجھہ میں آوے — تمثیلات کبھی مخالف متن قانون کے نہیں ہوسکتیں اور قانون کے پڑھنے والے کو اس امر پر خوب خیال کرنا چاھیئے کہ تمثیلات متن قانون کی مطیع ھیں ●

ایک امر واقعہ کا دوسرے امر واقعہ سے متعلق ہونا اُسوقت کہا جاویگا جب کہ وہ امر واقعہ دوسرے امر واقعہ سے ایسے طور پر علاقہ رکھتا ہو جسکا ذکر احکام ایکٹ ہذا میں درباب متعلق ہونے واقعات کے مرقوم ہی * | واقعہ متعلقہ

جو تعریف واقعہ متعلقہ کی ایکٹ ہذا میں کی ہی وہ فی نفسہ کوئی تعریف نہیں ہی کیونکہ اُسکا حوالہ و طریقہ تعلق واقعات پر جسکا ذکر اس ایکٹ میں ہی کردیا گیا ہی لیکن ایکٹوں میں جو کہ واسطے ہدایت عوام الناس کے ہیں یہہ طریقہ ان دقیق مسئلوں کے بیان کرنے کا نہایت آسان اور سب سے زیادہ کارآمد تصور کیا گیا ہی (دیکھو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۰) *

میرے نزدیک اگرچہ پورے طور پر واقعہ متعلقہ کی تعریف لکھنی نہایت مشکل ہی لیکن شاید یہہ تعریف واقعہ متعلقہ کی کافی طور پر جامع ہی یعنی :—

لفظ واقعہ متعلقہ کی تعریف

واقعات متعلقہ اُن واقعات کو کہتے ہیں کہ جنکے ثبوت یا نفی سے امور تنقیح طلب [۲] کے ثبوت یا نفی پر کوئی اثر معتد بہ پیدا ہو *

یہہ بات مقدمہ میں بیان ہوچکی ہی کہ یہہ ایکٹ اصول اخراج شہادت پر مبنی ہی لہذا اُس بڑی دشواری کو جو کہ اس امر کے فیصل کرنے میں کہ کون سے واقعات متعلقہ ہیں اور کون سے نہیں واضعان قانون نے مفصل طور پر ہر حالت تعلق کو دفعات میں بیان کیا ہی [۳] اور

---

۲ دیکھو حاشیہ تعریف واقعہ تنقیحی کا

۳ دیکھو ایکٹ ہذا کی دفعہ ۵ سے ۵۵ تک

سواے اُن حالتوں کے جنکي اُن دفعات میں تشریح هی کسي حالت کو اس ایکت کے موافق واقعه متعلقه نہیں کهه سکتے جیسا که دفعه (۵) کے اخیر الفاظ سے معلوم هوگا *

جو تعریف نه مبنے بیان کي هی اُس میں لفظ معتدبه اس غرض سے لکها هی که ایسي شهادت جو که گو ایک بعید طور پر امور تنقیح طلب سے متعلق هو تاهم اُسکو عدالت اس وجهه سے داخل نه کرنے که اُس کے داخل کرنے سے کافي نتیجه حاصل نہیں هوتا — گو بعض واقعات في الحقیقت واقعات متعلقه کهے جاسکتے هوں لیکن تاهم عدالت کو اختیار هی که اُنکي نسبت شهادت مفصله ذیل دو وجهوں سے داخل نکرے :—

(۱) جبکه امور تنقیح طلب سے تعلق اسقدر بعید اور خیالي هو که جس سے کوئي معتدبه نتیجه نہیں نکل سکتا *

(۲) جبکه سوال و جواب فریقین سے کسي امر کا ثابت کرنا غیر ضروري هو مثلاً اُن واقعات کي نسبت جنکو فریق ثاني تسلیم کرتا هی شهادت دیني ضرور نہیں هی گو اگر عدالت چاهے تو ثبوت طلب کرسکتي هی [۴] *

اس امر پر لحاظ رکهنا چاهیئے که قسم اول کے واقعات کو اس ایکت نے واقعات غیر متعلقه میں قرار دیا هی *

لفظ واقعات تنقیحي سے مراد اور اُس کے معني میں داخل :—

واقعه تنقیحي

هر واقعه هی جس سے بنفسه یا به تعلق اور واقعات کے وجود یا عدم یا نوعیت یا حد کسي ایسے حق یا ذمه‌داري یا ناقابلیت کي لازم آتي هو جسکے اثبات یا سلب کي کسي نالش یا کارروائي میں بحث کي جاے *

[۴] دیکهو دفعه ۵۸ ایکت هذا

لفظ شہادت کي تعریف آگے بیان ہوگي اور اُسپر شرح لکھي جاویگي لیکن یہاں یہہ بیان کرنا ضرور ہی کہ مادہ شہادت کا کیا ہی یعني وہ چیز کیا ہی جسکے متعلق شہادت لیجاتي ہی حقیقت میں شہادت کا مادہ واقعات ہیں اور اسي وجہہ سے واضعان قانون نے واقعات کي تعریف شہادت کي تعریف سے پہلے بیان کي ہی *

اب تعریف اور تقسیم ایکٹ سے قطع نظر کرنے میں وہ تقسیم بیان

تقسیم واقعات

کرنا چاہتا ہوں کہ جو في الحقیقت واقعات کي تقسیم درست معلوم ہوتي ہی اور جس سے مضمون ایکٹ کا صاف سمجھہ میں آویگا علی الخصوص تعریف امر متعلقہ کي *

تمام مقدمات میں واقعات دو قسم کے ہوتے ہیں :-

مقدمات میں دو قسم کے واقعات ہوتے ہیں

اول — واقعات مقصود بالذات یعني وہ واقعات جنکا ثابت کرنا اصل مقصود ہی *

دوم — واقعات مقصود بالعرض یعني جنکا ثابت کرنا في نفسہ مقصود نہیں ہی بلکہ صرف بغرض ثبوت واقعات مقصود بالذات کے اُنکي نسبت شہادت دي جاتي ہی :-

واقعات مقصود بالذات وہ واقعات ہیں کہ جو ہر مقدمہ میں ایسے

واقعات مقصود بالذات

ہوتے ہیں کہ ہر فریق اپنے اپنے لیئے ثابت کرنا چاہتا ہی تا کہ اُنکي بنا پر اُس کے حق میں فیصلہ ہو اور اُنکي وقعت تجویز مقدمہ کے لیئے اسقدر مقدم ہوتي ہی کہ جب اُنکي نسبت کوئي تجویز اثبات یا تردید کي قایم ہوجاوے تو فیصلہ اُس مقدمہ کا اُن واقعات کي تجویز سے لازمي اور ضروري طور پر خود بخود نکل آوے — مثلاً مورث کي وفات جس سے وارث کا حق نسبت ترکہ کے قایم ہو جاتا ہی *

واقعات مقصود بالعرض وہ واقعات ہیں کہ جنکي تجویز اثبات یا

واقعات مقصود بالعرض

تردید سے کوئي نتیجہ ایسا کہ جسکي بنا پر فیصلہ ہوسکے نہیں نکل سکتا اور نہ اُنکے اثبات

یا تردید سے فیصلہ مقدمہ کا لازمي اور ضروري طور پر خود بخود نکلتا هی مثلا مورث کا بیمار هونا جس سے وارث کا حق قایم نہیں هوتا *

حقیقت میں امور تنقیح طلب واقعات مقصود بالذات کو کہتے هیں اور جو تعریف که اس شرح میں لکھي گئي هی اُسکے بخوبي جاننے سے معني تعریف مندرجه ایکٹ هذا کے بخوبي سمجھه میں آوینگے اور یہه ظاهر هوگا که واقعات مقصود بالذات هر مقدمه میں بمقابلهٔ واقعات مقصود بالعرض کے تعداد میں کم هوتے هیں اور جو واقعات مقصود بالذات نہیں هیں وہ کبھي تنقیح طلب نہیں هوسکتے سواے واقعات مقصود بالذات کے اور سب واقعات مقصود بالعرض هوتے هیں اور واقعات تنقیح طلب نہیں هوتے *

امور تنقیح طلب

واقعات مقصود بالعرض نہایت کثرت سے هوتے هیں که جنکي حد قرار دیني نہایت مشکل هی اور جو قواعد ایکٹ هذا میں نسبت تعلق واقعات کے باب اول میں قرار دیئے گئے هیں وہ زیادہ تر متعلق واقعات مقصود بالعرض سے هیں کیونکه اُنہیں کي نسبت مشکل اکثر واقع هوتي هی *

تشریح --- جب بموجب احکام قانون مجریه وقت متعلقه ضابطه دیواني کے کوئي عدالت کسي تنقیح واقعاتي کو قلم بند کرے تو جس واقعه کا اثبات یا سلب اُس تنقیح کے جواب میں هوتا هو وہ واقعه تنقیحي هی *

ضابطه فوجداري میں چونکه امر متنازعه فیه اسقدر پیچیدہ نہیں هوتے جسقدر که دیواني کے معاملات میں هوتے هیں لهذا کوئي قاعدہ یا دفعه ضابطه فوجداري میں نسبت تحریر امور تنقیح طلب کے نہیں قرار دیا گیا اور اسي وجهه سے اس تشریح میں بھي صرف ضابطه دیواني کا ذکر هی -- لیکن فوجداري کے مقدمات میں بھي فرد قرار داد جرم سے کسیقدر وهي کام نکلتا هی [۵] *

[۵] دیکھو دفعات ۴۳۹ سے ۴۴۲ تک ضابطه فوجداري ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع

اقسام امور تنقیح طلب

ضابطہ دیواني میں تین قسم کے امور تنقیح طلب قرار دیئے جاتے هیں :—

اول — عارض دعوی یعني وہ امور جن کے تصفیہ سے یہہ نتیجہ نکلتا هی کہ مقدمہ جس حیثیت سے پیش هوا هی اور جس عدالت میں پیش هوا هی اُس حیثیت سے اُس عدالت کي تجویز کے قابل هی یا نہیں *

دوم — امور واقعاتي جن کي تجویز سے یہہ نتیجہ پیدا هوتا هی کہ وہ واقعات جو فریقین نے پیش کیئے هیں وہ في الحقیقت واقع هوئے هیں یا نہیں یا کسي حکم قانوني کي وجہہ سے اُسکي تجویز روئداد پر هوسکتي هی یا نہیں *

سویم — امور قانوني یعني جو واقعات کہ فریقین نے تسلیم کیئے هیں یا حاکم کي تجویز میں وہ واقعات ثابت هوئے هیں اُن سے مسائل قانوني کو کیا تعلق هی *

قسم دوم — همیشہ واقعات تنقیحي پر مشتمل هوتي هی اور قسم اول میں بھي کبھي واقعات تنقیحي هوتے هیں جبکہ اس بات کي تجویز کہ مقدمہ قابل تجویز اور سماعت عدالت کے هی یا نہیں کسي واقعہ کي تجویز پر منحصر هو *

قانون کے الفاظ پر جوکہ اُس تشریح میں مستعمل هوئے هیں غور کرنے سے معلوم هوتا هی کہ اگر کسي عدالت نے غلطي سے بھي کسي واقعہ مقصود بالعرض کو واقعہ تنقیحي قرار دیا هو تب بھي اُس کو واقعات متعلقہ سمجھنا لازم هی گو في الحقیقت وہ واقعہ متعلقہ هو یا نہو اُس کي نسبت بحث نہیں کي جا سکتي *

تمثیلات

زید عمرو کے قتل عمد کا ملزم ٹھہرایا گیا *

اُس کي تجویز میں واقعات مفصلہ ذیل واقعات تنقیحي هو سکتے هیں :—

یہہ کہ زید باعث ہلاکت عمرو کا ہوا *

یہہ کہ زید کي نیت میں تھا کہ عمرو کي ہلاکت کا باعث ہو *

یہہ کہ زید کو عمرو سے سخت اور ناگہاني اشتعال پہونچا *

یہہ کہ زید بروقت صدور اُس فعل کے جو عمرو کي ہلاکت کا باعث ہوا بوجہہ فتور عقل اُس فعل کي نوعیت کے جاننے کي قابلیت نہیں رکھتا تھا *

غور کرنے سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اول دو تنقیحیں جو مثال میں لکھي ہیں وہ متعلق جانب مدعي ہیں اور دو اخیر کي متعلق جانب مدعاعلیہ ہیں *

اگرچہ تشریح میں لفظ ضابطہ دیواني کا درج ہی مگر تمثیل میں مقدمہ فوجداري کا بیان کیا گیا ہی اس کا سبب یہہ ہی کہ مقدمہ فوجداري میں بمجرد قرار داد جرم کے دونوں قسم کي تنقیحیں یعني وہ جو مدعي کي جانب متعلق ہیں اور وہ جو مدعي علیہ کي جانب متعلق ہیں خواہ نخواہ واقعات تجویزي ہوتے ہیں اور مقدمات دیواني میں اُن کا قرار دینا مدعي اور مدعا علیہ کے بیان پر منحصر ہوتا ہی اور اس سبب سے کوئي ایسي مثال جزئي خاص جو ناقابل تغیر ہو اور قانون میں بطور قانون مستحکم کے شامل ہونے کے لایق ہو نہیں آسکتي تھي برخلاف تمثیل فوجداري کے کہ اُسمیں دونوں قسم کي تنقیحیں ناقابل تغیر بطور قانون کے داخل ہوسکتي ہیں علاوہ اس کے فوجداري کي تمثیل سے مضمون دفعہ کا بھي بلا لحاظ انتظار اَور کسي بیان و تشریح کے بآساني سمجھہ میں آجاتا ہی *

لفظ دستاویز سے مراد ہر مضمون ہی جو کسي شے پر بذریعہ

دستاویز

حروف یا اعداد یا علامات یا اُن وسایل میں سے ایک سے زیادہ وسیلوں کے ذریعہ سے جن کا اُس مضمون کے قلمبند کرنے کے لیئے مستعمل ہونا مقصود ہو یا جو مستعمل ہوں ظاہر کیا جائے یا منقوش کیا جائے *

تعزیرات ہند میں جو تعریف دستاویز کی کی گئی ہی وہ بھی اسی تعریف کے قریب قریب ہی مگر اُس تعریف سے اُن جرایم کی نسبت اشارہ پایا جاتا ہی جو دستاویزات سے متعلق ہیں اور اس تعریف سے اُن امور کی طرف اشارہ ہی جو شہادت سے علاقہ رکھتے ہیں اس تعریف میں تمام دستاویزات تحریری یا مطبوعہ یا کندہ جیسے کہ تانبی کے پتر پر کھودی جاویں یا پتھر پر کندہ ہو کر بطور کتبہ یادگار کے لگائی جاویں شامل ہیں *

تمثیلات

ایک تحریر دستاویز ہی *

الفاظ جو سیسہ یا پتھر کے چھاپہ سے مطبوع ہوں یا بطور تصویر عکسی کے اُتارے گئے ہوں دستاویزات ہیں *

نقشہ زمین یا عمارت کا دستاویز ہی *

کندہ جو کسی فلزاتی پترہ یا پتھر پر ہو دستاویز ہی *

شبیہہ دستاویز ہی *

شہادت

لفظ شہادت سے مراد اور اُس کے مفہوم میں داخل یہہ چیزیں ھیں :—

(۱) تمام بیانات گواھوں کے جو عدالت کي اجازت یا حکم سے اُمور واقعاتي تحقیق طلب کے باب میں اُس کے روبرو کیئی جاویں *

ایسے بیانات شہادت زباني کہلاتے ھیں *

(۲) تمام دستاویزات جو عدالت کے معائنہ کے لیئی پیش کي جائیں *

ایسي دستاویزات شہادت دستاویزي کہلاتي ھیں *

اس تعریف سے اصلي تعریف شہادت کي نہیں معلوم ھوتي جو تعریف اس میں ھی وہ تعریف في الحقیقت بالمثال ھی لیکن ایک بڑے مقنن نے شہادت کي تعریف یوں بیان کي ھی :—

تعریف شہادت

شہادت ایسا ھر امر ھی کہ جس کا اثر اور میلان اور مقصود ایسا ھو کہ جب انسان کے ذھن میں سما جاوے تو اُس سے ایک رجحان طبیعت کو نسبت اثبات یا سلب وجود کسي واقعہ کے پیدا ھو *

شہادت تین قسم کي ھوتي ھی : —

(۱) شہادت مادي یعني کوئي شی في نفسہ مثلاً چھري جس سے قتل صادر ھوا یا مقام متنازعہ فیہ *

(۲) شہادت شخصي یعني بیان گواهان مثلاً بیان زید *

(۳) شہادت دستاویزي یعني وه جو حروف یا هندسوں یا نقوش سے ظاهر هو مثلاً رهن‌نامه — اقرارنامه — بیع‌نامه *

یهه بات قابل غور هی که اس ایکٹ میں اقسام مذکورهٔ میں سے صرف دوسري اور تیسري قسم کا ذکر کیا هی اور قسم اول یعني شہادت مادي کا سواے فقرهٔ اخیر دفعه ۶۰ کے اور کہیں صاف ذکر نہیں هی معلوم نہیں هوتا که واضعان قانون نے کیوں اول قسم کي شہادت کا ذکر نہیں کیا شاید یهه وجهه هو که کوئي شہادت مادي بلاشہادت شخصي یعني زباني کے متعلق تصور نہیں هوسکتي مگر بہتر هوتا که منجمله اقسام شہادت کے شہادت مادي بھي قرار دي جاتي علی‌الخصوص ایسي صورت میں جبکه ضابطهٔ فوجداري کي دفعه ۱۶۸ و دفعه ۲۵۳ میں شہادت مادي کے ملاحظه کا ذکر هی اور گو ضابطه دیواني میں ملاحظه مقام متنازعه فیه کي نسبت کوئي قاعدهٔ لازمي نہیں هی تاهم بعض مقدمات میں ملاحظه موقع کي ضرورت هوتي هی وه بھي ایک شہادت مادي هی *

پس شہادت چهه قسم پر منقسم هوتي هی چنانچه هر ایک قسم کي تفصیل مفصله ذیل شجرهٔ سے بخوبی معلوم هوتي هی : —

شجرهٔ تقسیم شہادت
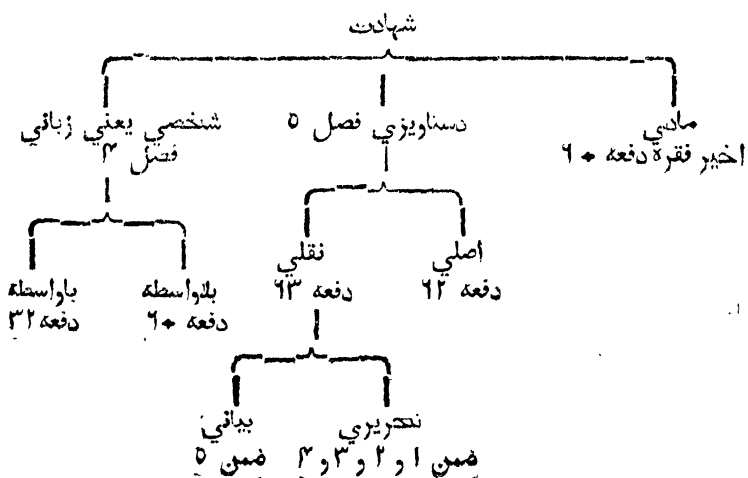
اِن اقسام شہادت میں سے شہادت مادي کا نام اس ایک ایکٹ میں نہیں پایا جاتا مگر دفعہ ۶۰ کے اخیر فقرہ میں ضمني طور پر ذکر ہی — شخصی شہادت اور زباني شہادت ایک چیز ہی — لفظ شہادت باواسطہ بھي جس کو سني سنائي شہادت کہنا چاہیئے اس ایکٹ میں مستعمل نہیں ہوا ہی مگر جو شہادت کہ حسب منشاء دفعہ ۳۲ قابل اِدخال قرار دي گئي ہی وہ في التحقیقت شہادت باواسطہ ہی، جیسا کہ اُس دفعہ کي شرح پڑھنے سے معلوم ہوگا *

زباني شہادت ہمیشہ بلاواسطہ لي جاتي ہی (دیکھو دفعہ ۶۰) سواء چند محدود حالتوں کے (دیکھو دفعہ ۳۲) — دستاویزي شہادت بھي ہمیشہ اصلي ہوني چاہیئے (دیکھو دفعہ ۶۲ و ۹۱) سوائے خاص صورتوں کے (دیکھو دفعہ ۶۵ و تشریح ۳ دفعہ ۹۱) *

واقعہ کا اثبات

واقعہ کا اثبات اُس صورت میں کہا جاویگا جبکہ امورات پیش شدہ پر غور کرنے کے بعد عدالت کو اُس کے موجود ہونے کا باور ہو یا یہہ خیال کرے کہ اُس کا وجود اِس نہج پر امکان رکھتا ہی کہ اُس خاص مقدمہ کي صورت میں کسي شخص محتاط کو اُس کے موجود ہونے کے قیاس پر عمل کرنا چاہیئے *

واقعہ کا استرداد

واقعہ کا استرداد اُس صورت میں کہا جائیگا جبکہ عدالت امورات پیش شدہ پر غور کرنے کے بعد یہہ باور کرے کہ اُس واقعہ کا وجود

نہیں هی یا یہه خیال کرے که اسکا انعدام ایسا امکان رکھتا هی که اس خاص مقدمه کي صورت میں کسي شخص محتاط کو اُسکے نه موجود هونیکے قیاس پر عمل کرنا چاهیئے *

واقعه غیر مثبته اُسوقت کہا جاویگا جبکه نه اُسکا اثبات هو نه استرداد *

واقعه غیر مثبته

لفظ شہادت اور لفظ ثبوت کو عوام الناس مخلوط کردیتے هیں اور دونوں کو ایک هي شی تصور کرتے هیں لیکن جو لوگ منطق سے واقف هیں اُنکو یہه بات

فرق مابین ثبوت و شہادت

بآساني معلوم هوگي که ان دونوں اصطلاحوں میں بڑا فرق هی شہادت علت هی اور ثبوت معلول یا دوسرے لفظوں میں شہادت سبب هی اور ثبوت مسبب یعني شہادت وسیله هی اور ثبوت اُسکا نتیجه هی — پس ایکٹ هذا میں جو فرق مابین اثبات واقعه و استرداد واقعه اور واقعه غیر مثبته کے بیان هوا هی بآساني معلوم هوگا — منطق کے جاننے والیکو یہه بات آساني سے سمجھه میں آویگي که درحقیقت اثبات واقعه اور استرداد واقعه ایک هي چیز هی کیونکه کسي واقعه کا مثبت ثابت کرنا اور منفي ثابت کرنا ایک هي طریقه پر هوتا هی مثلاً جب یہه ثابت کردیا جاوے که (الف) زید هی تو یہه بهي لازمي ثابت هوگیا که (الف) غیر زید نہیں هی — جو فرق که تینوں اصطلاحات متذکرۂ بالا میں ایکٹ هذا نے قرار دیا هی وہ یہه هی :——

(۱) جب رجحان طبیعت اپنی غایت کو نسبت وجود کسی واقعہ کے پہونچ جاوے تو واقعہ مثبتہ ھی *

(۲) اور جب وہ رجحان اپنی غایت کو نسبت عدم کسی واقعہ کے پہونچ جاوے تو واقعہ مستردہ ھی *

(۳) اور جب وہ رجحان غایت تک نہ پہونچے تو وہ واقعہ غیر مثبتہ ھی *

مثلاً یہہ امر تنقیح طلب ھی کہ آیا زید مرگیا ھی یا نہیں — پس اگر پورے طور پر یہہ ثابت ہوجاوے کہ زید کو چند شخصوں نے دفن کیا تھا تو ایسی صورت میں موت زید واقعہ مثبتہ ھی — اور اگر زید عدالت میں زندہ موجود ھو تو ایسی صورت میں موت زید واقعہ مستردہ ھی — اور اگر زید کی نسبت چند برس سے کسی نے کچھہ نہ سنا ھو کہ کہاں ھی تو ایسی صورت میں موت زید واقعہ غیر مثبتہ ھی *

اس تمثیل میں جو کہ ابھی بیان ہوئی ھی اگر امر تنقیح طلب یہہ ھوتا کہ زید زندہ ھی یا نہیں اور موت کی نقیض کو واقعہ فرض کیا جاوے تو صورت اول میں یعنی زید کے دفن ھونے سے زندہ ھونا زید کا واقعہ مستردہ ھوگا اور دوسری صورت میں یعنی زید کے عدالت میں موجود ھونے سے اُسکا زندہ ھونا واقعہ مثبتہ ھوجاویگا اور تیسری صورت میں یعنی اُس کی کچھہ خبر نہ سنے جانے سے زید کا زندہ ھونا واقعہ غیر مثبتہ رھیگا — اس سے صاف ظاہر ھوگا کہ ایک ھی واقعات سے جس امر کا اثبات ھوتا ھی اُسی سے اُسکی نقیض کا استرداد ھوتا ھی اور ایک ھی واقعات سے نقیضین غیر مثبتہ رھتی ھیں *

اس سے یہہ ظاہر ھوگا کہ اثبات اور استرداد نقیضین یعنی باھم متخالف ھیں اور واقعہ کا غیر مثبت ھونا ایک حالت ان دونوں سے مختلف ھی — اسقدر بحث سے یہہ امر ظاہر ھی کہ یہہ ممکن ھی کہ شہادت ھو اور ثبوت نہو لیکن یہہ ممکن نہیں کہ ثبوت ھو اور شہادت نہو مثلاً فرض کرو کہ ایک گلا کٹا ھوا آدمی پایا جاوے ایک ایسی جگہہ پر کہ جدھر تھوڑے عرصہ پہلے ایک آدمی جاتا ھوا دکھائی دیا تھا اُس آدمی کا اُس طرف جانا شہادت اُسکے قاتل ھونے کی ھی لیکن ھرگز ثبوت اُس کے قاتل ھونے کا نہیں ھی *

دفعه ۴ جہاں ایکٹ هذا میں یهه مرقوم هی که عدالت ایک امر واقعه کو قیاس کرلے وهاں اسکو اختیار هی که اُس امر واقعه کو امر مثبته تصور کرے الا اُس حالت میں اور اُسوقت تک که اُس کا استرداد هو یا اُس کو جائز هی که اُس کا ثبوت طلب کرے *

جواز قیاس

جہاں ایکٹ هذا میں یهه هدایت هی که عدالت کو امر واقعه پر قیاس کرلینا لازم هی تو اُسے لازم هی که اُس امر واقعه کو مثبته تصور کرے الا اُس حال میں اور اُسوقت تک که استرداد هو *

لزوم قیاس

جہاں ایک امر واقعه از روے ایکٹ هذا کے دوسرے امر واقعه کا ثبوت قطعي قرار دیا گیا هی وهاں عدالت کو لازم هی که ایک امر واقعه کے ثبوت پر دوسرے کا اثبات تصور

ثبوت قطعي

کرلے اور عدالت اُسکے ابطال کے لیئے شہادت کے پیش کیئے جانے کي اجازت نه دیگي *

منجمله اُن کاموں کے جو عدالت کے فرض هیں صرف لینا اور تحریر کرنا شہادت کا هي نهیں هی بلکه اُسکي نسبت اپني راے قایم کرنا اور اُس سے نتیجه نکالنا بهي اُسکا کام هی حقیقت میں شہادت کا پیش کرنا یعني اثبات واقعه فریق مقدمه کا کام هی اور شہادت پیش شده سے نتیجه نکالکر راے قایم کرنا عدالت کا کام هی *

واضعان ایکٹ هذا نے اس قانون کے مسوده میں اس فصل میں ایک یهه دفعه قایم کي تهي *

دفعه مندرجه مسوده

عدالت کو چاهیئے که معاملات واقعاتي میں امور مفصله ذیل کے استدلال سے اپني راے قایم کرے :—

(۱) اُس شہادت سے جو واقعات مبحثه کے وجود کي بابت پیش کي جاوے *

(۲) اُن واقعات سے جن کا اثبات یا استرداد واقعات غیر مثبته کي بابت هوا هو *

(۳) اُن گواهوں کي غیر حاضري سے یا اُس شہادت کي عدم موجودگي سے جس کا پیش کیا جانا ممکن تها *

(۴) اهالي مقدمه اور گواهوں کے اقبال اور بیان اور چال چلن اور وضع سے اور عموماً مقدمه کے حالات سے *

اِس دفعه سے یهه غرض تهي که عدالت کو اس امر اهم میں یعني نتیجه نکالنے اور راے قایم کرنے میں مدد ملے اور هدایت هو مگر جو که یهه مقصد قواعد قیاسات کے قایم کرنے سے بطور قواعد کلیه حاصل هوتا تها اِس لیئے واضعان ایکٹ هذا نے مسوده کي اِس دفعه کو خارج کر کر قواعد نسبت قیاسات کے عمدهٔ طور سے اس ایکٹ میں قایم کیئے هیں *

قیاسات کا مضمون قانون شہادت کے مشکل مضمونوں میں سے هی اور اُس کي شرح آیندہ کي جاویگي لیکن اسقدر یہاں بیان کرنا ضرور معلوم هوتا هی که اِس ایکٹ میں سواے دفعہ هذا کے کہیں تعریف قیاس کي نہیں لکھي اور گو لفظ قیاس مستعمل هوا هی لیکن ایکٹ کے الفاظ سے کوئي حاوي یا کافي تعریف اس لفظ کي نہیں معلوم هوي قیاس کي تعریف یہہ هوسکتي هی :—

قیاسات

قیاس ایک رجحان ذهن نسبت وجود کسي واقعه مثبته یا منفیه کے اس قسم کا هی که جس کي صحت پر عمل کر سکیں بشرطیکه که کسي کافي شہادت سے اُس رجحان کے خلاف وجہه معلوم نهو *

تعریف قیاس

اقسام قیاس

قیاس دو قسم کے هیں :—

اول — قیاسات جو که هر عدالت نسبت غالب یا غیر غالب هونے واقعه کے قایم کرتي هی *

دویم — قیاسات جو که قانون نے نسبت واقعه کے قائم کیئے هیں *

اس ایکٹ میں جہاں نسبت قیاسات اختیاري عدالت کے ذکر لکھا هی وہ اول قسم کے قیاسات هیں اور جہاں قیاس کرنا لازمي لکھا هی وہ دوسري قسم کے قیاسات هیں *

نسبت ثبوت قطعي کے صرف اس قدر شرح بیان کرني ضرور هی که ثبوت قطعي في الحقیقت نہایت اعلی درجه کا قوي قیاس هی جو که في نفسه کوئي ثبوت نہیں هی لیکن قانون نے اُس کو ثبوت کا مرتبه عطا کیا هی پس تعریف ثبوت قطعي کي وهي هی جو که قیاس کي تعریف اوپر بیان هو چکي هی صرف چند الفاظ ثبوت قطعي کي تعریف میں بدلے جاتے هیں — ثبوت قطعي کي تعریف یوں هوسکتي هی :—

ثبوت قطعي

ثبوت قطعي ايسا ايک رجحان نسبت وجود کسي واقعہ متنبتہ يا

تعريف ثبوت قطعي

منفيہ کے ھی جسکي صحت پر عمل کرسکيں اور وہ رجحان اس قدر رقعت رکھتا ھی کہ وہ بمنزلہ ثبوت کامل کے تصور کيا جاتا ھی اور اُس کے خلاف شہادت لينے کو قانون نے صاف منع کيا ھی — گو اصطلاح میں اُس کو ثبوت قطعي کہتے ھيں ليکن قطع نظر الفاظ قانون کے ثبوت قطعي کو قياس قطعي کہنا انسب ہوتا اور يہہ امر قابل غور ھی کہ در حقيقت قياس قطعي درجہ ثبوت کا رکھتا ھی *

اس ايکٹ کي دفعات ۴۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ ميں اور دفعہ ۱۱ قانون حلف يعني ايکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع ميں ثبوت قطعي کا ذکر ھی اور اُن کے پڑھنے سے مثاليں ثبوت قطعي کي معلوم ہونگي *

ثبوت قطعي اور مانع تقرير مخالف (جس کا ذکر دفعہ ۱۱۵ ميں

مشابہت مابين ثبوت قطعي و مانع تقرير مخالف

مندرج ھی) کسي قدر ايک دوسرے کے مشابہ ھيں اور اُن کا اثر نسبت مانع ہونے ادخال شہادت کے يکساں ہوتا ھی باايں ہمہ ثبوت قطعي اور مانع تقرير مخالف ميں بڑا فرق ھی جس کا يہاں ذکر کرنا ضروري نہيں ھی آيندہ واضح طور پر بيان کيا جاويگا *

فصل ۲ — واقعات کا متعلق مقدمہ ہونا *

مقدمہ شرح ھذا ميں يہہ امر بيان ہو چکا ھی کہ شہادت واقعات سے متعلق ہوتي ھی اور شرح دفعہ ۳ ميں واقعہ کے معني اور اقسام پر بحث کي گئي ھی — اس فصل ميں واضعان قانون نے وہ صورتيں بيان کي ھيں کہ جن ميں واقعات متعلق مقدمہ تصور ہوتے ھيں — پس قبل اس کے کہ دفعات کي شرح لکھي جاوے يہہ بيان کرنا مناسب معلوم ہوتا ھی کہ جب کبھي واقعات کي نسبت کوئي بحث ہوتي ھی يا کوئي رائے قايم کرني منظور ہوتي ھی تو اُس کي نسبت مفصلہ ذيل سوالات ذہن ميں گذرتے ھيں :—

اول — کیا وقوع پذیر هوا اور اُس کي نسبت کیا کیا کہا (دیکھو دفعه ٦ سے دفعه ١٦ تک) *

دوم — اُس واقعه کي نسبت کیا کہا گیا (دیکھو دفعه ١٧ سے دفعه ٣٩ تک) *

سوم — عدالتوں نے اُس واقعه کي نسبت کیا تجویز کي (دیکھو دفعه ٤٠ سے دفعه ٤٤ تک) *

چہارم — اُس واقعه کي نسبت کیا خیال کیا گیا یا کیا خیال کیا جاتا هی (دیکھو دفعه ٤٥ سے دفعه ٥١ تک) *

پنجم — اُن لوگوں کا جو اُس واقعه سے تعلق رکھتے هیں کیا چال چلن هی (دیکھو دفعه ٥٢ سے دفعه ٥٥ تک) *

پس مفصله بالا پانچ بڑے امور نسبت واقعات کے خیال میں آتے هیں اور واضعان قانون نے دفعه ٥٥ تک جو که اس فصل کي اخیر دفعه هی ان امور کي نسبت بحث کي هی — جب تک که کوئي واقعه ان پانچ امور میں سے کسي نه کسي سے تعلق نه رکھتا هو تب تک وه واقعه متعلقه نهیں قرار پا سکتا گو بہت ممکن هی که ایک هي واقعه دو تین امور سے متعلق هو — ابتداء فصل هذا میں میںنے وه اصولي سوالات بیان کردیئے که جن سے تعلق واقعات پیدا هوتا هی اس کے بعد اس فصل کي دفعات کے مضامین بآساني سمجھه میں آوینگے *

دفعه ٥　هر مقدمه یا کارروائي میں جائز هی که شهادت وجود یا انعدام هر واقعه تنقیحي اور ایسے واقعات کي ادا کیجاوے جو ایکٹ هذا میں بعد ازیں واقعات متعلقه قرار دیئے گئے هیں نه کسي اور واقعات کي *

شهادت واقعات تنقیحي اور واقعات متعلقه کي دي جاسکتي هی

واقعہ تنقیحي اور واقعہ متعلقہ کي تعریف دفعہ ۳ کي شرح میں بیان ھوچکي ھی [۱] *

تشریح — از روے دفعہ ھذا کے کسي شخص کو منصب اداے شہادت ایسے امر واقعہ کا حاصل نھوگا جسکے ثابت کرنے کا وہ ازروے کسي حکم قانون مجریہ وقت متعلقہ ضابطہ دیواني کے مستحق نہیں ھی *

ظاھر ھی کہ اس تشریح میں مراد اُن قواعد سے ھی جو کہ ضابطہ دیواني میں واسطے صاف ھوجانے امر متنازعہ فیہ اور آسایش عدالت اور عجلت انفصال مقدمات کے قایم کیئے گئے ھیں اور جنکي رو سے عدالتیں امور تنقیح طلب قرار دیتي ھیں *

تمثیلات

(الف) زید کي تجویز بعلت قتل عمد عمرو کے کي گئي جسکو اُس نے ایک لاٹھي سے بہ نیت اُس کي ھلاکت کے مارا *

زید کي تجویز میں واقعات مفصلہ ذیل واقعات تنقیحي ھیں :—

زید کا عمرو کو لاٹھي سے مارنا *

زید کا عمرو کي ھلاکت کا باعث اُس ضرب سے ھونا *

زید کي نیت عمر کي ھلاکت کا باعث ھونے میں *

[۱] دیکھو صفحہ ۲۳ سے ۲۷ تک

(ب) زید ایک اهل مقدمه پر وقت اول پیشي مقدمه کے اپنے ساتهه ایک تمسک جسپر وه اِستدلال کرنا هی نه لایا اور پیش کرنے کے لیئے تیار نهیں رکهتا هي تو از روے اِس دفعه کے وه اُس تمسک کو کارروائي مقدمه کي کسي نوبت ما بعد میں پیش کرنے اور اُس کے مضمون کو ثابت کرنے کا اِستحقاق بجز مطابقت شرایط مذکوره مجموعه ضابطه دیواني کے اور طور پر نهیں رکهتا *

اِن تمثیلوں میں سے تمثیل (الف) تو متن دفعه سے متعلق هی اور تمثیل (ب) اُس دفعه کي تشریح سے علاقه رکهتي هی *

تمثیل (ب) جسمیں ممانعت پیش هونے دستاویز کي بعد گذرنے وقت مناسب کے بجز صورت خاص کے هی قابل لحاظ کے هی — دیواني عدالتوں کے ضابطه میں دستاویزات پیش هونے کے اوقات معین کیئے گئے هیں *

احکام ضابطهٔ دیواني نسبت پیشي شهادت کے

پهلا وقت یهه هی که جب مدعي عرضي دعوی پیش کرے تو اُسکے ساتهه وه دستاویز جس کي رو سے اُس نے نالش کي هی یا اُس پر بطور تائید اپنے دعوي کے حواله دیا هی عرضي دعوی کے ساتهه عدالت میں پیش کرے *

اور اگر وه دستاویز مدعي کے قبضه میں نهو بلکه مدعاعلیه کے قبضه میں هو تو عرضي کے ساتهه اُسکي کیفیت پیش کرے تا که مدعاعلیه سے طلب کي جاوے *

دوسرا وقت وه هی که جب مقدمه اول مرتبه روبکار هوتا هی اور اُمور تنقیح طلب قرار پاتے هیں اُسوقت پر فریقین کو واجب هوتا هی که تمام وجهه ثبوت تحریري هر قسم کي جو پیشتر عدالت میں داخل نهو چکي هو اور جمله دستاویزات اور تحریرات حاضر لاویں اور عندالطلب حاکم عدالت پیش کریں *

اور اگر وہ دستاویز جسکا پیش کرنا بر وقت پیشی اول مقدمہ کے ضرور ہی اُس فریق کے قبضہ میں نہو جو اُسکا پیش ہونا چاہتا ہی تو اُسکو ضرور ہی کہ قبل اُس وقت کے اُسکي طلبي کے لئے سمن جاري ہونے کي درخواست عدالت میں پیش کرے *

یہہ اخیر وقت ہی دستاویزات کے داخل ہونے اور پیش ہونے کا اگر اُس وقت تک کوئي دستاویز نہ داخل ہو اور نہ پیش ہو تو وہ پھر نہ لي جاویگي اِلا اُس حالت میں کہ وجہہ موجہ اِس بات کي حسب اِطمینان عدالت پیش کي جاوے کہ وہ بر وقت اول روبکار ہونے مقدمہ کے اُسکو پیش نہیں کرسکتا تھا *

تعلق اُن واقعات کا جو جزو معاملہ ہوں

دفعہ ۲ واقعات جو اگرچہ داخل تنقیح نہوں مگر واقعات تنقیح طلب سے اِس قدر اِلحاق رکھتے ہوں کہ جزو ایک ہي معاملہ کے ہوگئے ہوں وہ بھي واقعات متعلقہ ہیں عام اِس سے کہ وہ ایکھي وقت اور مقام میں وقوع میں آئے ہوں یا اوقات اور مقامات مختلفہ میں *

واضح رہے کہ یہہ دفعہ اول دفعہ ہی جسمیں ایکٹ ہذا نے اُس رشتہ کو جسکي وجہہ سے واقعات متعلقہ تصور کیئے جاتے ہیں بیان کیا ہی اور دفعات جو اُسکے بعد ہیں دفعہ ۵۵ تک ہر دفعہ میں ایک قسم کے رشتہ کي جسکي وجہہ سے واقعات متعلقہ ہوجاتے ہوں تعریف بیان کي ہی — لیکن جو تعلق کہ اِس دفعہ میں بیان کیا گیا ہی وہ سب سے سادہ طریقہ تعلق کا ہی یعني وہ تعلق جو کہ واقعات میں بوجہہ ہونے اِجزاء ایک معاملہ کے پیدا ہوجاتا ہی *

عموماً شہادت جو کہ نسبت افعال اشخاص خارج معاملہ کے ہو داخل نہیں ہو سکتی مثلاً یہہ امر کہ کسی غیر شخص نے کسی معاملہ کی نسبت کیا کہا اکثر سنی سنائی شہادت تصور ہوکر شہادت میں داخل نہوگا لیکن جب کہ وہ بیان اصل معاملہ سے اِس طرح پر ملا ہوا ہو کہ فی الحقیقت اُس کل معاملہ کا ایک جزو تصور کیا جاوے تب وہ شہادت میں داخل ہوگا اِس لیے کہ در حقیقت وہ بیان صرف بغرض واضح کرنے اصل واقعہ کے جس سے وہ مقصود ہی داخل ہوتا ہی اور بغیر ایسے بیان کے صرف اصل واقعہ اچھا سمجھہ میں نہ آتا *

دفعات ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ — ایک ہی قسم کی ہیں اور پانچوں ایک ہی اُصول پر مبنی ہیں یعنی اِس مسئلہ قانون شہادت پر کہ جو کچھہ گرد و نواح کے حالات نسبت کسی واقعہ مقصود بالذات کے ایسے ہوں کہ جن کے کھلنے سے اصل حال واقعہ مقصود بالذات کا واضح ہوتا ہو شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں — دیکھو دفعہ ۱۹۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع جس میں مجسٹریٹوں کو یہہ ہدایت ہوئی ہی کہ جب ایسے مقدمات کی تحقیقات کریں جو قابل تجویز عدالت سشن یا ہائی کورٹ کے ہیں تو علاوہ واقعات منشاء اِلزام کے اُن حالات اور اُمور کی نسبت بھی شہادت لیں جو فی الحقیقت منشاء اِلزام یا نالش نہیں ہیں *

دفعہ ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ ایک اصول پر مبنی ہیں

تمثیلات

(الف) زید پر ضرب سے عمرو کے قتل عمد کرنے کا اِلزام لگایا گیا پس جو کچھہ کہ زید یا عمرو یا ان شخصوں نے جو کھڑے ہوئے تھے مارنے کے وقت کہا یا کیا یا اس سے اِسقدر قلیل عرصہ کے پہلے یا پیچھے کہا یا کیا کہ وہ جزو اُس واقعہ کا ہوگیا ہو وہ واقعہ متعلقہ ہی *

(ب) زید پر بمقابلہ ملکہ معظمہ کے اِس طرح پر جنگ کرنے کا اِلزام رکھا گیا کہ ایک جماعت مفسدان مسلح کا وہ شریک ہوا اور اُس مفسدہ میں کچھہ مال تلف کیا گیا اور فوج پر حملہ کیا گیا اور جیلخانے توڑ ڈالے گئے پس وقوع اِن واقعات کا واقعہ متعلقہ ہی اِس واسطے کہ وہ جزو اُس عام واردات کے ہیں گو کہ زید اِن سب واقعات میں موجود نہو *

(ج) زید نے عمرو پر واسطے ایک عبارت تہتک آمیز مندرجہ کسي خط کے جو جزو ایک مراسلت کا ہی نالش رجوع کي پس وہ خطوط جو فیمابین فریقین درباب اُس مضمون کے جس سے تہتک پیدا ہوا تحریر میں آئے ہوں اور جزو اُس مراسلت کے ہوں جس میں وہ عبارت مندرج ہی واقعات متعلقہ ہیں گو کہ اُن خطوط میں وہ عبارت تہتک آمیز مندرج نہو *

(د) نزاع اِس امر کي ہی کہ کوئي خاص مال جو عمرو سے طلب کیا گیا تھا زید کے حوالہ کیا گیا اور وہي مال درمیان میں کئي اشخاص کو بعد یک دیگرے حوالہ کیا گیا پس ہر حوالگي واقعہ متعلقہ ہی *

دفعہ ۷ جو واقعات کہ باعث یا وجہ یا نتیجہ قریب یا بعید واقعات متعلقہ

واقعات جو کہ نتیجہ یا وجہہ یا باعث واقعہ تنقیحي کے ہوں

یا واقعات تنقیحی کے ہوں یا داخل اُن حالات کے ہوں جن میں کہ واقعات تنقیحی وقوع میں آے یا جنسے کہ موقع اُن واقعات تنقیحی کے وقوع یا معاملہ کا پیدا ہوا ہو وہ بھی واقعات متعلقہ ہیں *

دیکھو شرح دفعہ ۹ جو اس دفعہ سے بھی متعلق ہی — اور یہہ ظاہر ہی کہ سبب کے جاننے سے نتیجہ یعنی مسبب کا حال کھلتا ہی اور نتیجہ جاننے سے سبب کا پس رشتہ سبب و مسبب واقعات کو قانون نے واقعہ متعلقہ کردیا ہی *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کی ہی کہ عمرو نے بکر کا سرقہ بالجبر کیا یا نہیں *

یہہ واقعات کہ سرقہ بالجبر سے ذرا پہلے عمرو ایک میلہ میں اپنے ساتھہ روپیہ لیکر گیا اور وہ روپیہ اور اشخاص کو دکھلایا یا اُنسے یہہ کہا کہ یہہ روپیہ میرے پاس ہی واقعات متعلقہ ہیں *

(ب) بحث اس امر کی ہی کہ زید نے عمرو کا قتل عمد کیا یا نہیں *

اُس مقام میں یا اُسکے قریب جہاں قتل وقوع میں آیا کشا کشی کے نشانات زمین پر دکھلائے گئے پس یہہ واقعات متعلقہ ہیں *

(ج) بحث اس امر کی ہی کہ زید نے عمرو کو زہر کھلایا یا نہیں *

عمرو کي حالت تندرستي زهر کهلانیکي علامات مبینه کے پہلے اور عمرو کي عادات جو زید کو معلوم تهیں اور جنسے موقع زہر کهلانیکا پیدا هوا واقعات متعلقه هیں *

وجهه تحریک یا تیاري یا عمل مابعد یا ماقبل واقعه متعلقه هیں

دفعه ۸ هر واقعه جو وجه تحریک یا تیاري کسي واقعه تنقیحي یا واقعه متعلقه کا هو یا جس سے یهه بات ظاهر هوتي هو واقعه متعلقه هی *

عمل کسي ایسے شخص کا یا ایسے شخص کے کسي مختار کا جو کسي نالش دیواني یا کار روئي میں فریق هو بلحاظ اُسي نالش یا کار روائي کے یا بلحاظ کسي امر تنقیحي یا امر متعلقه اُس نالش یا کار روائي کے اور عمل کسي ایسے شخص کا که کوئي جرم اُسکے مقابل کار روائي هونے کے بنا هو واقعه متعلقه هی بشرطیکه وه عمل کسي امر تنقیحي یا امر متعلقه مقدمه پر موثر هو یا اُس سے متاثر هو عام اس سے که وه امر اُسکے پہلے یا اُسکے بعد وقوع میں آئے*

ایکٹ هذا میں لفظ اقبال میں جسکي تعریف دفعه ۱۷ میں مندرج هی وه افعال جو که بیانات زباني یا دستاویزي نهوں شامل نهیں رکھے گئے اور اس دفعه کي تشریح اول میں یهه امر صاف کردیا گیا هی که لفظ عمل میں بیانات داخل نهیں هیں لیکن واضح رهے که عمل علاوه بیانات کے کبهي ایک قسم کا اقبال هوتا هی *

گو ایکٹ هذا کي اس دفعه میں اقبالوں کا ذکر نهیں هی تاهم یهه مناسب معلوم هوتا هی که مختصر طور پر اُن اثروں کا بیان کیا جاوے جو که حسب قانون شهادت عمل سے پیدا هوتے هیں *

عمل جس کا اثر اقبال کے برابر هی

دفعه ۱۷ میں جو اقبال کي تعریف لکهي هی اور جو اُس کا اثر بیان کیا گیا هی اُس قسم کا اثر بعض حالتوں میں عمل سے بلا کسي بیان کے پیدا هوتا هی مثلاً ملزم کا بهاگنا یا چهپنا بهیس بدلنا یا اُن هتیاروں کا جن کو که وه جرم کے کرنے میں کام میں لایا هی تلف کرنا یا کپڑوں کو خون چهڑانے کے لیئے دهونا یا اس قسم کا کوئي اور فعل اُس عمل میں داخل هی جس سے که قیاس مجرم هونے ملزم کا پیدا هوتا هی اور اپني حیثیت کے موافق اقبال جرم هی اسي طرح پر دیواني کے معاملوں میں بهي عمل سے اثر پیدا هوتا هی مثلاً بهي کهاته میں کسي خاص شخص کے لیکهے میں ایک رقم کا لکها جانا اپني حیثیت کے موافق اقبال منجانب مالک بهي کهاته کے اس امر کا هی که وه رقم اُس شخص کے حساب سے متعلق هی جس کے لیکهے میں وه لکهي گئي هی نه کسي دوسرے شخص کے — اسي طرح پر وصي کا ایک موصی له کو شیے موصي به کا دیدینا بادي‌النظر میں اقبال اس امر کا هی که وصي کے قبضه میں کافي جائداد متوفی کي هی جس میں سے تمام موصی لهم کو اُن کے حصص موافق وصیت کے مل سکتے هیں — اسي طرح پر متوفی کي جائداد میں سے قرضه درجه دوم کا ادا کرنا اقبال بادي‌النظري اس امر کا هی که قرضه درجه اعلی کے ادا کرنے کو کافي مال متوفی چهوڑ کر مرا *

اسي طرح پر ایسي حالتوں میں جب که عمل در آمد روز مره مقتضي اس امر کا هو که کوئي فعل بطور اعتراض کے کیا جاوے تو ترک

ایسے فعل کا اور چپ اور ساکت رهنا بعضي حالتوں میں اثر اقبال کا رکھتا هی مثلاً جب که ایک سوداگر دوسرے کو فرد حساب بهیجتا هی اور وہ دوسرا سوداگر بغیر کسي اعتراض کے ایک معقول عرصه تک ساکت رهے تو في نفسه یهه سکوت باديالنظر میں اقبال درست هونے حساب کا تصور کیا جاویگا اور اسي طرح پر ما بین دو شخصوں کے ایک حساب میں سے چند رقوم پر اعتراض کرنے سے مابقی کي صحت کا اقبال هی *

قانون معاهدہ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ ع کي دفعه ۱۷ کي تشریح اور تمثیلات قابل غور هیں اور وہ یهه هیں :—

ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ دفعه ۱۷ کي تشریح

محض سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً موثر اس دات کے هوں که کوئي شخص کسي معاهدہ پر راضي هو جاوے فریب نهیں هی الا اُس حال میں که حالات مقدمه ایسے هوں که اُن کے لحاظ سے سکوت کرنے والے کو بولنا لازم هو یا اُس کا سکوت براے خود بمنزله بولنے کے هو *

دفعه ۱۷ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع کي تمثیلات

(الف) زید نے بطور نیلام کے هندہ کے هاتهه ایک گھوڑا فروخت کیا جسکو زید جانتا هی که وہ صحیح سالم نهیں هی اور زید نے هندہ سے اُس گھوڑے کے صحیح و سالم نهونے کے باب میں کچهه نهیں کها یهه زید کا فریب نهیں هی *

(ب) هندہ زید کي بیٹي هی اور ابهي بحد بلوغ پهنچي هی اِس صورت میں جو رشته کے مابین ان دونوں فریق کے هی اُس کے لحاظ سے زید پر لازم هی که اگر وہ گھوڑا صحیح و سالم نهو تو هندہ سے کهه دے *

(ج) هندہ نے زید سے کها که اگر تم اِس گھوڑے کے صحیح سالم هونے سے انکار نه کرو تو میں اُس کو ایساهي سمجهه لونگي زید نے کچهه نه کها اِس صورت میں زید کا سکوت بمنزله بولنے کے هی *

(د) زید و عمرو نے جو دونوں تاجر هیں باهم ایک معاهده کیا اور زید کو خفیه قیمت کے کم و بیش هوجانے کی اطلاع تھی که جسکے سبب سے اُس معاهده کے انعقاد میں عمرو کی رضمندی میں خلل واقع هوتا هی پس زید پر لازم نهیں هی که عمرو کو اُس سے مطلع کرے *

سکوت کا اثر

اگر کسی شخص کے سامنے کوئی ایسا امر بطور معامله بیان کیا جاوے جس کا اثر اُسکے مضر هو تو اگر وه ساکت رهے اور کوئی اعتراض نکرے تو اُسکا سکوت منزله اقبال کے هی — اگر کوئی بیان بطور معامله مضر کسی شخص کے بذریعه چٹھی کے اُس کو معلوم هو تو قانوناً اُس شخص کا اُس چٹھی کا جواب معترض نه لکھنا اُس کے مضر نهیں *

قاعده مذکوره بالا نسبت سکوت کا روائی هاے عدالت کے متعلق نهیں هی اِس وجهه سے که فی نفسه نوعیت اُن کارروائیوں کی ایسی هی که سواے فریقین مقدمه کے شخص غیر دخل در معقولات نهیں دے سکتا مثلاً اگر کوئی گواه عدالت میں کسی شخص کے مضر اظهار دے تو اُس شخص کو منصب عدالت میں جواب سوال کرنے کا نهیں هی جب تک که خود فریق مقدمه نهو اور اِس وجهه سے اُس کا سکوت عدالت میں موافق دفعه مذکور کے اُس کے مضر نهوگا *

اثر اداے سود یا جزو زر قرضه نسبت قانون تمادی کے

ایک نئی قسم کا اقبال طریق عمل سے پیدا هوتا هی جسکی وجهه سے ایام تمادی از سر نو تاریخ اقبال سے شمار هوتے هیں چنانچه تفصیل اُسکی دفعه ۲۱ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع میں مندرج هی اور وه یهه هی :—

دفعه ۲۱ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع

جب سود کسی قرضه یا مال متروکه کا قبل انقضاے میعاد معین کے اُس شخص نے جو مواخذه دار اداے قرضه یا مال متروکه کا هو یا اُس کے مختار عام یا خاص نے جو اُس باب میں مجاز هو ادا کیمیا هو *

یا جب جزو قرضہ کے زر اصل کا قبل انقضاے میعاد معینہ کے مدیون
یا اُس کے مختار عام یا خاص نے جو اِس باب میں مجاز ہو ادا کیا ہو *
تو نئی میعاد سماعت کے مطابق نوعیت اصل مواخذہ کی اُس وقت
سے شمار ہوئی جب کہ اداے مذکور عمل میں آیا ہو *

مگر شرط یہہ ہی کہ زر اصل میں سے ایک حصہ کے ادا ہونے کی
صورت میں قرضہ معاہدہ تحریری کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور ادا کیا
جانا بدستخط اس شخص کے جو کہ ادا کرے نوشتہ پر یا خود اسکی
پیٹھ میں یا داین کی بہی جات میں مرقوم ہو *

دفعہ مذکورہ بالا کی رو سے یہہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ سوداگر کا بل بھی
ایک معاہدہ ہی پس ایک سوداگر کے بل یعنی فرد حساب کی مقدار کا
ایک جزو دینا اور پشت پر بل کے مدیون کا تحریر کرنا تمادی ازسرنو قایم
نہیں کرتا کیونکہ بل ایک معاہدہ نہیں ہی *

تشریح ۱ — لفظ عمل کا اِس دفعہ
میں حاوی معنی بیانات کا نہیں ہی اِلا اُس
حال میں کہ وہ بیانات بجز بیانات کے
کسی افعال کی معیت رکھتے ہوں یا اُنکی
توضیح کرتے ہوں لیکن یہہ تشریح اُن
بیانات سے علاقہ نہیں رکھتی جنکا متعلق
واقعات ہونا اِس ایکٹ کی کسی اور دفعہ
کی رو سے لازم آتا ہو *

نسبت بیانات کے دیکھو دفعہ ۳۲ — ایکٹ ہذا سے دفعہ ۳۹ — ایکٹ
ہذا تک *

تشریح ۲ — جب عمل کسي شخص کا متعلق واقعه هو تو جو بیان که اُس سے یا اُسکے روبرو اور اُسکي سماعت میں کیا جاوے اور اُس عمل پر موثر هوتا هو وه امر متعلقه هی *

تمثیلات

(الف) زید کي تجویز بعلت قتل عمد عمرو کے هوئي *

یهه واقعات که زید نے بکر کو قتل کیا تها اور عمرو جانتا تها که زید نے بکر کو قتل کیا هی اور عمرو نے زید کو یهه دهمکي دیکر که میں اُس راز کو فاش کرونگا زید سے بجبر روپیه اینٹها چاها تها یهه سب واقعات متعلقه هیں *

(ب) زید نے عمرو پر بذریعه تمسک کے روپیه کے دلاپانیکي نالش کي عمرو نے تمسک کے لکهنے سے انکار کیا یهه واقعه که بروقت تحریر تمسک مبینه کے عمرو کسي خاص غرض کے واسطے ضرورت روپیه کي رکهتا تها واقعه متعلقه هی *

(ج) زید کي تجویز بعلت اس امر کے کیگئي که اُسنے عمرو کو زهر کهلاکر هلاک کیا *

یہہ واقعہ کہ عمرو کي وفات سے پہلے زید اُسیطرح کا زہر جو کہ عمرو کو کھلایا گیا لایا تھا واقعہ متعلقہ ھی *

(د) بحث اس امر کي ھی کہ ایک خاص دستاویز زید کا وصیت نامہ ھی یا نہیں *

یہہ واقعات کہ وصیت نامہ مبینہ کي تاریخ سے تھوڑے عرصہ پہلے زید نے اُن امور کي تحقیقات کي تھي جن سے کہ وصیت نامہ مبینہ کي شرایط متعلق ھیں اور وصیت نامہ کي تحریر کے باب میں وکیلوں سے مشورہ لیا تھا اور اُسنے اَوْر وصیت نامجات کا مسودہ تیار کرایا تھا جنکو اسنے پسند نہیں کیا واقعات متعلقہ ھیں *

(ہ) زید ایک جرم کا ملزم ٹھیرایا گیا *

جرم مبینہ سے پہلے یا اُسکے وقوع کے وقت یا اُسکے بعد زید نے ایسي شہادت بہم پہونچائي جو واقعات تنقیحي مقدمہ مذکور کو رنگت اسکے مفید مطلب دیسکے یا اسنے شہادت کو تلف کیا یا چھپایا یا جو اشخاص کہ گواہ ھوسکتے تھے اُنکي حاضري کا مانع ھوا یا ان کو غیر حاضر کرایا یا اُسنے اُس معاملہ میں اشخاص سے جھوٹي گواھي دلائي یہہ سب واقعات متعلقہ ھیں *

(و) بحث اِس امر کي ھی کہ زید نے عمرو کا سرقہ کیا یا نہیں عمرو کے سرقہ کے بعد بکر نے زید کے روبرو یہہ کہا کہ جس شخص نے عمرو کا سرقہ کیا اُسکي تلاش

کے لیئے اہلکاران پولیس آتے ہیں اور اِس بات کے کہہ جانے کے بعد فوراً زید بھاگ گیا یہہ سب واقعات متعلقہ ہیں *

(ز) بحث اِس امر کي ہی کہ زید کو عمرو کے دس ہزار روپیہ دینے ہیں یا نہیں *

زید نے بکر سے روپیہ قرض مانگا اور خالد نے بکر سے اُسوقت کہ زید موجود تھا اور اِسبات کو سنتا تھا یہہ کہا کہ میں تمکو یہہ صلاح دیتا ہوں کہ زید کا اعتبار نہ کرنا اسواسطے کہ اُسے عمرو کے دس ہزار روپیہ دینے ہیں اُسوقت زید بغیر دینے کسي جواب کے چلا گیا یہہ سب واقعات متعلقہ ہیں *

اِس تمثیل میں سکوت زید درجہ اقبال کا رکھتا ہی دیکھو شرح میں دفعہ ہذا جس میں سکوت کا اثر لکھا ہی *

(ح) بحث اِس امر کي ہی کہ زید نے ایک جرم کا ارتکاب کیا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ زید بعد وصول ہونے ایک چٹھي کے جس میں اُسکو اِطلاع دي گئي تھي کہ مجرم کي تلاش ہو رہي ہی بھاگ گیا اور نیز مضمون اُس چٹھي کا یہہ دونوں امر واقعات متعلقہ ہیں *

(ط) زید ایک جرم کا ملزم ٹھرایا گیا *

یہہ واقعات کہ بعد اِرتکاب جرم مبینہ کے زید بھاگ گیا یا اُسکے پاس وہ جائداد یا اُس جائداد کی

قیمت کا روپیہ تھا جو اُسنے اُس جرم سے حاصل کي یا اُسنے اُن اشیاء کے چھپانے کا ارادہ کیا جو اس جرم کے اِرتکاب میں مستعمل تھیں یا مستعمل ھو سکتي تھیں واقعات متعلقہ ھیں *

(ي) یہہ بحث ھی کہ ھندہ کا بجبر ازالۂبکارت کیا گیا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ زنا بالجبر مبینہ کے بعد عنقریب ھندہ نے اُس جرم کي نالش کي اور وہ حالات جن میں کہ نالش کي گئي اور وہ مضمون جو اس نالش میں لکھا گیا واقعات متعلقہ ھیں *

یہہ واقعہ کہ بغیر نالش کرنے کے ھندہ نے یہہ کہا کہ اُسکا ازالہ بکارت بجبر کیا گیا ھی حسب دفعہ ھذا ایسا عمل نہیں ھی جو کہ واقعہ متعلقہ سمجھا جاے گو کہ وہ صورت ھاے مفصل ذیل میں واقعہ متعلقہ ھوسکتا ھو یعني :—

بطور اقرار وقت نزع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۱
یا بطور شہادت تائیدي کے حسب دفعہ ۱۵۷ *

(ک) بحث اس امر کي ھی کہ زید کا سرقہ ھوا یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ سرقہ مبینہ کے بعد ھي اُس نے اُس جرم کي بابت نالش کي اور حالات نالش اور وہ

مضمون جو اُس نالش میں لکھا گیا سب واقعات متعلقہ هیں *

یہہ واقعہ کہ اُسنے اپنے سرقہ کے هونیکا بیان بغیر رجوع کرنے کسی استغاثہ کے کیا ایک ایسا عمل حسب دفعہ هذا نہیں هی جو واقعہ متعلقہ هو گو کہ وہ صورتہاے مفصلہ ذیل میں واقعہ متعلقہ هو سکتا هو یعنی :—

بطور اقرار وقت نزع کے حسب دفعہ ۳۲ ضمن ۱

یا بطور شہادت تائیدی کے حسب دفعہ ۱۵۷ *

دفعہ ۹ واقعات جو کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متلقہ کی وجہہ ظاهر هونے یا بنا پڑنے کے لیئے ضروری هوں یا جن واقعات سے کسی ایسی دلیل کی تائید یا تردید هوتی هو جو کہ کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ سے پیدا هو یا جن واقعات سے کہ کسی شی یا شخص کی شناخت هوتی هو اور وہ شناخت متعلق مقدمہ هی یا جن واقعات سے کہ کسی واقعہ تنقیحی یا متعلقہ کے وقت یا مقام کا تعین هوتا هو یا جن

واقعات جو تمہید واقعات متعلقہ کے هوں

واقعات سے کہ ان فریق کا باهم تعلق معلوم هوتا هو جن کے درمیان میں ایسے امر واقعہ کا معاملہ هوا وہ سب جہاں تک کہ اُس غرض کے لیئے اُن کي ضرورت هو واقعات متعلقہ هیں *

کاروبار انسان کے ایسے پیچیدہ معاملات کے متعلق اور مرکب هیں جو کہ آپس میں باهم بنے هوئے هیں — هر حالت کسي حالت سابقه کي وجهہ سے پیدا هوتي هی یعني حالت سابق علت هوتي هی اور حالت ثاني معلول اور نتیجہ هوتي هی اور پهر یهہ حالت سبب هوتي هی بهت سي اور حالتوں کي اور هر حالت کے متعلق واقعات اور صفتیں ایسي هوتي هیں کہ جو اُس سے علیحدہ نهیں هو سکتیں اور جسکي وجهہ سے اُس حالت کي نوعیت پر اثر هوتا هی اور جنکا جاننا واسطے ٹهیک طور پر سمجهنے اُن حالتوں کے ضرور هونا هی — واقعہ اصلي یعني مقدم واقعہ کے ساتهہ اِن چیزوں کا بیان بهي بطور واقعات متعلقہ کے شهادت میں داخل هوسکتا هی — لیکن عدالت کا کام یهہ هی کہ اِس امر کا تصفیہ کرے کہ تعلق اِن حالات اور واقعات کا واقعہ مقدم سے ایسا قریب هی یا نهیں کہ جس سے نتیجہ معتدبہ حاصل هوسکے اِن حالات سے گرد نواح واقعہ مقدم کي نسبت کوئي صریح قاعدہ قائم کرنا محال هی اور یهہ عدالت کي راے پر چهوڑا گیا هی کہ اِس امر کو طے کرے کہ کونسي حالت کي نسبت شهادت مناسب هی اور کونسي کي نهیں *

ایسي راے قائم کرنے میں عدالت کو دو اُمور پر لحاظ رکهنا چاهیئے —

امور قابل لحاظ دربارہ تجویز تعلق واقعات تمہیدي

اول — یهہ کہ آیا یهہ حالات واقعہ مقدم کے هم زمانہ هیں یا نهیں *

دوم — یهہ کہ آیا وہ اِس قسم کے هیں کہ جن سے واقعہ مقدم کي نوعیت کي تصریح هوتي هی یا نهیں *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کي هی کہ ایک خاص دستاویز وصیت نامہ زید کا هی یا نہیں *

اِس صورت میں زید کي جایداد اور اُسکے خاندان کي وہ حالت جو بتاریخ مبینہ وصیت نامہ کے هو واقعات متعلقہ میں داخل هوسکتي هی *

(ب) زید نے عمرو پر بابت کسي عبارت تہتک آمیز کے جس سے زید پر معیوب چال چلن کا اتہام هوتا هی نالش رجوع کي عمرو بیان کرتا هی کہ وہ مضمون جو تہتک آمیز بیان کیا گیا واقعي هی *

حالت اور تعلقات فریقین کے اُس زمانہ میں جبکہ عبارت تہتک آمیز مشتہر کي گئي واقعات متعلقہ بطور مبادي واقعات تنقیح طلب کے متصور هوسکتے هیں *

جزئیات کسي تنازع کے جو فیمابین زید اور عمرو کے ایسے امر کي بابت تھا جسکو عبارت تہتک آمیز سے کچھہ واسطہ نہیں هی واقعات متعلقہ نہیں هیں اگرچہ اُن دونوں کے درمیان تنازع کا هونا اُس حال میں کہ زید اور عمرو کے تعلق باهمي پر کچھہ موثر هوا هو واقعہ متعلقہ هوسکتا هی *

(ج) زید پر ایک جرم کا الزام کیا گیا ارتکاب جرم کے بعد هي زید اپنے گھر سے فراري هوا تو یہہ واقعہ حسب دفعہ ۸ کے واقعہ متعلقہ هی اِسواسطے کہ وہ ایک

ایسا عمل هی جو واقعات تنقیحي کے قائم هونے کے بعد اور اُنکي تاثیر سے سرزد هوا *

یهه واقعه که جسوقت زید اپنے مکان سے گیا تو جس مقام کو گیا وهاں اُسکو ایک ضروري اور ناگهاني کام پیش آیا تها واقعه متعلقه هی اِسواسطے که اُس سے یک بیک مکان سے چلے جانے کي توضیح هوتي هی *

جس کام کے واسطے که وه گهر سے گیا اُسکے جزئیات واقعات متعلقه نهیں هیں مگر اُسیقدر که واسطے ثبوت اِس امر کے ضروري هوں که وه کام ناگهاني اور ضروري پیش آیا تها *

ولایت کے قانون شهادت کے سب سے بڑے مصنف نے یعني ٹیلر صاحب نے اپني کتاب میں لکها هی که جو حالات اور چٹهیات گهر سے باهر هونے کے زمانه میں لکهي گئي هوں اور جس سے وجهه گهر سے باهر جانے کي معلوم هوتي هو بطور شهادت مقبول هوسکتي هیں اِسواسطے که گهر سے باهر جانا اور وهاں سے غایب رهنا افعال مسلسل هیں *

(د) زید نے عمرو پر اِس امر کي نالش کي که بکر نے جو معاهده نوکري کا زید کے ساتهه کیا تها اُسکے نقض کي ترغیب بکر کو دي بکر نے زید کي نوکري چهوڑنے کے وقت زید سے یهه کها که میں تمهاري نوکري اِسواسطے چهوڑتا هوں که عمرو نے اس سے ایک اچهي نوکري دینے کو کها هی یهه بیان واقعه متعلقه هی اِسواسطے که اُس سے بکر کے اُس عمل کي توضیح هوتي هی جو که امر تنقیحي متعلقه مقدمه هی *

(ه) زید پر الزام سرقه کا هو اور وه عمرو کو مال مسروقه دیتے هوئے دیکھا گیا اور وهي مال زید کي زوجه کو دیتے هوے عمرو کو دیکھا اور عمرو نے جبکه اُسے وه مال حواله کیا تو یهه کها که زید نے کها تھی که تم اِسکو چھپا رکھو عمرو کا یهه بیان واقعه متعلقه تھی اِس واسطے که اُس سے توضیح اوس واقعه کي هوتي هی جو که جزو ایسے معامله کا هی *

(و) زید کي تجویز بعلت ایک بلوه کے هوني اور ثابت هوا که وه سرغنه هوکر جاتا تها شور و غل بلوه نے لوگوں کا امر واقعه هی اِس واسطے که اوس سے توضیح نوعیت اوس فعل کي هوتي هی *

دفعه ۱۰ جبکه وجهه معقول اِس امر کے باور کرنے کي هو که دو یا چند اشخاص نے کسي جرم یا حرکت بیجا قابل نالش کے اِرتکاب کے لیئے باهم سازش کي هی تو جو چیز که اُنمیں سے کسي ایک شخص نے نسبت اُنکے عام ارادہ کے بعد ازان که وه عام ارادہ اُنمیں سے کسي ایک کے ذهن میں گذرا هو کهي یا کي یا لکھي هو وه نسبت

> اُمور جو که کسي سازش نے نسبت مقصد عام سازش کے لیئے یا کیے هوں

هر شخص شریک سازش کے واسطے ثابت کرنے وجود سازش کے اور نیز واسطے ثبوت اِس امر کے کہ هر ایسا شخص شریک اُس سازش کا تھا امر واقعہ هی *

ظاهرا معلوم هوتا هی کہ لفظ وجہہ معقول سے شہادت بادی النظری مراد هی — یہہ ایک مسئلہ قانونی طی شدہ هی کہ جب چند شخص ملکر ایک مقصد ناجائز کے لیئے کوئی فعل کرتے هیں تو اُس گروہ کے ایک فرد اور ایک شخص کا فعل جو کہ بغرض پورا کرنے مقصد عام کے کیا جاوے وہ کل گروہ کا فعل سمجھا جاویگا اور تمام تحریرات اور بیانات جو کہ ایک سازش کنندہ کرے وہ آور سازش کنندگان کے مخالف شہادت میں مستعمل هو سکتے هیں لیکن یہہ امر ضروری هی کہ تمام افعال اور بیانات وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے کیئے گئے هوں یعنی جب تک کہ یہہ امر ثابت نہو کہ وہ افعال وغیرہ بغرض حصول مقصد عام کے کیئے گئے هیں تب تک مضر دیگر اشخاص سازش کنندگان کے تصور نہ کیئے جاوینگے *

تمثیل

(الف) وجہہ معقول اِس امر کے باور کرنے کی هی کہ زید نے بمقابلہ ملکہ معظمہ کے لڑائی کرنے کے لیئے سازش کی *

یہہ واقعات کہ واسطے حصول غرض اِس سازش کے عمرو نے اسلحہ یورپ میں حاصل کیئے اور اُسی مطلب سے بکر نے کلکتہ میں روپیہ جمع کیا اور خالد نے بمبئی میں لوگوں کو اُس سازش میں شریک هونے کا اغوا کیا

اور ولید نے آگرہ میں اُس غرض کي تائید میں تحریرات مشتہر کیں اور حامد نے دهلي سے محمود کے پاس کابل میں وہ روپیہ جو بکر نے کلکتہ میں جمع کیا تھا پہنچایا اور مضمون اُس خط کا جو کہ خالد نے اُس سازش کے بیان میں لکھا اِن سب واقعات میں سے ہر ایک واسطے ثابت کرنے وجود اُس سازش اور شرکت زید کے واقعہ متعلقہ ہی گو کہ وہ اُن سب سے لا علم ہو اور گو کہ وہ اشخاص جنھوں نے یہہ افعال کیئے اُس سے نا آشنا ہوں اور افعال مذکور قبل اران کہ وہ اُس سازش میں شریک ہوا یا بعد ازانکہ وہ اُس سے نکل گیا وقوع میں آئے ہوں *

فیلڈ صاحب نے نہایت خوبي کے ساتھہ اِس دفعہ کي شرح یوں کي هی کہ اُمور مفصلہ ذیل پر اِس دفعہ کے سمجھنے کے لیئے غور کرنا چاہیئے :--

اُمور قابل لحاظ دفعہ ۱۰

اول — یہہ دفعہ متعلق هی جرم سے اور نیز اُن افعال ناجائز سے جو کہ بناے مخاصمت نالش دیواني قرار پا سکتے هیں -- اور جب کبھي چند اشخاص سازش کر کے کوئي جرم یا فعل ناجائز کریں تو اُن سے یہہ دفعہ متعلق ہوگي *

دوم — یہہ کہ قبل اِسکے کہ شہادت اِس دفعہ کے مواقق لي جاوے وجہہ موجہہ وجود سازش کي ضرور ہو *

سوم — بعد ثبوت سازش کے هر فعل و بیان هر فرد سازش کنندگان کا بمقابلہ اور مضر هر دیگر فرد سازش کنندگان کے تصور کیا جاویگا گو یہہ مختلف افراد سازش کنندگان ایک دوسرے کے فعل سے ناواقف هوں بلکہ ایک دوسرے کو جانتے بھي نهوں *

چہارم — وہ افعال اور بیانات شہادت میں داخل هو سکتے هیں گو قبل یا بعد اُس زمانہ کے کیئے گئے هوں جب کہ وہ شخص (جسکے

مخالف بطور شہادت اِستعمال کیئے جاتے ہیں) اِس سازش میں شریک ہوا ہو *

پنجم — جبہي جسمیں کہ حال سازش کا درج ہو اور گو وہ چٹھي بعرض اُس سازش کي امداد کے یا کسي اور مقاصد متعلقہ سازش کے نہ لکھي گئي ہو تاہم شہادت میں درج ہو سکتي ہي جیسا کہ ایک مقدمہ میں ہائي کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ گزٹ آف انڈیا میں جو چٹھیاں سرکاري متعلق حالات باغیان سرحد مندرج تھیں وہ اُس ملزم کے مقابلہ میں جس پر جرم بغاوت اور امداد باغیان سرحد لگایا گیا تھا شہادت میں داخل ہو سکتي تھیں [7] — اور اسي طرح پر مقدمہ ملکہ معظمہ بنام امیرخان وغیرہ جنکے ذمہ وہي الزام بغاوت لگایا گیا تھا یہہ امر تجویز ہوا کہ وہ خطوط جنکے وجود کي نسبت پہلے شہادت گذر چکي تھي اور جو اُسکے بعد ملزم کے مکان میں سے وقت خانہ تلاشي پائے گئے داخل شہادت ہو سکتے ہیں [8] *

دفعہ ۱۱ واقعات جو اَور نہج پر واقعہ متعلقہ نہیں ہیں وہ صورتہاے مفصلہ ذیل میں واقعات متعلقہ ہیں *

> واقعات غیر متعلقہ متعلقہ کب ہو جاتے ہیں

(۱) — اگر وہ کسي واقعہ تنقیحي یا واقعہ متعلقہ کے مغائر ہوں *

(۲) — اگر اُنسے في نفسہ یا بمعیت اَور واقعات کے کسي واقعہ تنقیحي یا واقعہ

۷ ملکہ معظمہ بنام امیرالدین — بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۳

۸ ملکہ معظمہ بنام امیرخان وغیرہ — بنگال جلد ۹ صفحہ ۳۶

متعلقه كا وجود يا عدم بدرجه غايت قرين قياس يا بعيد از قياس هوتا هو *

دفعات ٦ و ٧ و ٨ و ٩ و ١٠ — ايكٹ هذا ايك اصول پر مبني نهيں ليكن اس دفعه سے ايك نيا اصول قانون شهادت شروع هوتا هى اور منجمله دفعات ايكٹ هذا كے يهه ايك مقدم دفعه هى جيسا كه شرح سے معلوم هوگا *

ايكٹ هذا كي دفعه ٣ كي شرح ميں جهاں كه تمثيل واقعات كي تقسيم مثبته اور منفيه كي كى يهه امر بيان هو چكا هى [1] كه في الحقيقت هر واقعه مثبته اور منفيه طور پر بيان كيا جاسكتا هى اور أس جگهه پر هم يهه مثال دے آئے هيں كه يهه كهنا كه فلاں وقت زيد ايك مقام خاص میں تها دوسرے طور پر يوں كهنا هى كه زيد اسوقت أس مقام سے باهر نه تها مثلاً جب يهه امر ثابت كرنا منظور هو كه زيد وقت خاص پر فلاں مقام پر نه تها اور كوئي شهادت ايسي بهم نهيں پهنچ سكتي كه جس سے يهه ثابت هو كه أسوقت زيد وهاں نه تها تو اس غرض كو اس طرح پر حاصل كيا جاسكتا هى كه يهه امر ثابت كريں كه زيد أس خاص وقت ميں دوسري جگهه ميں موجود تها اور چونكه يهه امر محال هى كه زيد ايك هي وقت ميں دو جگهه موجود هو تو خواه مخواه يهه نتيجه نكلتا هى كه جب زيد كا ايك جگهه هونا ثابت هو جاوے تو معاً زيد كا باقي اور كل مقاموں ميں موجود نهونا ثابت هوجاويگا غرض كه جب واقعه مثبته كو منفيه طور پر ثابت كرنا منظور هو يا منفيه واقعات كو مثبته طور پر ثابت كرنا منظور هو تب حسب منشاء دفعه هذا ايسي شهادت جو كه بظاهر (اور بحالت نهونے دفعه هذا كے) قابل ادخال نه سمجهي جاتي قابل ادخال سمجهي جاويگي *

اس أمر پر لحاظ ركهنا چاهيئے كه ضمن اول دفعه هذا وه حالت هى كه جسميں ايك واقعه كا وجود ثابت هونے سے دوسرے واقعه كا عدم خواه مخواه ثابت هوجاتا هى اور إسكي مثال تمثيل (الف) كے جزو اول

[1] ديكهو صفحه ٢٠

میں مندرج هی اور ضمن دوم ایسے اعلی درجه کي حالت نهیں هی بلکه ایسي حالت هی که ایک واقعه کے وجود ثابت هونے سے دوسرے واقعه کا عدم غالب طور پر معلوم هوتا هی اور اُسکي مثال جزء آخر تمثیل (الف) میں مندرج هی الغرض ضمن اول جب متعلق هوتي هی جب که دو واقعات کا وجود محال هی اور ضمن دوم جب که وجود دو واقعات کا مشکل هی فرق مابین محال اور مشکل کے ظاهر هی *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي هی که زید سے کلکته میں ایک خاص تاریخ میں ایک جرم سرزد هوا یا نهیں *

یهه واقعه که اُس روز زید لاهور میں تها واقعه متعلقه هی *

یهه واقعه که قریب زمانه سرزد هونے جرم کے زید مقام اِرتکاب جرم سے اِسقدر فاصله پر تها که وهاں سے اِرتکاب اُسکا گو که غیر ممکن نهو لیکن بدرجه غایت بعید از قیاس هی واقعه متعلقه هی *

(ب) بحث اِس امر کي هی که زید نے ایک خاص جرم کا اِرتکاب کیا یا نهیں *

حالات اِس مقدمه کے ایسے هیں که وه جرم زید یا عمر یا بکر یا خالد سے ضرور هوا هوگا پس هر واقعه جس سے یهه ثابت هو که اُس جرم کا اِرتکاب کسي اور سے نهیں هو سکتا تها یا یهه که اُسکا اِرتکاب عمر یا بکر یا خالد میں سے کسي سے نهیں هوا واقعه متعلقه هی *

مثال (ب) وہ صورت هی جبکہ چند واقعات کے ثابت هونے سے اصل واقعه کا پورا اثبات هوجاوے ایسے طور پر جیسا که ضمن اول دفعه هذا میں مندرج هی *

دفعه ۱۲ جن نالشات میں که دعوی هرجه کا هواُن میں هر واقعه جس سے عدالت تعداد زر هرجه کي جو دلایا جانا چاهیئے تجویز کرسکے واقعه متعلقه هی *

واقعات متعلقه تعین مقدار هرجه

گو مضمون دفعه هذا بآساني سمجهه میں آتا هی تاهم یهه بیان کرنا ضرور معلوم هوتا هی که تعریفات واقعات تنقیحي مندرجه دفعه ۳ — ایکٹ هذا سے مطابقت کرنے سے یهه امر معلوم هوتا که یهه دفعه زیادہ تر متعلق امور تنقیحي سے هی کیونکه مقدار هرجه في الحقیقت حد ذمه‌داري هی جسکا ذکر تعریف واقعات تنقیحي میں هی [1] *

هر مقدمه میں جسمیں که دعوي واسطے دلاپانے هرجه کے هو لازم هی که منجمله امور تنقیح طلب کے یهه امر قرار پاوے که مقدار زر هرجه مدعی کیا کیا هی کیونکه بغیر تنقیح مقدار مذکور کے ڈگري قرار نهیں پاسکتي اور جو واقعات که امر تنقیح طلب مذکور کے تجویز کرنے میں ضروري هوں وہ سب حسب منشاء دفعه هذا متعلق قرار دیئے گئے هیں *

بعض حالتوں میں مثل مقدمات هتک عزت جو دیواني میں دائر کئے جاویں مقدار زر هرجه کي تنقیح کرنے کے لئے مدعي کے چال چلن کے دریافت کرنے کي ضرورت پڑتي هی تاکه اُسکي وقعت کے موافق هرجه دلایا جاوے اسکا ذکر دفعه ۵۵ — ایکٹ هذا میں مندرج هی *

دفعه ۱۳ جس حال میں که کسي حق یا کسي رسم کے وجود کي بحث هو واقعات مفصله ذیل واقعات متعلقه هیں —

جب حق یا رسم کي بحث هو تو کیا کیا واقعات متعلقه هیں

[1] دیکهو صفحه ۲۴ سے ۲۷ تک

(الف) ہر معاملہ جس سے حق یا رسم مذکور پیدا ہوئي ہو یا اُسکا دعوي کیا گیا ہو یا اُسمیں تبدیل ہوئي ہو یا جس سے اُس کي نسبت اقبال یا اصرار یا اِنکار کیا گیا ہو یا جو اُسکے وجود کا مغائر ہو *

(ب) وہ خاص حالات جنمیں کہ حق یا رسم مذکور کا دعوي کیا گیا ہو یا جنمیں وہ تسلیم کي گئي ہو یا مستعمل ہوئي ہو یا جنمیں کہ اُسکے استعمال کي نسبت نزاع یا اصرار ہوا ہو یا اُس سے تجاوز کیا گیا ہو *

تمثیل

بحث اس امر کي ہی کہ زید ایک جاے شکار ماهي کا حق رکھتا ہی یا نہیں پس ایک وثیقہ جسکے ذریعہ سے وہ جگھہ زید کے آبا و اجداد کو دي گئي یا ایک رهن نامہ اُسي جگھہ کا جو زید کے باپ نے کیا اور من بعد اُسي جگھہ کو زید کے باپ کا کسي اَور شخص کو بخلاف اُس رهن کے دینا اور وہ خاص حالات جنمیں

کہ زید کا باپ اُس حق کو عمل میں لاتا رہا یا جنمیں کہ زید کے همسایوں نے اُس حق کے استعمال کا انسداد کیا یهہ سب واقعات متعلقہ هیں *

مقولہ اول منجملہ مقولات خمسہ مندرجہ کتاب هذا یهہ هی کہ :— برتاؤ سب سے عمدہ معین اشیاء کا هی *

رسم کیا هی

یهہ دفعہ اسی مقولہ پر مبني هی — رسم ایک ایسا قانون هی کہ جسکو نہ تو کسی ایکٹ نے جاری کیا هو اور نہ کسی قانون خاص پر مبني هو بلکہ صرف استعمال اور برتاؤ کي وجهہ سے وقعت قانون کي رکھتا هو — قانون اور رسم میں یهہ فرق هی کہ قانون ایک عملداري کي کل رعایا پر حاوي هوتا هی اور رسم صرف ایک خاص جگهہ یا خاص قوم یا براداري سے متعلق اور اُنپر واجب‌التعمیل هوتي هی — جب کبھي ایک طرح کے عملدرآمد کو لوگ موجب آسایش سمجھتے هیں اور بار بار وقتاً فوقتاً متواتر اُسکو عمل میں لانے لگتے هیں تو بعد انقضاے میعاد دراز کے وہ عملدرآمد رسم قرار دیدیا جاتا هی اور اُسکا زور بمنزلہ قانون کے هو جاتا هی * بهرحال رسم و رواج بمنزلہ قانون اُس صورت میں هوتا هی جبکہ مفصلہ ذیل شرائط اُسمیں پائي جاویں :—

شرائط جواز رسم

اول — رسم صریح و واضح هو یعني اُسکے عملدرآمد کرنے میں کوئي شک و شبہ باقي نہو مثلاً ایسي رسم کہ سب سے لایق بیٹے کو اَور بیٹوں سے دوچند ترکہ ملے کبھي رسم نہیں هو سکتي کیونکہ یهہ امر کبھي طے نہیں هو سکتا کہ سب سے لایق کون هی — لیکن ایسي رسم کہ سب سے بڑے بیٹے کو دوچند ترکہ ملیگا جایز تصور هوگي کیونکہ یهہ امر تحقیق هو سکتا هی کہ کون سب سے بڑا بیٹا هی [2] *

---

[2] بهگوان داس بنام پالگوبند سنگهہ — بنگال جلد اول صفحہ ۹ فیصلہ هائیکورٹ

قانون کے ہو جاتی ہی چنانچہ ہائی کورت ممالک مغربی اور شمالی نے اپنی فیصلہ مورخہ ۲۶ مارچ سنہ ۱۸۶۸ء نمبری ۲۰۹ عام سنہ ۶۷ میں یہ تجویز دیا کہ جب رسم و رواج نے کسی خاص مقام میں ثابت ہوجاوے تو اُسکی بنیاد پر ڈگری مل سکتی ہی ۵ *

رسم اگر خلاف قانون عام کے ہو تب بھی خاص برادری یا خاص مقام پر جہاں وہ جاری ہو اور اُس پر عملدرآمد ہو واجب التعمیل ہوگی چنانچہ پریوی کونسل نے

> رسم خلاف قانون

ایک مقدمہ میں جسمیں کہ راج کی بحث تھی ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۹ء کو یہہ تجویز کیا کہ جب رسم خاص کا وجود ثابت ہو جاوے تو وہ عام قاعدہ قانون سے بڑھکر زور رکھتی ہی ۶ لیکن اگر کوئی ایسی رسم جو صریح قانون نافذ کردہ گورنمنٹ کے خلاف ہو تو اُسپر عمل درآمد نہ ہوگا *

حسب احکام شاستر کے رسم باوجود خلاف ہونے عام مسائل شاستر کے قابل پابندی تصور کی گئی ہی اس وجہہ سے شاستر کے موافق رسم خود ایک شاخ قانون کی

> رسم خلاف قاعدہ عام شاستر

ہی اور منو کا قول ہی کہ رسم قدیم سب سے اعلی قانون ہی — اور حکام پریوی کونسل نے اِسکے موافق یہہ صاف تجویز کردیا ہی کہ حسب احکام قانون اہل ہنود ثبوت کامل رسم کا لکھے ہوئے قانون کے الفاظ پر غالب ہی ۷ *

ہندوؤں میں دو قسم کی رسم ہوتی ہیں ایک کلاچار یعنی رواج کسی خاندان کا دوسرے دشاچار یعنی رواج کسی خاص مقام کا *

> اقسام رسوم اہل ہنود

واسطے ثابت کرنے اور وقعت قائم کرنے کلاچار کی اُن شرایط کے جنکا اوپر ذکر ہو چکا ہی پابندی لازم ہی علی الخصوص شرایط سوم وچہارم مذکور الصدر کی ۸ *

---

۵ فیشورانے بنام بنفایک رائے

۶ تیل اُرکتھوردیت پرمالو بنام بیروچندر ٹھاکر بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۳ فیصلجات پریوی کونسل وراثت ارجن سنگھہ بنام گھنشام سنگھہ مورزانڈین اپیل جلد ۵ صفحہ ۱۶۹

۷ کلکٹر متورا بنام متورا ملنگا ستھو پتی مورزانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۴ و بنگال جلد ۱ صفحہ ۱۲ نظایر پریوی کونسل و بھوارام سنگھہ بنام بھوپاگوسنگھہ مورزانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۰

۸ اموت ناتھہ چودھری بنام گوری ناتھہ چودھری — بنگال جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ و راجہ نگندر نراین بنام رگھوناتھہ نراین دیو — ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۴ء صفحہ ۲۰

علاوہ غیر منقسم ہونے راج کے اور رواج بھي جو متعلق کسي خاص راج کے ہوں قابل پابندي قرار دیئے گئے ہیں مثلاً راجہ کي اولاد جو نہ کم قوم زوجہ سے ہو اُسکا مرتبہ ہم قوم زوجہ کي اولاد سے کم تصور ہوتا ہے ۹ * اور راجہ کے بھائي کا حق بمقابلہ راجہ کي کنیزک‌زاد اولاد کے اعلی متصور ہوتا ہے ۱ *

مقدمہ ابراہیم بنام ابراہیم

یہہ بڑا نامي مقدمہ پریوي کونسل نے ۱۳ جون سنہ ۱۸۶۳ع کو فیصل کیا جسمیں کہ حکام نے یہہ تجویز کي کہ جب کبھي کسي خاندان خاص میں کوئي ایسا طریقہ جانشیني اور وراثت کا پایا جاوے جو کہ اُس جگہہ کے عام طریقہ وراثت سے مختلف ہو تو ایسے خاص طریقہ وراثت کو رواج خاندان خاص قرار دینا چاہیئے اور جائداد اُس خاندان کي (خواہ موروثي ہو یا مکسوبي) اوسي قاعدہ وراثت کے موافق بٹنيگي — اس مقدمہ میں فریقین قوم کے ہندو تھے مگر اُنکے اجداد نے مذہب عیسائي قبول کر لیا تھا اور ایک نئے طور پر وراثت کا سلسلہ قایم کیا تھا ۲ *

خاندان کرنل اسکنر

بحوالہ مقدمہ مذکور پریوي کونسل نے نسبت جایداد متروکہ کرنل اسکنر واقع دہلي و میرٹھ یہہ تجویز کیا کہ جو خاندان ایک ایسي خاص قسم کا ہو کہ جسمیں آدھے مسلمان اور آدھے عیسائي ہیں اور جنمیں کہ سب غیر صحیح‌النسب ہیں اُس خاندان کي نسبت قانون قائم کرنے کے لیئے اُس خاندان کا خاص طریقہ زندگي پر لحاظ رکھنا چاہیئے اور یہاں تک قرار دیا کہ حسب منشاء وصیت‌نامہ کرنل اسکنر کے لفظ اولاد میں اولاد ولدالحرام داخل ہے ۳ *

۹ راني پشٹرپریا پتھمادیا بنام بانس دیو دل بیوارتي پٹنایک — ویکلي جلد ۲ صفحہ ۲۳۲ نظایر دیواني

۱ نتانند مودیراج بنام سري‌کرن جگرناتھ بیورتا پٹنایک ویکلي جلد ۳ صفحہ ۱۱۶ نظایر دیواني

۲ ابراہیم بنام ابراہیم — مورزانڈین اپیل صفحہ ۲۲۴ و سدرلینڈ پریوي کونسل ججمنٹ صفحہ ۵۰۱

۳ مسماۃ فیني پارلو بنام مسس آرڈ — بنگال جلد ۵ صفحہ ۱ نظایر پریوي کونسل

حق شفع اور اُسکے اقسام

حق شفع ایک حق هی جو که شرع محمدي کے موافق ابتداءً هندوستان میں مسلمانوں نے جاري کیا رفته رفته هندوؤں میں بهي وه رسم جاري هوگئي اور یہاں تک که دیهات کے واجب‌العرضوں میں بهي داخل هونے لگی — بوجهه انقضاے مدت دراز کے اب حق شفع نہایت عام طور پر جاري هوگیا هی اور اُسکی نزاعیں عدالتوں میں اکثر پیش هوتي هیں لہذا مختصر طور پر اُسکا یہاں ذکر کرنا بیجا نهوگا *

حق شفع هندوستان میں اب چار قسم کا هی *

۱ — حسب احکام شرع محمدي *

۲ — حسب احکام ایکٹ‌هاے کونسل قانوني هند (دیکهو دفعه ۱۳ ایکٹ ۲۳ سنه ۱۸۶۱)

۳ — حسب شرایط واجب‌العرض دیهه *

۴ — حسب رواج مقام گرد‌نواح *

نسبت قسم اول و دویم کے همکو کچهه بیان کرنا ضرور نهیں کیونکه وه حق بر بناء قانون هی اور بغیر پورا کیئے اُن شرایط کے جو که قانون و شرع محمدی میں لازمي هیں کوئی شخص مستحق حق شفع نهیں هی [۴] اور هندو پر وه حق شفع شرعي جاري نهیں هوسکتا [۵] *

قسم سویم سے بهي همکو کچهه غرض نهیں هی کیونکه‌وه بر بناء معاهده واجب‌العرض هی اور اُسمیں شرایط شرعي پورا کرنے کی ضرورت نهیں هی [۶] اور اُس شخص پر جو فریق واجب‌العرض نهیں هی جاري نهیں هوسکتا [۷] *

قسم چهارم کا شفع منحصر هی رواج مقام پر اور بلا لحاظ مذهب و قوم سب پر جاري هوتا هی — چنانچه هائي‌کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که ملک بهار میں عموماً رسم شفع جاري هی اور ایک هندو دوسرے هندو

---

۴ کریم‌الدین بنام معزالدین منفصله هائي‌کورٹ اضلاع شمال و مغرب مورخه ۳۱ اگست سنه ۱۸۶۶ع نمبري ۹۳۷ سنه ۶۶ و جهرو پاسیٹ بنام پهلوان‌راے ویکلي جلد ۱۶ صفحه ۳ نظایر دیواني

۵ شیخ قدرت الله بنام موهني موهن شاها بنگال جلد ۴ صفحه ۱۳۴ نظایر اجلاس کامل و ویکلي جلد ۱۳ صفحه ۲۱ نظایراجلاس کامل

۶ چودهري برج لال بنام راجه گرسهاے منفصله هائي‌کورٹ شمال و مغرب مورخه ۲۹ جولائي سنه ۱۸۶۷ع نمبر ۱۶۷ سنه ۶۷ فیصله اجلاس کامل

۷ جیکشو سنگهه بنام ٹهاکر داس منفصله هائي‌کورٹ شمال و مغرب ۷ فیبروري سنه ۱۸۶۸ع نمبري ۱۷۱ سنه ۱۸۶۷ع

پر شفع کا دعوی حسب شرایط شرع محمدي کرسکتا هی [8] مگر معتبر ثبوت رسم هندو پر شفع جاري نهیں هوسکتا [9] اور نه عیسائیوں پر [1] اور هائي کورٹ شمال و مغرب نے یهه تجویز کیا هی که کسی مقام پر ایک یا دو دفعه حق شفع کے قائم هونے اور جائز رکھے جانے سے کوئي ثبوت هونے رسم حق شفع نهیں هوتا [2] رسم عام هوني چاهیئے ــــ واجب‌العرض شهادت رواج شفع قرار پاسکتي هی *

لیکن حسب احکام شرع کوئي رسم جو صریح نص کے خلاف هو

رسم خلاف شرع محمدي قابل پابندي نهیں

واجب‌التعمیل نهیں هی مثلاً کوئي ایسي رسم که بڑے بیٹے کو کل جائداد متروکه پدر ملجاوے یا یهه که دختر کو کچھه ترکه نه ملے (جوکه خلاف احکام شرع کے هی) قابل پابندي نهوگي [3] *

بمذیل دفعه هذا سے یهه معلوم هوتا هی که یهه دفعه حقوق سے جو متعلق کسي خاص شخص سے هوں یا جو عموماً سب اشخاص سے متعلق هوں دونوں پر حاوي هی ــــ معني لفظ حق کے جو اِس دفعه میں مستعمل کیا گیا هی نهایت وسیع معلوم هوتے هیں اور وه معني تمام حقوق متعلق جائداد منقوله اور غیر منقوله پر حاوي هیں *

اصل مسوده ایکٹ هذا میں منجمله تمثیلات اس دفعه کے یهه تمثیلات دي گئي تهیں :ــــ

تمثیلات مندرجه مسوده ایکٹ هذا

(الف) بحث اِس امر کي هی که کوئي خاص قطعه اراضي کا زید کا هی یا نهیں انتقالات اراضي مذکور کے جو ایک شخص سے دوسرے شخص نے

---

۸ رامدار مشر بنام جهومک لال مشر بنگال جلد ۹ صفحه ۳۵۵

۹ سراج علي بنام رمضان بي بي ویکلي جلد ۸ صفحه ۲۰۲ نظایر دیواني

۱ مهیشي لال بنام جے نرشهن ویکلي جلد ۶ صفحه ۲۵۰ نظایر دیواني

۲ بنارسي داس بنام پهولچند منفصله هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه تاریخ ۵ دسمبر سنه ۱۸۶۶ ع نمبري ۱۳۱۲ سنه ۶۶

۳ محمد خان بنام قادرداد خان منفصله هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه ۵ ستمبر سنه ۱۸۶۶ ع فیصله اجلاس کامل

هاتهه اور بالاخر زید کے هاتهه هوئے واقعات متعلقه هیں *

(ب) بحث اس امر کي هی که ایک خاص گهوڑا زید کے بهي عمرو کا هی یا بکر کا جسکے پاس وه هی *

یهه امر که وه گهوڑا زید نے بکر کو اپنے حین حیات دیا تها واقعه متعلقه هی *

واضح رهے که ضمن (ب) دفعه هذا کي وجهه سے ایسے معاملات کي

فیصلجات مابین غیر اشخاص کے متعلق هیں جبکه کسي حق یا رسم عام کي بحث هو

نسبت بهي جو که مابین ایسے شخصوں کے هوں جو که اُس مقدمه میں جسمیں که رسم کي بحث هی کوئي فریق نهیں شهادت دي جاسکتي هی[4] چنانچه وه فیصلجات جنمیں اشخاص غیر فریق هوں لیکن جنمیں بحث وجود یا عدم رسم متنازعه فیه کي هو شهادت میں داخل هو سکتے هیں – چنانچه ایک مقدمه شفع میں عدالت هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که سابق کی کارروائیاں عدالت کي (جو که مقدمات سابق میں جنکے حالات مقدمه حال کے همشکل اور مشابه تهے اور جنمیں وجود حق شفع کا قرار پایا تها) به ثبوت شفع داخل هو سکتے هیں گو وه کارروائیاں مابین فریق حال کے نه تهیں[5] – عدالت مذکور نے اپنے فیصله میں یهه امر بیان کیا که گو عموماً کارروائیاں مابین اشخاص غیر کے مقدمه میں بطور شهادت کے داخل نهیں هو سکتیں لیکن چونکه اِس حالت میں رواج متعلق اشخاص عام کي بحث هی تو داخل هو سکتي هیں اِسوجهه سے که کارروائي هر فیصله ثبوت اِس امر کا هی که فلاں حالت میں یهه رواج جائز رکها گیا *

علی هذالقیاس راے اور بیانات اشخاص

دفعه ۴۸ — ایکٹ هذا کے دیکهنے سے یهه اور ظاهر هوگا که رائے اُن اشخاص کي جو که غالباً کسي رسم کے وجود سے واقف هوں شهادت میں لي جا سکتي هی اور دفعه ۳۲ ضمن ۴ سے یهه بات ظاهر هوتي هی که بیان اُن اشخاص کے که جو بطور گواه طلب نه کیئے جاویں نسبت

[4] دیکهو دفعه ۴۲ — ایکٹ هذا

[5] مادهب چندر ناتهه بسراس بنام ترمیني بیره ویکلي جلد ۷ صفحه ۲۱۰

ایسي رسم کے داخل ہو سکتے ہیں - ضمن ۷ دفعہ مذکور سے واضح ہوگا کہ رسم کي نسبت جو بیانات کسي دستاویز یا وصیتنامه یا کسي اور کاغذ میں مندرج ہوں داخل شہادت ہو سکتے ہیں - نسبت رواج خاندان خاص کے بھي شہادت لیجا سکتي ہی ۶ اور نسبت رواج

رواج تجارتي

تجارتي کے پریوي کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ ثبوت رسم و رواج تجارتي کے لئے ضرورت ایسي قدامت اور شرایط کي جو کہ اور قسم کي رسموں کے لئے ضروري ہیں چنداں نہیں ہی کیونکہ جب تک رواج پورے طور پر قائم نہوچکا ہو بلکہ قائم ہوتے کی حالت میں ہو اور جب تک کہ وہ رواج اس قدر مشہور اور معروف نہو جاوے کہ ہر معاملہ کر اسکے مطلع سمجھیں تب تک شہادت ہر ایسي حالت کي ایجاوبتي کہ جب اُس رواج پر عمل ہوا ہو ۷ (مقابلہ کرو شرط پنجم دفعہ ۹۲ ایکٹ ہذا) *

اسقدر اور بیان کرنا ضرور معلوم ہوتا ہی کہ دفعہ ۵ و دفعہ ۷ - ایکٹ

احکام قوانین نسبت رسم و رواج

۴ سنہ ۱۸۷۲ع متعلقہ عدالتہاے پنجاب میں یہہ صاف درج ہی کہ رسم و رواج متخاصمین متقدمہ پر (اگر وہ رسم و رواج اصول انصاف کے خلاف نہو یا جسکو قانون حکومت نے منسوخ نکر دیا ہو) عمل کرنا چاہیئے اور اسیطرح پر دفعہ یکم قانون معاہدہ یعني ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع میں اُن رسومات کي پابندي جائز کي گئي ہی کہ جو ایکٹ کے منشاء کے صریح خلاف نہوں دفعہ ۱۱۰ ایکٹ مذکور میں بھي رواج پر لحاظ رکھنا جائز رکھا ہی *

فیلڈ صاحب نے اپني کتاب لاجواب شرح ایکٹ ہذا میں نہایت خوبي کے ساتھہ یہہ بیان کیا ہی کہ دفعہ ۲ بنگال ریگیولیشن نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۲۵ع میں یہہ حکم درج ہی کہ جب کبھي کوئي صاف اور صریح

۶ دیکھو دفعہ ۴۹ — ایکٹ ہذا

۷ سدر لینڈ پریوي کونسل جج مقدمات صفحہ ۳۵۷

رواج نسبت اراضي دریا برد اور دریا برار کے مدت مدید سے جو ابتدا یاد سے باہر ہو بغرض انفصال اور تجویز حقوق مالکان اراضی ملحقہ کے جسکو ایک دریا ایک دوسرے سے علیحدہ کرتا ہو جاري ہو تو اسکا رواج تمام اُن نزاعوں کے تصفیہ کرنے میں جو کہ نسبت اراضي دریا برد و دریا برار کے مابین اُن فریق کے ہو جنکي بابت جائداد اُس رواج کی مطیع ہو متعلق اور حاوي ہوگا اور فیصلہ ایسے مقدمات کا حسب رواج مذکور قرار پاویگا — ضمن ۵ دفعہ ۴ قانون مذکور میں یہہ حکم ہی کہ وہ نزاعیں جو کہ نسبت ایسي اراضي کے ہوں جو کہ دریا برار سے حاصل ہوں اور جنکا قانون مذکور میں کوئي صریح ذکر نہیں عدالتیں اُس اعلیٰ شہادت کي جو کہ اُنکو بہم پہونچ سکے پابند ہونگي نسبت رواج مقام خاص کے اگر کوئي ایسا رواج نظارہ خاص سے متعلق ہو اور اگر نہو تو عدالتیں موافق اُصول عدل و اِنصاف کے عمل کریں ۔

نسبت اُن حقوق کے جو کہ صرف بوجہہ مدت تک عمل میں آنے کے قائم ہو جاتے ہیں اور وقت ایک حق جانو حاصل کردہ کی رہنے لگتے ہیں — یہہ بیان کیا

حصول حقوق آسایش

تصور ہی کہ حقوق آسایش مثل حق راہ اور حق مجرائے آب اور حق روشني اور حق ہوا وغیرہ مابہ‌النزاع رہتے تھے اور عدالتوں کو سخت دشواري پیش آتي تھي کہ ایسي حالتوں میں جبکہ ثبوت حاصل کرنے حق متنازعہ فیہ کا کسي مالک ذي اختیار سے موجود نہو تو کیا کریں —

اب دفعہ ۲۷ – ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع سے یہہ صاف ہو گیا ہی کہ کتنے زمانہ کے بعد محض استعمال ایک حق کا حق ملکیت قائم کردیتا ہی اور وہ دفعہ یہہ ہی :—

دفعہ ۲۷ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

جبکہ استحصال اور اِستفادہ روشني یا ہوا کا کسي مکان میں یا کسي مکان کے لیئے بلا مزاحمت بطور آسایش اور بطور اِستحقاق کے بلا فصل بیس برس تک ہوتا رہا ہو —

اور جس حال میں کہ کسي راستہ یا مجرائے آب سے یا کسي پانی کے فائدہ سے یا اور کسي شی آسایش سے (عام اِس سے کہ وہ بطور اثبات یا

سلب کے هو) بلا مزاحمت اور علانیہ کوئي شخص جو اُسکے اِستحقاق کا دعوي‌دار هو بطور آسایش اور حق کے بلا فصل بیس برس تک متمتع هوتا رها هو ـــ

تو حق اُس استحصال اور اِستفادہ روشني یا هوا یا راسته یا مجراے آب یا پاني کے فائدہ یا اور شی آسایش کا قطعي اور غیر زائل هوگا *

میعاد بمدت سالہ مذکورہ بالا میں سے هر ایک ایسي میعاد متصور هوگي جو اُس نالش کے رجوع هونے سے پہلے جس میں کہ دعوي متعلقه میعاد مذکور کي بابت نزاع هو دو برس کے اندر تک قائم رهنے کي صورت میں مؤثر هوتي هی *

شرح دفعہ ۲۷ — ایکت ۹ سنه ۱۸۷۱ع جسکي اوپر نقل هوئي اِس مقام پر لکھي جاتي هی *

لفظ بلا مزاحمت سے

یہہ مراد هی که وہ اِستفادہ مابه‌النزاع نہوا هو کیونکہ اگر اُسکي نسبت جھگڑے هوتے رهے هوں تو اِستحصال و اِستفادہ بلا مزاحمت نہیں تصور هو سکتا *

لفظ بطور آسایش

کوئي تعریف ایکت تمادي میں لفظ شی آسایش کي نہیں بیان کي لیکن یہہ راے صحیح معلوم هوتي هی کہ لفظ آسایش میں مویشي دوسرے کي زمین پر چرانا یا دوسرے کي زمین سے چکني مٹي کھودنا داخل نہیں هی اور وہ في نفسه اُسپر سے راسته چلنا داخل هی جب تک که ایسا حق بوجهہ ایک دوسري اراضي کے قبضہ کے نہو ـــ شرط قائم هونے حق آسایش کي یہہ هی کہ دو اراضي مختلف اور علیحدہ هوں ایک پر لواحق ملکیت قائم هوں اور دوسري پر صرف حق آسایش جسپر لواحق ملکیت قائم هوتے هیں اُس اراضي کو اراضي متبوع کہتے هیں اور اُسکو جسپر که حق آسایش هو اراضي تابع کہتے هیں اِسوجهہ سے کہ دوسري قسم کي زمین اول قسم کي زمین کي تابع هی کیونکہ بوجهہ حاصل هونے حق ملکیت اراضي متبوع کے اراضي تابع پر حق آسایش قائم هوجاتا هی اور یہہ امر ضرور هی کہ اراضي متبوع اور اراضي تابع مختلف اشخاص کي ملکیت هوں کیونکہ اگر دونوں اراضي ایک هي شخص کي ملکیت

ھوں تو کوئي حق آسایش قائم نہیں ھو سکتا اِسوجہہ سے کہ حق ملکیت میں حق آسایش شامل ھی — چنانچہ اگر مالک ایک مکان کا کرایہدار قریب کي اراضي کا ھو تو بیس برس تک اُسکا اپنے مکان میں اُس اراضي پر سے جسکا وہ کرایہدار ھی روشني حاصل کرنا کوئي حق نہیں بخشیگا اِس وجہہ سے کہ یہہ شرط ضروري ھی کہ روشني بطور حق آسایش کے حاصل ھوئي ھو اور حق آسایش صرف اُس صورت میں حاصل ھوتا ھی جبکہ دوسري اراضی کي نسبت جس سے کہ روشني حاصل ھوئي ھی کوئي حق ساتھ روشني کو حاصل نہیں ھوتا *

لفظ بطور اِستحقاق

اسکے معني یہہ ھیں کہ ایسا اِستفادہ کسي کي اِجازت سے نہو بلکہ بلا اِجازت و رضامندي کسي شخص کے اِستفادہ حاصل ھوا ھو — اگر کوئي اِستفادہ باجازت حاصل ھوا ھو تو وہ بطور اِستحقاق نہیں کہلایا جا سکتا *

لفظ بلا فصل

اِسکے معني یہہ ھیں کہ اگر اُس قسم کا فصل نہ ثابت ھو جسکا ذکر تشریح دفعہ ھذا میں مندرج ھی تو حق حاصل ھو جاوے گا یہہ امر ملحوظ رہے کہ بار ثبوت وقوع ایسی فصل کا ذمہ اُس شخص کے ھی جو کہ حق آسایش کے وجود سے اِنکار کرتا ھی اوسي طرح پر جس طرح پر کہ بار ثبوت اِس امر کا کہ قبضہ مخالفانہ نہیں ھی ذمہ اُس شخص کے ھی جو قبضہ مخالفانہ سے اِنکار کرتا ھی اور قابض کو بےدخل کرنا چاھتا ھی *

لفظ راستہ

دوسرے کي زمین پر راستہ چلنے کے اِستحقاق کے یہہ معني ھیں کہ وہ ایک لکیر کے طور پر راہ ھو اور کوئي ایسا حق کہ مویشي چرنے جانے کے وقت زمین پر پھیل کر اور تتر بتر ھوکر چلیں نہیں ھو سکتا کیونکہ اگر کوئي ایسا حق ھوتا تو اصل مالک زمین تابع اُسپر کاشت کرنے سے باز رھتا اور کوئي حق آسایش ایسا نہیں ھو سکتا کہ جس سے اصل مالک اراضي تابع کو اُسکي جائداد سے منفعت نہ حاصل ھو سکے اور جس سے اُسکي زمین بیکار ھو جاوے *

مالک اراضي متبوع کو حق آسایش صرف اِسقدر حاصل ہو سکتا هی که جس قدر سے اراضی تابع بالکل بیکار نهو جاوے [۸] *

هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا که ظاهر طور پر غیر کی زمین که سڑک یا بتیا یا پگڈنڈي کے مدت دراز تک بلا فصل استعمال کرنا اور بلا کسي اِجازت ضمني یا صریحي کے ایک قیاس اِس امر کا پیدا کرتا هی که وہ اِستعمال زمین کا بطور اِستحقاق کے تها [۹] *

اور ایک اور مقدمه میں عدالت مذکور نے یهه تجویز کیا که اُس صورت میں جبکه اِستعمال وقتاًفوقتاً مالک زمین نے جس پر سے که سڑک گئي هو روک دیا هو اور اپنی زمین پر قبضه کلي کرلیا هو تو وہ اِستعمال اراضی بغرض راہ باجازت مالک تصور هوگا نه بطور اِستحقاق کے [۱] *

اور ایک اَور مقدمه میں یهه اصول قرار پایا که اگر زید جو قریب رشته دار بکر کا هی ایک مکان میں رهتا هو جو که بکر کے مکان سے متصل هی اور بوجهه رشتهداري کے بکر زید کو اپني اراضي پر سے آنے جانے دیوے اور زید بیس برس سے زائد اُس راسته کو اِستعمال کرتا رها هو اَور بعد ازآن اپنے مکان کو ایک شخص مسمي عمرو کے نام بیع کرے تو ایسی صورت میں زید کو کوئی حق راہ بطور اِستحقاق کے نهیں حاصل هوا تها اور نه عمرو مشتري کو کوئي ایسا اِستحقاق راہ زید سے سکتا هی *

مدراس هائي کورت نے ایک مقدمه میں یهه تجویز کیا که حق

لفظ مجراے آب یا پانی کا فائدہ

اسایش نسبت ایسے پاني کے جو که بني هوئي نهر سے بهتا هو بمقابله گورنمنت کے ایسي هي وقعت رکهتا هی جیسي که بمقابله کسي شخص عام کے جو که مالک زمین کا هو [۲] *

---

۸ جگرناتهراے بنام جی درگاداس ویکلي جلد ۱۵ صفحه ۲۹۵

ضمیرعلي بنام درگاهم ویکلي جلد اول صفحه ۲۳۰ و جلد ۶ صفحه ۲۱۲

گوکلچند چودهري بنام تارمني چکربتي ویکلي جلد ۴ صفحه ۴۹

گنگاگوبند چاترجي بنام گوورچرن کرن ویکلي جلد ۸ صفحه ۲۶۹

۹ محمدعلي بنام جگل رامچندر ویکلي جلد ۱۴ صفحه ۱۲۴

۱ ملاڈین لوار بنام روکهي ویکلي جلد ۱۳ صفحه ۳۴۹

۲ دیکهو مقدمه بیني ماهو بنام کاليپرشاد ویکلي جلد ۱۳ صفحه ۳۱۴

اور ایک مقدمہ میں ھائي کورٹ کلکتہ نے یہہ اصول قایم کیا ھی کہ جو پاني زید کي زمین پر گرتا تھا اور اُسکے کٹھے میں جمع ھوتا تھا بکر کي زمین پر بطور سیلاب کے اُمڈ آتا تھا زید نے اس اراضي پر ایک منڈیر بنائي جس کي وجھہ سے بکر کي زمین پر پاني جانا بند ھوگیا تو یہہ قرار پایا کہ مدتوں تک بکر کا اُس سیلاب سے جو کہ زید کي اراضي پر سے اُس کي زمین پر آتا تھا استفادہ اُٹھانے سے کوئي حق اُس کو حاصل نہیں ھوتا اور یہہ کہ بکر زید کي منڈیر کے تڑوانے کي نالش نہیں کرسکتا ۳ لیکن ایک اور مقدمہ میں یہہ تجویز ھوا کہ زید کو بوجھہ امتداد زمانہ کے ایسا حق حاصل ھو سکتا ھی کہ ایسے تالاب سے جو کہ بکر کي اراضي میں واقع ھو پاني لیکر اپنے کھیتوں کي کاشت کرے اور نالش بمقابلہ بکر کے اگر وہ زید کو پاني لینے سے منع کرے دایر ھوسکتي ھی ۴ *

لهذا شي آسايش بطور اثبات يا سلب

شي آسایش بطور اثبات اُس کو کہتے ھیں کہ جس سے ایسا حق پیدا ھوتا ھی کہ جس کے نفاذ سے دوسرے کو کسي قسم کا ضرر ھو مثلاً ایک حق ھمسایہ کي زمین پر پرنالہ ڈالنے کا یا اُس پر سے آنے جانے کا اور جس حق کي نسبت نالش دایر ھو سکتي ھی — شي آسایش بطور سلب وہ ھیں کہ جن سے منفیہ طور پر حق قایم ھوتا ھو یا جن سے بالواسطہ ضرر پہونچتا ھو اور جن کے واسطے مالک زمین تابع کے حقوق ملکیت کو نسبت اراضي تابع کے کسي قدر حد قایم ھو مثلاً یہہ کہ وہ اپني زمین پر ایسي عمارت نہ بنا سکے جس کي وجھہ سے مالک اراضي متبوع کي روشني بند ھو جاوے — یہہ ظاھر ھی کہ کوئي بناء مخاصمت نسبت دوسري قسم کي آسایش کے یعني جو بطور سلب کے ھیں نہیں قایم ھوسکتي جب تک کہ کوئي فعل صادر نہو — اس دفعہ کے دیکھنے سے معلوم ھوتا ھی کہ وہ استفادہ جس کي وجھہ سے حق نسبت آسایش

۳ دیکھو مقدمہ بیني ساھو بنام کالي پرشاد ویکلي جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۳

۴ دیکھو مقدمہ مھرب لعل تیواري بنام تلسي داس چوبے راج ویکلي جلد ۸ صفحہ ۳۱۱ و رام تھل لعل بنام شیوناتھہ سنگھہ منفصلہ ھائیکورٹ الہآباد ۱۳ جنوري سنہ ۱۸۶۹ع

کے حاصل ہوا ہی کم سے کم بیس برس کے عرصه تک حاصل ہوتا رہا ہو اور دو سال کے اندر نالش دایر کرنے سے پہلے تک وہ استفادہ قایم رہا ہو اور تمثیل (ب) کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ اگر مابین دو سال قبل دایر ہونے نالش استفادہ حاصل نرہا ہو تو دعوی نا کامیاب ہوگا ـــ ضمیمه دوم ایکٹ ھذا کے دیکھنے سے سمجھہ میں نہیں آتا که اُس کے منشاء کو اس دفعه کے منشاء سے کیونکر متفق کریں کیونکه نمبر ۱۴۱ کي عبارت یہہ ہی کہ نالش واسطے استقرار کسي آسایش کے مابین دوازدہ سال ہوني چاہیئے اور میعاد حد سماعت محسوب ہوگي اُس تاریخ سے جب که اُس آسایش سے مدعي یا اُن اشخاص کا متمتع ہونا موقوف ہوا جن کي طرف سے وہ نالش کرے *

تشریح دفعه ۲۷ ـــ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع

از روے معني قرار دادہ دفعه ھذا کے کوئي امر داخل مزاحمت نہیں ہی الا اُس حال میں که دعویدار کے سوا کسي اَور شخص کے فعل سے مزاحمت ہونے کے باعث قبضه یا استعمال تمتع کا نه رہا ہو یا اُس مزاحمت سے اور اُس شخص سے جس نے که مزاحمت کي یا جس کي اجازت سے مزاحمت کي گئي مطلع ہونے کے بعد ایک سال تک اتباع یا سلوک اختیار کیا گیا ہو *

لفظ قایم نه رهنا

گو بار بار ایسي مزاحمت سے اور ایسے قبضه یا استفادہ کے قایم نه رہنے سے (جو مزاحمت یا قایم نه رہنا ایک سال سے کم ہو) نسبت ایام استعمال استفادہ جو بیس برس تک ہونا چاہیئے حسب شرایط تشریح ھذا کی خلل نہیں ڈالتا اِلا ایسي مزاحمت ثبوت اِس امر کا ہو سکتي ہی که حق آسایش کا بلا مزاحمت اِستفادہ نہیں اُٹھایا گیا *

لفظ مزاحمت

مزاحمت کے لیئے شرط ہی که بوجهہ فعل شخص غیر کے ہوئي ہو اگر کوئي شخص اپني مرضي سے اِستفادہ حق آسایش بند کردے تو وہ مزاحمت نہیں متصور ہو سکتي *

یہہ امر لازمي هي کہ مزاحمت کي خبر دعویدار حق آسایش کو

لفظ مطلع ہونا

پہونچی ہو کیونکہ حقوق آسایش اُس قسم کے نہیں هیں کہ جنکي هر وقت اور هر لمحہ ضرورت پڑتي ہو اور جب تک کہ شخص مستحق کو خبر نہ ملے في الحقیقت کوئي بناء مخاصمت کا وجود اُس کو معلوم نہیں ہو سکتا *

(الف) زید نے بوجہہ مزاحمت استحقاق راہ کے سنہ ۱۸۷۱ع

تمثیلات دفعہ ۲۷ ۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

میں نالش کي مدعاعلیہ نے مزاحمت سے انکار کر کے راہ کے استحقاق سے انکار کیا مدعي نے یہہ ثابت کیا کہ وہ استحقاق بلا مزاحمت اور علانیہ اُس کو حاصل تھا اور اُس نے اپنے استحقاق کا دعوي اِس بناء پر کیا کہ بطور آسایش اور حق کے بلا فصل یکم جنوري سنہ ۱۸۵۰ع سے یکم جنوري سنہ ۱۸۷۰ع تک منتفع ہوتا رہا هی اِس صورت میں مدعي مستحق ڈگري کا هی *

(ب) اِسیطرح کے مقدمہ میں کہ وہ بھی سنہ ۱۸۷۱ع میں دائر ہوا مدعي نے صرف اِس قدر ثابت کیا کہ وہ بطور مذکورہ بالا سنہ ۱۸۴۸ع سے سنہ ۱۸۶۸ع تک اُس حق سے منتفع ہوتا رہا هی اِس صورت میں نالش خارج کي جاویگي اِس واسطے کہ قائم رہنا اُس حق کے تمتع کا بوجہہ واقعي اِستفادہ کے رجوع نالش سے پہلے دو برس کے اندر تک ثابت نہیں کیا گیا هی *

مگر دیکھو ضمیمہ دوم ۔۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع نمبر ۱۴۶ جو کہ اِس سے نقیض هی *

(ج) اِسیطرح کي نالش میں مدعی نے ثابت کیا کہ وہ حق بلا مزاحمت اور علانیہ بیس برس تک اُس کو حاصل رہا مدعاعلیہ نے ثابت کیا کہ مدعي نے اُس بیس برس کے اندر ایک مرتبہ اِجازت اُس حق کے اِستفادہ کي چاہي تھي اِس صورت میں نالش خارج کي جاویگي *
کیونکہ مدعي کا استفادہ اِس تمثیل میں بطور اِجازت هی نہ بطور استحقاق کے *

لیکن بغرض سمجھنے دفعہ ۲۷ کے دفعہ ۲۸ ۔ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کا پڑھنا ضرور هی اور وہ یہہ هي :۔۔

مگر شرط یہہ ہی کہ جب کوئي زمین یا پاني جسکے اوپر یا جس سے منع یا حصول کسي آسایش کا بجز استحصال اور استفادہ روشني اور ہوا کے) ہوتا رہے ازروے یا بوسیلہ کسي حقیت کے ایک شخص کي حیات تک یا تاریخ عطا سے تین سال سے زیادہ میعاد تک اُسکے قبضہ میں ہو تو اُس آسایش کے حصول کي مدت مذکورہ قائم رہے اُس حقیت یا میعاد کے بیس برس کي میعاد مذکورہ بالا کے شمار میں اُس صورت میں محسوب نہوگي جبکہ دعوي کي نسبت اُس حقیت یا میعاد کے منقضي ہونے کے بعد تین برس کے اندر اُس شخص کے باوجود اُس اراضي یا پاني پر بروقت اُسکے منقضي ہونے کے استحقاق رکھتا تھا اعتراض نہ کیا ہو *

دفعه ۲۶ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

زید نے بغرض استقرار اِس امر کے نالش کي کہ وہ عمرو کي اراضي پر راستہ کا استحقاق رکھتا ہی اور زید نے یہہ ثابت کیا کہ وہ پچیس برس تک اُس حق سے متمتع ہوا تھا لیکن عمرو نے یہہ ثابت کیا کہ اُس عرصہ پچیس برس میں دس برس تک ہندہ ایک بیوہ متوفیہ قوم ہنود کي اراضي کي حقیت حین حیات رکھتي تھي اور ہندہ کي وفات پر عمرو اراضي مذکور کا مستحق ہوا اور ہندہ کي وفات کے بعد دو برس کے اندر زید کے استحقاق کي نسبت اُسنے اعتراض کیا تو اُس صورت میں نالش خارج کیجاویگي اِسواسطے کہ زید نے بلحاظ احکام دفعہ ہذا کے صرف پندرہ برس تک تمتع اِس استحقاق کا ثابت کیا *

تمثیل دفعہ ۲۸ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع

دفعه ۱۴ واقعات جنسے ذہن کي کسي حالت کا ہونا مثلاً ارادہ یا علم یا نیکنیتي یا غفلت یا بے احتیاطي یا ناراضمندي یا رضامندي کا ہونا نسبت کسي خاص شخص کے ظاہر

واقعات جنسے کہ حالت ذہني یا جسماني ظاہر ہو واقعات متعلق ہیں

ہوتا ہو یا موجودگی کسی حالت جسم یا
جسم کی قوت حسی کی ظاہر ہوتی ہو
واقعات متعلقہ ہیں جس حال میں کہ فلاں
یا جسم یا جسم کی قوت حسی کی اُس
حالت کا موجود ہونا واقعہ تنقیحی یا واقعہ
متعلقہ ہو *

مطابقہ کرو ضمن ۲ دفعہ ۱۱ ایکٹ ہذا کو اس دفعہ سے — اُس ضمن
میں ذکر اُن انتقالوں کا جو متعلق حالت ذہنی یا جسمی کے ہیں مندرج
ہیں *

تشریح — جس واقعہ متعلقہ سے وجود
ذہن کی حالت متعلقہ مقدمہ کا ثابت ہوتا
ہو اُسکے واسطے یہہ ضرور ہی کہ وہ اُس
حالت کے وجود کو نہ بالعموم ثابت کرے
بلکہ بلحاظ خاص امر نزاعی کے *

گو ایسی نزاعوں میں جنمیں کہ بحث حالت ذہن کسی شخص
کی ہو طریق عمل غیر شخصوں کا نسبت اُس شخص کے بذاتہ شہادت
سنی سنائی ہی اور قابل ادخال نہیں تاہم خود شخص مذکور کا عمل درآمد
(جس سے کہ وہ اثر جو کہ اُس طریق عمل اشخاص غیر سے شخص مذکور
پر پیدا ہوا ہو واضح ہوتا ہو) شہادت قابل ادخال ہی اور طریق عمل
اشخاص غیر کا جبکہ خود اُس شخص کے طریق عمل سے متعلق ہو داخل
ادخال شہادت ہی — گوڈنو صاحب نے اپنی کتاب قانون شہادت میں
ایک نظیر مقدمہ منفصلہ عدالت انگلستان کا حوالہ دیا ہی اور اُس میں
ایک بڑے لائق جج کی رائے پر استدلال کیا ہی جس میں وہ صاف طور

پر یہہ امر تجویز ہوا ہی کہ کونسي شہادت نسبت عمل درآمد اشخاص غیر کي بابت حالت ذہني کسي شخص خاص کے داخل ہوسکتي ہی —
اُس مقدمہ میں یہہ امر تنقیح طلب تھا کہ آیا ایک موصي بوقت لکھنے ایک وصیتنامہ کے صحیح العقل تھا یا نہیں اِس امر کي بحث تھي کہ آیا وہ خطوط جو اشخاص غیر نے اُس اثناء میں اُس شخص کو لکھے تھے اِس امر کي شہادت میں پیش ہوسکتے ہیں یا نہیں کہ وہ شخص اُس زمانہ میں صحیح العقل تھا — اُس مقدمہ کے فیصلہ میں لائق جج نے یہہ بیان کیا کہ :—

"اِس مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ ہے کہ آیا موصي بروقت لکھنے وصیت نامہ کے ایک شخص صحیح العقل اور سالم الحواس تھا کہ اُس کي وصیت جاری رکھي جاوے یا نہیں واسطے تنقیح کرنے اِس امر کے میری راے یہہ ہی کہ ہر چیز جو کہ اُس اثناء میں جبکہ وصیت نامہ تحریر ہوا موصي نے کہي ہو لکھي ہو یا کي ہو سب سے اعلی درجہ کی شہادت اُس کي حالت ذہني کي کیفیت دریافت کرنے کے لیئے ہی — اور اُسکي بہ نسبت دوسرے درجہ کي شہادت ہر وہ چیز ہی جو کہ اور لوگوں نے جو اُس تک رسائي رکھتے تھے اُس اثناء میں اُس سے کہي ہو اُس کو لکھي ہو یا اُسکے ساتھہ کي ہو کیونکہ طریق عمل اور شخصوں کا اُس خود شخص کے طریق عمل سے نہایت اتصال رکھتا ہی لیکن اس دوسري قسم کي شہادت کے ادخال کے لیئے یہہ شرط لازمي ہی کہ جو کچھہ اوروں نے اُس شخص سے کہا ہو یا اُس کو لکھا ہو یا اُس کے ساتھہ کیا ہو اُس شخص کے علم تک پہونچ گیا ہو — کیونکہ ایسے امور جو کہ اوروں نے کیئے ہوں لیکن اُس شخص کے کان تک (جسکي کہ فہم اور حالت ذہن کي نسبت بحث ہی) نہ پہونچے ہوں اور وہ امور جو کہ اوروں نے اُس کو لکھے ہوں لیکن اُس تک نہ پہونچے ہوں یا وہ امور جو کہ اوروں نے اُس کے ساتھہ کیئے ہوں لیکن اُن امور کے کیئے جانے کا اُس کو علم نہ ہوا ہو اُن امور کي نسبت میري یہہ راے ہی کہ ایسا کہنا یا لکھنا یا کرنا صرف بطور کہنے والے یا لکھنے والے یا کرنے والے [illegible] ہوسکتا ہی اور چونکہ ایسي راے اُس وقت جبکہ ظہور پذیر [illegible] ظاہر نہیں کي گئي تھي اور نہ اُس پر طرفین کي جرح [illegible]

ملا تھا اس لیئے شہادت میں قابل ادخال نہیں تصور کی جاسکتی ہے میں اس لیئے اجازت نہیں دے سکتا کہ شہادت بابت ایسے ضرور عمل استعمال خبر کے جو طریق عمل اُس سمصی کے علم تک نہ پہنچا ہو داخل کیجاوے " *

یہہ امر قابل بیان ہی کہ بیانات ایک شخص کے جسدکی حالت ذہنی کی بحث ہو کو بطور ذکر اُس نے خود بیان ستا ہو قابل ادخال ہیں کیونکہ ایسے بیانات اُس کی حالت ذہنی کے مدرتی نتائج ہیں مثلاً کوئی بیمار شخص اپنی علامت کا حال کسی سے بیان کرے تو وہ بیان شہادت میں داخل ہو سکتا ہی *

تمثیلات

(الف) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُسنے مال مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا اور یہہ ثابت ہوا کہ اُسکے پاس ایک خاص شی مسروقہ ہی *

پس یہہ واقعہ کہ اُسیوقت اُسکے پاس اور کئی اشیاء مسروقہ بھی تھیں واقعہ متعلقہ ہی اِسواسطے کہ اُس سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ وہ ہر شی اور تمام اشیاء کو جو اُسکے پاس تھیں مسروقہ جانتا تھا *

(ب) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُسنے فریباً دوسرے شخص کو ایک سکہ منقلب حوالہ کیا جسے اوس وقت کہ وہ سکہ اوسکے پاس آیا منقلب جانتا تھا *

یہہ واقعہ کہ بر وقت اُسکی حوالگی کے اوسکے پاس اور کئی سکے منقلب تھے واقعہ متعلقہ ہی *

تمثیل (الف) اور تمثیل (ب) میں جو نسبت ادخال شہادت کے لکھا گیا ہے اِسقدر بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ثبوت کامل اس امر کا ہونا چاہیئے کہ جو چیزیں قبضہ میں پائی گئیں وہ مسروقہ

هوں اور یهه که سکه جو قبضه میں پایا گیا وه سکه منقلب هی اور بلا ثبوت شی کے مسروقه هونے یا سکه کے منقلب هونے کے وجوه اُن اشیاء یا سکه کا قابل ادخال شهادت واسطے بغرض ثابت کرنے غرض کے تهی ان کی ثبوته ممکن هو که وه اشیاء ذکر ثانی سے منسوب کی گئی هوں اور نیز نفسه اُنکے قبضه سے کوئی شهادت متعلقه نهیں نکلتی *

مثال (ب) دفعه هذا سے مثال (ج) دفعه 15 — ایکٹ هذا کا مقابله کرو *

(ج) زید نے عمرو پر اس نقصان کي نالش کي جو اوسکو عمرو کے کتے سے هوا تها جسے عمرو کٹکهنا جانتا تها *

یهه واقعات که اُس کتے نے پهلے حامد، محمود سمعون کو بهي کاٹا تها اور اُنهوں نے عمرو سے اِسبات کي شکایت کي تهي واقعات متعلقه هیں *

(د) بحث اِس امر کي هی که زید ایک هنڈي کا سکارنے والا یهه بات جانتا تها یا نهیں که نام اُس شخص کا جسکو روپیه ملنا چاهیئے جهوٹا هی *

یهه واقعه که زید نے اور هنڈیاں اُسیطرح کي لکهي هوئي قبل آزآنکه اور هنڈیاں در صورت اصلیت اُس شخص کے جسکو روپیه ملنے والا هو زید کے پاس بهیجي جاسکتیں سکار دي تهیں واقعه متعلقه هی اِسواسطے که اُس سے یهه بات ظاهر هوتي هی که جسکو روپیه ملنے والا هی اُسکے شخص فرضی هونے سے زید آگاه تها *

(ه) زید پر یهه اِلزام رکها گیا که اسنے عمر کي بدنامي کرنے کے اراده سے ایک مضمون اِفترا آمیز چهاپ کر عمر کا اِزاله حیثیت عرفي کیا *

یہہ واقعہ کہ زید نے پہلے بھي اشتہارات بہ نسبت عمرو کے جنسے اُسکي بدخواهی بہ حق عمرو پائي جاتي تهي مشتہر کیئے تھے واقعہ متعلقہ تھی کیونکہ اُس سے زید کي یہہ نیت پائي جاتي تھی کہ اُس خاص اشتہار متنازعہ فیہ کے چھاپنے سے عمرو کي بدنامي هو *

یہہ واردات کہ اُس سے پہلے کوئي نزاع مابین زید اور عمرو کے نہ تھي اور زید نے اعادہ اُس امر متنازعہ فیہ کا کیا جو کہ اُسنے سنا تھا واقعات متعلقہ نہیں کیونکہ اُنسے یہہ ظاهر ہوتا هے کہ زید کي نیت میں عمرو کو بدنام کرنا نہ تها *

(و) زید پر عمرو نے اِس بات کي نالش کي کہ اُسنے عمرو سے فریباً بیان کیا تھا کہ بکر ایک شخص مالدار هے اور اِس بات سے عمرو کے دل میں بکر کا اعتبار پیدا هوا جو کہ ایک شخص دیوالیہ تھا اور عمرو کو اُس سے نقصان هوا *

یہہ واقعہ کہ جس وقت زید نے بکر کا مالدار هونا بیان کیا تھا بکر کو اُسکے همسائے اور وہ اشخاص جو اُس سے داد ستد رکھتے تھے مالدار سمجھتے تھے واقعہ متعلقہ هے کیونکہ اُس سے یہہ ظاهر هوتا هے کہ زید نے وہ بیان نیک نیتي سے کیا تھا *

(ز) زید پر عمرو نے اُس کام کي مزدوري کي نالش کي جو اُسنے زید کے گهر میں بکر ایک ٹھیکہ دار کے کہنے سے کیا تھا *

زید کا عذر یہہ ھی کہ عمر کا ٹھیکہ بکر سے تھا *

یہہ واقعہ کہ زید نے بکر کو اُس کام کا روپیہ ادا کردیا واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے یہہ ثابت ھوتا ھی کہ زید نے بہ نیک نیتی اُس کام کا اهتمام بکر کو سپرد کیا تھا پس بکر کو وہ منصب حاصل تھا کہ وہ خود اپنی طرف سے عمرو کی ساتھہ معاملہ کرے اور وہ بطور کارندہ زید کے نہ تھا *

(ح) زید پر الزام بد نیتی سے تصرف بیجا مال کا جو اُسنے پایا تھا کیا گیا اور اُس مقدمہ میں بحث یہہ ھوئی کہ بر وقت تصرف کے اُسنے نیک نیتی سے یہہ بات باور کی یا نہیں کہ اصل مالک اِس مال کا نہیں مل سکتا ھی *

یہہ امر واقعہ کہ اشتہار اُس مال کے گم ھو جانے کا اُس مقام پر کیا گیا تھا جہان کہ زید تھا واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ زید نے نیک نیتی سے یہہ باور نہیں کیا کہ مال کا اصل مالک نہیں مل سکتا ھی *

یہہ امر واقعہ کہ زید کو معلوم تھا یا اِس امر کے باور کرنے کی وجہہ تھی کہ بکر نے اُس مال کے گم ھوجانے کا حال سنکر فریباً اشتہار کیا تھا اور یہہ چاھا تھا کہ جھوٹا دعوی اُسپر قائم کرے واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ اُس اشتہار کے حال سے زید کا

واقف هونا باعث اُسکي نیک نیتي کے ابطال کا نهیں هی *

(ط)　زید پر یهه نالش هوئي که اُسنے عمرو کو هلاک کرنے کے اراده سے گولي چلائي ـــ پس زید کا اراده ثابت کرنے کے لیئے جائز هی که یهه واقعه ثابت کیا جائے که زید نے پیشتر عمرو پر گولي چلائي تهي *

(ي)　زید پر یهه نالش کي گئي که اُسنے عمرو کو دهمکي کے خطوط لکهی تهی جائز هی که جو دهمکي کے خطوط زید نے عمرو کو پیشتر لکهی تهی وه ثابت کیئے جائیں تا که اُنسے خطوط کا منشاء ظاهر هو *

(ک)　بحث اِس امر کي هی که زید اپني زوجه هنده پر تشدد کرنے کا قصوروار هی یا نهیں *

اُس تشدد مبینه سے ذرا پهلے یا پیچهے ان دونوں کے باهم جو کلام خصومت آمیز هوئے وه واقعات متعلقه هیں *

(ل)　بحث اِس امر کي هے که زید کي وفات زهر سے هوئي یا نهیں *

جو بیانات که زید نے اپني بیماري میں نسبت بیماري کي علامات کے کیئے واقعات متعلقه هیں *

(م)　بحث اِس امر کي هی که جس وقت زید کي زندگي کا بیمه کیا گیا اُسکي تندرستي کا کیا حال تها *

جو بیانات که زید نے اپني تندرستي کي نسبت اُسی زمانه میں یا اُسکے قریب کیئے واقعات متعلقه هیں *

(ن) زید نے عمرو پر یہہ نالش کي کہ اُسنے کرایہ کي ایسي گاڑي اُسکے واسطے نہیں دي جو عقلاً سواري کے لائق تھي اور اِس سبب سے زید کو ضرر جسماني پہونچا *

یہہ واقعہ کہ عمرو سے اَوْر اوقات پر اُسي گاڑي کے ناقص ہونے کا ذکر کیا گیا تھا واقعہ متعلقہ ھی *

یہہ امر واقعہ کہ عمرو عادتاً کرایہ پر گاڑیوں کے دینے میں احتیاط نہیں کیا کرتا تھا واقعہ غیر متعلقہ ھی *

(س) زید کي تجویز اِس علت میں ہوئي کہ اُسنے عمرو پر عمداً گولي چلا کر اُسکا قتل عمد کیا *

یہہ واقعہ کہ زید نے اور اوقات پر عمرو پر گولي چلائي تھي واقعہ متعلقہ ھی کیونکہ اُس سے زید کا ارادہ عمرو پر گولي چلانے کا پایا جاتا ھی *

یہہ واقعہ کہ زید لوگوں پر اُنکے قتل عمد کے ارادہ سے گولي چلایا کرتا تھا واقعہ غیر متعلقہ ھی *

(ع) زید کي تجویز بعلت ایک جرم کے ہوئي *
یہہ واقعہ کہ اُسنے کچھہ کہا تھا جس سے اُس خاص جرم کے اِرتکاب کا ارادہ ظاہر ہوتا تھا واقعہ متعلقہ ھی *

یہہ واقعہ کہ اُسنے کچھہ کہا تھا جس سے اُس قسم کے جرائم کے اِرتکاب کا عموماً اُسکا میلان خاطر پایا جاتا ھی واقعہ غیر متعلقہ ھی *

دفعه ۱۵ جب نسبت کسي فعل کے بحث اِس امر کي هو که وه فعل اتفاقي تها يا ارادي تو يهه واقعه که وه فعل جزو اُسي طرح کے چند افعال کا تها جن میں سے هرِ ایک سے فاعل اُس فعل کا تعلق رکهتا تها واقعه متعلقه هی *

واقعات جنسےکه ارادي يا اتفاقي هونا افعال کا معلوم هو

دفعه هذا اُسي اصول پر مبني هی که جسپر دفعه ۱۴ — ایکٹ هذا هی — اور دفعه هذا میں جو متواتر افعال کي نسبت شهادت متعلق قرار دي گئي هی وه اِس وجهه سے هی که عقل انساني يهه امر قبول نهيں کرتي که متواتر افعال ایک هي قسم کے اتفاقيه هوں اور تجربه انساني سے يهه امر بعيد هی که ایسے افعال جنسے که اُس فعل کے کرنےوالے کا کچهه فائده نکلے محض اتفاقي هوں اور اتفاق سے متواتر صادر هوتے هوں • مثلاً اگر کسي بهي کهاته میں پانچ چهه جگهه غلطي هو اور هر غلطي ایسي هو که جس سے بهي کهاته والے کا فايده هو تو ایسا تواتر مضرنیت مالک بهي کهاته کے هی لیکن اگر اُن غلطیوں میں سے چند مفید هوں اور چند مضر هوں تو گو وقعت بهي کهاته میں کچهه فرق هو لیکن في نفسه تواتر غلطیوں سے نیت مالک بهي کهاته پر چنداں الزام نهيں آتا *

تمثیلات

(الف) زيد پر الزام اس بات کا رکها گیا که اُس نے اپنا گهر اس واسطے جلا دیا که جس روپیه پر اُس نے بیمه اُس گهر کا کیا تها وه اُس کو مل جائے *

یهه واقعات که زید متواتر چند مکانات میں رها اور هر ایک کا اُن میں سے بیمه کیا گیا تها اور اُن میں سے هر ایک میں آگ بهي لگي اور هر مرتبه آگ لگنے کے بعد زید نے بیمه کے کارخانه هاے جداگانه سے روپیه وصول کیا واقعات متعلقه هیں کیونکه اُن سے یهه بات ظاهر هوتي هی که سب مرتبه آگ کا لگنا اتفاقي نه تها *

(ب) زید عمرو کے قرضداروں سے روپیه وصول کرنے پر مامور تها اور زید کي یهه خدمت تهي که جو روپیه وصول کرے وه ایک بهي میں داخل کرلیا کرے زید نے کچهه روپیه داخل کیا جس سے معلوم هوتا هی که اُس نے ایک مرتبه جتنا که در حقیقت وصول کیا تها اُس سے کم لکها هی *

اس مقدمه میں بحث اس امر کي هی که یهه داخله دروغ اتفاقي تها یا ارادي *

یهه امر واقعه که دوسرے داخلے جو زید نے اُس کتاب میں کیئے دروغ هیں اور هر داخله میں فائده زید کا هی واقعه متعلقه هی *

(ج) زید پر یهه الزام رکها گیا که اُس نے عمرو کو فریباً ایک منقلب روپیه دیا *

اس میں بحث اس بات کي هی که اُس روپیه کا دینا ایک امر اتفاقي هی یا نهیں *

یهه واقعات که عمرو کو حواله کرنے سے تهوڑے عرصه پهلے یا پیچهے زید نے منقلب روپیه بکر اور خالد اور واحد

کو بھي ديئے تھے واقعات متعلقه هيں اس واسطے که
اُن سے يهه بات ظاهر هوتي هی که عمرو کو منقلب
روپيه کا دينا اتفاقي نه تھا *

اُس تمثيل کا مقابله کرو تمثيل (ب) دفعه ۱۴ ايکٹ هذا سے *

دفعه ۱۶ جب يهه بحث هو

وجود سلسله کار و بار کب واقعه متعلقه هی

که ايک خاص فعل کيا گيا تھا يا نهيں تو وجود کسي سلسله کار و بار کا جسکے مطابق وه فعل خواهي نخواهي کيا جاتا واقعه متعلقه هی *

في الحقيقت يهه دفعه مبني هی ايک قياس پر يعني يهه که جب يهه امر ثابت هو جاوے که هميشه حسب دستورالعمل کوئي کام اس طرحپر هوتا هی تو اُس سے بادي النظر ميں يهه نتيجه نکلتا هی که کسي خاص حالت متنازعه ميں بھي ويسا هي هوا هوگا — مثلاً دفعه ۱۱۴ — ايکٹ هذا ميں عدالتوں کو صاف اجازت هی که نسبت سلسله کار و بار کے قياس قائم کرليں اور تمثيلات دفعه هذا سے معلوم هوتا هی که کس قسم کي حالتوں ميں ايسا قياس قائم هو سکتا هی — مثلاً اگر سلسله کار و بار يهه ثابت هو که کسي شخص کا نوکر اُس شخص کے خطوط ڈاک خانه سے لايا کرتا تھا تو اگر يهه ثابت هو جاوے که اُس نوکر کو وه چٹھي حواله کي گئي تو بادي النظر ميں يهه قياس هو سکتا هی که اُس نوکر نے اُس خط کو اپنے آقا کو ديديا هوگا اور اِسيطرح پر اگر سلسله کار و بار يهه ثابت هو که نوکر خطوط ڈاک خانه ميں ليجاکر ڈالتا هی تو اگر يهه ثابت هو جاوے که کوئي خاص خط نوکر کو ديا گيا تھا تو بادي النظر ميں ثبوت اُس خط کے ڈاک ميں پڑنے کا هوگا — ليکن اس امر کا تنقيح کرنا که سلسله کار و بار کے کيا معني هيں اور آيا کوئي نتيجه معتدبه بغرض شهادت ايسے سلسله کار و بار سے حاصل هوتا يا نهيں بالکل حاکم عدالت کي راے پر منحصر هی *

چنانچه ایک ایسے مقدمہ میں جس میں یہہ امر تنقیح طلب تھا که ایک خاص کرایہدار سے مالک مکان کو ماهواري کرایه واجب‌الادا هوتا تها یا ششماهي تو شهادت اِس امر کي که اُس خاص مالک مکان کا همیشه یہہ دستور تها که اپنے اور کرایہداروں سے ماهواري کرایه لیتا تها قابل ادخال نہیں تصور کي گئي گو ایسي شہادت اِس دلیل پر پیش کرني چاهیئے تهي که ایک مالک مکان جس طرح پر اوروں سے کرایه لیتا هی اوسیطرح پر اِس خاص شخص سے بهي لیتا هوگا *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي هی کہ ایک خاص خط روانہ کیا گیا تھا یا نہیں *

یہہ واقعات کہ دستور معمولي کارو بار کا یہہ تها کہ تمام خطوط جو ایک خاص جگہہ میں رکھے جائیں وہ ڈاکخانہ میں پہونچا دیئے جاویں اور وہ خط بهي اُس جگہہ رکھہ دیا گیا تها واقعات متعلقہ هیں *

(ب) بحث اس امر کي هی کہ ایک خاص خط زید کے پاس پہونچا یا نہیں *

یہہ واقعات کہ وہ خط حسب معمول ڈاک میں ڈالا گیا اور ڈاکگهر سے واپس نہیں آیا واقعات متعلقہ هیں *

اقبال

دفعہ ۱۷ اقبال وہ بیان زباني یا دستاویزي هی جس سے کسي واقعہ تنقیحي یا واقعہ

تعریف اقبال

متعلقہ پر کسي طرح کا استدلال کیا جائے اور وہ بیان کسي شخص نے اُن حالات میں کیا ہو جنکا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہی *

جو تعریف دفعہ ہذا میں لفظ اقبال کی بیان ہوئي ہی وہ تعریف جب تک کہ کل دفعات دفعہ ہذا سے اکتیسویں دفعہ تک نہ پڑھي جاویں نا کافي ہی لیکن پوري اور حاوي تعریف اقبال کي بیان کرنا مشکل معلوم ہوتا ہی — میرے نزدیک تعریف اقبال کي یوں ہو سکتي ہی :—

دوسري تعریف اقبال کي

اقبال وہ بیان واقعہ تنقیحي یا واقعہ متعلقہ کا ہی کہ جسکے ذریعہ سے اُس شخص کے مقابلہ میں جس نے وہ بیان کیا ہو ایک حجت الزامي نسبت اوس واقعہ کے قائم ہو سکے *

شرح دفعہ ۸ — ایکٹ ہذا میں یہہ امر بیان ہو چکا ہی کہ بعض صورتوں میں طریق عمل وقعت اقبال کي رکھتا ہی لیکن ایکٹ ہذا میں اقبال کي اصطلاح میں طریق عمل داخل نہیں رکھا اور اقبال صرف دو قسم کا قرار دیا ہی ایک دستاویزي جیسے بہي کھاتہ کسي شخص کا (کیونکہ تعریف دستاویز مندرجہ دفعہ ۳ میں بہي کھاتہ دستاویز ہی) دوسرے زباني جیسے بیان جو کہ کسي شخص نے کیا *

لیکن شہادت نسبت ایسے طرز عمل کے حسب منشاء دفعہ ۸ داخل ہوسکتي ہی اور عدالت اُس سے نتیجہ نکال کر راے قایم کرسکتي ہی *

اقبال شہادت باواسطہ ہی اُس کي تمثیل

في الحقیقت اقبال کوئي شہادت بلا واسطہ سچے ہونے اُس امر کے جس کا کہ اقبال ہی نہیں ہی بلکہ اقبال کو سني سنائي شہادت کي ایک قسم تصور کرنا چاہیئے — مثلاً زید نے بکر کے روبرو اقبال کیا کہ موضع اسلام پور میں نے پانچ ہزار روپیہ کو ہندہ سے خریدا ہی — عمرو نے زید مشتري اور ہندہ بایعہ پر شفع کي نالش کي اور زید نے جواب دعوی میں بیان کیا کہ موضع مذکور کي قیمت نو ہزار روپیہ دیے

گئي هی اب عمرو مدعي نے بغرض ثبوت اس امر کے کہ واقعي قیمت پانچ هزار روپیہ زید نے هندہ کو دیئے تھے بکر کو بطور گواہ کے طلب کیا — موافق قاعدہ عام قانون شہادت کے بیان بکر کا کہ زید سے اُس نے پانچ هزار روپیہ قیمت هونا سنا هی سني سنئي شہادت هی اور قابل ادخال نهوتي اس وجهه سے کہ اول تو یهه ضرور نہیں کہ زید نے بکر کے سامنے اقبال کیا تو سچ کہا هو — دوسرے یهہ کہ اقبال زید جو کہ بکر کے سامنے کیا گیا بلا حلف تھا — تیسرے یہہ کہ اُس بیان پر کوئي جرح کا موقع نهیں ملا تھا — لیکن منشاء قانون میں بکر کي شہادت کو قابل ادخال قرار دیا هی اس اصول پر کہ کوئي شخص کبھی اپنے مضر بات نهیں کہتا اور اس وجهہ سے جو اور شہادت کي صداقت کے دریافت کرنے کے لیئے قواعد مقرر کیئے گئے هیں اس سے متعلق نہیں کیئے گئے اور اس کي وجهہ یهہ هی کہ جب کہ ایک شخص خون ایک امر کہ جو نہ اُس کے مضر هی تسلیم کرتا هی تو اوروں کو کیا غرض کہ اُسکی صداقت پر شک کریں — اکثر ایسا هوتا هی کہ اقبال کرنے کے وقت شخص اقبال کنندہ کو یهہ یقین نہیں هوتا کہ وہ اپنے مضر بات بیان کرتا هی بلکہ اُس کے خلاف یقین هوتا هی لیکن تاهم وہ شہادت قابل ادخال تصور کی گئي هی اور زید مشتري کا اقبال مذکور بمقابلہ اُسکے قابل ادخال شہادت هی — واضح رهے کہ اثر ایسے اقبال کا مضر اقبال کنندہ کے هونا ضرور هی ورنہ اُس کي نسبت شہادت داخل نهوگي سوائے اُن صورتوں کے جن کي تصریح دفعہ ۲۱ ایکٹ هذا کي ضمن ۱ و ۲ و ۳ میں کي گئي هی — جب کہ کوئي اقبال ثابت کرنا منظور هو تو اُس کل اقبال کي شہادت لیني چاهیئے گو ایک جزو اُس کا مضر هو اور ایک مفید کیونکہ جب تک کہ پورا بیان نہ سنا جائے اُس جزو کے جو کہ اُس کے مضر هی پورے معني سمجهہ میں نہیں آسکتے گو یهہ ضرور نہیں کہ تمام بیان پر پورا یا برابر اعتبار هو *

اقسام اقبال

اقبال دو قسم کے هیں ایک وہ کہ مقدمات دیواني سے تعلق رکھتے هیں اور دوسرے وہ جو کہ مقدمات فوجداري سے علاقہ رکھتے هیں یعني بیانات ملزم جو اُس کے مقابلہ میں بغرض شہادت جرم پیش کیئے جاتے هیں — دیواني کے اور

فوجداري کے اقبال میں بہت فرق هی اور اقبال فوجداري کي وقعت اقبال دیواني سے بہت زیادہ هی یہاں تک کہ قانوناً صرف بیان ملزم پر عدالت فوجداري جرم کو ثابت تصور کرکے سزا دیدیتي هی چنانچہ دفعہ ۳۲۴ ضابطہ فوجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع میں یہہ لکھا هی کہ :—

اگر شخص ملزم ایسي عدالت کے روبرو کسي جرم کے ارتکاب کا اقبال کرے جو اُس جرم کے تجویز کرنے کي مجاز هو تو وہ عدالت اُسي کے اقبال کي بناء پر اُس کو مجرم قرار دے سکتي هی *

دفعہ ۳۲۴ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع

اور حسب منشاء ضابطہ دیواني کے جب عدالت اُس صورت میں جبکہ مدعاعلیہ اقبال کرتا هی ڈگري صادر کرتي هی تو وہ اس اصول پر نہیں هی کہ دعوی ثابت هی بلکہ اس اصول پر هی کہ جب مدعاعلیہ خود ایک ذمہ‌داري اپنے ذمہ قبول کرتا هی تو في نفسہ وہ اقبال کافي وجہہ قایم هوجانے اُس ذمہ داري کي هی اور ظاهرا معلوم هوتا هی کہ منشاء دفعہ ۵۸ — ایکٹ هذا جس میں واقعات مسلمہ کا ذکر هی متعلق کارروائي هاے دیواني کے هی — لیکن اقبال فوجداري سے اگر ثبوت جرم تصور نہوتا تو سزا اس وجہہ سے نہ مل سکتي کہ کسي رعایا کے ناحق قید هو جانے سے عملداري کا نقصان هی اور دیواني کي ڈگري هو جانے سے صرف مدعاعلیہ کا نقصان هوتا هی نہ راج کا — اور یہہ قاعدہ اس وجہہ سے قایم کیا گیا هی کہ یہہ غالب قیاس هوتا هی کہ کوئي بے جرم شخص اپني زندگي یا آزادي یا حرمت کو ایک ایسے بیان سے جو کہ جھوٹ هو خطرہ میں نہیں ڈالتا اور قانون نے اس بات کي خاص احتیاط کي هی کہ اقبال فوجداري بوجہہ کسي دھمکي یا اقرار یا کسي اور دباؤ ناجایز کے نہ کیا گیا هو [۵] اور آیندہ ایکٹ هذا میں بھي ایسے اقبالات فوجداري جن کا هونا کافي احتیاط سے کیا جانا نہ معلوم هو غیر متعلق قرار دیئے گئے هیں [۶] *

اقبال دیواني

---

۵ دیکھو دفعہ ۱۲۰ سے ۱۲۲ تک و دفعہ ۱۸۴ و ۱۹۳ و دفعہ ۳۴۲ سے دفعہ ۳۴۹ تک ضابطہ فوجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع

۶ دیکھو دفعہ ۲۴ سے دفعہ ۳۰ — ایکٹ هذا تک

لیکن یہہ امر ملحوظ رهنا چاهیئے که اقبال فوجداري کے معني

اقبال فوجداري

صرف یہہ هیں که ملزم خود اپني زبان سے بیان کرے که اُسنے جرم کیا اور ایسے اقبالات جو که متعلق اُن افعال ملزم کے هیں جنمیں که نیت جرم داخل نهیں هي وه گو مقدمات فوجداري میں کیئے گئے هوں اقبال فوجداري نهیں هیں -- مثلا ایک مقدمه میں جسمیں که ملزم پر جرم تصرف بیجا مجرمانه کا الزام لگایا گیا تھا توملزم کے کارنده مجاز کا اقبال نسبت وصولیابي روپیه کے صرف اِس امر کي شهادت تصور کیا گیا که روپیه اُسکے کارنده نے وصول پایا — اور اِس امر کي شهادت میں که روپیه ملزم کے هاتهه میں پهنچا اگر وه اقبال پیش کیاجاتا تو منظور نهوتا — جج نے اِسکي نسبت یہه تجویز کیا که "سب سے اول امر اِس مقدمه میں یہه هي که مدعاعلیه کے کارنده مجاز کے هاتهه میں روپیه پهنچا اِسکے ثبوت میں اقبال دیواني بهي داخل هوسکتا هي کیونکه امر واقعه کا اثبات مقدمه فوجداري کا هو یا دیواني کا ایک هي طرح پر هوتا هي — گو مدعاعلیه کے کارنده مجاز کا روپیه وصول پانا مدعاعلیه کو بمقدمه دیواني ذمهدار کرتا هي لیکن مقدمه فوجداري میں کارنده کا روپیه پانا مدعاعلیه پر کچهه اثر نهیں رکهه سکتا" *

اِس دفعه کي شرح ختم کرنے سے پهلے یہه بات مناسب معلوم هوتي

اقبال حافظ تمادي

هي که اُن اقبالوں کا بهي ذکر کیا جاوے جنکے ذریعه سے تمادي کے اثر سے دعوي محفوظ رهنا هي — قانون نسبت ان اقرارات کے مندرج هے دفعه ۲۰ قانون تمادي ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع میں اور وه دفعه یہه هي :—

دفعه ۲۰ (الف) ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع

کنسي اقرار یا وعده کے سبب سے جو کسي قرضه یا مال متروکه کي بابت کیا گیا هو مقدمه ایکٹ هذا کي تاثیر سے باهر نه سمجها جاویگا اِلا اُس حال میں که وه اقرار یا وعده اُس فریق کي کسي ایسي تحریر میں مندرج هو جسپر قبل منقضي هونے میعاد معین کے اُس فریق نے

جسپر اُسكي بابت نالش كيجاوے يا اُسكے مختار مجاز عام يا خاص نے دستخط كيئے هوں *

شرح

اُن لوگوں كي نسبت جو تحرير نهيں كرسكتے كوئي صاف منشاء قانون كا معلوم نهيں هوتا ليكن ظاهرا ايك تحرير پر نشاني ناخوانده شخص كے هاتهه كي كافي تصور هوگي — ليكن مهر لگانا كافي تحرير نهيں سمجها جاويگا جيسا كه ايك مقدمه ميں هائي كورٹ كلكته نے يهه تجويز كيا كه دستخط كرنا اقبال تحريري پر ايك بات هي اور مهر لگانا شي ديگر [7] اور في نفسه مهر لگانے سے يهه بات ثابت نهيں هوتي كه مدعاعليه كي غرض اپنے دستخط كرنے كي تهي — اور يهه امر تمثيلات دفعه هذا ميں صاف كرديا گيا هے كه مهر كردا وقعت دستخط كي نهيں ركهتا — اور حسب منشاء قانون كے دستخط هونے شخص مديون كے لازمي هيں چنانچه ايك خط جس ميں كه مديون اقبال ذمهداري كرتا هي اور جس خط پر كه دستخط نهيں هيں اُس سے نئي ميعاد تمادي شروع نهوگي [8] *

تتمه دفعه ۲۰ – ايكٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع (ب)

جس حال ميں كه ايسي تحرير موجود هو ايك نئي ميعاد سماعت مطابق نوعيت اصل مواخذه كے اُسوقت سے شمار كيجاويگي جبكه اقرار يا وعده پر دستخط كيئے گئے هوں *

تتمه دفعه ۲۰ – ايكٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع (ج)

جس حال ميں كه تحرير متضمن اقرار يا وعده كے بلا تاريخ هو تو دستخط كے وقت كي بابت شهادت زباني ليجا سكتي هے ليكن جس حال ميں كه اُس تحرير كا تلف يا گم هوجانا بيان كيا جاوے تو اُسكے مضمون كي بابت شهادت زباني منظور نهوگي *

شرح

يهه جزو اِس دفعهكا خاص كر قانون شهادت سے متعلق هے اور دفعه ۹۱ و ۹۲ ميں جو مشعر ممانعت ادخال شهادت لساني نسبت امور مندرجه دستاويز كے هيں جو لفظ شرايط مستعمل هوا

---

۷ رمضان علي بنام لچهمن پرشاد ويكلي جلد ۸ صفحه ۵۱۳

۸ بابو رام نراين بنام هريداس هائي كورٹ ممالك مغربي و شمالي ۱۷۸۶ سنه ۶۷ ع منفصله ۱۰ فروري سنه ۱۸۶۸ ع

هی أسمیں ظاهرا تاریخ دستاویز داخل نهیں هے اور اگر تاریخ دستاویز کو منجمله شرایط کے تصور بهی کیا جاوے تب بهي بموجب دفعه ۹۲ - ایکٹ هذا کے شهادت زباني نسبت تاریخ تحریر دستاویز کے داخل هو سکتي هی — ماسواے اِسکے جبکه ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع جوکه قبل قانون شهادت ایکٹ اول سنه ۱۸۷۲ ع کے نافذ هوا اور صراحتاً اُسکے ذریعه سے منسوخ نهیں هوا تو حسب منشاء دفعه ۲ فقره اخیر ایکٹ هذا کے بدستور نافذ اور ایکٹ شهادت پر غیر متاثر هی *

تشریحات دفعه ۲۰ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع

(۱) واسطے اغراض دفعه هذا کے اقرار یا وعده کافي هی گو اسمیں تصریح خاص تعداد قرضه یا مال متروکه کي نهو یا یهه لکها هو که وقت ادائے یا حوالگي کا هنوز نهیں آیا هی یا اُسکے ساتهه انکار ادا یا حوالگي کا هو یا دعوی کسي رقم کے مجرا هونے کا کیا گیا هو یا بجز مدیون یا موصي له کے کسي اور شخص کے نام لکها هو — لیکن وه وعده یا اقرار صراحتاً متضمن تعهد ادا یا حوالگي قرضه یا مال متروکه کا بلا کسي شرط کے متضمن اقبال ذمهداري کے هونے کا هو *

شرح

اِس امر کا قرار دینا که اقبال بلاشرط متضمن تعهد اِقبال ذمهداري کیا هی ایک مشکل امر هی اور مندرجه حاشیه نظیروں کے دیکهنے سے اُسکا حال بخوبي واضح هوتا هی [۹] *

تتمه دفعه ۲۰ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ (ب)

(۲) اِس دفعه کي کسي عبارت سے یهه لازم نهوگا که منجمله چند شرکاء یا اوصیاء کے کسي پر مطالبه محض اِسوجهه هوسکے که اُن میں سے دوسرے نے کسي تحریري اقرار یا وعده پر دستخط کیئے هیں *

[۹] گشبن بنام منگایں مجوزه هائي کورٹ الهآباد منفصله ۵ نومبر سنه ۱۸۷۰ ع — وڈاي منک بنام شیرمن بنگال جلد ۵ صفحه ۶۱۹ — و راجرس بنام مفبرد بنگل جلد ۶ صفحه ۵۵ — و ملنس بنام ییٹي مجوزه هائي کورٹ الهآباد منفصله ۲۵ مئي سنه ۱۸۷۴ ع *

چنانچه ایک مقدمه میں هائي کورت ممالک مغربي و شمالي نے یهي امر تجویز کیا هی [۱] لیکن اگر منجمله چند شرکا یا اوصیاء کے ایک کو اورونکي طرف سے دستخط کرنے کا اختیار هو تب یهه تشریح متعلق نهوگي اور تمادي دوباره از سر نو شروع هوگي *

شرح

نسبت ایسے اقبال تحریري کے جو موثر تمادي هونا هی مفصله ذیل امور گویا نه لب لباب قانون هیں :—

لب لباب قانون نسبت اقبال تحریري حافظ تمادي

اول یهه که تحریر ضرور هوني چاهیئے *

دوم — تحریري اور دستخط شده اقبال ایسا هو که جس سے ذمهداري بلا شرط حاصل هوتي هو *

سوم — جس صورت میں اقرار ذمهداري منحصر کسي شرط پر هو تو وه اقرار کافي اور حافظ میعاد نهیں [۲] *

چهارم — اقبال ذمهداري گو کسي شخص غیر سے کیا هو تب بهي کافي اور حافظ میعاد هی [۳] اور بعض مقدمات میں یهه بهي تجویز هوا هی که شخص غیر سے اقبال کرنا واسطے باز رکهنے اثر تمادي کے کافي نهیں هی لیکن وه نظایر حسب منشاء دفعه ۴ — ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۵۹ ع کے قائم هوتي تهیں اور اب متعلق نهیں هیں کیونکه تشریح اول دفعه ۲۰ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع میں یهه صریح لکها هی که شخص غیر سے اقبال کرنا کافي هی *

دو مقدموں میں هائي کورٹ الهآباد و کلکته سے یهه تجویز هوا هی که حسب منشاء دفعه ۱ ضمن ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۵۹ ع کے اقبال تحریري جو که مرتهن نے نسبت حق راهن کے یا نسبت اُسکے استحقاق انفکاک کے جو که اُس مرتهن نے اپنے ایک خط میں بنام شخص غیر

---

۱ دیکهو مقدمه خوشحال‌چند بنام رامو

۲ پنگ بنام منگلا رملي رمیا مدراس جلد ۳ صفحه ۳۰۸

۳ نظام‌الدین بنام محمدعلي مدراس جلد ۲ صفحه ۳۸۵ — و مقدمه مدهو سودن چودهري بنام برج‌ناتهه چندر بنگال جلد ۶ صفحه ۲۹۹

لکھا تھا اس امر کے لیئے کافي ھی کہ تاریخ تحریر اقبال مذکور سے تمادي شمار کي جاوے [۴] *

پنجم — مقدار ذمہداري کا تعین ھونا ضروري نہیں ھی [۵] *

ششم — اقبال تحریري میں ضرور نہیں کہ بیان ھو کہ کس سے اقبال کیا یا یہہ کہ کب کیا اور یہہ امور شہادت شخصي یعني زباني سے ثابت ھو سکتے ھیں *

ھفتم — کوئي خاص مقام دستاویز پر ضرور نہیں کہ وھیں دستخط ھوں دستاویز کي کسي جگہہ پر دستخط ھوں کافي ھیں [۶] *

ھشتم — اقبال تحریري قبل انقضاء میعاد معیدہ متعلقہ ذمہداري کے کیا گیا ھو ورنہ حافظ میعاد نہوگا *

امور متذکرہ بالا نتایج ھیں منشاء دفعہ ۲۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے جسکي وجہہ سے قانون تمادي میں بہت ترمیم ھوئي ھی اور جو نظایر کہ امور مصرحہ بالا کے خلاف ھوئے ھیں وہ قبل اجراء ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع کے ھوئے اب وہ متعلق اور قابل استدلال نہیں ھیں *

تمثیلات دفعہ ۲۰ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع

زید ایک تمسک کے لکھدینے والے نے خود ایک چتھي باقرار اداے قرضہ اپنے داین عمرو کے نام لکھي اور زید نے اپني مہر اُسپر کي لیکن اُس چتھي پر دستخط نہیں کیئے *

اُس نے ایک جزو قرضہ کا ادا کردیا اور باقي کے ادا کرنے کا اقرار زباني کیا *

اُسنے ایک اشتہار اس مضمون کا کیا کہ اوسکے داین اپنا دعوی واسطے جانچ کرنیکے پیش کریں *

ان مقدمات میں سے کسي میں بھي قرضہ ایکٹ ھذا کي تاثیر سے باھر نہیں ھی *

---

۴ ایسري سنگھہ بنام بشیشر سنگھہ منفصلہ ھائي کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۱۸۶۸ع نمبري ۳۷۹ خاص سنہ ۱۸۶۸ع — و درگوپال سنگھہ بنام کاشي رام پانڈے ویکلي جلد ۳ صفحہ ۳

۵ ھریس بنام بھوپ مندرجہ بنگال جلد ۹ صفحہ ۴۳ — و بہاري لعل سہاے بنام اومیش چندر مازمدار ویکلي جلد ۹ صفحہ ۱۴۰

۶ خواجہ محمد جان اللہ بنام ڈنکیا ایر مدراس جلد ۲ صفحہ ۷۶

یہه تمثیلات حسب منشاء دفعه ۲۰ کے لکھي گئي هیں لیکن اگر زر مدیون نے ایک جزو ایک قرضه کا جو که معاهده تحریري پر مبني هو ادا کرکے دستاویز پر یا اپنے بھي کھاته میں یا داین نے بھي ہاتھ میں نشان کردیا هی تو حسب منشاء دفعه ۲۱ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع کے ترمه اثر تمادي سے بري هو جاویگا *

دفعه ۲۱—ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع اُن اقبالات سے متعلق هی جسسے که تمادي اَز سر نو شمار هوتي هی لیکن چونکه وه زیاده تر متعلق اقبال بذریعه طریق عمل کے هی اسوجہه سے اُسکا ذکر شرح دفعه ۸ — ایکٹ هذا میں مناسب سمجھه کر کیا گیا هی [7] *

دفعه ۱۸ بیانات جو کسي کارروائي کے فریق نے یا فریق مذکور کے ایسے مختار نے کیئے هوں جنکو عدالت بحسب حالات مقدمه یهه تصور کرتي هو که صراحتاً یا بحسب مفهوم وه مختار اُسکي طرف سے اُن بیانات کے کرنے کا مجاز هی اقبال میں داخل هیں *

اقبال فریق مقدمه یا اُسکے مختار مجاز کا

اس دفعه میں واضعان قانون نے چار صورتیں ایک ایسي حالت کي بیان کي هیں که جنکي وجہه سے بیان ایک شخص کا بمقابله اسکے حجت الزامي تصور هو سکتا هی اور فقره اول میں سب سے اول صورت ادخال اقبال کي بیان کي هی *

یہه ظاهر هی که جب ایک فریق مقدمه کوئي امر بیان کرے تو اُسکے مقابله میں وه بیان بطور شهادت استعمال هوسکتا هی اور بحالت مختار مجاز هونے کے ایسے مختار کا بیان بھي اُس مختار کے اصل مالک کے مقابله پر بطور شهادت مستعمل هو سکتا هی — یہه امر ضروري هی که اُس مختار کو اختیار ایسے بیان کرنیکا اصل مالک سے پورا حاصل هو ورنه وه

[7] دیکھو شرح دفعه ۸ — ایکٹ هذا صفحه ۴۷ سے ۵۰ تک

بیان نسبت اُس معاملہ کے قابل ادخال نہیں — مثلاً ہر مقدمہ میں مختار یا وکیل مجاز کا بیان بمقابلہ اُسکے موکل کے مستعمل ہو سکتا ھی ـ بشرطیکہ وہ بیان مابین حد اختیار اُس وکیل یا مختار کے ہو — اسي طرح پر اگر کوئي مالک مکان بذریعہ مختارنامہ خاص کے کسي شخص کو واسطے بیع کے اپنا مختار مقرر کرے اور وہ مختار اُس مکان کي بیع کرنے کے وقت نسبت اوس معاملہ کے کوئي بیان کرے تو وہ بمقابلہ بایع مکان کے مستعمل ہو سکتا ھی — فیلڈ صاحب نے بحوالہ کتاب استوري صاحب کے ایک مثال لکھي ھی کہ ایک مسافر نے ریل کی کمپني پر واسطے ھرجہ اپنے اسباب تلف شدہ کے دعوي کیا تھا اور جب اُس مسافر نے ریل سے اوترتے وقت ملازم ریلوي سے جسکا کام اسباب کي خبرداري کرنے کا تھا نسبت اپنے اسباب کے حال دریافت کیا کہ کیونکر تلف ہوا تو جو بیانات اُس ملازم ریلوي نے اُس وقت اُس مسافر سے کیئے بمقابلہ ریلوي کمپني کے اقبال تصور کیئے جاکر قابل ادخال قرار پائے *

یہہ ایک اصول قانون شراکت کا ھی کہ چند اشخاص ملکر ایک عام مقصد کي غرض سے ایک تجارتي شراکت قایم کریں تو بیان ہر فرد شریک کا نسبت اُس مقصد عام کے اقبال بمقابلہ اوروں کے تصور ہوگا کیونکہ اسي صورت میں گویا ہر شریک دوسرے کا مختار مجاز ھی *

لیکن تشریح ۲ دفعہ ۲۰—ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع قانون تمادي سے اقرارات ایک شریک کي نسبت دوسرے شریک کے موثر نہ ہونگے [8] *

بیانات اُن فریق کے جو بقایمقامي کسي شخص کے مدعي یا مدعاعلیہ ہوں اقبال نہیں ھیں اِلا اُس حال میں کہ وہ بیانات اُس وقت کیئے جاویں جبکہ فریق مقبل حیثیت قایمقامي کي رکھتا ہو *

اقبال فریق مقدمہ بحیثیت قایمقامي

---

[8] دیکھو شرح دفعہ ۲۰ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع تحت دفعہ ۱۷ ایکٹ ھذا

اس فقرہ میں دوسري صورت بیان کي گئي ھی یعني یہہ کہ چونکہ اقبالات ایسے اشخاص کے ھوں جو کہ بذات خود فریق نہوں بلکہ بحیثیت قایمقامي فریق ھوں — فیلڈ صاحب نے اپني کتاب میں مفصلہ ذیل مثالیں قایمقامي کي بیان کي ھیں :—

اول — ایسا نئے شخص دیوالیے کا *

دوم — مہتمم یا منتظم جائداد متوفي کا *

سوم — مہتمم یا منتظم جائداد نابالغ کا بذریعہ سارٹیفکٹ ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ع *

بیانات جو اشخاص مفصلہ ذیل نے کیئے ھوں :—

اقبال اشخاص حقدار

(۱) اُن اشخاص نے جو کسي کارروائي کے امر متنازعہ میں حق کسي ملکیت یا زر نقد کا رکھتے ھوں اور بمنصب رکھنے اُس حق کے اُن بیانات کو کریں *

اقبال اشخاص جنسے کہ حق حاصل ہوا

(۲) اُن اشخاص نے جنسے فریق مقدمہ نے اپني حقیت شی متنازعہ مقدمہ مذکور حاصل کي ھو *

یہہ بیانات اقبال میں داخل ھیں مگر اِس شرط پر کہ وہ اُس زمانہ میں کیئے گئے

هوں جبکه اَن بیانات کے کرنیوالے اشخاص وہ حقیت رکھتے تھے *

واضعان قانون نے اس فقرہ دفعہ هذا میں دو صورتیں بیان کي هیں *

اول — یهہ که اُن لوگوں کا بیان جنکو که شی متنازعه فیه میں حق حاصل هو بمقابله دیگر حقداران اقبال هوتا هی — مثلاً بیان ایک شریک کوٹھي تجارتي کا بمقابله دوسرے شریک کے اقبال کے طور پر مستعمل هو سکتا هی اور اسیطرح پر بیان ایک مدیون تمسک کا بمقابله دوسرے مدیون کے بطور اقبال شهادت منصور هو سکتا هی بشرطیکه تمسک اجمالي هو — اور علیٰهذالقیاس اگر چند اشخاص کو ایک هي وصیت‌نامه کے ذریعه سے کچهه جایداد پهونچي هو تو ایک شخص کا بیان نسبت وصیت مذکور بمقابله دیگر اشخاص کے (جنکو اُس وصیت کے ذریعه سے جایداد پهونچي هو) بطور اقبال شهادت میں مستعمل هو سکتا هی *

دوم — اُن لوگوں کا بیان جنسے که حق حاصل هوا هی بمقابله اُنکے جنکو که حق حاصل هوا هی اقبال خیال کیا جاتا هی — مثلاً بیان مورث بمقابله وارثونکے شهادت میں داخل هو سکتا هی اور اس هي طرحپر بایع کا بیان (جو که ما قبل بیع کیا گیا هو) بمقابله مشتري مستعمل هو سکتا هی *

غرضکه ایک فقرہ کي صورت دوسرے کے برعکس هی اور لفظ (جنکو) اور لفظ (جنسے) قابل مزید غور هیں — لیکن سب سے ضروري امر قابل غور یهہ هی جو که اُن الفاظ قانون سے ظاهر هوتا هی یعني " مگر اس شرط پر که وہ (اقبالات) اُس زمانه میں کیئے گئے هوں جبکه اُن بیانات کے کرنیوالے اشخاص وہ حقیت رکھتے تھے " *

اور جو بیانات که اُس زمانه میں کیئے گئے ہیں اور اُن حالتوں میں ہوئے ہوں جبکه وہ اشخاص حقیت نه رکھتے ہوں اسوجهه سے غیر متعلق قرار دیئے گئے ہیں که یهه نہایت خلاف انصاف ہوتا که ایک شخص جو که اپني حقیت کسي جایداد میں علیحدہ کرچکا تاہم اُسکو ایسے اختیارات باقي رہیں که جسکے ذریعه سے وہ اُن لوگوں کو جو که اُس سے اپنا حق حاصل کرتے ہیں کسی اقبال سے ضرر پہنچاوے مثلا اقبال ایک شخص کا جسکے حق میں ہنڈوي لکھی گئي ہو اور جو اقبال که بعد بیچنے اُس ہنڈوي کے اُسنے کیا ہو بمقابله مشتري ہنڈوي کے قابل ادخال نہیں — اور اِسی طرح پر اقبال ایک دیوالیه کا نسبت کسي قرضه کے (جو اقبال که اگر قبل دیواله نکلنے کے کیاجاتا قابل ادخال ہوتا) وہي اقبال اگر بعد دیواله نکلنے کے کیا جاوے جبکه دیوالیه پر قرضه کي ذمهداري باقي نہیں رہتي قابل ادخال نہیں *

بیانات بزمانه عدم حقداري غیر موثر ہیں

یہي اصول عموماً متعلق ہی واہب اور موہوب‌له بایع اور مشتري سے بھي مثلاً مثال مقدمه شفع جسکا ذکر فقرہ آخر صفحه ۹۵ و ۹۶ میں ہوا ہی اور جسمیں ہندہ بایعه اور زید مشتري اور عمر شفیع تھے اگر اقبال نسبت زر ثمن کے جو که زید مشتري نے بکر کے روبرو کیا وہ اقبال ہندہ بائعه نے کیا ہوتا تو اُسکا اقبال اس وجهه سے قابل ادخال شہادت نسبت مقدار اصلي زر ثمن کے نه سمجها جاتا که وقت اقبال کے وہ جائداد متنازعه فیه بیع کرچکے تھے اور اُسکا حق اُس جائداد میں باقي نه رہا تھا *

ضمن اول فقرہ دفعه ہذا متعلق اقبال اُن اشخاص کے ہی جو فریق مقدمه تو نہیں ہیں لیکن جنکا نفع نقصان شی یا امر متنازعه فیه میں متعلق ہو اور وہ اِس وجهه سے قابل ادخال تصور کیئے گئے ہیں که گو وہ فریق مقدمه تو نہیں ہیں لیکن تاہم مقدمه میں اُنکا تعلق ہی مثلا اقبالات موصي‌له کے اُس حد تک اقبال تصور ہوکر بمقابله وصي کے شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں که جس حد تک موصي‌له اور وصي کے حقوق واحد ہیں *

وجه ادخال بیانات اشخاص حقدار

غرض که بیانات تمام اُن اشخاص کے جنکیے حقوق واحد هوں بطور اقبالات شهادت میں داخل هو سکتے هیں مثلاً اقبال ایک شریک کوٹهي مهاجني یا تجارتي کا جونسبت اُن معاملات کوٹهي مشترکه کے هو جو معاملات که قبل انفساخ شراکت کیئے هوں قابل ادخال هیں گو وه بیانات ما بعد فسخ شرکت کے کیئے گئے هوں کیونکه اُن معاملات دوکان مشترکه سے جو قبل انفساخ شرکت کے هوئے هیں جو ذمهداریاں پیدا هوتي هیں وه سب شرکاء پر هوتي هیں گو شراکت فسخ هو گئي هو *

لیکن یهه امر اهم که ایک شریک کے اقبال کا اثر دوسرے شریک شخص پر کسقدر رکها جاوے بالکل راے حاکم عدالت پر چهوڑا گیا هی کیونکه بعض حالتوں میں ایسا هوتا هی که ایک شریک بغرض ضرر پهونچانے دوسرے شریک کے اپنا نقصان گوارا کرکے ایسے بیانات اور اقبالات کیا کرتے هیں که جو اِس دفعه کے موافق موثر شهادت هیں *

ضمن دوم فقره هذا متعلق اقبال اُن اشخاص کے هی جو که فریق مقدمه تو نهیں لیکن وه هیں جنسے که فریق مقدمه کو حق حاصل هوا هی مگر شرط ضروري یهه هی که فریق مقدمه نے اُن اقبالوں کے بعد حیثیت حاصل کي هو اور نیز مابین اُن اشخاص کے جنکے وه قایممقام هوں اور خود فریق مقدمه کے ایک تعلق هو مثلاً جیسا تعلق که مابین اشخاص مفصله ذیل کے هوتا هی *

> مابین شخص اقبال کنندہ اور اس شخص کے جسکے مقابله پر اقبال مستعمل کیا جاتا هی تعلق ضرور هی

اول — بذریعه معاهده :—

واهب	اور	موهوب له
پٹه دهنده	اور	پٹهدار
بایع	اور	مشتري
راهن	اور	مرتهن

دوم — بذریعه وراثت :—

مورث	اور	وارث

سوم — بذریعہ وصیت :—

موصی	اور	موصی لہ

چہارم — بذریعہ تقرر :—

موصی	اور	وصی
متوفی بلا وصیت	اور	اُسکی جائداد کا منتظم

پنجم — بذریعہ احکام قانون :—

مالک سابق جسکی جائداد گورنمنٹ نے ضبط کی	اور	مالک مابعد جسکو وہ جائداد عطا ہوئی

اور اقبالات پہلے اُن اشخاص کے جنسے کہ تعلق بعدیت ہی بمقابلہ اِن پچھلے اشخاص کے جنکو کہ ایسا تعلق ہی اِس وجہہ سے قابل ادخال تصور کئے گئے ہیں کہ اُنکی حقیت فی الحقیقت وہی حقیت ہی جو کہ پہلے اشخاص کی تھی لیکن اُنکے اقبالات اُس حد تک مؤثر ہونگے جہاں تک کہ حقیت دونوں کی واحد ہو مثلاً :—

وصی اگر کسی قرضہ یافتنی موصی کا دعوی کرے تو مدعاعلیہ ایسے اقبال کو جو کہ موصی نے نسبت وصولیابی اُس قرضہ کے جسکا کہ دعوی ہی کیا ہو بمقابلہ اُسکے وصی کے شہادت میں داخل کر سکتا ہی اور اِسی طرح پر اقبال مورث کا بمقابلہ وارث کی نسبت حقیقت اُسکی جائداد کے قابل ادخال ہی *

ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا ہی کہ مشتری نیلام جائداد بعلت بقایاے مالگذاری سرکار کو کوئی تعلق اصل مالک سے نہیں ہوتا اور وہ مالک سابق سے اپنی حقیت حاصل نہیں کرتا اور اِس وجہہ سے وہ پابند مالک سابق کے افعال کا نہیں ہی[۹] اور اِسیطرح پر بوجہہ خاص اثر احکام قانون کے جو جائداد بعلت بقایاے مالگذاری نیلام ہوتی ہی وہ جملہ مطالبات اور ذمہداریوں سے پاک صاف ہوکر مشتری کو ملتی ہی چنانچہ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ع میں جو متعلق مالگذاری ہی نسبت نیلام جائداد بعلت بقایاے مالگذاری کے دفعہ ۱۶۷ میں صاف لکھدیا گیا ہی اور وہ یہہ ہی :—

۹ منشی بذالرحیم بنام پران‌دھن‌دت ویکلی جلد ۸ صفحہ ۲۲۲ — و گرلال منی‌داسی بنام ہروچندرگہوس ویکلی جلد ۸ صفحہ ۶۲

نیلام أس اراضي کا جو حسب دفعه ملحقه بالا (یعني بعلت بقایاء مالگذاري) کیا جاوے تمام ذمهداریوں سے مبرا هوگا *

دفعه ۱۶۷ -- ایکٹ ۱۹ سنه ۱۸۷۳ع

اور تمام عطیات اور معاهدات جو کسي اور شخص نے بجز مشتري کے أسي اراضي کي بابت پیشتر کیئے هوں مشتري نیلام کے مقابله میں فسخ هونگے *

دفعه هذا کي ضمن اول کي کوئي عبارت صورت هاے مفصله ذیل سے متعلق نهوگي *

(الف) اضلاع یا جزو اضلاع بندوبستي اِستمراري میں أن مستاجریوں سے جو به نیک نیتي اور لگان واجبي پر رقبه مصرحه کے لیئے مالک سابق نے أس میعاد کے واسطے جو بیس سال سے زیادہ نهو بذریعه پٹهجات تحریري حسب ضابطه رجستري شده کے دیئے هوں *

(ب) تمام اضلاع میں أن اراضیات سے جو بذریعه پٹهجات بلافریب کے لگان واجبي پر میعاد معین یا دوام کے لیئے مکانات سکونت یا کارخانوں کے تعمیر کي غرض سے یا کان یا باغات یا تالاب یا نهر یا معبد یا مقابر کے واسطے کسیکے قبضه میں هوں اور وه اراضیات اغراض مصرحه پٹه میں مستعمل رهي هوں *

ضمن دوم دفعه هذا غالباً أن اقرارات سے بهي متعلق هی که جنکی وجهه سے حسب احکام شرع متمدي أس شخص کو جسکي نسبت اقرار کیا گیا هی اِستحقاق وراثت حاصل هو جاتا هی — اور ایسے اقبالات اِسوجهه سے متعلق هیں که عموماً یهه اقبالات أن اشخاص کے هوتے هیں جنسے که هر نزاع وراثت میں فریقین مقدمه حقیت حاصل کرتے هیں *

اقرار شرعي

تعریف شرعي اقرار کي یهه هی :—

تعریف اقرار شرعي

دینا ایک اطلاع کا به نسبت کسي حق کے بحق کسي دوسرے شخص کے بمقابله اپنے *

مثلاً یہہ کہنا کہ فلاں شخص کا میرے ذمہ اِسقدر روپیہ هی ایک اقرار شرعي هی *

اور شرط ضروري یہہ هی کہ مقر ذي عقل اور بالغ هو — اور اثر اقرار کا یہہ هوتا هی کہ وہ اقرار في نفسه امر مقربه کے وجود کا ثبوت هوتا هی اور جبکہ اقرار ثابت هو جاوے تو ایسے ثبوت کي جو عام اُمور کے ثابت کرنے کے لیئے ضرور هی کچھہ حاجت باقي نہیں رهتي اور اقرار سے نسبت امر مقربه کے پورا حق تا حد اقرار بحق مقر له قائم هو جاتا هی — پس في التحقیقت اقرار شرعي میرے نزدیک ایک اعلیٰ قسم کا اقبال قانون شہادت هی اور وہ گو سني سنائي شہادت هی تاهم قابل ادخال هی جیسا کہ شرح دفعه ۱۷ — ایکت هذا میں بیان کیا گیا هی [۱] *

لیکن احکام شرع محمدي نے ایسے اقرارات کو جو کہ نسبت نسب کے کیئے جاویں ایک خاص وقعت دي هی اشخاص ذکور شرعاً چار شخصوں کي نسبت ایسا اقبال نسب کر سکتے هیں اور ایسے اقبال کے ذریعه سے وہ لوگ جنکي نسبت اقبال کیا جاوے حقوق وراثت بغیر احتیاج ثبوت شہادت بلا واسطه [۲] کے حاصل کر سکتے هیں اور وہ یہہ هیں :-

اقرار بالنسب حسب احکام شرع محمدي

۱ — باپ
۲ — ماں
۳ — اولاد
۴ — زوجه

سواے اِن چار شخصوں کے جنکا اُپر ذکر هوا اور کسي کي نسبت اقبال مرد کا مؤثر ثبوت نسب نہوگا *

اشخاص اناث مفصله ذیل اشخاص کي نسبت اقبال نسب کرسکتے هیں *

۱ — باپ
۲ — ماں
۳ — شوہر

---

۱ دیکھو صفحه ۹۵ و ۹۶

۲ نسبت تعریف شہادت با واسطه و بلاواسطه دیکھو دفعه ۶۰ و دفعه ۳۲

لیکن اولاد کي نسبت اُنکا اقبال نسب قائم نهیں کرتا اور وجهه یهه هی که اُس سے ترکه شوهري پر حق اُس اولاد کا قائم هو جاتا هی. البته برضامندي شوهر خود زن منکوحه ایسا اقبال نسبت اولاد کے کر سکتي هی که جس سے نسب قائم هو *

واضح رهے که اقرار بالنسب شرعي مطیع اُسی شرط کے هی جس شرط کے مطیع اقبال معینه قانون شهادت هی یعني احکام دفعه ۲۱ - ایکٹ هذا اوس سے بهي متعلق هیں *

شرایط جواز اقرار بالنسب

مفصله ذیل تین شرطیں هیں که جنکي بغیر کسي مرد کا اقبال بالنسب مؤثر نهیں هو سکتا :—

۱ — عمریں شخصوں کی ایسي هوں که اقبال کننده اور مقبل له باهم باپ بیٹے هوسکیں [۳] *

۲ — اولاد مجهول النسب هو اِسوجهه سے که اگر اُسکا کسي اور باپ سے هونا ثابت هو تو اقبال مؤثر نسب نهیں هو سکتا *

۳ — مقبل له منکر نهو ایسے اقبال بالنسب سے بلکه قبول کرتا هو گو ایسا قبول کرنا قبل یا بعد وفات اقبال کننده کے هو *

اقبال جو کوئي مرد نسبت کسي عورت کے اپني زوجه هونے کا کرے وه بشرایط ذیل مؤثر هوگا :—

۱ — عورت کو اُس اقبال سے اِنکار نهو *

۲ — وه کسي اور کي زوجه نهو *

۳ — وه ایام عدت میں نهو *

۴ — مقر کے نکاح میں اُسکي بهن یا کوئي ایسي عورت جسکے هوتے اُس مرد کا نکاح اُس عورت سے جسکي نسبت اقبال هی حرام هو موجود نهو اور نیز اُس مرد کے نکاح میں اور چار زنده جورویں موجود نهوں *

---

۳ مسماة زینب بنام بي بي نجیب النساء ویکلي جلد ۱۲ صفحه ۲۹۷ و بنگال جلد ۴ صفحه ۵۵ — و بي بي واحد النساء بنام سید وصی حسین ویکلي جلد ۱۵ صفحه ۲۰۳ صیغه دیواني

حسب شرایط مفصلہ بالا اقبال تمام اُن اشخاص کا جنکا ذکر اُوپر ہوا هی موثر وراثت هوگا گو وہ اقرار بحالت صحت کیا گیا هو یا بحالت مرض اِسوجھہ سے کہ سواے مقر یا اُسکے قائم‌مقام کے اور کسکے مقابلہ پر وہ اقبال موثر نہیں هوتا *

سواے اُن اشخاص کے جنکا ذکر هو چکا هی اور کسي کي نسبت اقبال سے شرعاً نسب یا رشتہ قائم نہیں هوتا مثلاً چچا یا ماموں یا اور کسي کي نسبت ایسے اقبال جائز نہیں *

مگر جبکہ پوري شرایط کے موافق اقبال قائم هو جاتا هی تو اُسکا اثر یہہ هوتا هی کہ وہ اقبال بمنزلہ ثبوت قطعي کے تصور هوتا هی اور اُس سے مقر لہ کا نسب قائم هو جاتا هی [۴] بلکہ مقرلہ کي ماں بھي زوجہ منکوحہ اُس مقر کي خیال کي جاتي هی گو اُس سے مقر کا نکاح هونا ثابت هو یا نہو [۵] علی‌هذا جبکہ ایک شخص کسیکو اپنا بیٹا کہہ چکا هو تو وہ اور وارثوں کے ساتھہ وراثت پاویگا گو وہ اور وارث اُسکے نسب سے منکر هوں [۶] یہاں تک کہ وہ شخص اقبال کنندہ کے باپ کي بھي وراثت پاویگا گو وہ دادا اپنے پوتے کي نسب سے منکر هو *

لیکن اگر سواے اُن اشخاص کے جنکي تصریح هم اُوپر کر آئے هیں کوئي شخص اقبال کرے تو وہ اقبال صرف اقبال کنندہ هي پر واجب هوگا نہ اورونپر مثلاً اگر کوئی بھائي کي نسبت اقبال کرے یعنی کسیکو اپنا بھائي هونا کہے تو بعد وفات اقبال کنندہ بمقابلہ ورثاء اقبال‌کنندہ کے وراثت نہ پاویگا [۷] لیکن اگر اقبال کنندہ کوئي وارث نچھوڑے توشخص مقرلہ اُسکي وراثت کا مستحق هوگا کیونکہ اقبال میں دو چیزیں شامل هیں *

۴　بي‌بي نجیب‌النساء بنام بي‌بي ضمیراً ویکلي جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۶

۵　رتن بیگم بنام شاهزادہ والا گہر ویکلي جلد ۳ صفحہ ۱۸۷

۶　معدہ بي بي بنام سید شاہ حسین‌علي ویکلي جلد ۵ صفحہ ۱۳۲ — و راني روشن جہان بنام واجد سید عنایت حسین ویکلي جلد ۵ صفحہ ۴ — و نجم‌الدین احمد بنام بي بي ظہوراً ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۴۵

۷　صاحبزادي بیگم بنام مرزا همت بہادر بنگال جلد ۴ صفحہ ۱۰۳ دیواني ویکلي جلد ۱۲ صفحہ ۵۱۲ — و ویکلي جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۵

اول نسب اور دوسرے وہ حق اقبال کنندہ کي جائداد پر جو بعد اُسکي وفات کے مقرلہ کو حاصل ہوتا ہی اور گو نسب ایسے اقرار سے جو بھائي کي نسبت کیا جاوے قایم نہیں ہوتا تاہم بحالت عدم موجودگي ورثاء متوفی کے ایسے اقرار سے حق مقرلہ کو جایداد متوفی پر حاصل ہو جاتا ہی کیونکہ اُس اقرار کا اثر صرف جایداد متوفی پر نافذ ہوتا ہی اور چونکہ متوفی نے خود اقبال کیا تھا تو وہ اقبال جایز تصور ہوگا اور وجہہ اِسکي یہہ ہی کہ ہر شخص کو اپني کل جایداد جسکو چاہی دیدینے کا اختیار ہی کہ جبکہ اُسکے قرض خواہ اور وارث کوئي نہون — اگر کوئي شخص جسکا باپ مرگیا ہو ایک دوسرے شخص کي نسبت بھائي ہونیکا اقرار کرے تو گو پدر متوفي سے مقرلہ کا نسب قایم نہ ہوگا لیکن مقرلہ اقبال کنندہ کے ساتھہ ترکہ پدر متوفی مین مستحق ہوگا *

دفعہ ۱۹ بیانات ایسے اشخاص

اقبالات ایسے اشخاص کے جنکا منصب بمقابلہ فریق مقدمہ کے ثابت کرنا چاہیئے

کے جنکا منصب یا ذمہداري بمقابلہ کسي فریق مقدمہ کے ثابت کرني ضرور ہو اقبال میں داخل ہیں مگر بایں شرط کہ وہ بیانات نسبت اُس منصب یا ذمہداري کے اُن اشخاص کي طرف سے یا اُنکے نام مقدمہ کے دائر ہونے کي صورت میں واقعات متعلقہ سمجھے جاتے اور ایسے زمانے میں اُنہوں نے وہ بیان کیئے ہوں کہ وہ منصب اُنکو حاصل ہو یا وہ ذمہ داري اُنپر عاید ہوتي ہو *

تمثیل

زید نے عمرو کي طرف سے لگان کا تحصیل کرنا اپنے ذمه لیا *

عمرو نے زید پر یهه نالش کي که جو لگان عمرو کو بکر سے یافتني تها وه زید نے تحصیل نهیں کیا *

زید نے بیان کیا که عمرو کو بکر سے کچهه لگان پانا نه تها یهه بیان بکر کا که مجهے عمرو کو لگان دینا هی ایک اقبال هی اور واقعه متعلقه هی جبکه زید یهه بیان کرتا هی که بکر سے عمرو کو لگان یافتني نهیں هی *

اِس دفعه میں ایک نئي صورت بیان کي گئي جس میں که اقبال اُن اشخاص کے جو که فریق مقدمه نهیں هیں شهادت میں داخل هوسکتے هیں- مثلاً جیسا که اِس دفعه کي تمثیل میں لکها هی که ایک مقدمه میں جوکه مابین زید اور عمرو کے هی بیان بکر کا متعلق تصور هوگا اور اُسکي وجهه یهه هی که في‌الحقیقت نالش جو که عمرو زید پر کرتا هی وه نالش في‌الحقیقت بالواسطه بکر پر هی کیونکه عمرو زید کو جوکه مدعاعلیه مقدمه هی وه اختیارات دے‌چکا تها جوکه عمرو کو خود حاصل تهے اورزید عمرو کے کرایه دار بکر سے دعوی کر کے کرایه لے سکتا تها تو زید گویا بوجهه اپنے معاهدة کے عمرو سے وهي نسبت رکهتا هی جوکه عمرو بکر سے رکهتا تها اور اُسکي وجهه یهه هی که درحقیقت بیان بکر (جو که اب عمرو بمقابله زید کے مستعمل کرنا چاهتا هی) ایک ایسا اقبال قانوني هی که جو ایک ایسے مقدمه میں (جس میں زید مدعي بنکر دعویدار وصول کرایه بکر سے هو) مفید زید هوتا — اور یهه ظاهر هی که یهه اقبال اِس وجهه سے متعلق تهرایا گیا هی که ایسے مقدمه میں جیسا که تمثیل میں بیان کیا گیا هی ضرور منجمله امور تنقیح طلب کے یهه امر تنقیح طلب قرار پاتا :—

"آیا کوئي لگان بکر سے عمرو کو یافتني هی یا نهیں"

پس بیان بکر ضرور ایک اثر معتد بہ نسبت وجود یا عدم واقعہ مندرجه امر تنقیح طلب کے پیدا کرتا ۸ *

علاوہ صورت متذکرہ تمثیل ھذا کے اقبال ایسے اشخاص کا جو کہ فریق مقدمہ نہیں ھیں اُس صورت میں قابل ادخال منجانب مدعاعلیہ متصور ھوتا ھی کہ جب وہ غیر شخص مدعاعلیہ کے ساتھ ذمہداری متدعویہ کا شریک ھو اور مدعاعلیہ کی طرف سے اِس امر کا عذر پیش ھو کہ وہ اُس مطالبہ کی ذمہداری جسکا کہ مدعی دعویدار ھی علاوہ منجھہ مدعاعلیہ کے شخص غیر پر بھی ھی اور اُسکو اُسنے مدعاعلیہ نہیں گردانا " فیلڈ صاحب نے اپنی کتاب میں ایسی صورت کی ایک نہایت عمدہ تمثیل بیان کی ھی :—

زید اور عمرو اجمالی ذمہدار اداے زر یافتنی بکر کے ھیں بکر نے صرف زید پر نالش کی — زید نے یہہ عذر کیا کہ وہ تنہا ذمہدار قرار نہیں پاسکتا بلکہ عمرو کو بھی مدعاعلیہ گرداننا چاھیئے — پس ایسے مقدمہ میں عمرو کا کوئی اقبال نسبت اُسکی ذمہداری مشترک کے متعلق مقدمہ ھی اور مابین زید اور بکر کے قابل ادخال ھی *

اِس تمثیل کی وجہہ ایسی ھی جیسی کہ ھم نسبت تمثیل دفعہ ۳ (۱ کے لکھہ آئے ھیں یعنی اگر زید عمر پر دعوی کرتا تو اقبال قابل ادخال شہادت تصور ھوتا اور فی الحقیقت بیان عمرو جو کہ زید داخل کرنا چاھتا ھی ایک ایسا بیان ھی جوکہ ایک ایسی نالش میں جو بکر عمرو پر کرے بحق بکر ھی *

دفعہ ۲۰ بیانات اُن اشخاص کے جنپر کسی شخص فریق مقدمہ نے صراحتاً درباب شی متنازعہ کے دریافت حال کے لیئے انحصار کیا ھو اقبال میں داخل ھیں *

اقبالات اُن اشخاص کے جنپر صراحتاً فریق مقدمہ حصر کیا ھو

۸ دیکھو تعریف واقعہ تنقیحی دفعہ ۳ صفحہ ۲۴ و ۲۵ و ۲۶

تمثیل

بحث اس امر کي هی کہ جس گھوڑے کو زید نے عمرو کے هاتھہ بیچا وہ صحیح و سالم هی یا نہیں *

زید نے عمرو سے کہا کہ تم جاؤ اور بکر سے پوچھو کہ وہ اُسکا سب حال جانتا هی بکر کا بیان اقبال میں داخل هی *

مضمون اِس دفعہ کا صاف هی اور تمثیل سے اور بھي واضح هوگیا هی بیانات شخص منحصر علیہ کے قابل ادخال هیں خواہ وہ منحصر علیہ في الواقع مضمون منحصرہ سے کوئي خاص واقفیت رکھتا هو یا نرکھتا هو مثلا ایک مقدمہ میں جس میں کہ دعوي واسطے دلا پانے قیمت اشیاء مبیعہ کے کیا گیا تھا مدعاعلیہ نے تنقیح اِس امر کي کہ شی مبیعہ اُس تک پہنچي یا نہیں ایک گاڑیبان کے بیان پر منحصر کي یہہ کہکر کہ اگر گاڑیبان یہہ کہدے کہ وہ شی مجھہ مدعاعلیہ تک پہنچي تو میں اُسکي قیمت مدعي کو ادا کرونگا بیان گاڑیبان کا بمقابلہ شخص حصر کنندہ کے قابل ادخال تصور هوگا بلکہ اُس بیان کے نتیجوں کا وہ پابند هوگا *

اِسیطرح پر اگر ایک فریق مقدمہ کسي شخص منجملہ گواهان یا فریق مقدمہ کے کسي بیان حلفي پر حصر کرے تو بیان حلفي شخص منحصر علیہ کا بمقابلہ حصر کنندہ کے ثبوت قطعي متصور هوگا [9]

> اذر بیان حلفي شخص منحصر علیہ

قانون حلف ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع کي دفعہ ۹ و ۱۰ و ۱۱ میں نسبت اِس قسم کے حصروں کے مندرج هی اور وہ دفعات یہہ هیں :—

اگر کوئي فریق کسي کارروائي عدالت کا یہہ بیان کرے کہ اگر اُس طور کا حلف یا اقرار صالح جسکا ذکر دفعہ ۸ میں کیا گیا فریق ثاني یا کوئي گواہ کارروائي مذکور میں کرے تو مجھہ پر پابندي اُسکي لازم

> دفعہ ۹ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع

9 ع پوٹي واجد گنکیش چندر بنام سروپ چندر ایکھا منفصلہ صدر دیواني عدالت کلکتہ مورخہ ۲۹ اگست سنہ ۱۸۲۳ ع — و مسماۃ چھوٹي بنام درگا هیہر منفصلہ صدر دیواني عدالت شمال و مغرب مورخہ ۳۰ اگست سنہ ۱۸۶۴ ع

آئیگي تو اِس صورت میں عدالت کو اختیار هی که اگر مناسب جانے اُس فریق یا گواہ سے پوچھے یا پوچھوائے که تم ایسا حلف یا اقرار صالح کروگے یا نہیں ـــ مگر شرط یہه هی که کوئي فریق یا گواہ عدالت میں اصالتاً محض اِس لیئے جبراً حاضر نکرایا جاویگا که وہ ایسے سوال کا جواب دے *

اگر وہ فریق یا گواہ اُس طور کے حلف یا اقرار صالح کو منظور کرے تو عدالت کو اختیار هی که اُس سے وہ حلف یا اقرار صالح کرائے یا جس حال میں که وہ حلف یا اقرار صالح اِس قسم کا هو که زیادہ سہولت کے ساتهه عدالت سے باهر لیا جاسکتا هو تو عدالت کو اختیار هی که کمیشن کسي شخص کے نام اُس سے حلف یا اقرار صالح کرانے کے لیئے جاري کرے تاکه وہ شخص ایسا کرائے اور اُس شخص کو اجازت دے که جس سے حلف یا اقرار صالح کرایا جائیگا اُسکي شہادت لیکر عدالت میں بهیجدے *

دفعه ۱۰ ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع

جو شہادت که اِس نہج پر ادا کیجاے بمقابله اُس شخص کے جسنے که حسب متذکرہ بالا اسکو واجب التعمیل هونا اپنے اُوپر تسلیم کیا اُس معامله میں جو که بیان کیا گیا هو وہ قطعي هوگي *

دفعه ۱۱ ـــ ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع

لیکن ایک مقدمه میں هائي کورت الهآباد نے یہه تجویز کیا هی که اگر قبل لیئے جانے ایسے بیان حلفي شخص منحصر علیه کے اگر اِنحصار کنندہ اپنے حصر سے منکر هو جاوے تو جو بیان بعد اِنکار کیا گیا هو وہ ثبوت قطعي نہیں قرار پا سکتا [۱] *

دفعه ۲۱ اقبال واقعه متعلقه هی

اقبال بخلاف اقبال کنندہ کے قابل ادخال هی اور بعض صورتوں میں اُسکي طرف سے بهي

اور جو شخص اقبال کرے اُسکے یا اُسکے قائممقام حقیت کے مقابله میں اُسکو ثابت کرنا جائز هی مگر وہ شخص جس کا که

[۱] سید حسین علي بنام ایبراهي تمبزي ۴۲۵ خاص سنه ۱۸۷۳ ع منفصله ۱۲ دسمبر سنه ۱۸۷۳ ع

وه اقبال هو خود یا اُس کي طرف سے
کوئي اَوٗر یا اُس کا قایمقام حقیت ثابت
نه کریگا الا صورت هاے مفصله ذیل میں *

(ا)   جس شخص نے که اقبال کیا
هو وه خود یا اُس کي طرف سے کوئي اَوٗر
اُس صورت میں اس اقبال کو ثابت کرسکتا
هی جب که وه اقبال اس نوع کا هو که
اگر وه شخص مقبل فوت هو جاوے تو
وه اقبال مابین اشخاص ثالث کے حسب
دفعه ۳۲ واقعه متعلقه هو *

(۲)   جس شخص نے اقبال کیا هو
وه خود یا اس کي طرف سے کوئي اَوٗر
اس صورت میں اس اقبال کو ثابت کرسکتا
هی جب که وه اقبال ایک بیان کسي
حالت عقلي یا جسماني متعلقه مقدمه یا
واقعه تنقیحي کے موجود هونے کا هو اور
ایسے وقت یا ایسے وقت کے قریب کیا گیا
هو جب که وه حالت عقل یا جسم کي
موجود هو اور اس کے ساتهه ایسا عمل

بھي هوا هو جس سے کہ اس کا دروغ خارج از قیاس هوتا هو *

(۳) جو شخص اقبال کرے وہ خود یا اُس کي طرف سے کوئي آؤر اس اقبال کو اس شرط پر ثابت کرسکتا هی کہ بجز اقبال هونے کے اور طور پر وہ واقعہ متعلقہ هو *

دفعہ ۱۷ میں واضعان ایکٹ هذا نے تعریف اقبال کي بیان کي هی اور دفعہ ۱۸ میں چار صورتیں اقبال کي بیان کي هیں اور دفعات ۱۹ و ۲۰ میں ایک ایک صورت اقبال کي بیان کي هی لیکن تینوں دفعات مذکور میں کہیں صریح ذکر ادخال اقبال کا شہادت میں نہیں هی دفعہ هذا میں صریح طور پر واضعان قانون نے حکم نسبت ادخال اقبال شہادت میں بیان کیا هی جیسا کہ هم شرح دفعہ ۱۷ — ایکٹ هذا میں مفصل طور پر لکھہ آئے هیں کہ اقبال صرف بمقابلہ اقبال کنندہ کے داخل هوسکتا هی نہ اُسکے حق میں ویسا هي الفاظ دفعہ هذا سے بھي مطلب ظاهر هوتا هی اور وهي مطلب تمثیلات دفعہ هذا سے خصوصاً تمثیل (الف) سے واضح هوتا هی اور وہ تمثیل گویا کہ بغرض واضح کرنے اِن الفاظ دفعہ هذا کے درج کیگئي هی ”جو شخص اقبال کرے اُسکے یا اُسکے قائمقام حقیت کے مقابلہ میں“ اور لفظ مقابلہ کے معني مخالف مدعا تصور کرنا چاهیئیں *

جب کبھي کوئي اقبال داخل شہادت هوتو لازم هی کہ کل الفاظ اُس اقبال کے شہادت میں داخل کیئے جاویں گو یہہ ضرور نہیں هی کہ کل اجزاء اقبال پر پورا یا برابر اعتبار هو [۲] *

۲ راجہ نیلمني سنگھہ داو بنام رامانگرا راج ویکلي جلد ۷ صفحہ ۲۹ — صیغہ دیواني — و ملکہ معظمہ بنام جوگوخان ویکلي جلد ۵ صفحہ ۷۰ — صیغہ فوجداري — و ایشان چندر سنگھہ بنام هرن سودار ویکلي جلد ۱۱ صفحہ ۵۲۵ —

ایک مقدمہ میں جس میں کہ بیان تحریری مدعاعلیہ بطریق اقبال شہادت میں منجانب مدعی داخل ہوا تھا تو کل بیان تحریری شہادت تصور ہوا اور ہائي کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ عدالت کو منصب ہی جسقدر چاہے اُسقدر اعتبار مختلف اجزاء اقبال پر کرے [۳] عدالت مذکور نے یہہ بھي تجویز کیا ہی کہ کوئي شخص کوئي بیان بشرایط خاص کرے تو اُن شرایط خاص کے متعلق کئے بغیر وہ اقبال شہادت میں داخل نہیں ہوسکتا [۴] اس مضمون سے دفعہ ۳۹ کو متعلق تصور کرنا چاہیئے *

ایکٹ ہذا میں جو تعریف دفعہ ۱۷ میں اقبال کي دي ہی وہ اُن بیانات پر حاوي ہی جو کہ اثناء کارروائي مقدمہ میں فریقین مقدمہ اپني عدالت کي کارروائي میں بیان کریں چنانچہ بیانات تحریري جو مقدمات میں داخل ہوتے ہیں حسب ایکٹ ہذا اقبال ہیں لیکن واضح رہے کہ اگر کسي مقدمہ میں ایک فریق مقدمہ کوئي امر بیان کرے اور فریق ثاني اُس امر کے اِنکار کرنے سے ساکت رہے تو ایسا سکوت بمنزلہ اقبال کے تصور نہوگا [۵] *

جن صورتونمیں کہ اقبال وقعت مانع تقریر مخالف کي نہیں رکھتا تو اُسکا اثر صرف اسقدر ہوتا ہی کہ فریق اقبال کنندہ پر بار ثبوت تکذیب مضمون اپنے اقبال کا پڑتا ہی [۶] *

جن صورتونمیں کہ کوئي اقبال عورت پردہ نشین کا جو کسي کارروائي عدالت میں داخل ہو اور اُس اقبال کو بمقابلہ مسماۃ کے کسي دوسرے مقدمہ کي شہادت میں پیش کرنا منظور ہو تو ثبوت اس امر کا ہونا

---

۳ رادھاچرن چودھري بنام چندرمني سکہدار ویکلي جلد ۹ صفحہ ۲۹۰ ــــ صیغہ دیواني و سلطان علي بنام چاندبي بي ویکلي جلد ۹ صفحہ ۱۳۰ ــــ صیغہ دیواني

۴ پولن بہاري سین بنام واٹسن کمپني فیصلہ اجلاس کامل ویکلي جلد ۹ صفحہ ۱۹۰ صیغہ دیواني

۵ اننداموئي چودھراین بنام شب چندرراے ویکلي جلد ۱۱ صفحہ ۱۹ ــــ فیصلجات پریوي کونسل

۶ دیکھو مقدمہ فاربس صاحب بنام میر محمدتقي منفصلہ پریوي کونسل بنگال جلد ۵ صفحہ ۵۲۹ ــــ و مقدمہ بھجن لال بنام رام لال منفصلہ ہائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي مورخہ ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۷۵ع نمبري ۳۳ خاص سنہ ۱۸۷۵ع

چاہیئے کہ وہ اقبال واقع میں مسماۃ پردہ نشین نے کیا تھا یا اُسکی طرف سے کسي شخص مجاز نے فی نفسہ ایسے اقبال کا وجود ایک بیان تحریري میں جو کہ مسماۃ کي طرف سے کسي مقدمہ میں داخل ہوا ہو ثبوت کافي اس امر کا نہیں ہی کہ اُس مسماۃ نے واقع میں اقبال کیا تھا [۷] اقبال جو کسي نابالغ نے ایام [illegible]ي میں (نسبت پانے اُس مال کے جو کہ اُسکو ایام نابالغي میں دیا گیا ہو) کیا ہو وہ ایسے مقدمہ میں جو کہ اُس شخص کے مقابلہ میں بعد بلوغ دائر ہو شہادت میں داخل ہو سکتا ہی گو ایسے ادخال اقبال سے کوئي ذمہداري ایسي عاید نہیں ہو سکتي جو کہ نابالغ پر قانوناً عائد نہو سکتي — نسبت افعل نابالغ متعلق معاہدہ دیکھو دفعہ ۱۱ — قانون معاہدہ یعني ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع *

اس دفعہ میں تین صورتیں جو کہ اُس قاعدہ عام سے جسکا بیان متن دفعہ ہذا میں ہی مستثني ہیں بیان کیئي گئي ہیں اور اُنکو تمثیلات سے بخوبي واضح کیا گیا ہي - اُصول مندرجہ ضمن اول سے زیادہ تر واضح ہوگا جبکہ دفعہ ۳۲ - ایکٹ ہذا کي شرح لکھي جاویگي لیکن واضح رہے کہ تمثیلات (ب) و (ج) دفعہ ہذا اِس ضمن سے متعلق ہیں - اُصول جسپر کہ ضمن دوم دفعہ ہذا مبني ہی دفعہ ۱۴ - ایکٹ ہذا کي شرح پڑھنے سے بخوبي سمجھہ میں آویگا علی‌الخصوص تمثیلات (ل) (م) دفعہ مذکور کے پڑھنے سے - اُس دفعہ میں صرف اِس امر کا بیان ہی کہ ایسے واقعات متعلق ہوتے ہیں اور دفعہ ہذا کي ضمن ہذا سے یہہ بات ظاہر کي گئي ہی کہ اُن واقعات کا ثبوت بحق اُس شخص کے جسکے کہ وہ اقبال تھے بطور اقبال کے شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں تمثیلات دفعہ ہذا میں کوئي تمثیل متعلق اِس ضمن کے بیان نہیں کي گئي *

ضمن ۳ دفعہ ہذا سے تمثیلات (د) (و) (ہ) دفعہ ہذا متعلق ہیں اور ظاہر ہوگا کہ وہ واقعات جو کہ حسب منشاء دفعہ ۶ و دفعہ ۱۴ و دفعہ ۱۱ - ایکٹ ہذا متعلق قرار دیئے گئے ہیں وہ اگر صورت کے اقبال رکھتے ہوں تو وہ بحق اقبال کنندہ شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں *

---

۷ دیکھو مقدمہ عصمت‌النساء بي‌بي بنام الله‌حافظ ویکلي جلد ۸ صفحہ ۲۶۸ صیغہ دیواني

تمثیلات

(الف) امر متنازعه مابین زید و عمرو کے یهه هی که فلاں وثیقه جعلي هی یا نہیں زید بیان کرتا هی که اصلي هی اور عمرو اُسکو جعلي بتاتا هی *

جائز هی که زید یهه ثابت کرے که عمرو نے اُس وثیقه کا اصلي هونا بیان کیا تھا اور عمرو اِس بات کا ثبوت دے که زید نے اُسکا جعلي هونا ظاهر کیا تھا لیکن زید کو اپنے اُس بیان کے ثابت کرنے کا منصب نہیں هی جو اُسنے اُس وثیقه کے اصلي هونے کا کیا هو اور نه عمرو کو اپنے اُس بیان کے ثابت کرنے کا منصب هی جو اُسنے اُسکے جعلي هونے کي نسبت کیا هو *

(ب) زید ایک جهاز کے کپتان کي تجویز بعلت اِس بات کے هوئي که اُسنے جهاز کو تباهي میں ڈالا *

شهادت اِس امر کي پیش کي گئي که وه جهاز راسته سے باهر پایا گیا *

زید نے ایک کتاب جو اپنے کام کے اِنصرام کي مرتب رکھتا تھا پیش کي اور اُس میں وه مشاهدے لکھے هیں جنکو اُسنے بیان کیا که میں نے روز روز کیئے اور اُنسے یهه ظاهر هوتا هی که جهاز اپني راه مناسب سے باهر نہیں گیا — زید کو جائز هی که اُن بیانات کو ثابت کرے کیونکه اگر وه فوت هو جاتا تو مابین اشخاص ثالث کے وه حسب

دفعہ ۳۲ ضمن (۲) کے ثبوت میں داخل ہونے کے قابل ہوتے *

(ج) زید پر یہہ اِلزام کیا گیا کہ اُسنے ایک جرم کا اِرتکاب کلکتہ میں کیا *

اُسنے ایک چٹھي اپنی لکھي ہوئي پیش کي اور اُس میں اُسي تاریخ کو روانگي کا مقام لاہور لکھا ہوا ہی اور وہي تاریخ لاہور کے ڈاکخانہ کي مہر میں بھي ثبت ہی *

تحریر تاریخ چٹھي کي ثبوت میں داخل ہونے کے قابل ہی اِس واسطے کہ اگر زید فوت ہوگیا ہوتا تو وہ بموجب دفعہ ۳۲ ضمن (۲) کے ثبوت میں داخل ہونے کے قابل تھي *

(د) زید پر اِلزام شی مسروقہ کو مسروقہ جانکر لینے کا کیا گیا *

اُسنے یہہ ثبوت پیش کرنا چاہا کہ میں نے اُس شی کو اُسکي قیمت سے کم بیچنے پر اِنکار کیا *

زید اِن بیانات کو ثابت کرسکتا ہی اگرچہ وہ داخل اقبال ہیں اِسواسطے کہ اُنسے توجیہ اُس عمل کي ہوتي ہی جو واقعات تنقیحي سے متاثر ہوا *

(ہ) زید پر یہہ اِلزام کیا گیا کہ وہ فریبا اپنے پاس ایسا سکہ منقلب رکھتا ہی جسکے منقلب ہونے کا اُسکو علم تھا *

وہ یہہ ثبوت پیش کرتا ہی کہ میں نے ایک شخص ماہر سے اُسکے پرکھنے کو کہا تھا اِس لیئے کہ مجھکو

اُسکے منقلب يا غير منقلب هونے ميں شک تها اور اس شخص نے اُسکو پرکها اور مجهه سے کہا کہ سکہ کهرا تهي *

جائز هي کہ زيد اِن واقعات کو اُس وجهه سے جو مثال مرقومہ بالا ميں لکهي گئي ثابت کرے *

دفعہ ۲۲ زباني اقبال نسبت

زباني اقبال نسبت مضامين دستاويز کے اب متعلق هي

مضامين کسي دستاويز کے واقعہ متعلقہ نهيں هي اِلا اُس حال ميں اور اُس وقت تک کہ جو فريق اُسکو ثابت کيا چاهے يهہ ثبوت کو پهونچاے کہ وہ مستحق اداے شهادت منقولي کا بابت مضمون اُس دستاويز کے اُن قواعد کے بموجب هي جو ايکٹ هذا ميں بعد ازيں مندرج هيں يا اُس حال ميں کہ دستاويز پيش شدہ کي اصليت معرض بحث ميں هو *

دفعہ ١٧ — ايکٹ هذا کي شرح ميں هم لکهہ آئے هيں کہ اقبال في الحقيقت ايک شهادت باواسطہ يعني سني سنائي شهادت کي قسم هي اور دفعہ ٦٠ — ايکٹ هذا ميں شهادت بلاواسطہ کا ذکر هي اور شهادت باواسطہ جسکو هم سني سنائي شهادت کهتے هيں اِس وجهہ سے ذکر نهيں کي گئي کہ اِس ايکٹ ميں صرف اُس شهادت کا ذکر هي جو کہ قابل ادخال تصور کي گئي هي اور اُس شهادت کا جو کہ قابل ادخال نهيں

هی کچھہ ذکر نہیں کیا گیا اِسوجہہ سے (جیسا کہ هم نے مقدمہ میں بیان کیا) کہ یہہ ایکٹ مبني هی اُصول اخراج شہادت پر پس هر شہادت جسکا اِس ایکٹ میں ذکر نہیں هی قابل ادخال نہیں هی - قانون نے اُن وجوہ کے سبب سے جنکا ذکر دفعہ ۱۷ کي شرح میں کیا گیا هی اقبال کو وقعت شہادت بلاواسطہ مندرجہ دفعہ ۶۰ کے دي هی - لیکن شہادت بلاواسطہ جسکا ذکر دفعہ ۶۰ میں هی منجملہ اقسام شہادت درجہ دوم جسکا ذکر دفعہ ۶۳ ضمن ۵ میں هی قرار دي گئي هی پس ظاهر هی کہ اقبال نسبت مضمون کسي دستاویز کے شہادت درجہ دوم تصور کیا جاتا هی اور اِس وجہہ سے حسب منشاء دفعہ ۶۳ و دفعہ ۹۱ - ایکٹ هذا قابل ادخال نہیں هی - اور دفعہ هذا میں بھي ممانعت داخل کرنے اقبالوں کي نسبت مضامین دستاویز کے مندرج هی - [8] دفعہ ۶۵ ایکٹ هذا میں وہ صورتیں بیان کي گئي هیں کہ جنمیں شہادت درجہ دوم نسبت مضمون مندرجہ دستاویز کے داخل هو سکتي هیں اور اِس دفعہ میں اِن الفاظ سے کہ " قواعد جو ایکٹ هذا میں بعد ازیں مندرج هیں " دفعہ ۶۵ مراد هی *

دفعہ ۲۳ دیواني مقدمات میں

اقبالات ممنوع الشہادت بہ مقدمات دیواني

کوئي ایسا اقبال واقعہ متعلقہ نہیں هی جو صریحاً اس شرط پر کیا گیا هو کہ اُسکي شہادت پیش نکیجاویگي یا ایسے حالات میں کیا گیا هو جنسے عدالت یہہ استدلال کرسکے کہ فریقین نے باهم یہہ ٹھہرالیا تھا کہ اُسکي شہادت نہونی چاهیئے *

8 بھجن لال بنام رام لعل اپیلخاص نمبر ۴۳ سنہ ۱۸۷۵ع منفصلہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۷۵ع هائي کورٹ شمال و مغرب

اس دفعه کے ان الفاظ کي جگهه " جنسے عدالت استدلال کرسکے که فریقین نے باهم یهه تهرالیا تها که اُسکي شهادت نهوني چاهیئے " اِس ایکٹ کے مسوده میں یهه الفاظ مستعمل هوئے تهے که " عدالت یهه مستنبط کرسکے که اهالي مقدمه کي یهه نیت تهي که اُس اقبال کي شهادت نه گذرني چاهیئے " غرضکه لفظ (نیت اهالي مقدمه) کو اِس دفعه سے نکالدیا بهی بدینوجهه که واضعان قانون کا پهلے یهه اراده تها که قانون کا منشاء یهه رکهیں که في نفسه وجود نیت اهالي مقدمه نسبت نه داخل کرنے اقبال کے شهادت میں غیر متعلق کردینے اقبال کي کافي وجهه هوگي لیکن بعد ازان کونسل قانوني نے یهه امر قرار دیا که في نفسه نیت وجهه کافي غیر متعلق کرنے اقبال کے نهوگي بلکه ایک عهد صریح یا ضمني مابین اهالي مقدمه کے ایسا هونا ضرور هی *

وجهه غیر متعلق هونے ایسے اقبالات کي جو بموجب عهد شهادت میں نه داخل کرنے کیئے گئے هوں

وجهه غیر متعلق کرنے ایسے اقبالات کي جو بعد ایک عهد صریح یا ضمني نه پیش کرنے اقبال کے شهادت میں کیئے گئے هوں یهه هی که منجمله اصول مسلمه قانون کے ایک یهه اصول بهي هی :—

" خلایق کا فائده اِس امر میں هی که نالشا نالشي کم هو "

اور اِس وجهه سے وه اقبالات جو که اهالي مقدمه نے آپس میں صلح کرنے کے اراده سے ایک دوسرے سے گفتگو کے اثناء میں کیئے هوں شهادت میں داخل نهیں هوسکتے ورنه آپس میں صلح کي گفتگو کرنے میں سخت دشواري هوتي اور کوئي تجویز نسبت صلح کے پیش نهو سکتي *

ضرور هی که فریقین نے آپس میں عهد اقبال کے شهادت میں نه داخل کرنے کا کیا هو

واضح رهے که ایسے اقبالات غیر متعلق کرنے کے لیئے یهه امر لازمي هی که اهالي مقدمه نے آپس میں تهرالیا هو که شهادت میں پیش نه کرینگے — کچهه ضرور نهیں هی که صریح طور پر تهرالیا هو بلکه اگر ضمني عهد بهي ثابت هو تب بهي اقبال کو غیر متعلق کرنے کے لیئے کافي هی — لیکن اگر نه صریح طور پر نه ضمني طور پر کوئي ایسا عهد نه پیش کرنے شهادت کا نه تهرا هو تب وه اقبال

شہادت میں داخل ہوسکتا ہی — لیکن چونکہ بغرض صلح ایسے اقبالات فریقین اہالی مقدمہ آپس میں کیا کرتے ہیں تو عدالت کي راے میں اُن اقبالات کي وقعت بہت نہوگي *

تشریح — دفعہ ھذا کي کسي عبارت سے یہہ نہ سمجھنا چاھیئے کہ کوئي بیرسٹر یا شخص مجاز سوال و جواب یا اٹرني یا وکیل کسي ایسے امر کي شہادت دینے سے مستثنی ھی جسکي اداے شہادت کے لیئے وہ حسب دفعہ ۱۲۶ کے مجبور کیا جاسکتا ھی *

حسب منشاء دفعہ ۱۲۶ — ایکٹ ھذا کے جسکا کہ اِس تشریح میں ذکر ھی جو اقبالات کہ موکل نے اپنے وکیل سے کیئے ھوں وہ قابل ادخال شہادت نہیں ھیں سواے مستثنیات (۱) و (۲) دفعہ مذکور کے جوکہ متعلق ھیں ایسي تحقیقات سے جو نسبت وقوع جرم کے ھو *

دفعہ ۲۴ اقبال شخص ملزم کا

اقبال جو بباعث ترغیب دھمکي یا وعدہ کے کیاگیاھو غیر متعلق ھی

مقدمہ فوجداري میں اُس صورت میں واقعہ متعلقہ نہیں ھی جبکہ وہ اقبال عدالت کے نزدیک ایسا معلوم ھوتا ھو کہ وہ کسي شخص ذي منصب کي ایسي ترغیب یا دھمکي یا وعدہ کے باعث کیا گیا جو شخص ملزم کے الزام سے علاقہ رکھتا ھو اور عدالت کي راے میں

اس امر کے واسطے کافي هو که شخص ملزم کو عقلاً اس خيال کے پيدا هونے کي وجهه پائي جائے که اگر وہ ايسا اقبال کريگا تو اُس مقدمه ميں جو اُسپر هي سردست کچهه فائدہ حاصل هوگا يا کسي نهج کي خرابي سے بچ جاويگا *

دفعه ۱۷ — ايکٹ هذا ميں جو تعريف اقبال کي واضعان قانون نے کي هي وہ اقبالات فوجداري اور ديواني دونوں پر حاوي هي اور کل قواعد جو که دفعه مذکور سے دفعه ۲۲ تک مندرج هيں وہ کارروائي هاے ديواني اور مقدمات فوجداري دونوں سے سواے مستثني حالتوں کے متعلق هيں — لکن دفعه هذا اول هي که جس ميں اُن اقبالات فوجداري کا ذکر هي جو بمقابله ملزم کے مقدمات فوجداري ميں مستعمل هوسکتے هيں *

وجهه وقعت اقبال فوجداري

هم اس امر کو پهلے بيان کرچکے هيں که وقعت اقبالات فوجداري کي اس وجهه سے اقبالات ديواني سے زيادہ هي که کوئي شخص اپني حرمت آزادي اور جان کو ايک جهوٹے بيان سے خطرہ ميں نهيں ڈالتا ليکن احاطه امکان سے يهه امر باهر نهيں هي که اقبال جرم اُسي قدر جهوٹا هو جس قدر که انکار جرم اکثر هوتا هي — ليکن فطرت انساني کا مقتضا يهه هي که جرم سے اس وجهه سے انکار کرے که شايد کافي ثبوت جرم کا نهو اور وہ سزا سے بچ جاوے اور اُس کا چال چلن بدنامي سے محفوظ رهے اور اُس کے خاندان کي بے حرمتي نهو اور بعض صورتوں ميں انکار سے يهه بهي مناسب هوتا هي که شريک جرم کو سزا نهو پس يهه امر ظاهر هي که اقبال جرم کي وقعت جو که قانون نے اس قدر رکهي هي که حسب منشاء دفعه ۳۲۴ ضابطه فوجداري ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ ع

اُسي كي بنا پر ملزم كو سزا مل سكتي هى اس وجهه سے هى كه فطرت انساني كے خلاف هى كه جهوٹ جرم كا كوئي شخص اقبال كرے ليكن بعض ايسي حالتيں هوتي هيں كه جب ملزم جهوٹے جرم كا اقبال كرتا هى — اور گو ايسي حالتيں شاذ و نادر هوتي هيں ليكن بعض دفعه واقع هوتي هيں — نارٹن صاحب نے ايک مقدمه اپني كتاب ميں مندرج كيا هى جس كے حالات يهه هيں :—

مثاليں جهوٹے اقبال جرم كي

مدعي نے مدعا عليهما پر فوجداري ميں اسبات كا دعوي كيا كه اُنهوں نے بذريعه جادو كے مدعي كي جورو كے ساتهه جسكو دس مهينے كا حمل تها زنابالجبر كيا اور اُسكے پيٹ ميں سے بچه كو نكالكر ايک كهال لپٹي هوئي تهليا اُسميں گهسيڑ دي جسكي وجهه سے وه مرگئي مدعاعليهما نے اقبال جرم كيا ليكن عدالت نے باوجود ايسے اقبال كے اس بناء پر اُنكو رها كيا كه قد تهليا كا اسقدر بڑا هى كه عورت كي زندگي ميں اُسكا داخل هونا محال هى پس صريح جرم نهيں صادر هو سكتا *

ايک اور مثال لكهي هى كه جس ميں مدعاعليه كو بجرم قتل اپنے باپ كے ششن‌جج نے اُسكے خود اقبال جرم پر حكم سزا ديديا تها ليكن عدالت‌العاليه نے اُسكو اس بناء پر رها كيا كه في‌نفسه ثبوت اس امر كا نهيں هى كه پدر مدعاعليه زنده هى يا مرگيا اور اس اقبال كو مدعاعليه كے جنون يا بد حواسي پر حمل كيا *

وجوهات جهوٹے اقبال جرم كرنے كي

علاوه اس قسم كي شاذ و نادر صورتوں كے اَوْر ايسي وجوهات هوتي هيں كه جنكي وجهه سے ملزم جهوٹا اقبال جرم كرتا هى مثلاً وجوهات مفصله ذيل :—

۱ — جبكه اقبال جرم كرنے سے ملزم ايک ايسي تكليف سے چهوٹ جانے كي توقع ركهتا هو كه جسكي وه برداشت نهيں كرسكتا اور جو اُسكے واسطے حاصل كرنے اقبال كے كيجاتي هى *

۲ بعض صورتوں ميں جبكه ملزم في‌التحقيقت كوئي بڑا جرم كرچكا هو ليكن مقدمه حال ميں اُس سے چهوٹے جرم كا جهوٹا الزام

اُسپر لگایا گیا ہو تو اس غرض سے کہ اگر اس چھوٹے الزام کو قبول کرنے سے بڑے جرم کي تحقیقات نہوگي اقبال جرم کرتا ہی *

۳ بعض دفعہ آدمي اپني زندگي سے عاري ہو جاتا ہی اور تنگ آکر مرنے کو زندگي کي نسبت پسند کرتا ہی *

۴ بعض دفعہ شیخي اور غرور کي وجہہ سے ملزم ایک ایسے جھوٹے جرم کا اقبال کرتا ہی کہ جس سے اُس کے خیال میں اُس کو اَوروں کي آنکھہ میں فخر ہوگا *

۵ جبکہ دوسرے کا فائدہ منظور خاطر ہو *

۶ جبکہ کینہ کي وجہہ سے دوسروں کو ضرر پہونچانا منظور نظر ہو *

دو مقدمے جن کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں وہ اور بھي عجیب اس وجہہ سے ہیں کہ اُن میں في الحقیقت جرم ہي صادر نہیں ہوا تھا اور تب بھي ملزموں نے اقبال کیا تھا *

اُن مقدمات سے یہہ ظاہر ہوگا کہ في الحقیقت ثبوت وقوع جرم کا لازمي ہی قبل اس کے کہ اقبال موثر ملزم ہو اس وجہہ سے کہ مقدمات فوجداري میں دو امر ہمیشہ قابل تنقیح ہوتے ہیں —

> بغیر ثبوت وقوع جرم اقبال جرم نتیجہ اثر نہیں رکھتا

اول — آیا جرم مبینہ سرزد ہوا یا نہیں *

دوم — یہہ کہ ملزم نے اُس جرم کو کیا یا نہیں *

پس اقبال جرم جواب ہی دوسرے امر تنقیح طلب کا یعني یہہ کہ ملزم اقبال جرم کر کے جرم کے وقوع کو اپني ذات سے متعلق کرتا ہی — مگر اقبال جرم سے جواب اول امر تنقیح طلب کا نہیں ملتا اور جبکہ في نفسہ وقوع جرم کا کوئي ثبوت نہیں ہی تو اقبال کچھہ مؤثر نہوگا اور نہ ملزم حسب دفعہ ۳۲۴ ضابطہ فوجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع سزایاب ہوگا *

بعض دفعہ گو ملزم کو جھوٹ بولنا منظور نہیں ہوتا لیکن وہ اقبال جرم ایسي صورت میں کرتا ہی کہ جب اُسکو واقعات کي نسبت غلط یقین ہوتا ہی مثلاً ایک مقدمہ میں جس میں کہ ایک لڑکي کے باپ پر اُس لڑکي کے قتل کا جرم لگایا گیا تھا ملزم نے اقبال کیا اِس یقین سے

> اقبال جرم بسبب غلط فہمي واقعات

کہ اُسکے مارنے کي وجہہ سے اُسکي بیٹي مرگئي لیکن ڈاکٹر نے جسم کي تشریح سے یہہ ثابت کیا کہ لڑکي مارنے کي وجہہ سے نہیں مري بلکہ بوجہہ زہر کے جو اُسنے خود قبل پٹنے کے کہا لیا تہا مرگئي اور في التحقیقت ملزم نے صرف بہ نسبت تادیب لڑکي کو کچہہ مارا تہا *

اقبال جرم بوجہہ غلط فہمي قانون

اِسي طرح پر بعض صورتوں میں جبکہ فرد قرارداد جرم میں ملزم پر ایک جرم قائم کیا جاتا ہی اور مدعاعلیہہ اُس جرم کا تو نہیں بلکہ ادنی جرم کا مرتکب ہوتا ہی تو بنظر اقبال بلا سمجہنے اِس امر کے کہ نوعیت جرم کیا ہی اقبال جرم کرتا ہی ایسي صورتوں میں ملزم کو سزا اُس جرم کي نہیں مل سکتي جو کہ فرد قرارداد جرم میں مندرج ہی مثلاً کسي ملزم پر (جو کہ في التحقیقت ہنگامہ کا مرتکب اور حسب دفعہ ۱۵۹ تعزیرات ہند کے مجرم ہی اور جسکي سزا حسب دفعہ ۱۶۰ کے ایک مہینہ کي قید ہی فرد قرارداد جرم میں بلوہ کا اِلزام لگایا جاوے (جسکي سزا حسب دفعہ ۱۴۷ تعزیرات ہند دو برس کي قید ہو سکتي ہی اور ملزم کو یہہ اُصول قانون معلوم نہیں کہ حسب دفعہ ۱۴۱ تعزیرات ہند بلوہ کے لیئے کم سے کم پانچ شخصوں کا ہم ارادہ ہوکر دنگہ کرنا شرط ہی اور اُس شخص کے ساتہہ صرف دوشخصوں نے ملکر دنگہ کیا ہی اِس وجہہ سے اُسکا جرم ہنگامہ ہی نہ بلوہ وہ اقبال جرم کرے تو حاکم عدالت سزا حسب دفعہ ۱۶۰ کے دیگا اور نہ حسب دفعہ ۱۴۷ کے *

وجوہات جنکے سبب سے اقبال جرم ناقابل ادخال شہادت ہوجاتا ہی

ماسواے اِن غلطیوں کے تین وجوہات مصرحہ متن دفعہ ہذا سے بہي اقبال جرم ناقابل ادخال تصور ہوگا الفاظ قانون کے جو ایکٹ ہذا میں مستعمل کیئے گئے ہیں یہہ ہیں — ۱ — ترغیب — ۲ — دہمکي — ۳ — وعدہ *

قانون نے نسبت ترغیب دہمکي اور وعدہ کے کوئي خاص قاعدہ مقرر نہیں کیا بلکہ حاکم کي راے پر بالکل چہوڑ دیا ہی کہ اِس امر کي تجویز کرے کہ کونسي ترغیب کافي ہی اور حاکم کو اِس امر کي تجویز کرنے میں ملزم کي عمر عقل تجربہ شعور اور چلن پر لحاظ کرنا چاہیئے کیونکہ ممکن ہی کہ ایک بیوقوف شخص کے لیئے جو ترغیب کافي ہو

هیوشیار ادمي کے لیئے نهو اور علیٰ‌هذالقیاس - ملزم سے صرف اِسقدر کهنا که اگر تو سچ کهدیگا تو تیرے لیئے بهلا هوگا کافي ترغیب هی که جسکي وجهه سے اقبال ناقابل ادخال شهادت هو جاتا هی *

اور یهه کهنا نه اگر اقبال نکریگا تو تیرے لیئے برا هوگا پوري دهمکی تصور هوگي - اور یهه کهنا که اگر مجهه سے تو سچ کهدے تو میں تجهکو بچادونگا کافي وعده هی *

واضح رهے که اِس دفعه میں فی نفسه تین اُمور مفصله بالا کي وجهه سے اقبال ناقابل ادخال نهو جاویگا جب تک که وه تینوں اُمور شرایط مفصله ذیل کے موافق نهوں :—

شرایط جنکے بغیر اقبال بوجهه وجوهات مصرحه بالا ناقابل ادخال شهادت نهوگا

۱ - وه ترغیب یا دهمکي یا وعده متعلق جرم ملزم بها ئے هو یعني اُس جرم کي نسبت جو ملزم پر لگایا گیا *

۲ — وه ترغیب یا دهمکي یا وعده ایک ایسے شخص نے کیا هو جو ذي منصب هو *

۳ — فائده یا نقصان جسکي که ترغیب یا دهمکي یا وعده کیا گیا هو دنیاوي قسم کا هو یعني ایسي ترغیب که سچ بولنے سے ثواب هوگا اور جهوت بولنے سے عذاب یا جرم کے اقبال کرنے سے خدا عاقبت میں معاف کریگا ایسي ترغیب یا وعده یا دهمکي نهیں هی که جنکي وجهه سے کوئي اقبال ناقابل ادخال هو جاوے *

نسبت شرط اول مفصله بالا کے یهه امر واضح رهے که اگر کوئي ترغیب یا دهمکي یا وعده ایسي چیز سے کیا گیا هو جو متعلق بجرم نهیں تو اُسکي وجهه سے

تصریح شرایط مذکور

اقبال ناقابل ادخال نه تصور کیا جاویگا مثلاً مدعاعلیه سے یهه کهنا که هم متهائي کهلاوینگے یا ارام سے رکهینگے کوئي ترغیب باعث ناجوازي اقبال کي نهیں هی *

نسبت دوسري شرط کے یهه واضح رهے که کچهه ضرور نهیں هی که ترغیب دهنده یا وعده کننده کوئي عهده‌دار سرکاري هو کیونکه ... اور اُستاد

ملزم کا یا اور کوئي ایسا شخص جسکو کہ ملزم پر کوئي رتبہ افضلي حاصل ہو کافي وجہہ ناقابل ادخال ہونے اقبال کي ہی *

تیسري شرط کي نسبت بیان ہوچکا ہی *

پس جب تک کہ شرایط مفصلہ بالا کسي اقبال سے متعلق نہوں جب تک وہ اقبال قابل ادخال شہادت ہی اور اِس دفعہ کي شرح طوالت کے ساتھہ اِس وجہہ سے کي گئي ہی کہ قانون شہادت کے اُصول میں سے ایک جزو اعلیٰ اُصول اقبال جرم کا ہی اور اُن حکام کو جنکو کہ روزمرہ کارروائي مقدمات فوجداري کي کرني پڑتي ہی اُمور مصرحہ شرح ہذا پر جو کہ بڑے لائق مصنفوں کي راے پر مبني ہی لحاظ رکھنا چاہیئے - بہتر ہوتا کہ واضعان قانون اس دفعہ کے ساتھہ کچھہ تمثیلات بھي لکھدیتے اور دفعہ ہذا اُس اُصول پر مبني ہی کہ قانوناً نسبت ادخال اقبال جرم کے ازحد احتیاط لازم کیگئي ہی — پس اقبال جرم اگر بوجہہ کسي وجہہ ناجائز کے ہوا ہو تو ناقابل ادخال شہادت بمقدمہ فوجداري ہی *

وجوہات ناجائز کنندہ ادخال اقبال جرم دو قسم کے ہوتے ہیں :—

اقسام وجوہات ناجائز کنندہ ادخال اقبال جرم

اول — بحیثیت نوعیت ترغیب یا دھمکي یا وعدہ *

دوم — بحیثیت اشخاص جنکي وجہہ سے اقبال کیا جاوے *

دفعہ ہذا متعلق ہی وجہہ اول سے اور مبني ہی نوعیت ترغیب پر جس سے کہ اقبال ناقابل ادخال شہادت ہو جاتا ہی اور دفعہ ۲۵ و ۲۶ متعلق ہیں وجہہ دوم سے اور مبني ہیں حیثیت اشخاص پر جنکي وجہہ سے اقبال کیا جاوے لیکن یہہ دونوں وجہیں کافي ہیں اور انسے وہ اصل اُصول قانون شہادت جسکي بنا پر اقبال فوجداري کو وقعت دي گئي ہی غارت ہو جاتا ہی اور اقبال جرم کي وقعت معدوم ہو جانے سے وہ ناقابل ادخال قرار پاتا ہی *

پس ہر حاکم فوجداري کو جسکے روبرو اقبال جرم بطور شہادت پیش کیا جاوے لازم ہی کہ اُس اقبال جرم پر اعتبار کرنے سے پہلے پورے طور پر اس امر کا اطمینان کرلے کہ کوئي ایسے وسایل ملزم سے اقبال جرم

کرانے کے نہیں استعمال کیئے گئے ہیں کہ جنکي اسقدر صراحت کے ساتھہ قانون نے ممانعت کي هی *

دفعه ۲۵

جو اقبال کہ کسي اهلکار پولیس کے روبرو کیا جاوے وہ بمقابلہ مدعاعلیه کسي جرم کے ثابت نہ کیا جاویگا *

اقبال روبرو اهلکار پولیس

دفعه ۲۶

جو اقبال کہ کسي شخص نے کسي اهلکار پولیس کي حراست کے وقت میں کیا هو وہ بمقابلہ اُس شخص کے ثابت نکیا جائیگا اِلا اُس حال میں کہ اُسنے خود مجسٹریت کے روبرو کیا هو *

اقبال روبروے اهلکار پولیس بحالت حراست

جن اُصولوں پر یہہ دونوں دفعہ مبني هیں اُنکي پوري طور پر شرح دفعہ ۲۴ میں هم کر آئے هیں اور اُسکے پڑھنے سے ظاهر هوگا کہ اقبال جو کہ افسر پولیس کے سامنے کیئے جاویں یا ایام حوالات میں کیئے جاویں کیوں قابل ادخال نہیں هیں لیکن حقیقت یہہ هی کہ هر ملزم کا جسکو پولیس چالان کرتا هی سزایاب هونا وجهہ نیکنامي پولیس کي هوتي هی اور تجربہ سے ثابت هی کہ هر قسم کے وسائل واسطے حصول نیکنامي وہ اشخاص جنکا فائدہ مترتب هی عمل میں لاتے هیں پس قانون نے جز سے کل اُن اقبالات ملزم کو جنپر کہ شبهہ تحریک پولیس کا هو سکتا تها غیرمتعلق قرار دیدیا هی ــ اور وہ مطلق شهادت میں داخل نہیں کیئے جاسکتے *

دفعہ ۲۷ مگر شرط یہہ هی

> جسقدر بیان ملزم سے واقعہ کا حال کہلتا هو اسقدر بیان بہرصورت قابل ادخال شہادت هی

که جب کسي امر واقعه کے نسبت اِظہار اس بات کا دیا جاوے که جو حال اهلکار پولیس کي حراست میں کسي جرم کے مدعا علیه سے معلوم هوا اُس سے وه واقعه ظاهر هوا هی تو جسقدر وه حال صراحتاً اس واقعه سے علاقه رکهتا هو جو که اس سے ظاهر هوا عام اس سے که وه اقبال کي حد پر پہونچتا هو یا نهین جائز هی که وه ثابت کیا جاوے *

یہه دفعه اُن حالتوں سے متعلق هی که جن میں گو بیان کسي طرح کیا گیا هو تاهم اُس قدر جزو اُس بیان ملزم کا جس کے ذریعه سے که کسي امر متعلقه مقدمه کي نسبت اطلاع حاصل هوتي هو قابل ادخال شهادت قرار دیا گیا هی *

واضعان قانون نے کوئي تمثیل اس دفعه کے متعلق نهیں بیان کي

> مثالیں ادخال بیان ملزم

لیکن نارتن صاحب نے بحواله مقدمه ملکه بنام لوچر یہه بیان کیا هی که مدعا علیه سے بوسائل ناجایز یہه دریافت کرلیا گیا تها که مال مسروقه کہاں هی اور وه مال مسروقه وهاں ملا تو بیان ملزم جس سے که وه حال دریافت هوا قابل ادخال شهادت قرار دیا گیا — بمقدمه ملکه بنام جیکنسن یہه قرار پایا که اگر ملزم کے بیان سے وه مال نه ملے تو وه بیان قابل ادخال نهیں هی — جو کچهه که مدعا علیه اپنے هاتهه سے مال مسروقه دینے وقت

بیان کرے وہ قابل ادخال شہادت ہوگا کیونکہ وہ ایک قسم کا طرز عمل هی گو وہ بیان حیثیت ایک اقبال کي رکھتا ہو *

دفعہ ۲۸ اگر ایسا اقبال جسکا ذکر دفعہ ۲۴ میں ہوا اُس وقت کیا جاوے جب کہ عدالت کي راے میں اُس ترغیب یا دھمکي یا وعدہ کا اثر شخص ملزم کے دل سے بالکل جاتا رہا ہو تو وہ واقعہ متعلقہ هی *

اقبال جو بعد رفع ہو جانے اثر ترغیب وغیرہ کے کیا جاوے قابل ادخال شہادت هی

جب تک پورا ثبوت اس امر کا نہو کہ اثر ترغیب وغیرہ کا ذہن سے ملزم کے بالکل جاتا رہا اُس کے اقبالات قابل ادخال نہیں ہیں چنانچہ نارٹن صاحب نے بحوالہ مقدمہ ملکہ بنام شبرنگٹن ایک فقرہ جیف جسٹیس کي ججمنٹ سے نقل کیا هی اور وہ یہہ هی :—

لازم هی کہ مضبوط شہادت اس امر کي ہو کہ اثر ترغیب وغیرہ کا جس کي وجہہ سے ملزم نے پہلے اقبال کیا تھا پورے طور پر اُس کے ذہن سے جاتا رہا تھا قبل اس کے کہ ملزم کا اقبال ثاني شہادت میں داخل ہو سکتا هی — میري یہہ راے هی کہ اس مقدمہ میں چونکہ کافي عرصہ نہیں گذرا هی تو ملزم کا دوبارہ اقبال کرنا اُسي اثر کي وجہہ سے هی جس کي وجہہ سے اُس نے پہلے اقبال کیا تھا *

اور بمقدمہ ملکہ بنام حورٹن یہہ قرار پایا کہ جب کہ حاکم کو پورے طور پر یہہ یقین ہو جاوے کہ اثر ترغیب ماقبل کا پورے طور پر ذہن سے ملزم کے رفع ہوگیا تو اُس کا اقبال جرم قابل ادخال شہادت هی *

دفعہ ۲۹ اگر ایسا اقبال اور

اقبال جوکہ قابل ادخال شہادت ہیں اس قسم کي وجوہ سے جیسا کہ وعدہ اخفاء وغیرہ ناقابل ادخال نہو جاوینگے

نہج سے واقعہ متعلقہ ہو تو وہ محض اس وجہہ سے غیر متعلقہ نہ ہو جائگا کہ وہ بوجہہ کسي وعدہ اخفاۓ راز یا بسبب کسي فریب دہي کے کیا گیا ہی جو اُس اقبال کے حاصل کرنے کے واسطے شخص ملزم کي نسبت کي جاۓ یا اُس حال میں کیا گیا ہی جب کہ وہ ملزم نشہ میں تھا اور نہ اس وجہہ سے کہ وہ ایسے سوالات کے جواب میں کیا گیا ہی جنکا جواب دینا اُسکو ضرور نہ تھا گو وہ سوالات کسي شکل پر کیئے گئے ہوں یا وہ اُس بات سے متنبہ نہیں کیا گیا تھا کہ اسپر ایسا اقبال کرنا لازم نہیں ہی اور وہي اقبال بمقابلہ اُسکے شہادت ہو جائیگا *

سواۓ اُن وجوہات کے جن کي تصریح دفعات ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ میں مندرج ہی کوئي ایسے اقبالات نہیں ہیں کہ جو قابل ادخال شہادت تصور نہوں ان تینوں دفعوں کا خلاصہ یہہ ہی کہ ملزم اقبال کنندہ کے دل پر جبکہ آمید بہتري یا خوف خرابي ہو اور اُن

حالت میں کوئی اقبال کرے تو وہ ناقابل ادخال هی — اور دفعہ هذا میں یہہ صریح ظاهر کردیا گیا هی کہ اگر اقبال جرم سواے تحریکات مندرجہ دفعات مذکور اور کسی تحریک کے ذریعہ سے حاصل کیا گیا هو تو وہ قابل ادخال شہادت هی اس دفعہ میں وہ امور صریح طور پر بیان هوئے هیں جو اگر صریح طور پر بیان نهوتے تو گمان هوتا کہ وہ امور ممنوع کنندہ شہادت مندرجہ دفعہ ۲۴ میں داخل هیں — اِس دفعہ میں یہہ صریح طور پر بیان کیا گیا هی کہ وجوہ مفصلہ ذیل اقبال کو ناقابل ادخال شہادت نکرینگے :—

۱ — وعدہ اخفاء راز — یعنی اگر اقبال کنندہ کسی شخص سے اس شرط پر اقبال کرے کہ وہ شخص اُسکو افشا نکریگا تب بھی گو شخص اقبال کنندہ بغیر وعدہ اخفا کے اقبال نکرتا تاهم وہ اقبال قابل ادخال شہادت هی — اور ولایت کے مقدمات میں بارها یہہ تجویز هوچکا هی کہ اگر کوئی شخص دوسرے سے اخفا کی قسم لیکر بھی بیان کرے تب بھی وہ اقبال بہ تحریک ناجائز تصور نهوگا *

۲ — فریب دهی — مثال اسکی نارٹن صاحب نے اپنی کتاب میں بیان کی هی کہ ایک شخص نے اس دهوکے سے ایک چتهی لی کہ اُسکو ڈاک میں ڈالدیگا اُسکو ڈاک میں نہ ڈالا تو باوجود اس دهوکادهی کے اقبال مندرجہ چتهی قابل ادخال تصور هوا — اسطرح پر جو بیان کہ چھپ کر سنا گیا هو گو وہ بھی ایک قسم کا دهوکھا هی قابل ادخال بطور اقبال هی *

۳ — حالت نشہ — جو اقبال کہ نشہ کی حالت میں کیا گیا هو گو وہ مُنشی چیز ملزم نے اپنی خوشی سے پی هو یا اُسکو اس نیت سے کہ دهوکا دیکر اقبال کرلے پلائی گئی هو قابل ادخال هی کیونکہ اُس میں ملزم کو کوئی صورت اُمید و بیم کی نهیں هی جسکی وجہہ سے اقبال حسب دفعہ ۲۴ بے وقعت هوجاوے *

۴ — هونا جواب سوال — واضح رهے کہ کچھہ مضایقہ نهیں هی کہ سوال کنندہ کوئی شخص هو یا اُس سوال کا جواب دینا لازمی هو یا نهو یا کسی طور پر وہ سوال کیا گیا هو حسب دفعہ ۱۹۳ و ۲۵۰ ضابطہ فوجداری حکام کو اختیار پوچھنے سوالات کا ملزم سے دیا گیا هی اور طریقہ اُسکے قلمبند کرنے کا دفعہ ۱۲۲ ضابطہ مذکور میں مندرج هی *

۵ — متنبہ نکیا جانا — یہہ ظاہر ہی کہ متنبہ نکرنے کی وجہہ سے اقبال کی وقعت میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا ملکہ اگر اپنی خوشی سے کوئی شخص اقبال کرے تو اُسکی صداقت پر زیادہ دلیل ہوسکتی ہی *

اس دفعہ میں جو اقبالات بحالت نشہ کو قابل ادخال قرار دیا ہی اُس سے یہہ ایک بڑی بحث پیدا ہوتی ہی کہ سوتے میں جو ملزم اقبال کرے یعنی سونے کی حالت میں ہزیاناً جو بیان کرے وہ بطریق اقبال شہادت میں داخل ہوسکتا ہی یا نہیں کیونکہ بحالت نشہ جو بیان کیئے جاویں وہ قریب قریب ایسی ہی بڑ ہیں جیسے کہ خواب میں کوئی بڑائے *

اطبا کی یہہ راے ہی کہ خواب میں جو شخص بڑاتا ہی وہ نتیجہ اُن اثروں کا ہوتا ہی جوکہ بحالت بیداری ذہن پر ساری ہوتے ہیں اور اس وجہہ سے ایسے بیانات ایک گونہ ذی وقعت بجہت شہادت نسبت مضمون اُس بڑ کے تصور کیئے جاسکتے ہیں — لیکن ٹیلر صاحب نے اپنی کتاب میں بحوالہ مقدمہ ملکہ بنام سینٹ چیف جسٹس کے یہہ راے بیان کی ہی — مقدمہ مذکور میں ملزم کے چند بیانات جوکہ اُسنے بحالت خواب کے نسبت جرم کے بڑ میں بیان کیئے تھے منجانب سرکار شہادت میں پیش کیئے گئے لیکن چیف جسٹس نے اُنکو ناقابل ادخال شہادت تصور کیا *

دفعہ ۳۰ جب کئی اشخاص کی تجویز بالاشتراک ایک ہی جرم کی بابت ہو اور اقبال جو اُن اشخاص میں سے ایک نے نسبت اپنے یا اُن اشخاص میں سے نسبت کسی اور کے کیا ہو ثابت ہوجاے تو عدالت کو اختیار ہی کہ اُس اقبال پر نسبت اُس

اقبال شریک جرم پر غور کرنی چاہیئے

دوسرے شخص کے اور نیز نسبت اُس شخص کے جسنے وہ اقبال کیا ہو غور کرے *

تمثیلات

(الف) زید اور عمرو کي تجویز بالاشتراک بعلت قتل‌عمد بکر کے هوئي اور زید کا یهه کهنا ثابت کیا گیا کہ عمرو نے اور میں نے بکر کو قتل کیا هی پس عدالت کو جائز هی کہ عمرو کي نسبت اس اقبال کي تاثیر پر غور کرے

(ب) زید کي تجویز بعلت قتل‌عمد بکر کے هورهي هی اور شهادت اس امر کي موجود هی کہ بکر کو زید اور عمرو نے قتل کیا اور عمرو نے یهه کها کہ زید نے اور میں نے بکر کو مارا هی *

جائز هی کہ اِس بیان پر عدالت نسبت زید کے غور نہ کرے کیونکہ تجویز عمرو کي بالاشتراک زید کے نہیں هی *

دفعہ هذا اُسي اُصول پر مبني هی جسپر کہ دفعہ ۱۰ جسکي تشریح میں هم وجوهات قانون کے اسطرح پر قائم هونے کي بیان کر آئے هیں [۹] لیکن یهه ملحوظ رهے کہ حسب الفاظ دفعہ هذا ایک شریک جرم کے اقبال کو دوسرے شریک کے مقابلہ پر وقعت قانوني اقبال جرم کي نہیں رکهنا یعني ایک شریک جرم کے اقبال کرنے سے دوسرے شریک جرم کو سزا نہ ملجاویگي جیسا کہ دفعہ ۳۲۳ ضابطہ فوجداري سے ظاهر هی کہ ملزم کا اقبال صرف اُسي ملزم کو سزاباب کریگا — دفعہ هذا میں صرف عدالت کو اختیار اقبال شریک جرم پر غور کرنے کا بمقابلہ دوسرے شریک

---

۹ دیکهو صفحہ ۵۹ و ۶۰ و ۶۱

کے دیا گیا هی — پس اقبال شریک جرم بمقابلہ دوسرے شریک کے صرف ایک قسم کي شہادت هی *

دفعہ ۳۱ اقبال ثبوت قطعي ان امور کا نہیں هی جنکي نسبت کیا جاے مگر بموجب ان احکام کے جو ایکٹ هذا میں بعد ازین مندرج هیں بطور مانع تقریر مخالف کے اثر کر سکتا هی *

اقبال ثبوت قطعي نہیں مگر بعض صورتوں میں مانع تقریر مخالف ہوتا هی

هم اس سے پہلے شرح دفعہ ۴ — ایکٹ هذا میں پورے طور پر ثبوت قطعي کي تصریح کر آئے هیں [۱] اور اس دفعہ سے صاف ظاهر هوگا کہ کوئي ایسي صورت نہیں هی کہ جسمیں اقبال ثبوت قطعي قرار دیا جاتا هو اسوجہہ سے جیسا کہ شرح دفعہ ۱۷ میں صاف طور پر بیان هوا هی کہ ممکن هی کہ بیان مقبل جو بطور اقبال کے شہادت میں پیش کیا جاتا هو صداقت پر مبني نہو بلکہ محض ایک لغو گوئي هو پس گو قانون شہادت نے اقبال کو بمقابلہ مقبل کے قابل ادخال شہادت تصور کیا هی تاهم اُسکو ثبوت قطعي نہیں ٹھرایا بلکہ اقبال کنندہ کو اس امر کا اختیار دیا گیا هی کہ اپنے اقبال سابق کے خلاف شہادت داخل کرکے اُسکي تکذیب کرے مثلاً بمقدمہ شفع جسکا ذکر هم دفعہ ۱۷ کي شرح میں لکھہ آئے هیں [۲] اُس میں زید مشتري کو اختیار هی کہ اپنے اُس اقرار کے خلاف جو کہ اُسنے بکر کے روبرو نسبت زر ثمن کے کیا تھا بغرض اُسکي تکذیب کے شہادت پیش کرے — پس ظاهر هی کہ اگر اقبال شہادت قطعي تصور هو تا تو زید کو عدالت خلاف اپنے اقبال کے شہادت دینے کي

۱ دیکھو صفحہ ۳۷ و ۳۸

۲ دیکھو صفحہ ۹۵ و ۹۶

اجازت نہ دیتي کیونکہ ثبوت قطعي کے خلاف کوئي شہادت داخل نہیں ہوتي *

دفعہ هذا سے البتہ یہہ صریح ظاهر هی کہ اقبال بعض صورتوں میں وقعت مانع تقریر مخالف (جسکا ذکر دفعہ ۱۱۵ — ایکٹ هذا میں مندرج هی) رکھتا هی اور اُن صورتوں میں اُس اقبال کے خلاف شہادت داخل نہیں هوسکتي *

مضمون دفعہ هذا ایک نہایت باریک مسئلہ قانون شہادت کا هی

فرق مابین ثبوت قطعي اور مانع تقریر مخالف

اور هم بنظر صراحت فرق مابین ثبوت قطعي اور مانع تقریر مخالف کے واضح طور پر بیان کرتے هیں — بلحاظ اُس تعریف ثبوت قطعي کے جو دفعہ ۴ کي شرح میں بیان هوچکي هی دفعات ۴۱ و ۴۲ و ۱۱۲ و ۱۱۳ — ایکٹ هذا کے دیکھنے سے معلوم هوگا کہ ثبوت قطعي جسکو فيالحقیقت قیاس قطعي کہنا چاهیئے کس قسم کا هوسکتاهی مثلاً :—

دفعہ ۴۱ میں فیصلہ ایک عدالت مجاز کا ثبوت قطعي قرار دیا گیا هی *

دفعہ ۴۲ میں فیصلہ ایک عدالت کا نسبت معاملات نوع عام کے ثبوت قطعي نہیں هی *

دفعہ ۱۱۲ میں جو اولاد ایام ازدواج میں پیدا هو اُسکے حلال هونے کا في‌نفسہٖ اُسکي پیدایش ایسے ایام میں قیاس قطعي یعني ثبوت قطعي هی *

دفعہ ۱۱۳ میں اشتہار مندرجہ گزٹ آف انڈیا نسبت تفویض حصہ عملداري ثبوت قطعي هی *

اِسي طرح پر دفعہ ۱۱ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ع یعني قانون حلف کے دیکھنے سے ظاهر هوگا کہ حلفي بیان شخص منحصر علیہ کا بمقابلہ شخص حصر کنندہ کے ثبوت قطعي نسبت مضمون بیان شخص منحصر علیہ کے هی اور عدالت بعد اُس بیان کے اُسکے مخالف شہادت داخل نہونے دیگي *

واضح رهے کہ دفعات مذکورہ بالا میں صورتهاے مندرجہ دفعات مذکور کو ثبوت قطعي کلي قانون نے قرار دیا هی اور في‌الحقیقت یہہ اِسوجہہ

سے کہا گیا ھی کہ قیاس صداقت اِسقدر غالب ھوتا ھی کہ عام معاملات دنیاوي میں بغیر ایسے قانون کے قائم کیئے از حد دشواري پیدا ھوني مثلاً اگر ھر شخص ولدالحرام تصور کیا جاتا جب تک وہ ثبوت کافي نسبت اپنے ولدالحلال ھونے کے ندیتا تو معاملات وراثت میں ادنی امر کے ثابت کرنے کے لیئے بےانتہا دشواري پیدا ھوتي اور عدالت میں ھر شخص غیر مستحق وراثت قرار پاتا اور اسي طرح پر اور صورتوں کے لیئے بھي ایسي ھي وجوہ ھو سکتي ھیں جنکا بیان یہاں فضول ھی — لیکن اسقدر بیان کرنا ضرور ھي کہ ثبوت قطعي ایک اعلی قسم کي شہادت ھی اور اِس وجھہ سے اُسکو قطعي قرار دیا ھی *

ذریعہ مانع تقریر مخالف

مانع تقریر مخالف کو پورے طور پر جبکہ ھم دفعہ ۱۱۵ کي شرح لکھینگے بیان کرینگے لیکن یہاں اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم ھوتا ھی کہ مانع تقریر مخالف کو صدق و کذب کسي واقعہ سے کچھہ علاقہ نہیں ھی بلکہ بلا لحاظ صداقت مضمون جب کوئي اقبال وقعت مانع تقریر مخالف کي رکھتا ھو تو اُس اقبال کے مخالف شہادت داخل نہیں ھو سکتي مثلاً تمثیل متعلقہ دفعہ ۱۱۵ کے دیکھنے سے یہہ ظاھر ھوگا کہ بلا لحاظ اِس امر کے کہ وقت بیع زید کو اِستحقاق بیع واقع میں تھا یا نہیں عدالت مخالف اُس اقبال کے جو کہ بیع نامہ میں منجانب زید کے داخل ھی زید کو اپنے اقبال ملکیت کي تکذیب کي غرض سے شہادت داخل نہ کرنے دیگي بلکہ اُس خاص مقدمہ میں یہہ تصور کریگي کہ زید کو وقت بیع استحقاق بیع کرنے جائداد متنازعہ فیہ کا تھا *

پس مانع تقریر مخالف گویا کہ ایک قسم کا دندان شکن جواب ھی مثلاً مثال مذکور میں زید بایع سے یہہ کہا جاسکتا ھی کہ اگر تمکو اختیار بیع نہ تھا تو تمنے بیع کیوں کي — اور اب تم خود جب بیع کرچکے تو ھم اِس بات کو نہیں سنتے کہ تمکو وقت بیع اختیار واقع میں تھا یا نہیں — جیسا کروگے ویسا پاؤگے — لیکن ثبوت قطعي ھمیشہ صداقت سے تعلق رکھتا ھی اور ھمیشہ اُس میں قیاس صداقت ھوتا ھی *

دفعہ هذا ميں جو اِشارہ نسبت "اُن احکام کے جو ايکٹ هذا ميں بعد ازيں مندرج هيں" هي وہ دفعات ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ سے تعلق رکھتا هي اور سواے اُن دفعات کے اور کسي جگهہ ايکٹ هذا ميں اقبال کو صراحتاً يا کلي وقعت مانع تقرير متخالف کي نهيں دي گئي هي — گو مانع تقرير متخالف اور ثبوت قطعي ميں جيسا کہ بيان هوچکا هي فرق هي ليکن اثر اور نتيجہ دونوں کا بمقابلہ شخص خاص کے ايک هي هوتا هي يعني اُن کے مضمون کے خلاف شهادت داخل نهيں هو سکتي ليکن ثبوت قطعي تمام اشخاص کے مقابلہ پر بلا لحاظ فريق هونے مقدمہ کے ناطق شهادت هي اور مانع تقرير متخالف صرف اُس شخص کے مقابلہ پر ناطق هي جس کے فعل کي وجهہ سے مانع تقرير متخالف قايم هوا مثلاً ايام ازدواج ميں زيد کا پيدا هونا يا گزٹ آف انڈيا کا اشتهار تمام دنيا کے مقابلہ پر ثبوت قطعي هي اور مانع ادخال شهادت خلاف هي ليکن متعلق دفعہ ۱۱۵ ميں بيع نامہ ميں زيد کا يهہ لکهہ دينا کہ جائداد مبيعہ اُس کي تهي صرف اُس زيد کے مقابلہ پر ايک ايسے مقدمہ ميں جو دہ وہ بمقابلہ مشتري عمرو کے واسطے دلا پانے اُس جائداد کے دائر کرے مانع تقرير متخالف هي اور اثر ثبوت قطعي کا رکهتا هي ليکن اشخاص غير کو اختيار هي کہ کسي مقدمہ ميں اِس امر کي شهادت دے سکيں کہ زيد کو وقت بيع کے اُس جائداد مبيعہ پر ملکيت حاصل نہ تهي — الغرض ثبوت قطعي مبني هوتا هي قياس صداقت پر اور مانع تقرير متخالف حجت الزامي بلا لحاظ صداقت هي *

اقبال هر صورت ميں مانع تقرير متخالف نهيں هي

الفاظ دفعہ هذا کے ديکهنے سے معلوم هوگا کہ هر صورت ميں اقبال وقعت مانع تقرير متخالف کي نهيں رکهتا مثلاً جبکہ دو شخصوں نے ملکر بغرض مغلوب کرنے ايک شخص ثالث کے کوئي بيانات ايک مقدمہ ميں کيئے هوں اور بعد ازآں اُن دونوں شخصوں کے مابين کوئي نالش هو تو هر ايک فريق کو اختيار هي کہ اُس نالش ميں يهہ امر ثابت کرے کہ اُن کا بيان سابق جهوٹا تها اور بغرض فريب دينے اور مغلوب کرنے شخص ثالث کے کيا گيا تها پس اقبال سابق ايسي صورت ميں هر فريق

اقبال کنندہ کے مقدمه ثاني میں وقعت مانع تقریر مخالف کي نہیں رکھتا اور اُس کے خلاف شہادت داخل هو سکتي هی ۳ *

اسي طرح پر ایک مقدمه میں امر تنقیح طلب یہه تها که ابا جائداد کا مالک اصلي مدعي هی یا اُسکي ماں مدعي نے چند مقدمات سابق میں یہه اقبال کیا تها که اُسکي ماں مالک اصلي هی اور دو مقدمون میں جو که اُسکي ماں نے واسطے لگان کے اس بنا پر که اُسنے اپنے بیٹے مدعي سے جائداد خرید لي هی دائر کیئے تہے مدعي نے بطور اپني ماں کے مختار کے اُسکے دستخط کیئے تہے — ایک ایسي ڈگري میں جو بمقابله مسماۃ کے تهي وہ جائداد نیلام هوئي اور مدعي نے واسطے دلاپانے جائداد کے اس بناء پر نالش کي که اُسنے جائداد کو صرف رهن اپني ماں کے پاس کیا تها اور زر رهن ادا هو چکا هی — اسمقدمه میں یہه تجویز هوا که اقبالات مدعي بمقدمات سابق مذکور بطور شہادت کے اُسکے مقابله پر داخل هوسکتے هیں لیکن اُن اقبالات کي وقعت مانع تقریر مخالف کي نہیں هی کیونکه وہ اقبال مشتري سے نہیں کیئے گئے تہے اور نه کوئي ایسا ثبوت هی که اُن فریقوں کو جو که اُن اقبالوں کو مانع تقریر مخالف ٹہرانا چاهتے هیں خبر اُن اقبالوں کي ملي یا اُنکي وجهه سے کسي قسم کا اُنکو دهوکا هوا یا اُنهوں نے اُن اقبالوں کے بهروسے پر جائداد خریدي هو ۴ *

اقبال بایع نسبت وصول یابي زرثمن کے متن دستاویز میں یا روبرو حاکم رجسٹري ۵ کے یا کسي راضینامه میں نسبت وصولیابي زرمعاوضه کے ۶ مانع تقریر مخالف کي وقعت نہیں رکھتا اور بایع کو خود کسي نالش میں اختیار اِس امر کا هی که اپنے اقبال کي تکذیب کرے اور اُسکے لیئے شہادت پیش کرے — اور اسیطرح پر دینا ایک حصه منافع کا مدعاعلیه کو یا ایک پٹواري کے روزنامچه پر جسمیں که مدعاعلیه کا نام بطور مشتري

---

۳ راهمرن سنگهه بنام مسماۃ پران پیاري ویکلي جلد اول صفحه ۱۵۶ سیغه دیواني

۴ چندر سیکهر چکرپتي گرسچین بنام پیارے موهن دت ویکلي جلد ۵ صفحه ۲۰۹ صیغه دیواني

۵ گر پرشاد بنام نادا منفصله هائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي مورخه ۱۵ اگست سنه ۱۸۶۶ ع نمبري ۹۴۳ خاص سنه ۱۸۶۶ ع

۶ چودهري دیبي پرشاد وغیرہ بنام چودهري دولت سنگهه جلد ۳ نورالدین اپیل صفحه ۳۴۷

کے لکھا ہوا ہی دستخط کرنا ایسا اقبال نہیں ہی جسکی وقعت مانع تقریر مخالف کي ہو ۷ *

یہاں تک نسبت اقبالات کے جو کچھہ بیان ہوا ہی وہ مقدمات دیواني سے متعلق ہي اور دفعات ۲۰۶ و ۲۳۷ و ۳۲۴ ضابطہ فوجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع سے قانون نسبت اقبالات موثر مقدمات فوجداري ظاہر ہوگا – لیکن ایسا اقبال وکالتاً جائز نہیں بلکہ اصالتاً کرنا ضرور ہی ۸ *

واضح رہے کہ دفعات مذکور ضابطہ فوجداري میں جو اقبال جرم کا ذکر ہی وہ اقبالات عدالتي ہیں اور اِس وجہہ سے ناطق ہیں لیکن ملزم نے بیرون عدالت جو کچھہ اقبال کیئے ہوں اُسکے خلاف شہادت دینے کا منصب ملزم کو حاصل ہی *

بیانات اُن اشخاص کے جو گواہي میں طلب نہیں ہو سکتے ہیں

بیانات اشخاص متوفی یا مفقودالخبر وغیرہ کن صورتوں میں قابل ادخال شہادت ہیں

دفعہ ۳۲ بیانات تحریري یا زباني واقعات متعلقہ کے جو کسي شخص متوفی نے کیئے ہوں یا ایسے شخص نے جو کہ پایا نہیں جاتا ہی یا نا قابل اداے شہادت کے ہو گیا ہی یا بدون کسي قدر توقف یا خرچ کے جسکو روا رکھنا نظر بحالات مقدمہ عدالت کو نا مناسب معلوم

۷ نندکشور بنام نتھو رام ہائي کورٹ ممالک مغربي و شمالي ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۶۶ ع نمبري ۱۲۰۰ خاص سنہ ۱۸۶۶ ع

(۸) دریا کوره ویکلي جلد ۱۵ صفحہ ۳۲ *

هو عدالت میں حاضر نہیں کیا جا سکتا هی في نفسہ صورتہاے مفصلہ ذیل میں واقعات متعلقہ هیں :—

اِس کتاب کے مقدمہ میں مجمل طور پر یہہ بیان هوچکا هی کہ سني سنائي شہادت اصول عام قانون شہادت کے موافق قابل ادخال نہیں هی اور مضمون دفعہ ٦٠ — ایکٹ هذا سے ظاهر هوگا کہ واضعان قانون نے بهي اُسي اصول کو لازمي قرار دیا هی یعنی اگر کوئي گواہ کسي واقعہ کي نسبت شہادت دے تو لازم هی کہ اگر وہ واقعہ ایسا هو کہ جو دیکھا جاسکتا هو تو گواہ چشم دید کا بیان داخل شہادت هوسکتا هی اور اگر وہ واقعہ ایسا هو جو سنا جاسکتا هو تو اُس گواہ نے خود اُسکو سنا هو — الغرض جس حواس سے وہ واقعہ (جسکي نسبت شہادت دیجاتي هی) متعلق هو لازم هی کہ ایسے گواہ کے اظہار لیئے جاویں جسنے اپنے حواس سے خود اُس واقعہ کو معلوم کیا هو ورنہ کسي اور قسم کے گواہ کي شہادت بوجہہ هونے سني سنائي شہادت کے قابل ادخال نہیں هی — لیکن بعضي ایسي صورتیں واقع هوتي هیں کہ قاعدہ عام دفعہ ٦٠ ایکٹ هذا سے قانون نے اُنکو بري کردیا هی اور دفعہ هذا گویا کہ وہ صورتیں بیان کرتي هی جوکہ قاعدہ عام مندرجہ دفعہ ٦٠ سے مستثني هیں — اور جن صورتوں میں سني سنائي شہادت خواہ بطور بیان زباني کے هو یا تحریري کے قابل ادخال تصور کیگئي وہ صورتیں اس دفعہ میں بیان هوئي هیں اور صورتیں اصول دوم مندکرہ مقدمہ کتاب[9] هذا سے مستثني هیں اور شہادت بلواسطہ هیں جنکا ذکر شجرہ تقسیم شہادت میں مندرج هی ! *

یہہ ظاهر هی کہ کوئي شہادت جو متعلق واقعہ متعلقہ کے نہو وہ کسي حالت میں قابل ادخال نہیں هی پس سني سنائي شہادت بهي جس کو چند صورتوں میں اس دفعہ نے قابل ادخال قرار دیا هی لازم هی کہ متعلق واقعہ متعلقہ کے هو *

---

9 دیکھو صفحہ ۸

۱ دیکھو صفحہ ۳۱

اس قسم کے بیانات اشخاص منفصلہ کے قابل ادخال ہیں :—

کن اشخاص کے بیان شہادت میں داخل ہو سکتے ہیں

۱ — شخص متوفی کے *
۲ — ایسے شخص کے جو پایا نہیں جاتا *
۳ — ایسے شخص کے جو نا قابل ادائے شہادت ہو گیا ہو *
۴ — ایسے شخص کے جو بدون توقف یا خرچ کے عدالت میں حاضر نہیں کیا جاسکتا ہی *

اور ہر حالت میں یہہ امر ضروری ہی کہ شخص بیان کنندہ ایسا ہو کہ اگر زندہ ہوتا تو قابل ادائے شہادت قانوناً حسب دفعہ ۱۱۸ — ایکٹ ہذا کے تصور ہوتا ورنہ اُس کا بیان قابل اعتبار نہیں — بیانات اشخاص متذکرہ بالا قبل اس کے کہ قابل ادخال شہادت تصور ہوں لازم ہی کہ مفصلہ ذیل آٹھہ صورتوں میں سے جن کا قانون کے متن میں نمبر وار ذکر ہی کسی نہ کسی میں آتے ہوں :—

(ا) جبکہ بیان ایسے شخص کا بابت وجہہ اُسکي وفات کے ہو یا بابت کسي حالات اُس معاملہ کے ہو جو منتج اُسکي وفات کا ہوا اور ایسے مقدمات میں ہو جن میں کہ وجہہ اُس شخص کي وفات کي زیر تجویز ہو *

جبکہ بیان متعلق وجہہ وفات ہو

ایسے بیانات واقعات متعلقہ ہیں عام اس سے کہ اُن بیانات کا کرنے والا شخص بر وقت اُن کے ظاہر کرنے کے اندیشۂ اپنی

وفات کا رکھتا ھو یا نھیں اور عام اس سے کہ کسی نھج کي نوعیت اس کارروائي کي ھو جس میں کہ وجھہ اسکي وفات کي زیر تجویز ھی *

یہہ فقرہ صرف قسم اول اشخاص متذکرہ بالا یعني ایسے شخصوں کے بیانات سے جو کہ مرچکے ھوں متعلق ھی اور کوئي بیان اُس قسم کا جس کا ذکر اس فقرہ میں ھی قبل موت شخص بیان کنندہ کے قابل ادخال نھیں — اور واضح رھے کہ واسطے ادخال ان بیانات کے دو شرطیں لازمي ھیں :—

اول — یہہ کہ ایسے بیانات جس مقدمہ میں داخل کرنے منظور ھوں وہ ایسا مقدمہ ھو جس میں کہ بیان کنندہ کي وجھہ وفات کي زیر تجویز ھو یعني یہہ بات دریافت کرني منظور ھو کہ وجھہ اُس کي موت کي کیا تھي *

شرایط ادخال بیان وجھہ وفات

دوم — یہہ کہ وہ بیان ھو بابت وجھہ اُس کي وفات کے یا بابت کسي حالات ایسے معاملات کے جو منتج اُس کي وفات کا ھوا ھو *

پس ظاھر ھی کہ ھر قسم کے مقدمہ اور ھر حالت میں جو ماسواے شرایط متذکرہ بالا کے ھو ایسے بیانات قابل ادخال شھادت نھیں ھیں *

اُس شخص کو جو کہ ایسے بیانات اشخاص متوفی کو شھادت میں داخل کرانا چاھتا ھی لازم ھی کہ ثبوت اُس شخص بیان کنندہ کي وفات کا دے (دیکھو دفعہ ۱۰۴ — ایکٹ ھذا) ورنہ وہ بیان قابل ادخال نھوگا *

جزو ثاني ضمن ھذا دفعہ ھذا میں یہہ صاف طور سے بیان کردیا گیا ھی کہ ایسے بیانات متعلق شمار کیئے جاوینگے خواہ شخص متوفی بیان

کنندہ کو وقت بیان توقع موت کي هو یا نهو اور مقدمه جسمیں که وہ بیانات داخل کرنے منظور هیں کسي قسم کا مقدمه هو چنانچه تمثیل الف دفعه هذا میں فوجداري اور دیواني دونوں کي مثالیں مندرج هیں پس صرف شرایط متذکرہ بالا پر لحاظ رکهه کر بیانات اشخاص متوفی هرقسم کے مقدمات میں داخل هو سکتے هیں لیکن جیسا که نسبت اقبالات کے شرح دفعه ۲۱ میں هم لکهه آئے هیں [۴] اُسي طرح پر بیانات اشخاص متوفی کي نسبت بهي ضرور هی که حتی الوسع پورا مقصد بیان کنندہ کا معلوم هو کیونکه اگر کوئي شخص جزو بیان کرکے باقي کو بیان نکرسکا هوتو اُس بیان کي وقعت باعتبار شهادت کے کم هوجاویگي *

حسب دفعه ۱۶۱ ضابطه فوجداري پولیس کا افسر بیان وقت وفات کي نسبت، شهادت دیسکتا هی — اس قسم کے بیانات متوفي کے داخل کرنے اُنکي وقعت قائم کرنے میں عدالتوں کو نهایت احتیاط لازم هی کیونکه اکثر اس قسم کے بیانات اُن شخصوں کے هوتے هیں جنکو که کوئي ضرر شدید پهنچا هو اور شخص مجروح کا ذهن ایسي حالتوں میں پورے طور پر اپنا کام نهیں دیتا اور خیالي باتوں کو اکثر اصلي تصور کرتا هی اور علاوہ اسکے بعض صورتوں میں مرتے وقت بهي بعض ایسي طبایع جنکو خوف خدا کم هی یا جنمیں غصه اور کینه وري یا خیال عزت خاندان بهت قوي هوتا هی مرتے وقت بهي جهوت بولنےمیں عارنهیں کرتے بشرطیکه ایسے جهوت بولنے سے شخص بیان کنندہ کے مرنے کے بعد اُسکے دشمن پر کوئي آفت نازل هو یا اُسکے خاندان کي حرمت باقي رهتي هو اور یهه بهي واضح رهے که گو قانوناً ایسے بیانات شخص متوفي کو جسکو وقت بیان موت کے توقع نهو قابل ادخال هیں لیکن تاهم عدالتوں کو همیشه اس امر پر غور کرنا چاهیئے که متوفي بیان کنندہ کو اپنے مرنے کي توقع تهي یا نهیں کیونکه اگر اُسکو مرنے کي توقع نه تهي تو اُس بیان کي وقعت باعتبار شهادت بهٔنسبت ایسے بیان کے جو بحالت توقع موت کے کیا گیا هو بهت کم تصور هوتي هی اس وجهه سے که جس شخص کو بچنے کي توقع نهیں هوتي اور اس دنیا میں رهنے کي اُمید نهیں رهتي

---

[۴] دیکهو صفحه ۱۲۱

تو اسکو جھوٹ اور فریب کے بیان کرنے میں چنداں غرض نہیں ہوتی بلکہ اُن لوگوں کو جوکہ مرنے کے بعد ایک حالت مابعد کے مقر ہیں موت کا قریب ہونا ایک وجہہ سچ بولنے کی ہوتی ہی جو اُنکے ذہن میں قوی ہوتی ہی کیونکہ اپنے خالق کے سامنے حاضر ہوتے وقت اخیر فعل جھوٹ بولنا گناہ تصور کرتے ہیں *

جبکہ بیان یا داخلہ اثناء کاروبار معمولی میں کیاگیا ہو

(۲) جبکہ وہ بیان اُس شخص نے اپنے معمولی کاربار کے اثناء میں کیا ہو اور بالخصوص اُس صورت میں جبکہ وہ کوئی ایسا داخلہ یا یادداشت ہو جو اُسنے اپنے کاروبار یا پیشہ کے کام کی معمولی بہی جات میں لکھی ہو یا رسیدات ہوں جو اُسنے بابت وصول یابی زرنقد یا مال یا کفالت المال یا کسی قسم کی جائداد کے لکھی ہوں یا اُنپر اپنے دستخط کیئے ہوں یا دستاویزات مستعملہ تجارت ہوں اور اُسنے اُنکو لکھا ہو یا اُنپر دستخط کیئے ہوں یا کسی خط یا اور ایسی دستاویز کی تاریخ ہو جسپر بقاعدہ معمولی تاریخ لکھی جاتی ہی اور اُسکو اُسنے لکھا ہو یا اُسپر دستخط کیئے ہوں *

وجہہ اس قسم کی شہادت کے ادخال کی یہہ معلوم ہوتی ہی

وجوہ ادخال اس قسم کی شہادت کی

کہ بصورت نہونے کسی بد نیتی کے ایک قیاس اغلب اس بات کا پیدا ہوتا ہی کہ جو داخلے روزمرہ کے معمولی کاروبار پیشہ میں کیئے جاتے ہیں وہ صحیح ہیں اس لیئے کہ روزمرہ کے کاروبار میں جس میں صحت حساب کی منظور ہوتی ہی سچ لکھنا زیادہ آسان ہی بہ نسبت ایک جھوٹ امر ایجاد کرکے لکھنے کے علاوہ اسکے ایسے داخلجات ایک سلسلہ ہوتے ہیں اور داخلجات میں اگر ایک میں بھی غلطی ہو تو کل حساب میں غلطی ہوجاتی ہی اور چونکہ اکثر داخلجات کی مطابقت مختلف اشخاص کیا کرتے ہیں تو غلطی آسانی سے کھل جاتی ہی واضح رہے کہ قبل اسکے کہ اس قسم کے داخلجات شہادت میں پیش ہوسکیں اُس شخص کو جوکہ اُنکو شہادت میں پیش کرنا چاہتا ہی ثابت کرنا چاہیئے کہ وہ داخلجات ایسے شخص کے کیئے ہوے ہیں جنکا ذکر ہم نمبر وار اس دفعہ کی شرح کے شروع میں کر آئے ہیں اور گو ایکٹ ہذا میں صریح طور پر اس قسم کے بیانات کے داخل کرنے کی نسبت کوئی شرایط نہیں لگائی گئی ہیں تاہم عدالتونکو اس قسم کی شہادت کی وقعت قائم کرنے میں اُمور مفصلہ ذیل کا خیال رکھنا چاہیئے :—

اُمور جنسے وقعت اس قسم کی شہادتکی قائم ہوسکتی ہی

امر اول — یہہ کہ وہ شخص جسنے وہ بیان یا داخلہ جسکا ذکر فقرہ دوم دفعہ ہذا میں ہی کیا ہو واقفیت ذاتی اُس امر سے جسکی نسبت اُسنے بیان یا داخلہ کیا ہو رکھتا تھا یا نہیں مثلاً اگر کسی شخص متوفی کے ہاتھہ کا ایک حساب لکھا ہوا ہو جوکہ اُسنے کسی دوسرے شخص کے بیان کے مطابق لکھا تھا اور جسکی رقوم جمع خرچ سے کاتب کو ذاتی علم نہ تھا شہادت میں پیش کیا جاوے تو ایسا حساب کوئی شہادت اُس جمع خرچ کی جو اُس حساب میں مندرج ہی نہیں قرار پاسکتا اس وجہہ سے کہ فی الحقیقت وہ داخلہ یا بیان اُس شخص کا نہیں ہی جسکے ہاتھہ کا وہ لکھا ہوا ہی بلکہ اُسنے ایک شخص غیر کے اعتبار پر بلا علم صحت واقعہ کے لکھا تھا*

امر دوم — یہہ کہ وہ داخلہ همزمانہ هو اُس واقعہ کے جس کے کہ وہ متعلق هی مثلاً اگر وہ داخلہ متعلق کسي رقم خرچ کے هو یا خرید کے هو تو وہ اُسوقت لکھا گیا هو جبکہ وہ رقم خرچ کیگئي یا وہ شی خریدي گئي هو اور اگر اُسیوقت نہ لکھا گیا هو تو تھوڑے عرصہ کے بعد لکھا گیا هو اس وجہہ سے کہ ایسے داخلے جوکہ بہت عرصہ کے بعد کیئے جاتے هیں اُنکا چنداں اعتبار نہیں هوتا کیونکہ ادنی ادنی معاملات بیع و شراء میں جوکہ روزمرہ واقع هوتے رهتے هیں اگر بہت عرصہ کے بعد داخلہ کیا جاوے تو وہ قابل وقعت نہیں هوتا *

امر سوم — یہہ داخلے یا بیانات اشخاص مذکورہ بالا کے جوکہ اثناء کار و بار میں کیئے جاتے هیں شہادت میں صرف اُسقدر جسقدر کہ اُس شخص کے روزمرہ کے کاروبار کے متعلق هو قابل ادخال هیں اور اگر کوئي اور اُمور اُسمیں بیان کیئے گئے هوں جوکہ متعلق داخلہ کنندہ کے فرض کے نہوں تو وہ کچھہ شہادت اُن زائد اُمور کي نہیں هوتے — مثلاً ایک شخص جسکا کار منصبي صرف کسي امیر شخص کے مودیخانہ کا حساب لکھنا هی اپني حساب کي کتاب میں علاوہ روزمرہ کے مودیخانہ کے خرچ کے اور ایسے بیانات لکھدے جو اُس کاتب کے منصب سے تعلق نہیں رکھتے تو گو یہہ داخلجات نسبت رقومات مودیخانہ قابل تسلیم هیں تاهم باقي اور بیان مندرجہ کتاب حساب قابل تسلیم نہیں *

یہہ فقرہ دفعہ هذا زیادہ تر اُن قیاسات پر مبني هی جنکا ذکر دفعہ ۱۱۴ — ایکٹ هذا میں علي الخصوص تمثیل (و) میں کیا گیا هی — مگر واضح رهے کہ جو تین اُمور اُوپر بیان هوئے هیں وہ حسب منشاء ایکٹ هذا واسطے قابل ادخال کرنے اس قسم کي شہادت کے لازم نہیں هیں الا اُن پر لحاظ کرنے سے اس قسم کي شہادت کي وقعت قائم کرنے میں مدد ملیگي اور جو داخلجات کہ اُن شرایط سے موافق هوں اُنکي وقعت بدرجہا بہتر هی بہ نسبت اُن داخلجات کي وقعت کے جوکہ اُنکے موافق نہوں دفعہ هذا کي تمثیلات (ب) (ج) (د) (ز) اور (ي) اس ضمن سے متعلق هیں اور اُن پر غور کرنے سے قانون مندرجہ دفعہ هذا صافیہ

طور پر سمجھه میں آویگا — تمثیل (ج) دفعه ۲۱ — ایکٹ هذا ۳ کی دفعه هذا کی تمثیل (ز) سے مطابقت رکھتی هی*

جبکه بیان مضر حق بیان کننده هو

(۳) جبکه وه بیان مضر حق متعلقه زر نقد یا ملکیت ایسے شخص کا هو جسنے که وه بیان کیا یا ایسا هو که درصورت اُسکے راست هونے کے وه اُسکے باعث سے مستوجب نالش فوجداری یا نالش هرجه کا هوتا*

تیسری قسم اُن اقسام شهادت کی جنکو که دفعه هذا نے قابل ادخال کیا هی اس فقره میں بیان کیگئی هی یعنی وه بیانات یا داخلجات جوکه مضر حق کسی شخص بیان کننده کے هوں (جو منجمله اُن اشخاص کے هو جنکا ذکر متن دفعه هذا میں کیا گیا هی) قابل ادخال شهادت هیں *

اُصول اس فقره کا مبنی هی اس قیاس غالب پر که کوئی شخص مخالف اپنے فائده کے کوئی بیان نهیں کریگا — اس قسم کے بیانات اُسی اُصول پر قابل ادخال هیں جسپر که اقبالات کو شهادت میں داخل هونے کے قابل قانون نے قرار دیا هی[۴] لیکن اقبالات اور اس قسم کے بیانات مضر حق بیان کننده میں یهه فرق هی که اقبالات صرف بمقابله اشخاص اقبال کننده یا اُسکے قائم‌مقام کے قابل ادخال شهادت هیں اور بیانات اس قسم کے جنکا فقره هذا میں ذکر هی بمقابله اشخاص غیر کے بهی قابل ادخال هیں خواه وه قائم‌مقام اقبال کرنے والوں کے هوں یا نهوں *

واضح رهے که فقره هذا میں بیانات جب تک که مفصله ذیل اقسام میں سے کسی میں نه آتے هوں قابل ادخال نهیں هیں :—

۳ دیکهو صفحه — ۱۲۴

۴ دیکهو صفحه ۹۵ — شرح دفعه ۱۷ و ۲۱

۱ — مضر حق متعلقہ زر نقد *
۲ — مضر حق ملکیت *
۳ — جس سے مستوجب نالش فوجداري کا هو *
۴ — جس سے مستوجب نالش هرجہ کا هو *

مثلاً قسم اول هر وہ داخلہ جات هیں جو کہ بهي کهاتہ حساب میں وصولي کي مد میں ڈالے جاویں *

قسم دوم وہ بیانات یا داخلہ‌جات هیں جن سے نوعیت قبضہ جائداد غیر منقولہ کي کم حیثیت قرار پاوے مثلاً بیان ایک معافیدار کا کہ اُسکي زمین مالگذار هی یا شریک کا بیان کہ وہ رعیت هی یا کاشتکار موروثي کا بیان کہ وہ غیر موروثي هی — قسم سوم اور چهارم صاف هیں اور کچهہ مثال دینے کي ضرورت نہیں *

یہہ امر ظاهر هی کہ جب داخلجات یا بیانات تحریري هوں تو قبل اسکے کہ وہ قابل ادخال تصور هوں لازم هی کہ ثبوت کافي اس امر کا دیا جاوے کہ اُس شخص کے هاتهہ کا لکها هوا هی کہ جسکے حق کے مضر وہ بیان یا داخلہ هی *

داخلہ‌جات جو ظاهر میں مضر حق کاتب هیں لیکن حقیقت میں مفید اسکے حق کے هوتے هوں

ایک قسم کے بیانات یا داخلجات ایسے هوتے هیں کہ ظاهرا مضر حق کاتب هوتے هیں لیکن في الحقیقت مفید اُسکے هوتے هیں اس قسم کے تمام بیانات و داخلہ جات میں کہ جو بنفسہ تنها اُس مطالبہ کي شهادت هوتے هیں جسکے جزو کے وصول یابي کا داخلہ هوتا هی اور سوائے اُن داخلہ‌جات کے اُس مطالبہ کے اور کوئي شهادت نہیں هوتي مثلاً داخلہ جسکا مطلب وصولیابي سود هو اور جو نسبت کسي ایک ایسے مطالبہ کے لکها گیا هو جسکا اور کوئي ثبوت نہیں یا وہ عبارت هائے ظهري جو پشت تمسکات پر سود یا اصل کے جزو کي وصولیابي کے مضمون کي هوں اور جن سے وہ مطالبہ قانون تمادي سے بچ جاتا هی *

ایکٹ هذا نے اس قسم کي عبارتوں کو قابل ادخال تصور کیا هی لیکن چونکہ دفعہ ۲۱ — ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ ع کے موافق ایسے داخلہ یا عبارت

ظهري کي وجهه سے ایام تمادي سے مطالبه بچ جاتا هی تو لازم هی که هر حالت میں یهه ثابت کیا جاوے که کس وقت زر مندرجه عبارت ظهري ادا کیا گیا تها اور اُسوقت ایام تمادي باقي تهے یا نهیں اور اُس امر پر بهي غور کرنا چاهیئے که وه عبارت ظهري قریباً اس غرض سے تو نهیں لکهي گئي هی که قانوناً کل مطالبه مابین میعاد هوجاوے *

اس فقره کي شرح ختم کرنے سے پهلے اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم هوتا هی که جبکه کوئي داخله ایسا هو که جسکا صرف ایک جزو خلاف اور مضر کاتب کے هو تو باقي جس سے کوئي اور امر شهادت ثابت هوتا هو وه جزو قابل ادخال نهوگا جب تک نه واسطے سمجهنے اُس جزو مضر حق کاتب کے دوسرا جزو بر بناء لازمي نهو ـــ مثلا ایک مقدمه میں یهه بحث تهي که زید کي کیا عمر هی اُس مقدمه کي شهادت میں ایک کتاب پیش کي گئي جس میں ایک دایه متوفیه اپني اجرت کا حساب مندرج رکهتي تهي اور اُسمیں یهه لکها هوا تها که زید کي ماں کو فلاں تاریخ جاکر جنایا اور اُسکے آگے دوسرے خانه میں لکها تها که اُجرت وصول پائي - اِس مقدمه میں یهه بحث پیش هوئي که آیا صرف بیان دایه نسبت وصولیابي اپني اُجرت کے شهادت میں داخل هوسکتا هی یا پورا بیان نسبت جنانے زید کي والده کے بهي اور تاریخ ولادت زید کي - اس مقدمه میں یهه قرار پایا که صرف الفاظ وصولیابي سے یهه ظاهر نهیں هوتا که کس بات کي اُجرت وصول پائي پس پورا داخله معه بیان ولادت زید قابل ادخال قرار پایا *

جبکه بیان متعلق استحقاق عام یا رسم وغیره کے هو

(۴) جبکه اُس بیان میں اظهار رائے کسي شخص قسم مذکورهٔ بالا کا نسبت موجودگي کسي استحقاق عام یا رسم یا معامله متعلقه غرض خلایق یا غرض عام کي هو اور یهه قیاس غالب هو که درصورت اُسکي موجودگي کے وه شخص اُسکي

موجودگي سے اطلاع رکھتا تھا اور وہ بیان اُس استحقاق یا رسم یا معامله کي نسبت نزاع پیدا ھونے سے پہلے کیا گیا تھا *

واسطے قابل ادخال ھونے شہادت مصرحه فقرہ ھذا کے شرایط ذیل لازم ھیں :—

اس قسم کي شہادت داخل ھونے کي شرط

۱ — وہ بیان اور راے ایسے شخص کي ھو جسکا متن دفعه ھذا میں ذکر ھی *

۲ — متعلق ھو کسي استحقاق عام یا رسم عام یا معامله متعلقه غرض خلایق یا غرض عام سے *

۳ — بیان کنندہ راے غالباً اُس سے واقفیت رکھتا ھو *

۴ — ایسا بیان قبل شروع نزاع ھوا ھو *

شرط اول یعني راے کو قابل ادخال تصور کرنے کي وجهه یهه ھی که ابتدا ایسے حقوق کي جنکي نسبت وہ راے ھی ایسي قدیم ھوتي ھی اور وہ حقوق ایسے ھوتے ھیں که شہادت بلا واسطه وجود ایسے حقوق کي شاذ حاصل ھوتي ھی اور نیز ایسي معروف باتوں کا ثبوت خاص لینے کي کچھه ضرورت نہیں ھوتي کیونکه ایسے عام امور ھر شخص کو معلوم ھوتے ھیں اس وجهه سے که سب لوگ اُن کا بیٹھه کر آپس میں ذکر کرتے ھیں اور چونکه وہ بلا کسي طرفداري ذاتي کے ھوتے ھیں تو اُن کي نسبت جو اشخاص مجمع کي راے قایم ھوتي ھی وہ ضرور صداقت پر مبني ھوتي ھی ورنه کسي رسم کو عام شہرت نہیں ھوسکتي — اور جب که لوگ متفق الراے ھوتے ھیں رسم وقوع پذیر ھوتي ھی اور ھر فرد شخص جو ملکر اپنے تئیں ایک معني کر قایم کرنے والا اُس رسم کا سمجھتے ھیں *

نسبت شرط دوم کے واضح رھے که اس قسم کي شہادت نسبت خانگي حقوق اشخاص خاص کے قابل ادخال نہیں کیونکه عوام الناس کسي شخص کے حالات سے واقف نہیں ھوتے اور اس لیئے اُن کے بیان قابل وقعت نہیں سمجھے جاسکتے *

نسبت شرط سوم کے ظاہر ہی کہ جب تک کہ وہ شخص جس کی راے ثابت کرنی منظور ہی ایک ایسی حالت میں نہو کہ جس سے اُس کو خاص واقفیت پیدا ہوتی ہو تب تک اُس کی راے کی کچھہ وقعت نہیں ہوتی مثلاً اگر کسی خاص برادری کی رسم و رواج کی بحث ہو تو اُس برادری کے شخص کا بیان زیادہ تر قابل وقعت ہوگا بہ نسبت بیان ایک ایسے شخص کے جو کہ اُس برادری کا نہیں ہی *

شرط چہارم کی وجہہ یہہ ہی کہ وہ راے جو قبل ابتداء کسی نزاع کے بیان کی جاتی ہی وہ غالباً بلا طرفداری یا بلا خوف کذب ظاہر کی جاتی ہی اور نزاع کے شروع ہوتے ہی تمام وہ لوگ جن کا کہ ایسی رسم سے نقصان یا فائدہ ہونا ہو فریقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور ہر ایک اپنی اپنی راے رکھنے لگتا ہی اور بلا کاوی دیانت کے ظاہر کرنا ہی *

واضح رہے کہ ابتداء نزاع سے مقدمہ مراد نہیں ہی بلکہ شروع اول اُس جھگڑہ کا مراد ہی جس کا کہ نتیجہ یہہ مقدمہ ہوا ہی جس میں یہہ بحث ہی -- تمثیل (ط) فقرہ ہذا سے متعلق ہی اور اُس سے معلوم ہوگا کہ حقوق عام کس قسم کے ہو سکتے ہیں اور حقوق نسبت مجراے آب اور حقوق تالاب و گھاٹ اور حقوق شفع اور حق چراگاہ وغیرہ سب ان میں شامل ہیں اور نیز اس فقرہ میں وہ حقوق شامل ہیں جو کہ زمیندار کو بعض دیہات میں حاصل ہوتے ہیں مثلاً زمیندار کا حق دو و پرجوت یا حق زمیندار نسبت لینے ابواب کے مثلاً لینا ایک حق کا منجملہ قیمت درختوں کے یا حق چہارم زمیندار نسبت زر ثمن اُن بیعوں کے جو کہ بلا رضامندی مالک کے کی جاویں مثلاً وہ بیع جو کہ اجراء ڈگری میں ہوئی ہو [5] *

جس بیان کا اس فقرہ میں ذکر ہی وہ بیان خواہ زبانی ہو خواہ تحریری مثلاً تحریری بیانات مندرج ہوتے ہیں دستاویزات میں مثل بیعنامجات اور ہبہ نامجات اور اظہارات گواہان اور فیصلہ جات عدالت اور روبکاری ہاے عدالت اور واجب العرض اور اسناد وغیرہ میں *

---

5 پال راے بنام رامپہت پانڈے منفصلہ ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی ۷ اگست سنہ ۱۸۶۶ع نمبر ۷۳۵ سنہ ۱۸۶۶ع

(۵) جبکه وہ بیان بابت ہونے کسي رشتہ ([۶] پدري یا مادري یا رشتہ ازدواجي یا تبنیت) کے فیمابین اُن اشخاص کے ہو جنکے رشتہ سے اُس شخص بیان کرنیوالے کو واقف ہونے کے وسایل خاص حاصل ہوں اور امر زیر مباحثہ کي نسبت بحث پیدا ہونے سے پہلے وہ بیان کیا گیا ہو *

جبکہ بیان متعلق وجود رشتہداري ہو

اس ضمن میں شرایط مفصلہ ذیل قابل لحاظ ہیں :—

شرایط ادخال

۱ بیان نسبت رشتہ کے ہو *

۲ بیان کرنے والے کو وسایل واقفیت حاصل ہوں *

۳ بیان قبل نزاع کے کیا گیا ہو *

دفعہ ہذا کي تمثیل (ک) اس فقرہ سے متعلق ہی [۷] *

چونکہ ضمن ہذا متعلق ہی اُسي مضمون سے جس سے کہ ضمن ۶ دفعہ ہذا متعلق ہی اس لیئے مناسب معلوم ہوتا ہی کہ بعد اُس ضمن کے ان دونوں فقروں کي شرح ساتھہ لکھي جاوے *

(۶) جبکہ وہ بیان بابت ہونے کسي رشتہ ([۸] پدري یا مادري یا رشتہ ازدواجي یا تبنیت)

جبکہ بیان مندرج ہو وصیت نامہ یاکسي اور نوشتہ میں

۶ ترمیم بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

۷ مرهم چندرچند بنام متهرا ناتهہ گوس ویکلي جلد ۹ صفحہ ۱۵۱

۸ ترمیم بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲

کے فیمابین اشخاص متوفی کے ہو اور کسي وصیت‌نامہ یا نوشتہ میں جو اُس خاندان کے کاروبار سے متعلق ہو جس میں کہ شخص متوفی تھا یا اُس خاندان کے کسي نسب‌نامہ میں یا کسي کتابہ میں یا اُس خاندان کي تصویر یا اور چیز میں جسپر ایسے بیانات معمولي لکھے جاتے ہیں امر مبینہ کي نزاع پیدا ہونے سے پہلے کیا گیا ہو *

ضمن ہذا میں شرایط مفصلہ ذیل قابل غور ہیں :—

شرایط ادخال

ا — بیان متعلق رشتہ ہو *

۲ — رشتہ جسکي نسبت بیان ہو مابین اشخاص متوفی کے ہو *

۳ — وہ بیان ایسي دستاویزوں میں مندرج ہو جنکا کہ اِس ضمن میں ذکر ہی *

۴ — وہ بیان قبل نزاع کے کیا گیا ہو *

مطابقت مابین ضمن ۵ و ضمن ۶ کے

قابل غور اُمور جو کہ ہم شرح ضمن ۵ میں لکھہ آئے ہیں اُنکو اُمور مفصلہ بالا سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ اُن دونوں میں کون کون سے مشترک ہیں اور کون کون سے مختلف ہیں ۔ مشترک یہہ ہیں :—

ا — دونوں فقرے متعلق رشتہ اشخاص کے ہیں *

۲ — دونوں بیان ضرور هی که قبل نزاع کے هوں *

اختلاف مابین ضمن ٥ و ضمن ٦ کے

اُمور مختلف مابین اِن دونوں فقروں کے یهه هیں :—

۱ — ضمن ٥ میں کوئي قید اِس امر کي نهیں هی که رشته مابین اشخاص زنده کے هو یا مرده کے اور اُس ضمن میں لازم هی که بیان نسبت رشته ایسے اشخاص کي هو جو مرچکے هیں *

۲ — ضمن ٥ میں یهه ضبط هی که بیان کننده ایسا شخص هو جسکو وسائل خاص علم کے هوں اور اس ضمن میں کوئي قید اِس امر کي نهیں هی که بیان کننده کون هو *

۳ — ضمن ٥ میں اعتبار شهادت مبني هی وقعت اشخاص بیان کننده پر اور اُس ضمن میں اُن دستاویزات کي وقعت پر مبني هی (جنکا ذکر اِس ضمن کے متن میں مندرج هی) بلا لحاظ وقعت اُن دستاویزات کے لکهنے والوں کے *

اِس قسم کي شهادت جسکا که ذکر اُن دونوں ضمنوں میں هی اِس وجهه سے قانون نے شرایط مندرجه دفعه ٦۰ سے بري کیا هی که بغیر اِس قسم کي آساني دیئے رشته کي نسبت شهادت مشکل سے بهم پهونچتي کیونکه مقدمات میں اکثر اُن رشتهداریوں کي بحث واقع هوتي هی جو رشتهداریاں ایسے واقعات گذشته پر منحصر هوتي هیں که زمانه بعید میں واقع هوئي تهیں اور جو معدود اشخاص کو معلوم هوتي هیں اور بغیر اِس قسم کي شهادت کے داخل کیئے اکثر مقدمات میں رشته کی شهادت بهم نه پهونچتي — لیکن جو شرایط که اُوپر بیان کي گئي هیں اُن بغیر اِس قسم کي شهادت داخل نهیں هو سکتي *

ضمن هذا میں کوئي شرط ایسي قائم نهیں کي گئي جس سے اِس امر کي تحقیق لازم کي جاوے که لکهنے والوں کو جنکا ذکر اِس ضمن میں هی کوئي خاص وسائل علم رشتهداري کے تهے یا نهیں *

اُس تعریف دستاویز میں جسکا ذکر دفعه ۳ میں مندرج هی کتبه جات وغیره داخل هیں — تمثیل (ل) دفعه هذا کے دیکهنے سے ظاهر هوتا هی که لفظ رشته میں تمام اُمور نسبت ولادت و پیدایش کے شامل هیں *

(۷) جبکه وہ بیان کسي دستاویز یا وصیت نامه یا اور کاغذ میں مندرج ہو جو کسي معامله متذکره دفعه ۱۳ ضمن (الف) سے متعلق ہو *

جبکه بیان متعلق معامله متذکره دفعه ۱۳ ضمن الف ہو

اِس فقره میں صرف دو امر قابل غور ہیں :---

شرایط ادخال

۱ --- یہه که بیان متعلق ایسے معامله سے ہو جسکا ذکر ضمن الف دفعه ۱۳ میں ہوا ہی [9] *

۲ --- بیان مندرج ہو کسي ایسي دستاویز میں جسکا ذکر اِس فقره میں ہی *

ضمن الف دفعه ۱۳ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا که وہ معامله ایسا ہو که جس سے کوئي حق یا رسم پیدا ہوئي ہو یا اُسکا دعوی کیا گیا ہو یا اُس میں تبدیل ہوئي ہو جس سے اُسکي نسبت اقبال یا اصرار یا اِنکار کیا گیا ہو یا جو اُسکے وجود کا مغائر ہو - اور واضح رہے که حق یا رسم جسکا ذکر ہی وہ خواہ خاص ہو یا عام یعني رسم متعلقه کسي خاص خاندان کے ہو یا عام رسم ہو مثلاً حق گدي نشیني بڑے بیٹے کا ایک خاص خاندان کي رسم ہی اور حق شفع ایک عام رسم [1] *

واضح ہو که اثر ضمن هذا کا یہه ہی که شہادت نسبت حقوق رسم و رواج کے قابل ادخال ہی لیکن لازمي یہه ہی که وہ شہادت زباني نہو بلکه مندرج ہو کسي ایسي دستاویز میں جسکا ذکر متن ضمن میں ہی *

(۸) جبکه وہ بیان چند اشخاص نے کیا ہو اور انکے ایسے حالات یا خیالات دلي اُس سے ظاہر

جبکه وہ بیان متعلق حالات یا خیالات دلي کے ہوں

[9] دیکھو صفحه ۶۶

[1] نسبت قانون متعلقه رسم کے دیکھو صفحه ۶۷ سے ۷۲ تک

ہوتے ہوں جو معاملہ متنازعہ فیہ سے متعلق ہوں *

تمثیل (ن) دفعہ ہذا سے مضمون فقرہ ہذا واضح ہوگا ظاہرا یہہ

تمثیل مقدمہ ولایت

تمثیل ایک نامی مقدمہ سے قایم کی گئي هی جو ولایت میں فیصل ہوا تہا اور واقعات جس کے یہہ ہیں :—

ایک شخص نے ایک مصور سے اپني اور اپني جورو کي ساتھہ تصویر کہنچوائي یہہ شخص خود نہایت بد صورت تہا اور اُس کي جورو نہایت حسین تہي *

جبکہ تصویر طیار ہوکر آئي تو مابین مصور اور خریدار کے معاملہ نہوسکا اور مصور سے تصویر نہ خریدي *

مصور نے اُس تصویر کو ایک نمایش گاہ میں دیکہایا اور اُس کے نیچے یہہ الفاظ لکہہ دیئے وو ” ایک خوبصورت اور ایک حیوان “ *

یہہ شخص خود اُس نمایش گاہ میں گیا اور اُس تصویر کو دیکھہ کر پہاڑ ڈالا مصور نے اُس پر ہرجہ کا دعوی کیا مدعاعلیہ نے جواب دعوی میں یہہ بیان کیا کہ وہ تصویر ذریعہ ہتک مجہہ مدعاعلیہ کا تہي اور اُس کے پہاڑ ڈالنے کا قانوناً مجھکو اختیار تہا اِس مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ تہا کہ آیا اُس تصویر سے عوام‌الناس کے ذہن میں خیال ہتک مدعاعلیہ جاتا تہا یا نہیں *

بہ ثبوت اِس امر تنقیح کے مدعاعلیہ نے گواہ اِس امر کے پیش کیئے کہ اُنکےسامنے بہت متعدد شخصوں نے اُس تصویر کو دیکھکر فلاں فلاں راے ظاہر کي تہي اظہار اُن گواہوں کي نسبت بیانات حاضرین نمایش گاہ کے قابل ادخال اس وجہہ سے تصور ہوے کہ وہ حاضرین نمایش گاہ خود بہم نہ پہونچ سکے اور اُنکي راے معلوم ہونے سے نسبت امر تنقیح طلب کے ایک اثر پیدا ہوتا تہا *

واضح رہے کہ یہہ ضمن متعلق ہی خیال دلي سے ایک مجمع اشخاص کے اور دفعہ ۱۴ متعلق ہی حالت ذہني شخص واحد سے پس بیانات

نسبت غل ایک گروہ کے جنکا ایک انبوہ میں ہونا بیان کیا جاتا ہی ضمن ہذا کے موافق قابل ادخال شہادت ہیں اس وجہہ سے کہ اُن اشخاص کا جو کہ بھیڑ میں غل مچاتے تھے طلب کرانا شہادت کے لیئے محال ہوتا ہی - اس دفعہ کے ساتھہ پڑھو ضمن ۲ دفعہ ۲۱ - ایکٹ ہذا *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي ہی کہ ہندہ کو عمرو نے ہلاک کیا یا نہیں *

ہندہ اُن صدموں سے جو اُسکو اُس فعل میں پہونچے جسکے اثناء میں اُسکا اِزالہ بکارت کیا گیا مرگئي اس مقدمہ میں بحث اِس امر کي ہی کہ اِزالہ بکارت عمرو نے کیا یا نہیں *

بحث اس امر کي ہی کہ زید کو عمرو نے ایسے حالات میں قتل کیا یا نہیں جنکي بناء پر زید کي بیوہ کي طرف سے عمرو پر نالش ہو سکتي ہی *

بیانات جو ہندہ یا زید نے اپني وفات کے باعث سے درباب قتل اور زنا بالجبر اور فعل بیجا قابل نالش زیر تجویز کے کیئے واقعات متعلقہ ہیں *

(ب) بحث بابت تاریخ ولادت زید کے ہی *

داخلہ روزنامچہ ایک ڈاکٹر متوفی کا جواپنے کام کے معمولي طریقہ میں وہ با قاعدہ رکھا کرتا تھا متضمن اِس بیان کے کہ فلاں روز وہ زید کي ما کے پاس گیا اور اُسکا بیٹا جنایا واقعہ متعلقہ ہی *

(ج) بحث اِس امر کي هی کہ فلاں تاریخ زید کلکتہ میں تھا یا نہیں *

بیان مندرجہ روزنامچہ ایک وکیل متوفی کا جو کہ وہ اپنے نام کے طریق معمولي میں باقاعدہ مرتب رکھتا تھا متضمن اسکے کہ فلاں روز میں زید کے پاس بمقام فلاں واقعہ کلکتہ فلاں کار کي بابت مشورہ کرنے کے لیئے گیا واقعہ متعلقہ هی *

(د) بحث اس امر کي هی کہ فلاں جہاز بندر بنبئي سے فلاں تاریخ روانہ هوا یا نہیں ایک خط کسي شخص متوفی ایک سوداگر کي کوتهي کے شریک کا کہ جس کوتهي کے نام سے وہ جہاز کرایہ لیا گیا تھا بنام اُسکے آرتیوں کے جو لندن میں تھے اور جنکو مال حوالہ کیا گیا بایں مضمون کہ وہ جہاز فلاں تاریخ بندر بنبئي سے روانہ هوا واقعہ متعلقہ هی *

(ہ) بحث اس امر کي هی کہ بابت ایک اراضي کے زید کو لگان ادا کیا گیا یا نہیں *

خط زید کے کارندۂ متوفی کا بنام زید کے جسکا یہہ مضمون هی کہ میں نے زید کے حساب میں لگان وصول کیا اور زید کے حکم سے اپنے پاس رکھا واقعہ متعلقہ هی *

(و) بحث اس امر کي هی کہ زید اور هندہ کا ازدواج بطور جایز هوا یا نہیں یہہ بیان ایک پادري متوفی کا کہ

میں نے ازدواج ایسے حالت میں کرایا که اُس ازدواج کا هونا ایک جرم تها واقعه متعلقه هی *

(ز) بحث اس امر کي هی که زید ایک شخص نے جو اب نهیں پایا جاتا هی ایک خط فلاں تاریخ لکها یا نهیں *

پس یهه واقعه که اُسکا ایک خط اُسي تاریخ کا لکها هوا هی واقعه متعلقه هی *

(ح) بحث اس امر کي هی که فلاں جهاز کے تباه هونے کا کیا سبب تها *

ایک پروٹسٹ لکها هوا اُسکے ناخدا کا جو اب حاضر نهیں کیا جا سکتا هی واقعه متعلقه هی *

(ط) یهه امر معرض بحث میں هی که فلاں راه شارع عام هی یا نهیں *

بیان زید گانوں کے مکهیا متوفی کا بایں مضمون که وه راسته شارع عام هی واقعه متعلقه هی *

(ي) اس امر کي بحث هی که غله کا نرخ فلاں تاریخ فلاں منڈي میں کیا تها پس تحریر ایک متوفی بنیے کي جو اُسنے بابت نرخ کے اپنے معمولي کار و بار کے اثناء میں کي تهي واقع متعلقه هی *

(ک) بحث اس امر کي هی که زید متوفی عمرو کا باپ تها یا نهیں *

یہہ بیان زید کا کہ عمرو اُسکا بیٹا ھی واقعہ متعلقہ ھی *

(ل) یہہ امر زیر تجویز ھی کہ زید کي ولادت کي کون تاریخ تھي *

ایک خط زید کے پدر متوفی کا بنام اُسکے دوست کے ھی اور اُس میں تاریخ معین کو زید کے پیدا ھونے کا حال لکھا ھی پس یہہ واقعہ متعلقہ ھی *

(م) بحث اس بات کي ھی کہ زید اور ھندہ کا ازدواج ھوا یا نہیں اور اگر ھوا تو کب ھوا *

بکر ھندہ کے پدر متوفی نے ایک تاریخ معین پر اپني اُس دختر کا ازدواج زید کے ساتھہ ھونا اپني بھي میں بطور یادداشت لکھہ رکھا تھا پس یہہ واقعہ متعلقہ ھی *

(ن) زید نے عمرو پر اس بات کي نالش کي کہ دوکان کي کھڑکي میں ایک شبیہہ تہتک امیز لٹکا رکھي ھی بحث درباب مشابہ اور تہتک آمیز ھونے اُس شبیہہ کے ھی پس دیکھنے والوں کے ایک گروہ نے جو کچھہ کہ اُسکو دیکھکر کہا ھو جایز ھی کہ وہ ثابت کیا جاے *

اِس ایکٹ کي دفعات میں سے دفعہ ۳۲ - ایک مقدم دفعہ ھی اور قانون کے تحصیل کرنے والے کو اُسکے سمجھنے اور یاد کرنے میں بہت وقت و مشکل پیش آتي ھی - اِس لیئے میں بغرض آسان کرنے اِس مشکل کے ایک شجرہ ذیل میں مندرج کرتا ھوں جس کے پڑھنے سے ایک نظر میں کل دفعہ کا مضمون واضح ھو جاتا ھی *

دفعہ ۳۳ شہادت جو کسي

اظہارات جو کسي مقدمہ سابق میں لیئے گئے ہوں کب قابل ادخال ہیں

گواہ نے کسي مقدمہ عدالت میں یا روبرو کسي شخص کے جسے قانوناً اختیار اُسکے لینے کا ھی ادا کي ھو وہ عدالت کے مقدمہ مرجوعہ مابعد میں یا ایک ھي مقدمہ عدالت کي نوبت مابعد میں اُس وقت جبکہ وہ گواہ مر گیا ھو یا پایا نہ جاتا ھو یا ناقابل اداے شہادت ھو گیا ھو یا فریق مخالف نے اُسکو الگ کردیا ھو یا جس حال میں کہ اُسکا حاضر کرنا بغیر ایسے درنگ یا صرف کے ممکن نہو جسکا روا رکھنا نظر بحالت مقدمہ عدالت کے نزدیک نامناسب ھو واسطے ثابت کرنے اُن واقعات کے جنکا اُس میں ذکر ھو واقعہ متعلقہ ھی :

مگر شرط یہہ ھی کہ وہ مقدمہ فیمابین اُنہیں اشخاص فریق مقدمہ کے یا اُنکے قائمقامان حقیت کے ھو —

نيز بايں شرط که فريق مخالف پهلے مقدمه کا گواه سے استحقاق سوال کرنے کا رکهتا هو —

نيز بايں شرط که اُمور تنقيح طلب پهلے مقدمه ميں اُسي اصل مطلب کے هوں جوکه دوسرے مقدمه ميں هيں *

تشريح — تجويز يا تحقيقات فوجداري ازروے منشاء دفعه هذا کے ايک مقدمه فيمابين مدعي اور مدعاعليه کے متصور هوگي *

دفعه ۳۲ ميں اول صورت (جس ميں اشخاص کے بيانات قابل ادخال قرار پائے هيں) واضح کي گئي هى اور دفعه هذا دوسري صورت هى جس ميں که بيانات اُن اشخاص کے جوکه عدالت ميں حاضر نهيں هوسکتے شهادت ميں داخل هوسکتے هيں *

مطابقت شرايط مابين دفعه ۳۲ و دفعه ۳۳

سرخي (جوکه دفعه ۳۲ کے اُوپر لکهي هى) پڑهنے سے معلوم هوگا که دفعه ۳۲ و ۳۳ — ايک مضمون سے متعلق هيں يعني کن صورتون ميں اُن اشخاص کے بيانات جوکه حاضر عدالت نهيں هوسکتے شهادت ميں قابل ادخال هيں — پس اسليئے مفصله ذيل شرايط جوکه

نسبت اشخاص بیان کنندگان کے دفعه ۳۲ میں لازمي هیں اس دفعه میں بھي لازمي هیں یعني :—

۱ — یہه که وہ شخص جسکا بیان هو متوفي هو *

۲ — جو پایا نه جاتا هو *

۳ — جو ناقابل اداے شہادت هوگیا هو *

۴ — جسکو فریق مخالف نے الگ کردیا هو *

۵ — ایسا شخص هو جسکا حاضر کرنا بغیر ایسي دیرنگ یا صرف کے ممکن نہو جسکا روا رکھنا نظر بحالات مقدمه عدالت کے نزدیک نامناسب هو *

پس واضح رهے که امور مفصله بالا وهي هیں جو نسبت دفعه ۳۲ کے بیان کیئے گئے هیں سواے امر نمبر ۴ کے جو اس دفعه میں بڑهایا گیا هی فرق مابین دفعه ۳۲ و ۳۳ کے یہه هی که دفعه ۳۲ میں کسي قسم کے بیانات هوں اور دفعه ۳۳ میں لازم هی که وہ بیانات بطور اظہار حلفي کے گواہ نے ان دونوں حالتوں میں کیئے هوں :—

۱ — کسي مقدمه عدالت میں *

۲ — یا روبرو کسي شخص کے جسکو قانوناً اختیار اُسکے لینے کا هی *

شرایط جو اظہارات سابق کے شہادت میں داخل هونے کے لیئے لازمي هیں

اور مزید برآں مفصله ذیل شرایط لازمي هیں :—

۱ — وہ مقدمه فیمابین اُنہیں اشخاص یا اُنکے قائم‌مقامان حقیت کے هو *

۲ — پہلے مقدمه کا فریق مخالف گواہ سے استحقاق سوالات جرح کرنے کا رکھتا هو *

۳ — اُمور تنقیح طلب پہلے مقدمه میں وهي هوں یعني اُسي اصل مطلب کے هوں جوکه اس دوسرے مقدمه میں هیں *

تصریح شرط اول مذکورہ بالا

نسبت شرط اول مصرحه بالا کے واضح

رهے که لفظ قائم‌مقامان حقیت میں ورثاء اور مفوض‌الیهم اور یتهدار اور منتظم اور وصي شامل هیں — اور واضح رهے که منتقل الیه حقیت اور مشتري نیلام اِجراۓ‌ڈگري میں اس بات میں کچهه فرق نہیں [1] اور نسبت قائم‌مقامان حقیت کے هم شرح دفعه ۱۸ میں واضح طور پر لکهه آئے هیں [2] *

یهه امر ظاهر هے که یهه لازمي نہیں هی که اگر مقدمه سابق میں جسمیں که اظهارات لیئے گئے تهے اگر ایک فریق مدعي تها تو دوسرے مقدمه میں بهي مدعي هو یا یهه که پہلے میں مدعاعلیه هو تو دوسرے میں بهي مدعاعلیه هو لیکن یهه ضرور هی که فریقین مقدمه موجوده سابق میں ایک دوسرے کے مخالف هوں — مثلاً سابق میں زید نے عمرو پر نالش کي تهي اور اب عمرو نے زید پر نالش کي یا یهه که زید نے دوباره عمرو پر نالش کي تو حسب منشاء شرط هذا کہا جاویگا که فریق مقدمه حال وهي هیں جوکه مقد سابق میں تهے *

نسبت شرط دوم کے یهه لکهنا ضرور معلوم هوتا هی که مضمون قانون سے ظاهر هوتا هی که فریق مخالف مقدمه سابق کا گواه سے استحقاق اور موقع سوال جرح کرنیکا رکهتا هو — اور چونکه سوال جرح اُسکو کہتے هیں جو ایک فریق کے گواه سے فریق مخالف سوال کرے [3] اس لیئے یهه امر ظاهر هی که اگر مقدمه سابق میں فریقین مقدمه حال دونوں ایک جانب هوں یعني دونوں مدعي هوں یا دونوں مدعاعلیه تو اُنکو اپنے شریک مدعي یا شریک مدعاعلیه کے پیش کرده گواه کا اظهار مقدمه موجوده میں داخل کرنےکا منصب نہیں هی *

تصریح شرط دوم مذکورهٔ بالا

مثلاً سابق میں زید نے عمرو اور بکر پر نالش کي اور اُس مقدمه میں بکر کي طرف سے خالد گواه کا اظهار هوا — چونکه زید مدعي بکر

۱ راجه عنایت‌حسین بنام گردهاري‌لال بنگال جلد ۲ صفحه ۷۵ پریوي کونسل
۲ دیکهو صفحه ۱۰۸ اور ۱۰۹
۳ دیکهو دفعه ۱۳۷ — ایکت هذا

مدعاعلیه کا فریق مخالف هی اسلیئے اُسکو خالد سے سوالات جرح کرنے کا اختیار حاصل هی [۴] اور چونکه مدعاعلیه مقدمه مذکور میں بکر کے ساتهه مدعاعلیه هی اور اُسکا فریق مخالف نهیں هی اسلیئے عمرو کو خالد سے سوالات جرح کرنے کا اختیار نهیں هی ـــ پس اگر زید دوباره بکر پر یا عمرو پر نالش کرے یا بکر یا عمرو زید پر نالش کریں اور خالد کے اظهار کو شهادت میں داخل کرنا چاهیں تو حسب منشاء شرط هذا خالد کا اظهار ایک ایسے مقدمه سابق میں هوا تها که جسمیں فریق مخالف کو خالد گواه سے سوالات جرح کرنے کا استحقاق حاصل تها ـ لیکن اگر عمرو ایک نالش بکر پر دایر کرے یا بکر عمرو پر دایر کرے تو یهه نهیں کها جاویگا که مقدمه سابق (یعني زید مدعي بنام عمرو و بکر مدعاعلیهما) کے فریق وهي تهے جو مقدمه حال (یعني عمرو مدعي بنام بکر مدعاعلیه یا بکر مدعي بنام عمرو مدعاعلیه) کے فریق هیں *

یهه کچهه ضرور نهیں هی في الواقع فریق مخالف نے سوال جرح گواه سے کیا هو بلکه اُنکو موقع اور حق هونا کافي هی ـــ چنانچه ایک ایسے مقدمه میں جسمیں که نصف اظهار غیر حاضري میں ملزم کے لکها گیا تها اور نصف اُسکي موجودگي میں تو صرف اُس جزو اظهار کے داخل هونے کي اجازت ملي جو بموجودگي ملزم کے لکها گیا تها *

بعضي ایسي صورتیں هوتي هیں که جس میں ایک فریق کو قانوناً حق لینے اظهار کا نهو بلکه باجازت عدالت في الواقع اُسنے سوالات جرح کیئے هوں ـــ الفاظ قانون سے یهه صاف ظاهر نهیں هی که آیا اِس قسم کے اظهارات ایک کارروائي مابعد میں قابل ادخال هیں یا نهیں *

تصریح شرط سوم مذکورة بالا

نسبت شرط سوم کے یهه بیان کرنا ضروري معلوم هوتا هی که في نفسه امر تنقیح کے اصل مطلب ایک سے هونے سے یهه مراد نهیں هی که جایداد متنازعه فیه بهي ایک هو بلکه صرف مطلب ایک سا هونا چاهیئے گو جایداد متنازعه فیه دوسري هو ـــ مثلاً زید ایک پسر عمرو جو که هندو

---

[۴] دیکهو دفعه ۱۳۸ ـــ ایکٹ هذا

کے بطن سے پیدا هی چهوڑ کر فوت هوا اور زید کي کل اُس جایداد پر جو واقع ضلع علیگڈہ هی اُسکے بهائي بکر نے قبضه کر لیا هی - پس عمرو نے بکر پر واسطے دلا پانے اپنے حصه ترکه پدري کے دعوي دایر کیا - مگر مدعاعلیه نے اپنے جوابدعوي میں بیان کیا که هندہ مادر عمرو کا نکاح زید سے نهیں هوا تها اور اسلیئے عمرو مدعي بوجهه نهونے صحیح النسب کے مستحق ترکه نهیں هی - پس اِس مقدمه میں امر تنقیح طلب یهه قرار پایا که آیا هندہ کا نکاح زید سے قبل ولادت عمرو هوا تها یا نهیں اور عمرو کي طرف سے خالد نے بطور گواہ اظهار دیا کچهه جایداد زید متوفی کي ضلع آگرہ میں واقع تهي اور اُسپر عمرو قابض تها - پس بکر نے عمرو پر به بیان غیر صحیح النسب هوئے عمرو کے دعوي دلا پانے جایداد واقع ضلع آگرہ کا کیا - اور امر تنقیح طلب یهه قرار پایا که آیا عمرو زید کا صحیح النسب بیٹا هی یا نهیں — مگر بعد مقدمه سابق (یعني عمرو مدعي بنام بکر مدعاعلیه) خالد بغرض تجارت چین کو چلا گیا — پس گو جایداد جو مقدمه حال میں متنازعه فیه هی دوسري جایداد هی تاهم چونکه پهلے مقدمه میں بهی عمرو کي نسب کي بحث تهي تو حسب منشاء شرط هذا کها جاویگا که امر تنقیح طلب دونوں مقدموں میں ایک هي هی *

اس تمثیل میں خالد کا اظهار قابل ادخال شهادت هی کیونکه تینوں شرایط صادق آتي هیں — اِسلیئے که خالد کا چین سے طلب کرنا دشوار هی اور فریقین مقدمه هذا وهي هیں جو مقدمه سابق میں تهے اور فریق مخالف یعني بکر کو موقع خالد سے سوالات جرح کرنے کا تها اور امر تنقیح طلب دونوں مقدموں میں ایک هي هی *

اور ضابطه دیواني کے بموجب جبکه ایک ایسے گواہ کي شهادت کي ضرورت هو جو سو میل سے زیادہ فاصله پر رهتا هو یا بوجهه ضعف یا بیماري یا عورت پردہ نشین هونے کے یا بوجهه ذي رتبه هونے کے حاضر عدالت نهو سکتا هو عدالت کمیشن واسطے لینے اظهارات اشخاص مذکور کے صادر کر سکتي هی اسیطرحپر ضابطه دیواني کے دیکهنے سے باقي قاعدہ نسبت کمیشن دیواني کے معلوم هوگا *

لیکن ایسا اظہار بغیر رضامندي اُس فریق جسکے مقابله میں یعني جسکے خلاف وہ لیا گیا هو پڑھا نه جاویگا جبتک یهه ثابت نهو که گواہ عدالت کے علاقه سے باهر رهتا هی یا اُس نے وفات پائي هی یا بوجهه ضعیفي یا بیماري کے اصالتاً اظہار دینے کو نہیں آسکتا هی یا بلا سازش بفاصله زاید از سو میل مقام کچهري عدالت سے مقیم هی یا بلحاظ مرتبه یا هونے عورت پردہ نشین کے اصالتاً حاضر هونے سے معاف هی یا جبتک حاکم عدالت حسب اقتضاے اپني راے کے مراتب مذکورہ کے ثبوت لینے سے در گذر نکرے یا جبتک حاکم واسطے پڑھے جانے اظہار کسي گواہ کے وجهه ثبوت میں با وصف ثبوت اس بات کے که بر وقت سماعت مقدمه وہ وجوہ جنکے لحاظ سے اظہار بذریعه کمیشن لیا گیا تها باقي نہیں رهے اجازت ندے *

گو ضابطۂ دیواني میں کوئي صریح قاعدہ نسبت اطلاع دینے فریق ثاني کے مقرر نہیں هی لیکن تاهم اولی بلکه لازم هی که فریق ثاني کو اطلاع ایسے اجراء کمیشن کي دیجاوے تا که فریق ثاني کو کوئي عذر نسبت عدم سوالات جرح کے باقي نرهے *

ضابطه دیواني میں قواعد نسبت تحقیقات موقع کے مندرج هیں — جس صورت میں که امین موقع کي تحقیقات کرنے کے لیئے مقرر کیا جاتا هی تو جو اظہار که اُسنے لیئے هوں وہ بغیر رپورٹ کے قابل ادخال شهادت نہیں [۵] *

دفعه ۲۲۹ ضابطه فوجداري یعني ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع کے دیکھنے سے واضح هوگا که سشن یا هائي کورٹ کو اُن اظہارات کے دیکھنے کا اختیار هی جو که بموجودگي مدعاعلیه مجرم لیئے گئے هوں اور اُنکي بنا پر فیصله صادر کر سکتي هی گو وہ اظہار جو روبرو عدالت سشن یا هائي کورٹ کے لیا گیا هو اُس مضمون کي نقیض هو — اور دفعه ۳۲۳ ضابطه مذکور کے دیکھنے سے یهه بهي ظاهر هوگا که کسي ڈاکٹري گواہ کا اظہار جو که کسي مجسٹریٹ نے لیا هو فوجداري کے مقدمات میں بلا حاضري گواہ داخل

۵　دیپ نراین بنام کالیداس متر بنگال جلد ۴ ضمیمه صفحه ۷۰

شہادت ہو سکتا ہی اور حسب دفعہ ۳۲۵ ضابطہ مذکور کے رپورٹ سرکاری ممتحن کیمیا کي دستخطي اُسکي فوجداري کے مقدمات میں بطور شہادت قابل ادخال ہی اور حسب دفعہ ۳۲۷ ضابطہ مذکور کے جبکہ ملزم مفرور ہو تو اُسکي عدم موجودگي میں ہر وہ عدالت جسکو اُس جرم کے تجویز کرنے کا اختیار ہو بیانات اُن اشخاص کے جو کہ حالات مقدمہ سے واقف ہوں لکھہ سکتي ہی اور ایسے بیانات بعد گرفتاري ملزم بمقابلہ اُسکے مستعمل ہو سکتے ہیں *

دفعہ ۵۰۳ ضابطہ مذکور کے دیکھنے سے قواعد نسبت اجراء کمیشن کے مقدمات فوجداري میں معلوم ہونگے - عام اُصول نسبت لینے اظہار گواہان کے دفعہ ۱۳۷ و دفعہ ۱۳۸ - ایکٹ هذا میں مندرج ہیں لیکن صورتہاے مذکورہ بالا قاعدہ عام سے مستثنی ہیں اور اِن مستثنی حالتوں میں شہادت ایسے گواہ کي جو موجود نہو داخل کي جاسکتي ہی *

اِس دفعہ کے بخوبي سمجھنے کے لیئے مفصلہ ذیل پانچ سوالوں پر غور کرنا چاہیئے اور متن دفعہ کو دیکھہ کر اُنکے جوابات نکالنے چاہیئیں وہ سوالات یہہ ہیں *

اول — کن لوگوں کي شہادت قابل ادخال ہی *
دوم — کن اغراض کے لیئے قابل ادخال ہی *
سوم — کن کارروائیوں میں قابل ادخال ہی *
چہارم — کن صورتوں میں قابل ادخال ہی *
پنجم — کن شرطوں کي مطیع ہی *

مفصلہ بالا پانچ سوالوں کا جواب اس دفعہ کي شرح سے بآساني ظاہر ہوگا اور یہہ سوالات بطور کل دفعہ کے خلاصہ کے لکھے گئے ہیں اور اُن سوالات کے جواب لکھنے کي کچھہ ضرورت نہیں ہی لیکن جس غرض سے کہ ہمنے دفعہ ۳۲ کے مضامین کو ایک شجرہ کے طور پر بیان کیا تہا اُسي غرض سے اب ہم دفعہ هذا کے مضامین کا بھي ایک شجرہ پیش کرتے ہیں *

بيانات جو خاص حالات ميں کيئے جائيں

دفعہ ۳۴ داخلہ اُس بہي حساب

داخلجات مندرجہ بہي حساب کب واقعہ متعلقہ ہوتے ہيں

کا جو کہ باجراے کاروبار بطور معمول مرتب رکھي گئي هو اُس صورت ميں واقعہ متعلقہ هی جب کہ وہ اُسي معاملہ کي بابت هو جسکي عدالت تحقيقات کرتي هو ليکن محض وهي داخلہ کسي شخص پر ذمہداري کے عايد کرنيکے ليئے کافي نہوگا *

تمثيل

زيد نے عمرو پر ايک هزار روپيہ کي نالش کي اور اپنے حساب کي بہي ميں يہہ لکھا هوا پيش کيا کہ اتنے روپيہ کا عمرو ميرا دينددار هی تو وہ تحرير واقعہ متعلقہ هی ليکن بغير کسي اور شہادت کے جس سے قرضہ ثابت هو کافي نہيں هی *

مضمون دفعہ هذا نہايت صاف هی ليکن يہہ امر قابل غور هی کہ بہيجات حساب کے شہادت ميں داخل هونيکے ليئے لازم هی کہ باجراء کاروبار بطور معمول مرتب رکھي گئي هوں کيونکہ اگر نہايت ترتيب وار نہ رکھي گئي هوں

تو أسمیں جعل اور رقوم کے بنانے کا احتمال هوتا هی — لیکن بهي جات حساب کتني هي ترتیب سے مرتب هوں تب بهي ثبوت کافي اپنے مضمون کا نهیں هوتین بلکه مثل ایک شهادت تائیدي کے هیں جسکا ثبوت اور ذریعوں سے بهي هونا چاهیئے — ایک مقدمه میں جسمیں ایک کوتهي مهاجني نے دعوي واسطے دلاپانے بقایا حساب یافتني مدعي ذمگي مدعاعلیه کے کیا اور به ثبوت دعوي اپنے صرف بهي کهاته پیش کیا تو پریوي کونسل نے یهه تجویز کیا که گو بهي کهاته کتناهي معتبر هو تاهم صرف ایک تائیدي شهادت هی جو بغیر اور شهادت کے کافي ثبوت نهیں - ۶ اور اسیطرح هر ایک مقدمه میں یهه تجویز کیا که ایک شخص بذریعه اپنے بهي کهاته کے دوسرے کو پابند نهیں کر سکتا - ۷ لیکن ایک اور مقدمه میں جسمیں ایک کوتهي مهاجني نے دوسري کوتهي مهاجني پر واسطے دلاپانے زر باقي کے بر بناء بهي کهاته دعوي کیا اور مبصران بهي نے اس بات کي تصدیق کي که بهي کهاته مسلسل طور پر حسب قواعد مهاجني مرتب تها اور نیز یهه که بهي کهاته مدعي مطابق تها اُس حساب سے جو که مدعاعلیه نے مدعیکو لکهکر دیاتها لیکن مدعي نے واسطے ثابت کرنے اِس بات کے که بهي کهاته مسلسل طورپر اجراء کاروبار معمولي میں لکها گیا تها کوئي گواه پیش نهیں کیا اور نه نسبت خاص رقوم کے کوئي شهادت دي لیکن اقبال مدعاعلیه نسبت درست هونے حساب مستدله کے شهادت سے ثابت کیا اور مدعاعلیه نے مدعي کے بهي کهاته کے درست هونے سے اپنے جواب دعوي میں انکار نکیا بلکه صرف دو رقموں پر عذر کیا که اُسکو مجرا ملني چاهئیں - لیکن کوئي شهادت بتائید اپنے عذر کے نهیں پیش کي حکام پریوي کونسل نے یهه تجویز کیا که گو بهي کهاته مدعي ثبوت قطعي درستي حساب کا نهیں هی اور مدعي کو شهادت نسبت درستي اپنے بهي کهاته کے دیني لازم تهي تاهم چونکه مدعاعلیه نے بهي کهاته کے درست هونیکا اقبال کرلیا اور کوئي شهادت اُس بهي کهاته

۶ رامے سریکشن بنام رامے هریکشن مورزانڈین اپیل جلد ۵ صفحه ۲۳۲ و سیتهه لکهمي چند بنام سیٹهه اندرمن وغیره جلد ۴ بنگال لارپورت صفحه ۳۶ پریوي کونسل

۷ غراب جوردها گندا بنام کنورجي مانک جي مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحه ۴۷ ضمیمه

كے غلط هونے كي پيش نه كي تو كوئي ضرورت اور قسم كے ثبوت كي باقي نرهي اور دعوي مدعي قابل ڈگري تصور هوا [۸] *

اور هائي كورت كلكته نے ايك مقدمه ميں يهه تجويز كيا كه جب كبهي بهي كهاته شهادت ميں پيش هو حاكم عدالت كو لازم هى كه كل رقوم پر غور كرے جو كه جمع كيطرف هوں اور جو كه خرچ كيطرف هوں اور جو رقم قابل اعتبار سمجهے أسكو مانے اور جسكو غير معتبر سمجهے أسكو نه مانے [۹] *

بموجب ضابطه ديواني كے جب كوئي دعوي بر بناء بهي كهاته هو تو مدعي كو لازم هى كه بر وقت داخل كرنے عرضي دعوي كے اصل بهي كهاته تو پيش كرے اور ايك نقل أسكي عدالت كے سپرد كرے بهي كهاته كي نقل عدالت كے سپرد كرني ضرور هى *

كاغذات حساب زمينداري بهي حسب منشاء دفعه هذا قابل ادخال شهادت هو سكتے هيں الا وه بهي صرف بطور شهادت تائيدي كے خيال كيئے جاتے هيں اور جبكه شهادت پيش كرنا منظور هو تو وه كل تكمله كرنا چاهيئے جو كه بصورت نهونے أن كاغذات كے كرنا چاهيئے تها اور أن كاغذات كو صرف بطور شهادت تائيدي كے إستعمال كرنا چاهيئے چنانچه هائي كورت ممالك مغربي و شمالي نے كاغذات جمعبندي كو ايك شهادت ناسي النظري تصور كيا اور نه بنفسه ثبوت كافي جسكي بناء پر ڈگري صادر هو سكے [۱] *

اور هائي كورت كلكته اور پريوي كونسل نے بهي نسبت ايسے كاغذات كے متعدد مقدمات ميں بارها ايساهي تجويز كيا هى [۲] *

---

۸ دواركاداس بنام جانكي‌داس مورزانڈين اپيل جلد ٦ صفحه ۸۸

۹ ايشان‌چندرسنگهه بنام هرن سردار بنگال جلد ۳ صفحه ۱۳۵

۱ هولاس‌كنور بنام منشي شبسهاے منفصله ۱۳ دسمبر سنه ۱۸٦٦ع نمبري ۱۱۲۷ خاص سنه ۱۸٦٦ع

۲ ٹهپورا منيداس بنام بهجےگوبند منڈل ويكلي جلد ۷ صفحه ۵۳۵ ديواني و گوپال‌منڈل بنام نيگوشن مكاپد ويكلي جلد ۵ صفحه ۸۳ فيصلجات ايكٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع — و رام‌لعل چكرورتي بنام تاراچندري برمنيا ويكلي جلد ۸ صفحه ۲۸۰ ديواني و هجي‌گوبند منڈل بنام بهيكےراے ويكلي جلد ۱۰ صفحه ۲۹۱ ديواني — و شيخ نوازي بنام لائيڈ ويكلي جلد ۸ صفحه ۲٦۴ ديواني — و بدروناتهه پراپا بنام سرسكهه‌لعل متر ويكلي جلد ۹ صفحه ۲۷۴ ديواني — و كنهاكنور بنام سيد علي‌احمد ويكلي جلد ٦ صفحه ٦۲ ضميمه — و جورني بي‌بي بنام ميان‌الله ويكلي جلد ۹ صفحه ۲۵۱

دفعه ۳۵ جو داخله کسي سرکاري يا اور سرشته کي بهي يا رجستر يا کاغذات ميں

داخله جات مندرجۂ بهي يا رجستر سرکاري کب قابل ادخال هوتے هيں

مشعر بيان کسي واقعه تنقيحي يا متعلقه کے کسي ملازم سرکاري نے بانصرام اپني خدمت منصبي کے يا کسي اور شخص نے بانجام دهي کسي خدمت کے جو اُسپر اُس ملک کے قانون کي رو سے واجب هو جس ميں که وه بهي يا رجستر يا کاغذ مرتب رکها جاتا هي کيا هو وه في نفسه واقعه متعلقه هي *

دفعه هذا ميں اُن داخله‌جات کو جو کسي سرکاري يا اور سررشته کي بهي وغيره ميں مندرج هوں قابل ادخال شهادت قرار ديا هي ليکن شرايط مفصله ذيل قابل غور هيں :—

۱ — داخله منجمله اقسام مذکور کے هو *

۲ — نسبت بيان کسي واقعه تنقيحي يا واقعه متعلقه کے هو *

۳ —(الف) کسي ملازم سرکاري نے کيا هو *

(ب) کسي ايسے شخص نے کيا هو جسپر ملک کے قانون کي رو سے اُسکا کرنا لازم هو *

۴ — (الف) اپنے کار منصبي کے اِجرا ميں کيا هو *

(ب) يا اُن خدمات کي انجام دهي ميں کيا هو جو اُسپر اُس ملک کے قانون کي رو سے واجب هو جنميں وه رجستر وغيره مرتب رکها جاتا هي *

یہہ ظاہر ہی کہ شرط ۳ و شرط ۴ مفصلہ بالا میں دو دو ضمنیں ہیں — شرط ۴ کي ضمن (الف) متعلق ضمن (الف) شرط ۳ کے ہی اور ضمن (ب) شرط ۴ متعلق ضمن (ب) شرط ۳ کے ہی *

نسبت شرط اول کے واضح رہے کہ ایکٹ ہذا میں کوئي تعریف لفظ سرکاري یا اور سررشتہ کي بہي نہیں کي ہی لیکن دفعہ ۷۴ و ۷۸ ایکٹ ہذا کے دیکھنے سے جسمیں سرکاري دستاویزات کا ذکر ہی کچھہ حال کھلیگا *

نسبت شرط سوم کے واضح رہے کہ الفاظ واقعہ تنقیحی اور واقعہ متعلقہ کي تعریف پہلے بیان ہوچکي ہی [۳] *

نسبت شرط سوم ضمن (الف) کے واضح رہے کہ ایکٹ ہذا میں لفظ ملازم سرکاري کي کوئي تعریف نہیں ہی لیکن دفعہ ۲۱ تعزیرات ہند اور دفعہ ۲ — ایکٹ ۳۱ سنہ ۱۸۶۷ع کے دیکھنے سے اُسکے معني سمجھہ میں آوینگے *

نسبت شرط چہارم (الف) کے واضح ہو کہ الفاظ قانون سے ظاہر ہوتا ہی کہ وہ سررشتہ کي بہي یا رجسٹر جسکا ایکٹ ہذا میں ذکر ہی کچھہ ضرور نہیں ہی کہ خاص قانون نے اُسکے رکھنے کا حکم دیا ہو اِلّا اسقدر امر قابل غور ہی کہ ضابطہ دیواني و مال و فوجداري نے ہر صیغہ کے حکام بالا دست کو اختیار رجسٹروں وغیرہ کے رکھنے کي نسبت احکام جاري کرنے کا دے رکھا ہی اور یہہ کہا جاسکتا ہی کہ جو رجسٹر کسي سرکاري ملازم نے حسب الحکم اپنے حاکم بالادست کے مرتب رکھا ہو وہ اُسنے اپنے کار منصبي کے اجراء میں رکھا *

نسبت شرط چہارم کي ضمن (ب) کے جوکہ شرط سوم کي ضمن (ب) کے ہمشکل ہی واضح رہے کہ یہہ شرط گویا لازمي ہی کہ جب کوئي اور شخص ماسواے ملازم سرکاري کے کسي رجسٹر میں داخلہ وغیرہ کرے تو قبل اسکے کہ وہ شہادت میں قابل ادخال تصور کیا جاوے یہہ امر اُس شخص کو جوکہ اُس کو شہادت میں داخل کرنا چاہتا ہی ثابت کرنا لازم ہی کہ وہ داخلہ ایک ایسے فرض کے پورا کرنے میں کیا گیا تھا جسکا قانوناً کرنا اُسپر واجب تھا [۴] *

---

۳ دیکھو صفحہ ۲۳ و ۲۴

۴ دیکھو دفعہ ۱۰۴ ایکٹ ہذا

قانون نے اس قسم کي دستاويزات کو قابل ادخال شهادت باوجود اُنکے حلفي نهونے کے اس وجهه سے تصور کيا هی که اکثر تو ايسے داخلهجات اُس شخص کے هاتهه کے هوتے هيں جسنے وقت لينے چارج اپنے عهده کے نيک نيتي سے کام کرنے کا حلف اُتهايا هوگا [۵] — اور نيز اس وجهه سے که اس قسم کے داخل جات کسي خاص شخص کي غرض سے متعلق نهيں هوتے اور بوجهه مشهور اور معروف هونے کے غلطي هونے کا کم شبهه هوتا هی *

فرق مابين دفعه هذا اور ضمن ۲ دفعه ۳۲ کے يهه هی که داخله جات

فرق مابين دفعه ۳۵ و ضمن ۲ دفعه ۳۲

متذکره دفعه هذا بلا لحاظ اس امر کے که اُن داخلهجات کا تحرير کرنيوالا زنده اور قابل اداے شهادت هو يا نهو اور اُس کو بطور گواه کے طلب کيا هو يا نکيا هو قابل ادخال شهادت هيں اور دفعه ۳۲ ميں باوجود اُن شرايط کے جنکا اُس ميں ذکر کيا هی ايسے داخلهجات قابل ادخال شهادت نهيں هيں *

گو داخلهجات متذکره ضمن ۲ دفعهٔ ۳۲ - اور دفعه هذا دونوں بلا حلف هوتے هيں ليکن چونکه داخلهجات ضمن ۲ دفعه ۳۲ متعلق اُمور خانگي کے هيں اور داخله جات متذکره دفعه هذا متعلق اُمور سرکاري کے هيں لهذا قانون نے داخله جات متذکره دفعه هذا کو داخله جات متذکره دفعه ۳۲ ضمن ۲ پر ترجيح دي هی اور اُنکو بلا اُن شرايط کے جو دفعه ۳۲ کے داخله جات کے لیئے لازمي هيں قابل ادخال شهادت گردانا هی *

دفعات ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ — ايکٹ هذا کے ديکهنے سے قانون نسبت سرکاري دستاويزات کي نقول مصدقه کے واضح هوگا *

اِس دفعه کي شرح ميں مناسب معلوم هوتا هی که اُس مقدم کاغذ کا ذکر کيا جاوے جسکو اضلاع شمال و مغرب ميں واجبالعرض کهتے هيں اور جسکي بحث اکثر مقدمات ديواني ميں علي‌الخصوص مقدمات شفع ميں پيش هوتي هی — دفعه ۶۲ و دفعات مابعد ايکٹ ۱۹ سنه ۱۸۷۳ع کے ديکهنے سے نوعيت اور احکام واجبالعرض کے معلوم هونگے *

---

۵ يهه وجهه دفعه ۵ — ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ع کے فقره آخر سے تائيد پاتي هی —

لیکن سواے اُن اشخاص کے جوکه اُسکے فریق هون اور کسي شریک حصهدار پر وہ واجب‌العرض قابل پابندي نہیں هی [6] *

اس دفعه کے مطابق واجب‌العرض شهادت میں پیش هوسکتي هی اُن مضامین کے ثابت کرنے کے لیئے جو که اُس میں مندرج هوتے هیں *

مفصله ذیل چند مثالیں اُن سرکاري رجسٹر اور بهي جات کي جنکا ذکر اس دفعه میں هی فیلڈ صاحب نے اپني کتاب میں بیان کي هیں :—

رجسٹر نکاح حسب ایکٹ ۱۵ سنه ۱۸۷۲ع قانون ازدواج *

بهي‌جات رجسٹري حسب ایکٹ ۸ سنه ۱۸۷۱ *

رجسٹر مطابع و اخبارات حسب ایکٹ ۲۵ سنه ۱۸۶۷ع قانون مطابع *

رجسٹر حق‌التصنیف حسب ایکٹ ۲۰ سنه ۱۸۴۷ع *

رجسٹر سوسئیٹیوں کا حسب ایکٹ ۲۱ سنه ۱۸۶۰ع *

رجسٹر کمپنیوں کا حسب ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۶ع *

رجسٹرهاے کارروائي میونیسپل کمیٹي حسب ایکٹ‌هاے مختلف متعلقه میونیسپل کمیٹي *

رجسٹر پنج ساله جو بنگاله میں طیار هوتا هی [8] *

واجب‌العرض حسب ایکٹ ۲۳ سنه ۱۸۷۱ قانون مالگذاري پنجاب مثل بندوبست حسب قانون ۷ سنه ۱۸۲۲ع *

گو دفعه هذا ظاهرا صاف اور اسان معلوم هوتي هی لیکن في‌الحقیقت اِسکي شرایط کو بخوبي ذهن نشین کرنا خالي از دشواري نہیں هی — پس بغرض صراحت مطالب دفعه هذا هم اس کو بطور شجرہ کے لکھتے هیں :—

---

۶ حکیم مہرعلي بنام کنهیا هائي کورٹ مغربي و شمالي ۲۵ جون سنه ۱۸۶۶ع نمبري ۲۲۱ خاص سنه ۱۸۶۶ع — و بچوا بنام محمدطالع هائي کورٹ مغربي و شمالي ۲۸ مارچ سنه ۱۸۶۷ع نمبري ۲۳۸ خاص سنه ۱۸۶۷ع

۷ بهولاسنگهه بنام بلراج سنگهه هائي کورٹ مغربي و شمالي یکم دسمبر سنه ۱۸۶۶ع نمبري ۱۲۳۴ سنه ۱۸۶۶ع

۸ سري مني اوري مني دیبي بنام وشوناتهدت ویکلي رپورٹر جلد ۷ صفحه ۱۲ دیواني

داخلہ

جو کسی سرکاری سررشتہ کی بہی یا رجسٹر یا کاغذات میں مندرج ہو

مشعر بیان

واقعہ تنقیحی — واقعہ متعلقہ

قابل ادخال ہی

بشرطیکہ

کسی ملازم سرکاری نے — ایسے شخص نے جسپر قانوناً لازم ہے

اپنے کار منصبی میں کیا ہو — قانونی خدمات کے انجام دینے میں کیا ہو

جب بعد غور کرنے متن دفعہ ہذا کے اِس شجرہ کو دیکھا جاویگا تو ہر جزو دفعہ ۳۵ صاف سمجھہ میں آویگا اور معلوم ہوگا کہ کونسی شرط کس سے متعلق ہی *

دفعہ ۳۶ تحریرات واقعات

نقشہ‌جات قابل ادخال شہادت کب ہوتے ہیں

تنقیحی یا متعلقہ کی جو ایسے نقشہ‌جات میں کہ عموماً لوگوں کی خریداری کے لیئے مشتہر کیئے جائیں یا ایسے نقشہ‌جات زمین یا عمارت میں جو بحکم گورنمنٹ مرتب کیئے گئے درباب ایسے اُمور کے کیئے گئے ہوں جو

بحسب معمول نقشہ‌جات میں ظاہر کیئے جاتے ہیں یا اُنمیں لکھے جاتے ہیں في نفسه واقعه متعلقه ہیں *

دفعه هذا میں ایک نئي قسم کي شہادت کو قابل ادخال قرار دیا هی یعني نقشہ‌جات کو جو که حسب تعریف لفظ دستاویز مندرجه دفعه ۳ کے دستاویز ہیں اور حسب منشاء تعریف لفظ شہادت کے شہادت دستاویزي کہي جاسکتي ہیں اور فقرہ ما قبل فقرہ اخیر دفعه ۵۷ ایکٹ هذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا که عدالتوں کو اختیار دیا گیا هی که اُن امور میں جو متعلق تاریخ عام یا علم ادب یا علم انشاء یا اور علوم و فنون سے ہوں کتب یا کاغذات مناسب سے جو مفید حواله ہوں استمداد کریں *

پس دفعه هذا میں نقشہ‌جات دو قسم کے بیان کیئے ہیں :—

۱ — نقشہ‌جات جو که عموماً لوگوں کي خریداري کے لیئے مشتہر کیئے جاتے ہیں اُن سے دفعه ۵۷ متعلق هی *

۲ — نقشہ‌جات زمین یا عمارت جو بحکم گورنمنٹ مرتب کیئے گئے ہوں *

نسبت قسم اول کے واضح رہے که چونکه بلا کسي غرض اور قبل شروع نزاع ایسے نقشہ‌جات بنائے جاتے ہیں اور نیز بغرض رفاہ عام کے مشتہر ہوتے ہیں اور ہر کس و ناکس کي آنکھه اُنپر پڑتي هی اِس وجهه سے اُنکے صحیح ہونے کا قیاس غالب هی (جیسا که منشاء دفعه ۵۷ ایکٹ هذا کا هی) اور نیز یہه امر که اگر کوئي غلطي ہو تو ہر ایک شخص کو اُسپر جرح اور اعتراض کے مشتہر کرنے کا اختیار اور موقع هی ایسے نقشہ‌جات‌کو معتبر کرتا هی *

ایک نامي مقدمه میں جسمیں که نزاع سرحد کي تھي حکام پریوي کونسل نے یہه تجویز‌کیا که شہادت اس قسم کي نقشه هندوستان کي معتبر هی [۹] *

---

۹ راجه صاحب پرہلادسین بنام مہاراجه راجندر نشور سنگهه بنگال لاءرپورٹ جلد ۲ صفحه ۱۱۱ و ۱۲۹

نقشجات قسم دوم کي وقعت نقشه‌جات قسم اول سے بهت زیاده هی اور حسب دفعه ۸۳ عدالت کو اُنکي صحت قیاس کرني لازم هی -- اس قسم کے نقشجات میں تمام وه نقشجات داخل هیں که جو بغرض پیمایش اور بندوبست اراضي کے حکم گورنمنت سے مختلف اضلاع اور مواضع میں سروے دپارتمنت نے طیار کیئے هیں *

لیکن ایسے نقشجات صرف اُن اُمور کي شهادت هیں که جن اغراض کے لیئے گورنمنت نے حکم اُنکي طیاري کا دیا هو اور خواه‌مخواه شهادت حقوق مالکانه کے نهیں تصور کیئے جاتے اسلیئے که نقشه بناتے وقت نقشه بنانے والوں کو صرف اُن اُمور پر لحاظ رهتا هی جنکا که اُنکو گورنمنت سے حکم هوا هی [1] *

لیکن بعض صورتوں میں شهادت قبضه تصور کي جاکر نسبت استحقاق کے بهي اُنسے نتیجه نکلتا هی [2] *

علاوه اقسام متذکره دفعه هذا کے ایک اور قسم کے نقشه‌جات هوتے هیں جو زمرهٔ دستاویزات میں قابل ادخال شهادت هیں اور جو خاص بنظر سمجهنے نزاع کے تیار کرائے جاتے هیں انکا ذکر دفعه ۸۳ ایکت هذا میں مندرج هی *

ان اقسام کے نقشوں کي صحت کي نسبت کوئي قیاس قانوني حسب ایکت هذا نهیں هی اور مثل اور دستاویزات کے اُنکو ثابت کرنا چاهیئے مثلاً جسطرح که کاتب دستاویز کي شهادت به ثبوت دستاویزات لیجاتي هی اسیطرحپر نقشه کهینچنے والے کي شهادت نسبت نقشه کے لیجا سکتي هی *

دفعه ۳۷ جب عدالت کو درباب موجودگي کسي واقعه نوع عام کے کوئي راے قائم کرني هو تو جو بیان که کسي

بیان نسبت واقع نوع عام مندرجه ایکت یا اشتهار سرکاري کب قابل ادخال شهادت هی

[1] کمودني دیبي بنام پران چندر مکرجي ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۳۰۰

[2] ششي لکهي داسي بنام بشیشري دیبي جلد ۱۰ ویکلي صفحه ۳۴۳ — و دبي چندر چکربتي بنام راج‌کمار چکربتي بنگال جلد اول صفحه ۱ و ۵ — و جان‌کار بنام نفر محمد وغیره مندر اینڈ پریوي کونسل صفحه ۵۴۶

مضمون مندرجه ایکت مصدره پارلیمنت یا کسي ایکت مصدره نواب گورنر جنرل بهادر هند باجلاس کونسل یا گورنران مدراس یا بنبئي باجلاس کونسل یا لفتننت گورنر بهادر بنگاله اجلاس کونسل میں یا کسي اشتهار گورنمنت مندرجه گزت آف انڈیا میں یا کسي لوکل گورنمنت کے گزت میں یا کسي کاغذ مطبوعه میں جس سے ظاهر هوتا هو که وه لندن کا گزت یا کسي نوآبادي یا ملک مقبوضه ملکه معظمه کا گورنمنت گزت هی کیا گیا هو وه واقعه متعلقه هی *

دفعه هذا میں کل قانون نسبت ادخال شهادت اُن ایکٹوں اور گزٹوں کے جوکه گورنمنت وقت نے جاري اور مشتهر کیئے هوں مختصراً مندرج هی لیکن اسي مضمون سے متعلق هی دفعه ۵۷ و ۷۸ و ۸۷ ایکت هذا دفعه هذا میں شرط یهه هی که وه امر جسکي نسبت شهادت گذرتي هی نوع عام سے هو چنانچه ایک مقدمه میں جس میں بحث لڑائي کي تهي جوکه اُس زمانه میں مابین برتش گورنمنت کے اور وهابیان سرحد کي تهي گزت آف انڈیا اور کلکته گزت جنمیں سرکاري چٹهیاں نسبت اُس لڑائي کے مندرج تهیں قابل ادخال شهادت تصور کي گئیں اور نیز ایک چٹهی مطبوعه سکرتري گورنمنت پنجاب کي طرف سے سکرتر گورنمنت هند کے نام بطور دستاویز مفید حواله کے قابل ادخال تصور کي گئي [3] *

۳ ملکه بنام امیرالدین بنگال جلد ۷ صفحه ۶۳

اسي طرح پر اگر کسي ایکٹ کي تمہید میں کوئي امر واقعہ بیان کیا گیا ہو تو وہ ایکٹ قابل ادخال شہادت ہی چنانچہ ولایت میں جبکہ ایک ایکٹ میں یہہ بیان تھا کہ یہہ ایکٹ اس غرض سے نافذ ہوتا ہی کہ ایک جزو ملک میں نہایت ہنگامہ اور فساد ہی اور ایک اشتہار عام بغرض دینے اِنعام ان لوگوں کے جو کہ ایسے ہنگامہ کنندوں کي نسبت اطلاع دیں جاري کیا گیا تھا وہ ایکٹ اور اشتہار قابل ادخال شہادت تصور کیئے گئے اور کافي شہادت وجود اُن ہنگاموں کے قرار پائے *

اسیطرح پر اگر کسي ایکٹ میں ذکر اس زمانہ میں ہونے لڑائي کا ہو یعني یہہ ذکر ہو کہ کسي دو قوموں میں لڑائي ہی تو وہ بیي نسبت وجود اُس لڑائي کے قابل ادخال ہی *

اکثر ایسا ہوتا ہی کہ گزٹ بطور شہادت کسي امر خاص خانگي کے

گزٹ بہ ثبوت امور خانگي کیا اثر رکہتے ہیں

پیش کیا جاتا ہی لیکن جب تک کہ وہ امر جسکي نسبت شہادت دي جاتي ہی نوع عام کا نہ ہو وہ گزٹ قابل ادخال شہادت نہیں ہی *

بعض مقدمات میں جنمیں کہ غرض فریق ثاني کي اطلاع یابي ثابت کرني ہوتي ہی شہادت میں اخبار و گزٹ پیش ہوتے ہیں لیکن جب تک یہہ ثابت نکیا جاوے کہ اُس اخبار یا گزٹ کو فریق ثاني نے دیکہا ہی یا پڑھا ہی تو وہ کچھہ شہادت نسبت اطلاع یابي کے نہیں لیکن ایسا گزٹ جسمیں ایک اشتہار نسبت منقطع ہونے شراکت کسي کوٹھي تجارت کے مندرج ہو اُن اشخاص کے مقابلہ میں جنکو کہ اُس کوٹھي سے لین دین تھا شہادت منقطع ہونے شراکت کي ہی ایسا اشتہار کوٹھي کے اُن شرکاء کو جو کہ اب شریک نہ رہے ہوں اُن مطالبجات سے جو کہ بوجہہ کسي معاملہ مابعد اشتہار مذکور کے پیدا ہوتے ہوں بري الذمہ کر دیتا ہی لیکن اشتہار مذکور اُن شرکاء کو بمقابلہ اُن اشخاص کے جو پہلے سے کوٹھي سے معاملہ رکھتے تھے بري الذمہ نکریگا جب تک کہ یہہ ثابت نکیا جاوے کہ اُنکو خاص اطلاع اس انقطاع شرکت کي پہونچي [۲] *

---

[۲] دفعہ ۲۶۴ قانون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع

بيانات مندرجهٔ كتب قانوني

دفعه ۳۸ جب عدالت كو كسي ملك كے قانون كے باب ميں راے قائم كرني هو تو كوئي بيان اُس قانون كا جو كسي ايسي كتاب ميں مندرج هو جس سے ظاهر هوتا هو كه وه بحكم گورنمنت اُس ملك كے مطبوع يا مشتهر هوئے اور وه قانون اس ميں مندرج هى اور كوئي تجويز عدالت هاے ملك مذكور كي جو كسي ايسي كتاب ميں مندرج هو جس سے معلوم هوتا هى كه وه اُس ملك كي عدالت كي نظائر كي كتاب هى واقعه متعلقه هى *

دفعه هذا ميں طريقه كسي ملك كے قانون ثابت كرنے كا هى اور اِس طريقه كي نسبت دفعه ۸۴ -- ايكت هذا ميں عدالتوں كو حكم هى كه أنكي صحت تسليم كريں — اور واضح رهے كه دفعه هذا ميں دو قسم كي كتابيں شهادت تصور كي جاتي هيں اول وه جو بحكم گورنمنت چهپي هوں اور دوسرے وه جو اُس ملك كي عدالت كے فيصلے هوں — لفظ ملك ميں هندوستان اور ما سواے هندوستان اور ملك بهي شامل هيں اور اس ملك ميں مفصله ذيل رپورتيں اكثر سند كے طور پر پيش كي جاتي هيں :—

۱ — بنگال لا رپورت *
۲ — سدر ليند ويكلي رپورت *
۳ — مدراس رپورت *

۴ — بنبئی رپورٹ *
۵ — ممالک مغربي و شمالي رپورٹ *

ماسواے متذکرہ بالا رپورٹوں کے پوراني نظیریں صدرديواني اور رپورٹیں امریکہ کي اور اِنگلستان کي پیش هو سکتي هیں — لیکن اگر کسي مقدمہ کا ذکر کسي اخبار میں مندرج هو تو وہ بیان مقدمہ بغرض تصریح قانون قابل ادخال نہیں *

دوسرا طریقہ ثبوت کرنے کسي ملک غیر کے قانون کا مندرج هی دفعہ ۴۵ ایکٹ هذا میں جسمیں اشخاص ماهر کے اظهار قابل ادخال هیں *

بیان میں کسقدر ثابت کرنا چاهئیے

دفعہ ۳۹ جب کہ کوئي بیان جسکي شهادت پیش کي جائے جزو کسي بیان طویل یا گفتگو کا یا جزو کسي علیحدہ دستاویز کا هو یا ایسي دستاویز میں مندرج هو جو جزو کسي بهي یا خطوط یا کاغذات منسلکہ کے هی تو شهادت صرف اُسي قدر حصہ کي بابت گذراني جائیگي جو کہ عدالت کي دانست میں اُس خاص مقدمہ میں بیان مذکور کي نوعیت اور تاثیر اور اُن حالات کے کما حقہ سمجهنے کے واسطے ضروري هو جن میں کہ وہ بیان کیا گیا اور اُس گفتگو

> ایسے بیان کي جو جزو کسی گفتگو یا دستاویز وغیرہ کا هو کسقدر شهادت گذراني چاهیئے

یا دستاویز یا بھی یا نتھی خطوط یا کاغذات کے اُس حصہ سے زیادہ کی بابت نہ گذرانی جائیگی *

مضمون دفعہ ھذا کی نسبت شرح دفعہ ۲۱ میں واضح طور پر ذکر ھوا ھی اور یہہ دفعہ دیوانی اور فوجداری دونوں سے متعلق ھی اور نیز زبانی اور تحریری بیانات دونوں سے علاقہ رکھتی ھی --- واضح رھے کہ اِس ایکٹ میں حاکم عدالت کو نہایت وسیع اختیارات اِس بات کے فیصلہ کرنے میں دیئے گئے ھیں کہ کسقدر بیان اُسکے اصل مقصود کے سمجھنے کے لیئے ضروری ھیں چنانچہ اُن نظائر سے جنکا کہ ھم نے تحت دفعہ ۲۱ ذکر کیا ھی حکام عدالت نے پورے بیانات داخل کرنا مناسب سمجھا - لیکن ظاھر ھی کہ اگر ھر عدالت میں ھر جزو بیان جنکا کہ لینا ضروری ھو یا نہو قابل ادخال شہادت تصور کیا جاوے تو عدالت کے سامنے بہت سا ایسا فضول مادہ اور بیانات داخل ھو جاویں جس سے بجز پریشانی کے اور کچھہ نتیجہ نہو - پس دفعہ ھذا نے عدالت کو اِس امر کا اختیار دیا ھی کہ جسقدر جزو بیان کو مناسب سمجھے اُس قدر کو شہادت میں داخل کرنے کی اِجازت دے *

نظائر محولہ تحت دفعہ ۲۱ - اِس ایکٹ کے جاری ھونے سے پہلے کی ھیں *

فیصلہ جات عدالت کس حال میں واقعہ متعلقہ ھیں

دفعہ ۴۰ موجودگی کسی فیصلہ یا حکم یا ڈگری کی جو قانوناً کسی عدالت کو کسی

تجویز حکم یا ڈگری مصدرہ قدیم سابق بعرض عارض نالش ثانی قابل ادخال ھی

مقدمہ کی سماعت یا تجویز کے عمل میں لانے کی مانع ہو ایک واقعہ متعلقہ اُس حال میں ہی جب کہ بحث اِس امر کی پیش ہو کہ وہ عدالت اُس نالش کی سماعت یا اُس تجویز کے عمل میں لانے کی مجاز ہی یا نہیں *

دفعہ ہذا سب سے پہلی دفعہ ایک نئے مضمون کی ہی اور منجملہ ایکٹ ہذا کی دفعات کے ایک نہایت مقدم دفعہ ہی — چار دفعات مابعد بھی اِسی مضمون سے متعلق ہیں یعنی فیصلہ‌جات عدالت کس حالت میں واقعہ متعلقہ ہوتے ہیں *

لیکن واضح رہے کہ ایکٹ ہذا میں اِس مضمون کے کہ فیصلہ‌جات عدالت کا تنازع مابعد میں کیا اثر پیدا ہوتا ہی نہایت ناکافی طور پر بحث کی گئی ہی الفاظ دفعہ ہذا میں ایک مجمل طور پر یہہ لکھا ہی کہ جن صورتوں میں کوئی فیصلہ یا ڈگری یا حکم سابق قانوناً کسی عدالت کو کسی مقدمہ کی سماعت یا تجویز کے عمل میں لانے کی مانع ہو اُن صورتوں میں وہ ڈگری یا حکم یا فیصلہ واقعہ متعلقہ ہی - لیکن یہہ مطلق نہیں بیان کیا کہ قانوناً کن کن صورتوں میں فیصلہ یا ڈگری ماقبل تنازع مابعد کی سماعت اور تجویز کا مانع ہوتا ہی *

اور نہ فصل ۸ - ایکٹ ہذا میں جس میں موانع تقریر مخالف کا ذکر ہی مطلق فیصلہ‌جات کا ذکر کیا گیا ہی پس اِس مضمون پر کہ کن صورتوں میں فیصلہ یا ڈگری تنازع کی تجویز یا سماعت کی مانع ہوتی ہی ایکٹ ہذا قطعاً ساکت ہی اور اِس لیئے شرح میں ہمکو اُن امور کا مفصل ذکر کرنا پڑیگا جو کہ ایکٹ کے متن سے واضح نہیں ہوتے *

فی‌الحقیقت یہہ بحث (کہ کن صورتوں میں بوجہہ وجود ایک فیصلہ یا ڈگری سابق کی تجویز اور سماعت ممنوع ہوتی ہی) متعلق

ضابطه یعني قانون اضافي کے هی اور چونکه ایکٹ هذا بهی ایک جزو اُسي قانون کا هی لهذا بهتر هوتا که واضعان قانون چند اور دفعات بڑها کر تصریح اِس امر کي کردیتے که کن صورتوں میں ایسا هوگا *

یهه دفعه دیواني اور فوجداري دونوں سے متعلق هی اور ظاهرا لفظ مقدمه کي سماعت سے مقدمه دیواني مراد هی اور لفظ تجویز سے مراد تجویز فوجداري هی *

ضابطه دیواني میں یهه قاعده قرار پایا هی که اگر کوئي نالش ایسي بناء دعوي پر قائم هوکر عدالت دیواني میں رجوع کي جاوے جسکي سماعت اور تجویز ایک دفعه پهلے معرفت حاکم مجاز مابین فریقین حال یا اُنکے ایسے شخصوں کے جنکے ذریعه سے متخاصمین حال دعویدار هیں هو چکي هو تو اُسکي سماعت نهوگي *

متعلق دیواني

پس جو معامله که عدالت مجاز کے روبرو اُن شرایط کے موافق جنکا ذکر ضابطه دیواني میں هی ایک مرتبه فیصل هوچکا هو اُسي امر متنازعه کي سماعت دوباره کوئي عدالت نکریگي - جو امر که اِس طرح پر طی هوچکا هو اُسکو امر تجویز شده کهتے هیں - اور جو تنازعه که ایک دفعه تجویز هوچکي هو اُسکو پهر عدالت کے روبرو بغرض تصفیه کے پیش نهیں کرسکتے — مفصله ذیل اُصولوں پر مسئله امر تجویز شده مبني هی :—

مسئله امر تجویزشده اور اُسکے اُصول

اول — جو امر که عدالت نے تجویز کردیا وهي صحیح اوردرست هی *

یهه اُصول اِس وجهه سے قانون نے قائم کیا هی که جبکه باقاعده طور پر عدالت فریقین کے بیان کو سنتي هی اور پهر اُس پر ایک فیصله صادر کرتي هی تو اُسکے درست هونے کے حق میں هر قسم کي دلایل هوتي هیں *

دوم — خلائق کا فائده اِس امر میں هی که نالشا نالشي کم هو *

پس ظاهر هی که اگر ایسا قاعده مقرر نهوتا تو ممکن تها که فریقین مقدمه ایک هي امر کي نسبت تنازع قائم رکهتے اور کبهي اُنکے جهگڑے ختم نهوتے *

سوم — کسي شخص کو ایک هي بناء مخاصمت کي بابت دو دفعہ تکلیف دیني نہیں چاهیئے *

پس اگر یہہ اُصول قائم نہوتا تو ایک هي امر کي بابت مدعاعلیہ متعدد دفعہ طلب کیا جاتا اور عمر بهر اُسکي جوابدهي میں گذر جاتي *

پس عذر امر تجویزشدہ کے پورے طور پر عارض هونیکے لیئے شرایط مفصلہ ذیل لازمي هیں :—

شرایط جو عذر امر تجویز شدہ کے عارض هونے کے لیئے لازمي هیں

اول — تجویز سابق عدالت مجاز کي هو *

دوم — تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کي هو *

سوم — فریقین مقدمہ سابق یا اُنکے قائم‌مقام فریق مقدمہ ثاني کے هوں *

چہارم — تجویز متعلق هو اُسي شی سے جس سے فیصلہ سابق متعلق تها *

تاوقتیکہ شرایط مفصلہ بالا پورے طور پر صادق نہ آویں کوئي فیصلہ یا ڈگري یا حکم عارض سماعت و تجویز مقدمہ ثاني نہیں هو سکتا *

اِس مسئلہ قانوني کو حکام پریوي کونسل نے ایک نامي مقدمہ میں تسلیم کیا هی [۵] *

اُصول امر تجویزشدہ جو هم ابهي بیان کرچکے هیں مدعي اور مدعاعلیہ دونوں سے متعلق هی اور اثناء مقدمہ میں بهي مدعي یا مدعاعلیہ کوئي ایسا عذر پیش نہیں کر سکتا جسکي کہ تجویز حسب شرایط بالا هوچکي هو - کیونکہ وہ امر تجویزشدہ قرار پاکر اُسکي نسبت کوئي تجویز دوبارہ نہیں هو سکتي *

شرط اول حد اختیار عدالت

نسبت شرط اول کے واضح رهے کہ عدالت مجاز اُس عدالت کو کہتے هیں جسکو قانوناً اُس قسم کے مقدمات کے فیصلہ کرنے کا اختیار هو - حد اختیار عدالت ایک ایسي چیز نہیں هی کہ جو رضامندي فریقین پر

۵ کهگراي سنگهہ بنام حسین بخش بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۷۳ پریوي کونسل — و بسوناتهہ میدن بنام بیچن ویکلي جلد ۸ صفحہ ۱۷۵

منحصر هو یا جسپر عدالت صرف بوجهه عذر کسی فریق کے غور کرے بلکه ایک حکم قانونی هی که بلا لحاظ اِس امر کے که کوئی فریق ایسا عذر پیش کرے یا نهیں عدالت کو اُس پر خود غور کرنا چاهیئے اور اگر کوئی ایسا مقدمه جو اُس عدالت میں دائر هو اُسکے حد اختیار سے باهر هو تو عدالت کو اُس مقدمه کو بیرون اختیار سمجهه کر نهیں سننا چاهیئے اور عذر عدم اختیار عدالت فیصله کننده ایک ایسا عذر هی که جسپر مقدمه کے اخیر درجه تک عدالت غور کر سکتی هی اور اُسکو فریقین پیش کر سکتے هیں بشرطیکه ایسے عذر کے پیش کرنے میں ایسے اُمور واقعه کی تنقیح ضرور نه هو جو که عدالت مرافعه اول کی تنقیح کیلیے بغیر تنقیح نهیں هو سکتی [۶] *

طریقهٔ اختیار عدالت کے قرار دینے کا

بغرض طے کرنے اس امر کے که آیا مقدمه حد اختیار کسی عدالت خاص میں هی یا نهیں اُمور مفصله ذیل قابل لحاظ هوتے هیں :—

۱ نوعیت چاره جسکا مدعی مستدعی هی *

۲ مقدار شی متنازعه فیه *

۳ حدود ملکی اختیار سماعت عدالت *

نوعیت اُن مقدموں کی جنکو عدالت دیوانی سن سکتی هی

ضابطه دیوانی کے دیکھنے سے معلوم هوگا که عدالت هاے دیوانی کو جمله مقدمات قسم دیوانی کے سننے کا اختیار هی باستثناء اُن مقدمات کے جنکی سماعت کسی ایکت پارلیمنت یا مجموعه بنگاله خواه مدراس خواه بمبئی کے کسی قانون یا نواب گورنر جنرل هند باجلاس کونسل کے کسی ایکت کے ذریعه سے ممنوع هوں *

ضابطه دیوانی کے دیکھنے سے ظاهر هوگا که عدالتهاے دیوانی کو نهایت وسیع اختیار فیصله کرنے نزاعوں کا هی اور اُس کے اختیار کی کوئی حد مقرر نهیں کی گئی سواے اِس بات کے که جس قسم کے مقدمات کے سننے کو صاف قانون نے منع کر دیا هی اُنکو عدالتهاے دیوانی فیصل نهیں کر سکتی *

۶ موهن کشن مکرجی بنام شب پرشاد پاٹک ویکلی جلد ۷ صفحه ۲۹۰

ضابطه دیواني میں صریح طور پر أصول قانون بیان کیا گیا هی که جب کبهي کسي حق دیواني کي بحث هو تو عدالت دیواني أسکے سننے کي مجاز هی اور یهه أس أصول متعارفه قانون پر مبني هی که جهاں حق هوتا هی وهاں أس کا چارہ بهي هوتا هی یعني جس شخص کو کوئي استحقاق کسي شی کي نسبت هو اور وہ اور کسي کے فعل کي وجهه سے أس حق سے محروم هو جاوے تو وہ شخص جو که محروم اپنے حق سے هو گیا هی عدالت میں چارہ جو هو سکتا هی ورنه حق کے صرف حاصل هونے سے کچهه نتیجه نهیں هی اگر أسکے تلف هونے پر مستحق کو چارہ باقي نه رهے *

واضح رهے که ایسا چارہ جسکا که مدعي بحالت محروم هونے کے چارہ کر سکتا هی منحصر هی أس قانون کے ملکي پر جهاں که وہ حق کي نسبت چارہ جو هو [۷] *

کل مقدمات جو که عدالت دیواني میں دایر هو سکتے میں دو قسم کے هوتے هیں —

۱ وہ مقدمات جو که بغرض برقرار رکهنے یا حاصل کرنے حقوق کے هوں — مثلاً دعوي استقرار حق یا دعوي دلا پانے قبضه جایداد *

۲ وہ مقدمات جو که واسطے دلا پانے معاوضه أس ضرر کے هوں جو که کسي شخص کے اپنے حق سے محروم کیئے جانے کي وجهه سے پیدا هوئے هوں — مثلاً دعوي ازاله حیثیت عرفي یا اور قسم کے هرجه کے معاوضه دلاپانیکا *

پس کل مقدمات اقسام مفصله بالا میں سے ایک قسم کے ضرور هونے چاهیئیں اس قانون شهادت میں پورے طور پر اس بات کا ذکر که کون کون سے اقسام کے مقدمات کي عدالتهاے دیواني سماعت کر سکتي هی نهیں کیا جاسکتا — الا یهه امر واضح رهے که کیسي هي نئي قسم کا مقدمه هو عدالت دیواني کو أسکے سننے کا اختیار هی اور یهه امر که ایسا مقدمه پهلے کبهي کسي عدالت دیواني نے نهیں فیصل کیا وجهه عدم اختیار کي نهیں هی مگر عدالت کو تین أمور پر وقت سماعت مقدمه کے خیال رکهنا چاهیئے *

---

۷ سري شنکر بهرتي شامي بنام سدها لنگا چرتتي مورزانڈین اپیل جلد ۳ صفحه ۱۹۸

اول — یہہ کہ آیا مدعي کو کوئي حق حاصل تھا یا نہیں *

دوم — یہہ کہ آیا اُسکو کوئي ضرر پہونچا یا نہیں *

سوم — یہہ کہ آیا اُس ضرر کا ذمہ‌دار مدعاعلیہ ہوسکتا ہی یا نہیں *

پس ان تین اُمور پر خیال رکھنا چاہیئے جنسے عدالت کو تفہیم اور انفصال مقدمات میں مدد ملتي ہی عدالت دیواني کو قبل غور کرنے امور منفصلہ بالا پر سب سے پہلے یہہ دیکھنا چاہیئے کہ جس قسم کا چارہ مدعي چاہتا ہی اُس کو کسي قانون نے منع تو نہیں کر دیا *

مفصل طور پر بحث اِس امر کي کہ کون سے مقدمات کے سننے کا اختیار کس عدالت کو ہی شرح دفعہ ۳۴ — ایکٹ ہذا میں بیان کیا جاویگا *

عدالت ہاے ہندوستان میں بوجہہ جاري ہونے قانون ہاے مختلفہ کے یہہ باب ایک نہایت دقت طلب ہوگئي ہی کہ کون سے مقدمات قابل سماعت دیواني ہیں اور کون سے قابل سماعت مال ہیں لیکن ایک اصل طریقہ قرار دینے اس امر کا یہہ ہی کہ عرضي دعوي کو دیکھے کہ مدعي کس بات کا مستدعي ہی — ہائي کورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ ہماري یہہ راے ہی کہ عدالت ماتحت نے اِس بات کے قرار دینے میں کہ یہہ مقدمہ متعلق ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع کے نہیں ہی غلطي نہیں کي ہی مدعیان نے ایک ایسے غیر شخص پر نالش کي جو کہ اُسکي زمین پرپہلا حق قابض تھا وکیل اپیلانٹ نے یہہ عذر پیش کیا کہ مدعاعلیہ نے تعلق زمیندار اور کاشتکار مابین مدعیان اور اپنے بیان کیا ہی یہہ بیان مدعیان کے بیان سے خلاف ہی — پس طریقہ قرار دینے حد اختیار عدالت یہہ ہی کہ دیکھے کہ مدعي نے کیا بناء مخاصمت بیان کي ہی اور کیا چارہ مانگتا ہی اور نہ یہہ کہ صرف جواب مدعاعلیہ کو سنکر عذر عدم اختیار سماعت کو عدالت قبول کرلے — اگر اسي طرح پر مدعي نے مدعاعلیہ پر بہ بیان اُسکي کاشتکاري کے نالش کي ہوتي اور مدعاعلیہ بانکار تعلق کاشتکاري ایک حق نسبت قبضہ اراضي کے بیان کرتا تو عدالت کو چاہیئے کہ مدعي کے بیان پر نظر کرے اور اگر مقدمہ

أسکي سماعت کے لائق هو تو مقدمہ کي تجویز کرے لیکن اگر بیان مدعي درست نہو تو دعوے کو ڈسمس کردے *

هم اسلیئے جج کے فیصلہ کو بحال کرتے هیں اور اپیل کو ڈسمس [8] *

جب کبھي ایک نالش کسي عدالت مال میں دائر هو اور یہہ بیان هو کہ مابین فریقین کے تعلق کاشتکار اور زمیندار کا هی اور دوسرے فریق کو أس تعلق سے اِنکار هو تو عدالت کو اول یہہ چاهیئے کہ امر تنقیح طلب قرار دیکر تجویز کرے اور مطابق أسکے اختیار کي نسبت فیصلہ کرے [9] *

شرط دوم تجویز خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کے هو

یہہ دوسري شرط هی جسکا هونا لازمي هی قبل اسکے کہ کوئي فیصلہ ناطق تصور کیا جاوے — أس عدالت کو جسکے روبرو فیصلہ سابق بطور عارض دعوي کے پیش کیا جاتا هی دیکھنا چاهیئے کہ ایا وہ حق جسکي نسبت نزاع هی پہلے بھي مابہ‌النزاع تھا یا نہیں اور ایا أس حق کي نسبت کوئي تنقیح اور تجویز هوئي تھي یا نہیں [1] اور ضرور هی کہ أس امر کي أس مقدمہ سابق میں تجویز هوچکي هو چنانچہ هائي کورٹ مدراس نے یہہ تجویز کیا کہ مدعي کے دعوي میں امر تجویز شدہ کے عارض کرنے کے لیئے صرف یہہ بات کافي نہیں هی کہ ایک مقدمہ مابین أنہیں فریقین کے نسبت أسي جائداد کے اور أسي بناء مخاصمت پر هوا هی بلکہ یہہ امر لازمي هی کہ دیکھا جاوے کہ فیصلہ اخیر نسبت أس چارہ کے جسکا مدعي اب جویاں هی هوچکا هی — اور اس لیئے جبکہ ایک مقدمہ اس بناء پر کہ نزاع نسبت واصلات کے دائر تھي اور هائي کورٹ میں أسکي تحقیقات هوتي تھي

---

٨ رابوٹ واٹسن دپٹي بنام مجو وغیرہ ویکلي جلد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۲۵ قفانڈو ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع

۹ هريپرشاد مالي بنام کنجوبہاري سہاے ویکلي جلد

۱ اودےتور بنام کتمانو چتو مدراس جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ — و چندر شیکھر ویئاي دیپ راے بنام درگندرادیپ جلد ۳ صفحہ ۳۹ دیواني اپیل

تسمس کرديا گيا تو فيصله تسمسي ناطق قرار نه پايا اور نه نزاع مذکور تجويز شده قرار پائي ۲ *

ايک اور مقدمه ميں هائي کورت مذکور نے يهه تجويز کيا که عذر امر تجويز شده جائز نهيں هى جب تک که عدالت کو يهه ظاهر نهو که بناء حق قانوني جسپر که مدعي اب دعوي مبني کرتا هى ايک ايسا امر هى نه جو فيصله مقدمه سابق ميں پيش کيا گيا تها اور اسپر فيصله اور ذگري لکهي گئي تهي ۳ *

جبکه ايک نزاع نسبت ايک حق کے طی هوچکي هو تو نئي شکل سے اُسي نزاع کو پهر پيش کرنے سے عذر امر تجويز شده سے بچ نهيں سکتا — غرضکه جب ايک هي امر متنازعه فيه کي نسبت پهلے تجويز هو چکي هو تو دوباره اُسکي تجويز نهيں هو سکتي — ليکن يهه ضرور هى که امر جسکي تجويز هوئي هو پهلے مقدمه ميں مقصود بالذات هو ورنه وه تجويز وفيصله سابق عارض دعوي نهيں هوسکتا چنانچه هائي کورت کلکته نے اسيطرح کا ايک مقدمه فيصل کيا هى جسکے واقعات يهه تهے :—

زيد نے بکر پر عدالت ديواني ميں واسطے دلا پانے هرجه آم توڑ لينے کے جو که اُس زمين پر واقع تهے جسپر که زيد کا دعوى تها نالش دائر کي تهي پس امر تنقيح طلب يهه تها که ايا زيد مدعي کو هرجه ملنا چاهيئے يا نهيں اس امر کے فيصله کرنے ميں اس بات کا عارضي طور پر فيصله کرنا پڑا که زيد کو اُس زمين پر جسپر درخت آم واقع هيں حق حاصل هى يا نهيں يهه امر بحق زيد قرار پايا — بکر نے بعد ازاں نالش زيد پر واسطے اثبات حق اور استقرار حق مقابضت اراضي مذکور کے دائر کي اور نيز ايک نقشه تهوک بست کي منسوخي کا دعوى کيا وه نقشه مطابق فيصله پيمايش کے طيار هوا تها — چيف جسٹس پيکاک نے اس مقدمه ميں يهه بيان کيا که يهه امر ظاهر هى که بناء مخاصمت واسطے دلاپانے هرجه آم کے ايک ايسي نالش سے جوکه واسطے استقرار حق اور منسوخي کارروائي پيمايش کے کيجاوے جداگانه هى — اور مدعي کے

---

۲ سيکهي جئي بنام نلندايں تاچپر مدراس جلد ۳ صفحه ۸۴ نظائر ديواني

۳ اوديارترر بنام تتهاناچير مدراس جلد ۲۱۱ صفحه ۳۲۱

دعوی میں دفعہ ۲ عارض نہیں اور نہ فیصلہ سابق نسبت آم کے عارض ہوسکتا ہی دعوی حال میں اس وجہہ سے کہ یہہ امر فیصلہ سابق میں محض ایک عارضی طور پر امر تنقیح طلب تھا — تقریر میں یہہ بیان کیا گیا ہی کہ مدعی نے عرضی دعوی پر استامپ نہ صرف قیمت آم پر بلکہ نیز قیمت اراضی پر لگایا تھا — لیکن صرف مدعی کی طرف سے زائد استامپ کا لگانا فریقین کے حقوق کو مقدمہ حال میں کچھہ ضرر نہیں پہونچا سکتا [۴] *

اسی طرح اجلاس کامل ہائی کورت کلکتہ سے یہہ تجویز ہوا کہ فیصلہ اسمال کازکورت کا ایک ایسے دعوی میں جوکہ واسطے دلا پانے ہرجہ کات لیجانے درخت آم کے دائر کیا گیا تھا اور جسکے تجویز کرنے میں ضرورت تنقیح اراضی کے استحقاق کی ہوئی تھی ناطق نسبت اراضی کے استحقاق کے نہیں ہوتا — اولاً اس وجہہ سے کہ اسمال کازکورت کو اراضی کی نسبت تجویز کا اختیار نہیں - ثانیاً اِس وجہہ سے کہ عارضی طور پر تجویز حق کی کی گئی تھی [۵] *

ایک مقدمہ میں جو کہ نالش واسطے انفکاک رہن اراضیات کی تھی مدعاعلیہما نے یہہ عذر کیا کہ وہ زاید از بست سال سے بذریعہ دو بیعناموں کے قابض ہیں بیان مدعیان یہہ تھا کہ بیع قطعی نہ تھی بلکہ بیع بالوفا تھی جو کہ ایک قسم کا رہن ہی اور اِس امر کے ثابت کرنے کے لیئے وہ ایک اقرارنامہ پر بھروسہ کرتے تھے جو کہ اُسی تاریخ کا لکھا ہوا تھا جسکو کہ وہ دستاویزیں جنپر مدعاعلیہما بھروسہ کرتے تھے تحریر ہوئی تھیں - مدعاعلیہما نے پہلے مدعیوں میں سے ایک مدعی پر دعوی بقایاء لگان کا نسبت پٹہ کے کیا تھا اور یہہ قرار پایا تھا کہ پٹہ ایک جزو ہیں اُن معاہدہ کا جنپر کہ وہ مدعی معہ اور راہنوں کے حسب اقرارنامہ بلا اداے لگان کے قابض رہنے کا مجاز تھا - ڈپٹی کلکتر نے جسکے ہاں دعوی بقایاء لگان کا ہوا تھا نسبت جواز اور صحت اقرارنامہ کے تجویز کی تھی اور یہہ فیصلہ کیا تھا کہ فی الحقیقت وہ معاملہ بیع قطعی کا نہ تھا - بلکہ

[۴] مہماچندر چکرپتی بنام راجکمار چکرپتی بنگال لاریپورٹ جلد اول صفحہ اول

[۵] رگھورام بھواس بنام رامچندر دواء سدر لینڈ اسمال کازکورٹ ریفرینس صفحہ ۵۱

ایک رہن تھا — انفکاک کے دعوی میں جو اب دائر تھا یہہ عذر پیش کیا گیا کہ تجویز ڈپٹی کلکٹر نسبت اقرارنامہ کے ناطق ہی اور اُس کو امر تجویز شدہ مابین فریقین مقدمہ کے تصور کرنا لازمی ہی - اِس عذر کو ہائی کورت ممالک شمال و مغرب نے منظور کیا اور حکام پریوی کونسل نے بصیغہ اپیل فیصلہ کو منسوخ کیا اور یہہ تجویز کیا :—

فیصلہ ہائی کورت کا اِس دلیل پر مبنی ہی کہ جج نے کافی لحاظ اِس امر پر نہیں کیا کہ اقرارنامہ کو ڈپٹی کلکٹر جائز اور صحیح تجویز کرچکا تھا اور ہائی کورت نے اِس کو امر تجویز شدہ مابین فریقین قرار دیا ہی — لیکن اگر فیصلہ ڈپٹی کلکٹر کا نسبت اُس امر کے جو کہ اُسکے سامنے پیش تھا ناطق ہوتا تو اُسکی یہہ عارضی تجویز کہ اقرارنامہ ایک جایز اور صحیح دستاویز تھی مابین فریقین مقدمہ هذا کے ناطق ازر قطعی نہیں ہی اِس وجہہ سے جو امر تنقیح طلب اُس کے سامنے تھا وہ امر تنقیح طلب مقدمہ حال میں نہیں ہی اُسکو ایک خاص اختیار فیصلہ سرسری کا مقدمات بقایا لگان میں ہی پس اس صورت میں نہ اُس حق کی سند ہی اور نہ فیصلہ سابق عدالت مجاز کا ہی [6] *

لیکن جبکہ امر مقصود بالذات امر تنقیح طلب قرار پاکر ایک دفعہ فیصل ہو جاتا ہی اُس کی نسبت پھر عدالت کسی صورت میں سماعت نہیں کر سکتی مثلا ایک ولایت کے مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھی کہ زید نے بکر پر واسطے دلا پانے زر قیمت کچھہ اسباب کے نالش کی بکر مشتری روپیہ ادا کر چکا تھا اور رسید لیلی تھی لیکن مقدمہ کے وقت وہ رسید پیش نہ کر سکا پس اُس پر دگری صادر ہوئی بعد اجراے ڈگری اور اداے زر ڈگری کے بکر مشتری کو وہ رسید جو کہ زید بایع نے اُسکو دی تھی ملگئی اور اُس نے ایک دعوی واسطے دلا پانے اُس روپیہ کے جو کہ اُسنے اجراے ڈگری میں ناحق زید کو دیا تھا دایر کیا — یہہ قرار پایا کہ چونکہ امر متنازعہ فیہ مقدمہ حال میں وہی ہی جو پہلے مقدمہ میں تھا لہذا یہہ امر تجویز شدہ ہی اور عدالت اُسکی سماعت نہیں کرسکتی *

---

[6] ٹھکولی سنگھہ بنام حسین بخش خاں بنگال جلد ۷ صفحہ ۶۷۳

لیکن کوئي تجویز کسي دعوي کو کسي ضابطہ کے عذر پر تسمس ہونے کي وجہہ سے امر تجویز شدہ نہیں کر دیگي اور دوبارہ اُسکي سماعت ہو سکتي ھی [7] *

اور اسیطرح پر ایک مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے :—

دو بھائي زید و عمرو کے درمیان ایک مقدمہ نسبت جایداد موروثي کے تھا - فریقین نے ایک راضینامہ لکھکر عدالت میں داخل کیا - اِس اثناء میں زید کا انتقال ہوگیا اُسکي بیوہ اور عمرو نے ایک اَوْر راضینامہ (نسبت اُس جایداد کے جسپر کہ مسماۃ نے حق حاصل کیا تھا اور جو جایداد کہ راضینامہ سابق میں شامل تھي) لکھکر داخل کیا - اُس مقدمہ میں ھائي کورت مدراس نے یہہ تجویز کیا کہ ایک دعوي جو کہ ایسے قرار داد باھمي سے پیدا ہوتا ھی حسب دفعہ ۲ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع مجموعہ ضابطہ دیواني کے امر تجویز شدہ نہیں قرار پاسکتا [8] *

اسیطرح پر ایک مقدمہ میں جو کہ بوجہہ عدم حاضري فریقین کے خارج ہو گیا تھا فیصلہ عارض دعوي ثاني قرار نہ پایا - خواہ ایسي غیر حاضري فریقین بعد عدالت اپیل سے واپس آنے مقدمہ کے ھي کیوں نہ ہوئي ہو [9] *

ایک مقدمہ میں ایک مسلمان بیوہ جو کہ اپني جائداد شوھري پر قابض ہوگئي تھي بذریعہ ایک مقدمہ کے بیدخل کي گئي اور اُس نے اُس مقدمہ میں اپنے جوابدعوي میں مطالبہ دین مہر کا جایداد پر ذکر نہیں کیا اور اس وجہہ سے ایک ڈگري حق مستقل کي وارثان متوفي کو مسماۃ پر ملگئي بعد ازآن اُس بیوہ نے نالش واسطے قائم کراپانے مطالبہ دین مہر کے جایداد متوفي پر دایر کي - یہہ قرار پایا کہ مقدمہ سابق

---

۷ شرکوي بیوہ بنام مھدي منڈل ویکلي جلد ۹ صفحہ ۳۲۷ صیغہ دیواني — و رام ناتھہ سوامي جوھري بنام بھکت مہاپتر ویکلي جلد ۳ صفحہ ۱۲۰ نظائر ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع

۸ لکھچمین اماں بنام ٹیکارام لوڈا جي مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۴۰

۹ رگھناتھہ سنگھہ بنام رامکمار منڈل بنگال جلد ۵ صفحہ ۶۴ ضمیمہ

میں مسماۃ مدعیه کا عذر نسبت مطالبهٔ مہر کے پیش نکرنا اُس مطالبه کو امر تجویز شده کر دیتا هی [1] *

اسیطرح پر ایک جایداد جو که رهن تهي زر نقد کي اجراے ڈگري میں (جو که مرتہن جایداد مذکور پر تهي) نیلام هوئي — ایک شخص ثالث نے ڈگریدار پر جسکي ڈگري میں جایداد نیلام هوئي تهي ایک نالش نمبري نسبت جایداد مذکور کے کي اور وہ نیلام عدالت سے اس بناه پر منسوخ هوا که مرتہن مدیون ڈگري کا جایداد مذکور میں کچهه حق نه تها اور اِس لیئے وہ جایداد نیلام نهو سکتي تهي — ڈگریدار نے بعد ازآں ایک نالش نمبري (واسطے عاید کرنے مطالبه اپني ڈگري کے جائداد مذکور پر) اُس شخص ثالث پر دایر کي - هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که امر تنقیح طلب یعني آیا مطالبه زر ڈگري اس جایداد پر عاید هو سکتا هی یا نہیں وهي هی جو که مقدمه سابق میں تجویز هو چکا هی — اس لیئے یهه امر تجویز شده هی اور اُس کي دوبارہ سماعت نہیں هو سکتي [2] *

شرط سوم یعني فریقین وهي هوں یا اُنکے قائمقام

فیصلهجات جنکا ذکر ضابطه دیواني میں هی اُس قسم کے فیصله هیں جو که صرف اُن اشخاص پر جو که فریقین مقدمه هوں ناطق قرار پاتے هیں — اُن فیصلهجات کا ذکر جو که ما سواے فریقین مقدمه کے غیر اشخاص پر بهي ناطق هوتے هیں دفعه ۴۱ - ایکٹ هذا کے اندر هی اُس دفعه کي شرح لکهتے هوئے اُنکا بیان کیا جاویگا لیکن اِس قسم کے فیصلجات کے لیئے جنکا که ذکر اس دفعه میں هی یهه لازمي هی که فیصله مابین اُنہیں اشخاص کے جو فریقین مقدمه هیں یا جنکے فریقین مقدمه قائمقام هوں ناطق قرار پاوے ورنه اگر ایسے فیصلهجات بمقابله غیرشخصوں کے (جو که فریق مقدمه نہیں هیں) ناطق کر دیئے جاتے تو یهه امر

---

1 مسماۃ رافیه بنام مسماۃ صاحبه ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۶۰ دیواني

2 فقیر چندرپال چودهري بنام لکهي مني دیبي ویکلي جلد ۹ صفحه ۳۰۰ دیواني

بہت خلاف انصاف ہوتا کہ کسی شخص کو جسکو نہ جواب دینے کا موقع نہ سوالات جرح کرنے کا نہ اپیل کرنے کا موقع ملا ہی ان کو غیروں کی کارروائی کا پابند کر دیا جاوے اِس قسم کے فیصلہ‌جات کے ناطق ہونے کے لیئے یہہ بھی ضرور ہی کہ فریقین مقدمہ حال فریقین مقدمہ ثانی ہوئے ہوں — اور صرف یہہ کافی نہیں ہی کہ صرف ایک فریق مقدمہ حال کا مقدمہ سابق کا فریق ہو اور دوسرا فریق مقدمہ حال کا مقدمہ سابق میں کوئی فریق نہو غرض کہ دونوں فریق مقدمہ ہذا اُس فیصلہ سابق کی رو سے برابر پابند ہوسکتے ہیں — لیکن یہہ امر ضرور نہیں ہی کہ جو فریق مقدمہ ہذا میں مدعی ہو وہی مقدمہ سابق میں بھی مدعی ہو یا جو کہ اب مدعاعلیہ ہو وہ پہلے بھی مدعاعلیہ ہو لیکن یہہ ضرور ہی کہ فریقین مقدمہ ایک دوسرے کے مخالف مقدمہ سابق میں رہے ہوں ورنہ وہ فیصلہ آپس میں ایسے فریقوں کے جو مقدمہ سابق میں ایک ہی طرف تھے ناطق نہ ہوگا *

چنانچہ ایک مقدمہ میں جسکے واقعات یہہ تھے کہ ایک شخص مسمی سروپ سنہ ۱۸۶۵ع میں دو بیٹے مسمیان نوند اور گریش چھوڑ کر مرگیا ایک شخص مسمی مکتا نے جایداد متوفی پر اس بیان سے کہ متوفی اُس کے حق میں وصیت کر گیا ہی قبضہ کر لیا — سنہ ۱۸۶۷ع میں گریش نے دعوی بحیثیت وراثت مکتا پر واسطے دلا پانے اپنے حصہ جایداد کے اور منسوخ کرا پانے وصیت‌نامہ کے دایر کیا اور اپنے بھائی نوند کو بھی مدعاعلیہ گردانا — صدرالصدور نے اِس بناء پر دعوی گریش کا ڈسمس کردیا کہ وصیتنامہ درست اور ثابت ہی — سنہ ۱۸۶۹ع میں نوند نے بحیثیت وراثت اپنے باپ کے واسطے دلا پانے اپنے حصہ کے دعوی کیا — عدالت مرافعہ اولی نے یہہ تجویز کی کہ وصیت‌نامہ ایک جعلی دستاویز ہی اور مدعی کی ڈگری ہوئی جج نے اس فیصلہ کو اس بناء پر منسوخ کیا کہ نوند پہلے مقدمہ کا ایک فریق تھا اس لیئے دفعہ ۲ ضابطہ دیوانی عارض ہی اپیل خاص میں حکام ہائی‌کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ نوند مقدمہ سابق میں کوئی ایسا فریق نہ تھا جو بذریعہ اس مقدمہ کی ڈگری کے کسیطرح اپنا حق حاصل کر سکتا پس فیصلہ سابق جو بمقابلہ گریش کے صادر ہوا تھا بمقابلہ نوند کے جو کہ اُس مقدمہ میں صرف ایک فریق ترتیبی تھا ناطق نہیں ہی

اور نہ اُس کے مقابلہ میں فیصلہ سابق امر تجویز شدہ ھی اور نہ عارض دعوي ھی [۳] *

لفظ قایم‌مقام کي تصریح ہم دفعہ ۱۸ کي شرح میں لکھہ آئے ھیں [۴] اور اُس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اگر تعلق جسکا کہ وہاں ذکر ھی مابین دو شخصوں کے موجود نہو تو شخص ثاني شخص اول کا قائم‌مقام قرار نہیں پا سکتا — چنانچہ ایک مقدمہ میں یہہ تجویز ہوئي کہ چند هندو بہنوں میں سے ایک بہن جو کہ بوراثت باپ کے دعوي کرتي ھی پابند اُن ڈگریات کي نہیں ھی جو کہ بمقابلہ اُسکي اور بہنوں کے انکي زندگي میں ہوئي ہوں اس وجہہ سے کہ گو مدعیہ اور اُسکي بہنوں نے جایداد کو بطور وارث اپنے باپ کے حاصل کیا تھا تاهم مدعیہ کي بہنوں کو صرف وہ حق حین حیاتي حاصل تھا جو کہ وراثتاً ایک هندو عورت کو حاصل ہوتا ھی — مدعیہ وارث اپني بہنوں کي نہیں ھی بلکہ جایداد اُنکے مرنے پر بطور وراثت باپ کے مدعیہ کو ملي ھی اس وجہہ سے مدعیہ پابند اُن ڈگریات کي نہیں ھی جو کہ بمقابلہ اُسکي بہنوں کے اُنکي حیات میں صادر ہوئي نہیں [۵] *

لیکن جبکہ ایک هندو بیوہ اپنے شوہر کي وارث اور قائمقام ہو تو ورثاء مابعد شوہري اُن ڈگریات کے پابند ھیں جو کہ زمانہ حیات بیوہ میں بلا سازش اور فریب کے بمقابلہ اُس کے بابت جائداد شوہري کے صادر ہوئي ہوں [۶] *

جبکہ ایک فیصلہ کسي شخص کے مخالف یا موافق کسي خاص حیثیت سے صادر ہوتا ھی تو وہ فیصلہ اُسي حیثیت سے مضر یا مفید ہوسکتا ھی اور نہ بحیثیت دیگر چنانچہ ایک مقدمہ جو کہ واسطے دلاپانے قبضہ جائداد غیر منقولہ کے بمقابلہ مسماۃ جمیا اور اُسکے باپ کے دائر ہوا اور بعد اُس کے پدر کي وفات کے پھر بمقابلہ جمیا کے بحیثیت ہونے وارث اپنے باپ کے دائر ہوا ڈگري مقابضت اور واصلات کي جمیا پر بحیثیت ہونے وارث اپنے باپ کے صادر ہوئي اور دعوی بمقابلہ مسماۃ جمیا کي

۳ دوهي چندر موزمدار بنام مکتا سندري دیبي بنگال جلد ۷ صفحہ ۳۸ ضمیمہ
و براتیس چندر بنام کہال چندر گہوس بنگال جلد ۵ صفحہ ۵۵ ضمیمہ
۴ دیکھو صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹
۵ جیگو بند سہاے بنام مہتاب کنور ویکلي ۷ صفحہ ۱ صیغہ دیواني
۶ نوین‌چندر چکرپتي بنام ایشرچندر چکرپتي ویکلي جلد ۹ صفحہ ۵۰۵

ذات کے تسمسس ہوا ڈگویدار نے اول قبضہ جائداد ڈگري شدہ کا حاصل کیا اور بعد ازآں جمیا کي ذاتي جائداد کو قرق کراکر واسطے اداے زر واصلات کے نیلام کرایا جمیا کے عذرات بصیغہ متفرقہ یعني بصیغہ اِجراٴڈگري نامنظور ہوئے اور ڈگریدار خود مشتري ہوا مگر اُس کو قبضہ کبھي نہ ملا۔ اس بیع کا حکم ۸ اکتوبر سنہ ۱۸۶۳ع کو ہوا تھا اور جج نے ۱۵ مارچ سنہ ۱۸۶۴ع کو نیلام بحال کیا — بعد ازآں مسماۃ جمیا نے واسطے استقرار اپنے قبضہ اور تنسیخ نیلام کے دعوي کیا — اِجلاس کامل ہائیکورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ جمیا دعوي کر سکتي هی کیونکہ ڈگري سابق اُسکي ذات پر نہ تھي بلکہ بحیثیت ہونے وارث اپنے باپ کے اُسپر ڈگري سابق صادر ہوئي تھي [7]*

مرتہن ایک طرح پر قائم‌مقام راہن تصور کیا جاسکتا هی اور اس طرحپر پابند اُن فیصلہ جات کا ہوتا هی جو کہ راہن کے مقابلہ پر نسبت جائداد مرہونہ کے قبل رہن صادر ہوچکے ہوں - لیکن وہ فیصلہ‌جات جو کہ بمقابلہ راہن کے مابعد رہن کے صادر ہوئے ہوں ایسے مقدمات میں جو کہ بعد رہن کے دائر ہوئے ہوں اور جنمیں مرتہن کوئي فریق نہو مرتہن کو پابند نہیں کرتے اور نہ اُسکا حق نسبت بیع کرا پانے جائداد مرہونہ کے بغرض وصولیابي مطالبہ زر رہن کے زایل ہوجاتا هی [8] *

شرط چہارم یعني یہہ کہ تجویز متعلق ہو اُس شی سے جس سے کہ فیصلہ سابق متعلق ہو

یہہ شرط اخیر هی منجملہ اُن چار شرطوں کے جنکے بغیر کوئي فیصلہ ناطق نہیں ہوتا کیونکہ گو فیصلہ عدالت مجاز کا هو اور مابین اُنہیں فریقین کے هو اور نسبت خاص امر متنازعہ فیہ مقصود بالذات کے بھي

---

۷ شیخ واحدعلي بنام مسماۃ جمیا بنگال جلد ۲ صفحہ ۷۴ — اجلاس کامل

۸ اوما ساہو بنام جرنراین‌لال ویکلي جلد ۱۲ صفحہ ۳۶۲

ہو تاہم وہ فیصلہ صرف اُس شی متنازعہ فیہ کي نسبت جسکي نسبت اُس فیصلہ میں تجویز کیگئي اور دعوی کیا گیا تھا ناطق متصور ہوگا اور نہ اور کسي جائداد پر جو دعوی سابق سے خارج ہی موثر ہوگا — ہائي کورت کلکتہ نے ایک مقدمہ فیصل کیا جسکے واقعات یہہ تھے :—

مدعیہ نے سنہ ۱۸۵۴ع میں ایک نالش بمقابلہ مدعاعلیہما کے واسطے دلاپانے ایک اراضي کے جسکو کہ مدعیہ بطور اراضي توفیر کے اپنے علاقہ کے متعلق سمجھتي تھي دائر کي اور اُس کا دعوی ڈسمس ہوگیا — بعد ازاں اُسي مدعیہ نے اُنہیں مدعاعلیہما کے مقابلہ میں اُسي زمین کي بابت اس بیان سے دعوی کیا کہ اراضي مذکور ایک جزو تعلقہ ہی نہ توفیر — صدرالصدور نے دعوی کو دفعہ ۲ عارض کرکے ڈسمس کردیا اُس نے بموجبات ذیل اپیل ہائي کورت کلکتہ میں دائر کیا :—

اول — اگر یہہ تسلیم بھي کیا جائے کہ اراضي جسکا کہ اب دعوی ہی وہي اراضي ہی جو کہ مقدمہ سابق میں بطور توفیر کے بیان کي گئي تھي تاہم اس مقدمہ میں عذر امر تجویز شدہ عارض نہیں ہو سکتا *

دوم — وہ شرایط جنکي وجہہ سے عدالتین کسی مقدمہ میں عذر امر تجویز شدہ عارض کرسکتي ہیں اس مقدمہ سے متعلق نہیں کیونکہ مقدمہ میں دعوی دوسرا ہی حق جسپر دعوي مبني ہی دوسرا ہی اُمور تنقیح طلب دوسرے ہیں اور اُنکي تجویز فیصلہ سابق سے کسي طور پر نقیض نہیں ہو سکتي *

ان موجبات پر یہہ فیصلہ لکھا گیا :—

یہہ ایک نالش ہی واسطے دلا پانے قبضہ ایک اراضي کے مدعاعلیہما سے اس مقدمہ کي مدعیہ نے سنہ ۱۸۵۴ع میں ایک نالش اس مقدمہ کي مدعاعلیہما کے مقابلہ میں واسطے دلا پانے قبضہ اراضي کے کي تھي — ہمارے نزدیک شہادت سے صاف ظاہر ہی کہ اراضي جو کہ شی متنازعہ فیہ مقدمہ حال ہی ایک جزو اُسي اراضي کا ہی جسکي نسبت مدعیہ نے سنہ ۱۸۵۴ع میں دعوی کیا تھا — مقدمہ سنہ ۱۸۵۴ع وہ ہار گئي تھي اور جب سے اراضي مذکور پر کبھي اُسکا قبضہ نہیں ہوا پس یہہ ظاہر ہی کہ بناء مخاصمت دونوں مقدموں میں ایک ہي ہی دونوں مقدموں

میں اُسي مدعي نے اُسي مدعاعلیه پر اُسي اراضي کي بابت دعوی دائر کیا اس بیان سے که وه اراضي ناجائز طور سے اُسکے (یعني مدعاعلیه کے) قبضه میں آگئي اور فعل ناجائز مدعاعلیهما مقدمه سابق اور مقدمه حال میں ایک هي هی — یهه سچ هی که حق جسپر مدعیه دعوی مبني کرتي هی مختلف هی اُس حق سے جو اُسنے سنه ۱۸۵۴ع میں بیان کیا تها — مقدمه حال میں اُس اراضي کو ایک جزو تعلقه بیان کرتي هی اور سنه ۱۸۵۴ع میں اُسنے یهه بیان کیا تها که اراضي مذکور توفیر کي اراضي هی جسپر که اُسنے بوجهه هونے مالک تعلقه کے قبضه کرلیا تها اور اس وجهه سے اُسکو استحقاق سرکار سے اپنے نام بندوبست کرانیکا هی — لیکن هماري رائے میں حق کا مختلف هونا بنائے مخاصمت کو حسب دفعه ۲ — ایکٹ ۸ سنه ۱۸۵۹ع تبدیل نهیں کرتا — مدعیه کي بناء مخاصمت یعني وه شی جو اُسکو عدالت میں آکر چاره جو هونے کو مجبور کرتي هی یهه هی که اُسکو مدعاعلیهما اُس اِستمتاع سے محروم رکهتے هیں جسکي که وه مستحق هی — مقدمه دائر کرنے کے وقت مدعیه کا کام هی که ایسا حق مقابضت ثابت کرے جو مدعاعلیهما کے حق پر غالب هو اور اگر وه اپنا سب سے مضبوط حق بیان نهیں کرتي تو یهه اُسي کو مضر هو سکتا هی *

فیصله مقدمه سابق بهي مابین مدعیه اور مدعاعلیه صرف یهي امر طی نهیں کرتا که جو حق خاص اُسنے بیان کیا هی وه اُسکو حاصل نهیں هے بلکه یهه بهي که ایا تاریخ عرضي دعوي پر مدعیه کو حق مقابضت هو سکتا هی یا نهیں خواه کچهه هي حق اُسنے بیان کیا هو — هماري رائے میں دفعه ۲ عارض هی اپیل ڈسمس [9] *

فیصله مذکور پریوي کونسل سے بهي بلفظه بحال رها [1] *

اسیطرح پر ایک اور مقدمه میں جسمیں مدعیان نے پهلے دعوي حصول قبضه اراضي به بیان وفات هندو بیوه کے کیا اور اُس میں دعوی

---

9 اوماتارا دیبي بنام کرشن کامني داسي وغیره بنگال جلد ۲ صفحه ۱۰۳ صیغه دیواني

1 ایضاً بنام ایضاً بنگال جلد ۱۱ صفحه ۱۱۸ پریوي کونسل

مدعي تسمس هوا پھر ایک دوسري بنا پر اُسي اراضي کي نسبت اُسي مدعاعلیه پر دعوی کیا تو یہه تجویز هوا که مدعیکو اپنے عرضیدعوي میں لازم هی که تمام وه بنائیں جنپر وه تکیه کرتا هی اور اپنا دعوی جنپر مبني کرتا هی بیان کرے ورنه ایک نالش ثاني دوسري بناء پر جو بناء که پہلے سے موجود تھي جائز نه تصور کیجاویگي کیونکه یہه بناء دعوی کا ٹکڑے ٹکڑے کرنا هی اور یہه قانوناً جائز نہیں ۲ *

لیکن جبکه نوعیت استحقاق جسپر که دعوی مبني هو مختلف هو اُس استحقاق کي نوعیت سے جو که پہلے دعوی کي بناء تھي تب دوسري نالش قابل سماعت هی گو جائداد متنازعه فیه وهي هو اور بناء مخاصمت یعني وجهه نالش وهي هو چنانچه ایک مقدمه میں جسکے واقعات مفصله ذیل تھے حکام هائي کورٹ شمال و مغرب نے ایسا هي تجویز کیا :—

ناصرخاں پہلي نومبر سنه ۱۸۶۰ع کو جائداد غیرمنقوله کثیر چھوڑ کر مرا ورثاء اُسکے ایک بیٹا قادرعلیخاں اور دو بیبیاں امراؤ بیگم اور نوشه بیگم هوئے — بعد وفات ناصر خاں کے امراؤ بیگم نے کل جائداد ناصرخاں پر قبضه کر لیا — نوشه بیگم نے سنه ۱۸۶۳ع میں مسماة امراؤ بیگم پر اس بیان سے دعوی کیا که ناصرخاں متوفی ایک وصیتنامه لکھکر فوت هوا اور حسب شرایط اُس وصیتنامه کے مدعیه کو پانچویں حصه کا استحقاق متروکه متوفی میں پہونچتا هی — لیکن یہه دعوی به تجویز اس امر کے که شرعاً وصیت ناجائز هی ڈسمس هوا — ۹ مارچ سنه ۱۸۷۲ع کو مدعیه نے ایک دوسري نالش اُسي جائداد کي نسبت اُسي مدعاعلیها پر بر بناء استحقاق وراثت شرعي دائر کي اور سولھویں حصه متروکه کا دعوی کیا — پس یہه بحث پیش هوئي که جبکه عدالت فیصله کننده سابق عدالت مجاز تھي اور فریقین مقدمه کے وهي هیں جو که پہلے مقدمه میں تھے اور نیز یہه که شي متنازعه فیه دونوں مقدموں میں ایک هي هے اور نیز وه فعل مدعاعلیها (یعني قبضه کر لینا کل جائداد پر) جسکي وجهه سے مدعیه کو سنه ۱۸۶۳ع میں آکر عدالت میں چاره جو هونا پڑا تھا وهي فعل هی جسکي مقدمه سنه ۱۸۷۲ع میں شکایت هی تو صرف

۲ ابھي رامداس بنام سري رامداس بنگال جلد ۳ صفحه ۴۲۱ دیواني

دعوی کا مقدمه سابق میں بر بناء وصیت مبني هونے اور دعوی سنه ۱۸۷۲ع کے حق وراثت پر مبني هونے سے دفعه ۲ — ایکٹ ۸ سنه ۱۸۵۹ع عارض دعوي هوتي هی یا نہیں [۳] *

اسي امر کي تائید میں فیصله هائي کورٹ کلکته کا جسکا اوپر ذکر هوا پیش کیا گیا تھا مگر اِجلاس کامل هائي کورٹ ممالک مغرب و شمال نے یهه تجویز کیا که مقدمه حال میں نوعیت استحقاق جسپر که دعوی مبني هی اُس نوعیت استحقاق سے جسپر که پهلا دعوی مبني تھا مختلف هی پس دفعه ۲ عارض نہیں *

اس مقدمه سے یهه ظاهر هوگا که في نفسه شی متنازعه فیه کے ایک هونے سے دفعه ۲ عارض نہیں هوتي — اسي طرحپر في نفسه نوعیت استحقاق کے ایک هونے سے فیصله سابق عارض نہیں هوتا اگر اشیاء متنازعه فیه مختلف هوں — چنانچه ایک مقدمه میں جسکے واقعات یهه تھے که مسمی کرپا رام نے یهه بیان کیا که میں متبنی سبتا کا هوں جو که برادر قدم‌لال کا تھا اور اس حیثیت سے ترکه قدم‌لال کا مستحق هوں اس وجهه سے که اُسکي بیوه نے اپني بد چلني کی وجهه سے استحقاق مقابضت کھو دیا — سنه ۱۸۶۲ میں اسي مدعي نے ایک نالش واسطے حاصل کرنے متروکه رام‌ناتهه کے کي تھي اور نیز قدم‌لال کي جائداد پر (بدیں بیان که جائداد مشترکه هی اور اس وجهه سے شاستراً اُسکو پهنچتي هی) دعوی کیا — اِس مقدمه میں قدم‌لال کي بیوه نے اپنے بیان تحریري میں یهه عذر پیش کیا که رام‌لال و قدم‌لال کي جائداد مشترکه نہیں هی اور نه مدعي پسر متبنی رام‌لال کا هی — مقدمه سابق میں مدعي متبنی قرار نه پایا لیکن اُسکو بر بناء هبه‌نامه جائداد متنازعه فیه کي نسبت ڈگري ملي اور فیصله مشعر عدم ثبوت تبنیت هائي کورٹ سے بحال رها *

مقدمه سابق میں جو که واسطے دلا پانے متروکه قدم‌لال کے دعوي تھا منصف نے یهه تجویز کیا که چونکه مقدمه سابق میں مدعي کا متبنی هونا ثابت نہیں هوا اُسکے خلاف تجویز هو چکي تو اب مدعي به بیان هونے متبنی رام‌ناتهه کے دعوي وراثت اُسکے بهائي قدم لال کا نہیں

۳ نوشه بیگم بنام امراؤ بیگم وغیره اپیل عام نمبر ۷۳ سنه ۱۸۷۳ع منفصله ۴ فبروري سنه ۱۸۷۵ع

کر سکتا - عدالت اپیل نے اِس فیصلہ کو بحال رکھا مگر هائي کورٹ نے هنگام اپیال خاص یہہ تجویز کیا :—

مدعي کي بناء مخاصمت اِس مقدمہ کي یہہ هی کہ اُسکو کچھہ جائداد جو کہ قدم‌لال کي هی ملني چاهیئے اِس وجہہ سے کہ قدم‌لال کي بیوہ نے بوجہہ اپني بدچلني کے اپنا استحقاق قبضہ کھو دیا هی - مدعي نے اپنے دعوي کو متبنیٰ هونے رام‌ناتھہ برادر قدم‌لال پر مبني کیا هی عدالت ماتحت نے تجویز کي کہ وہ اس دعوي کو پیش نہیں کرسکتا اِس وجہہ سے کہ ایک مقدمہ سابق میں جو کہ مابین فریقین حال کے تھا (جبکہ مدعي نے رام‌ناتھہ کي جائداد پر دعوي کیا تھا) یہہ تجویز هو چکا هی کہ مدعي متبنیٰ رام‌ناتھہ کا نہیں هی - هماري رائے میں مقدمہ سابق اِس امر کا مانع نہیں کہ مدعي شہادت سے ثابت کرے کہ وہ رام‌ناتھہ کا متبنیٰ هی اِس وجہہ سے کہ اِس مقدمہ میں وہ مختلف جائداد حاصل کرنا چاهتا هی اور بناء مخاصمت بالکل جداگانہ هی هماري رائے میں فیصلہ عدالت اپیل ماتحت کا اِس معاملہ میں غلط هی اور مقدمہ واسطے تجویز ثاني کے واپس جاوے اور پہلا امر تنقیح طلب یہہ هوگا کہ آیا مدعي پسر متبنیٰ رام‌ناتھہ کا هی یا نہیں اور باقي اُمور تنقیح طلب وہ هونگے جو کہ واقعات سے نکلتے هوں کہ اگر وہ متبنیٰ هی تو اُسکو جائداد ملني چاهیئے یا نہیں ۴ *

یہہ امر قابل بحث هی کہ آیا بقایاء لگان هر ایک سال کے لیئے ایک نئي بناء مخاصمت هی جسکے لیئے دعوي پیش هو سکتا هی یا نہیں - هائي کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا هی کہ هر سال ایک نئي بناء مخاصمت پیدا هوتي هی جسکي نالش هر سال الگ هو سکتي هی ۵ *

واضح رهے کہ جبکہ ایک امر متنازعہ فیہ کي نسبت کسي عدالت ماسواے برٹش انڈیا نے تجویز کي هو اُسي بناء مخاصمت کي بنا پر برٹش انڈیا میں نالش دائر نہیں هو سکتي *

فیصلجات عدالت ملک غیر

---

۴ کرپارام بنام بھگوانداس بنگال جلد ۱ صفحہ ۶۸ دیواني اپیل

۵ راجشیوپرن گھوسال بنام اوبھی نندداس ویکلي جلد ۲ صفحہ ۳۱ - ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع و رام‌سندرسین بنام کیشب‌چندر گپت ویکلي جلد ۱۷ صفحہ ۳۸۰

چنانچه هائي كورت كلكته نے ايک مقدمه ميں يهه تجويز كيا كه تپيرا كے راجه كي عدالت مجاز هى جسكے فيصله كي وجهه سے حسب دفعه ۲ ايكٹ ۸ سنه ۱۸۵۹ ع اُسي بناء مخاصمت پر دوبارہ دعوي داير نهيں هو سكتا اور دفعه ۲ عارض هوتي هى [6] اور اسيطرح فيصله عدالت فراسيس واقعه چندرنگر فيصله عدالت مجاز كا تصور هو [7] ليكن ايک اور مقدمه ميں يهه تجويز هوا هى كه راجه تپيرا كي رياست كي عدالت مجاز نهيں هى [8] *

ليكن اگر كوئي فريب يا عدم اختيار يا اور كوئي وجهه ناجائز هونے فيصله عدالت ماسواے برٹش انڈيا كے هو تو وہ فيصله حسب منشاء دفعه ۲ كے عارض نهوگا ليكن اگر كوئي نقص قانوني يا واقعاتي يا بوجهه فريب يا بوجهه خلاف انصاف هونے يا بوجهه عدم اطلاع فريق كو پيشي مقدمه كے ايسے فيصله ميں نهو تو وہ فيصله ناطق هوتا هى اور جبكه فيصله ايسے طور سے ناطق هو جاتا هى تب عدالتهاے برٹش انڈيا ميں اُسي بناء پر دعوي دوبارہ نهيں هو سكتا — ليكن ڈگري عدالت ملک غير كي بنا پر عدالتهاے برٹش انڈيا ميں دعوي دائر هو سكتا هى اِس قسم كي نالش سے مد ۱۱۶ ضميمه ۲ ايكٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع قانون تمادي متعلق هى — اسي دعوي ميں عدالت واقعات كي شهادت كي نسبت كچهه تجويز نهيں كر سكتي اِلا مدعاعليه مفصله ذيل عذرات پيش كرسكتا هى :—

وجوهات ناجوازي فيصلجات ملک غير

اول — يهه كه مدعاعليه كو اُس مقدمه ميں جسكي ڈگري پر يهه دعوي مبني هى اِطلاع نالش كے فيصله كي نهيں پهونچي *

دوم — ڈگري مذكور فريباً حاصل كي گئي *

سوم — عدالت صادر كنندہ ڈگري مذكور كو اختيار سماعت نه تها *

چهارم — تجويز ميں جسكا نتيجه ڈگري هى صريح ايک ايسي غلطي موجود هى كه جس سے نتيجه قانوني يا واقعاتي غلط نكلتا هى *

---

۶ سري متي مودهو بي بي بنام رامانكدي ويكلي ۶ صفحه ۳۱ دستخط ديواني

۷ پوكرام كوني بنام كامنيداس ويكلي ۳ صفحه ۱۰۸

۸ محمداحمد بنام علي پيرغازي ويكلي جلد ۱۰ صفحه ۳۳۷ ديواني اپيل

پنجم - یہہ کہ ڈگري مذکور اُس قانون کے خلاف ھی جسکے مطابق اُس عدالت صادر کنندہ ڈگري کو پابند ھونا چاھیئے تھا *

چنانچہ ایک مقدمہ حال میں ھائي کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ نسبت اُن فیصلجات عدالتھاے ما سواے برتش انڈیا کے جنکي اجرا ھندوستان کي عدالت میں مطلوب ھی فایدہ یہہ ھی کہ اُن فیصلوں میں امور واقعاتي کے تصفیہ کو بر بناء رویداد ناطق طور پر سمجھنا چاھیئے اور یہہ کہ اُندر اعتراضات ھو سکتے ھیں بر بناء عدم اختیار سماعت خواہ بحیثیت نالش خواہ بحیثیت شی نالش خواہ بحیثیت فریق مقدمہ یا یہہ کہ مدعاعلیہم اُسکے فیصلہ کے لیئے طلب نہیں ھوئے یا یہہ کہ اُنکو موقع جوابدھي کا نہیں ملا یا یہہ کہ فیصلہ فریباً صادر ھوا [9] مقدمہ مذکور قابل پڑھنے کے ھی کیونکہ اُس میں پورا قانون نسبت فیصلجات عدالتھاے ما سواے برتش انڈیا کے مندرج ھی — عذر چہارم میں صریح غلطي سے مراد یہہ ھی کہ بلا لینے کسي شہادت کے خود اُس ڈگري سے غلطي نمایاں ھو جبکہ یہہ عذرات پیش ھوں تو اُس عدالت کو جسمیں کہ ڈگري مذکور کي بناء پر دعوي ھوا ھی اُن عذرات کي تنقیح اور تجویز کرني چاھیئے اور اگر اُنمیں سے کوئي بھي عذر راست ھو تو ڈگري اپني وقعت کھو دیتي ھی اِس عدالت کو خود تنقیح اور تجویز کرني لازم آتي ھی *

واضح رھے کہ وجہہ نالش کے دائر کرنے کي یہہ ھی کہ دفعہ ۲۸۴ م ایکت ۸ سنہ ۵۹ ع میں کوئي ڈگري ماسواے ڈگري عدالت برتش انڈیا کے ایک جگہہ کي دوسري جگہہ بذریعہ سارتیفکت کے جاري نہیں ھوسکتي لیکن جو ڈگري کہ بر بناء ڈگري عدالت غیر صادر ھوئي ھو وہ اُسي طور پر جاري ھوویگي جسطرح پر کہ اصل ڈگري جاري ھوتي ھی *

قبل ختم کرنے اس بحث کے اسقدر بیان کرنا ضرور معلوم ھوتا ھی

فیصلجات دفعہ ۱۵ ایکت ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ ع

کہ بعض ڈگریات جو کہ حسب دفعہ ۱۵ ایکت ۱۴ سنہ ۱۸۵۹ ع کے حاصل کي گئي ھوں اور اُنمیں صرف قبضہ دلادینے کي ڈگري ھوتي ھی اور حق کي کچھہ تجویز نہیں ھوتي تو ایسي ڈگریات کے سبب سے کوئي امر متنازعہ فیہ امر تجویز شدہ نہیں قرار پا سکتے *

---

[9] ھري ھري بخش بنام گوپال چندر سوھن ریکلي جلد ۵ صفحہ ۵۰۰ نظایر دیواني

ابتک هم صرف اُن فیصلجات کا ذکر کرتے آئے هیں جو که مقدمات دیواني وغیره میں ناطق قرار پاکر نالش ثاني میں عارض هوتے هیں لیکن یہاں مختصر طور پر وه قانون بیان کرنا چاهیئے که اصول امر تجویز شده جسکا که اس دفعه میں ذکر تها فوجداري سے بهي متعلق هی *

فیصلجات عدالت فوجداري مانع تجویز آینده

سواے اُس اصول متعارفه کے جسکا ذکر ابتداے شرح دفعه هذا میں لکها گیا هی ایک اصول یهه هی :—

کسیکو ایک جرم کے لیئے دو دفعه سزا ملني نه چاهیئے *

اور یهه اصول صرف فوجداري کے مقدمات سے متعلق هی پس فوجداري کے فیصله کو نسبت اُس جرم کے جسکي نسبت وه فیصله هی وهي منصب هی جیسا که دیواني کو اُس بناء مخاصمت کي نسبت جسکي نسبت نه وه فیصله صادر کیا گیا *

چاروں شرایط مذکوره بالا جنکے لازم هونیکا ذکر اُوپر کر آئے هیں وه اُصولاً گو نه فروعاً مقدمات فوجداري سے بهي متعلق هیں چنانچه :—

اتحاد شرایط مابین مقدمات فوجداري ودیواني

۱ — عدالت مجاز کا هونا مقدمات فوجداري میں ایسا هي لازم هی جیسے دیواني میں [۱] *

۲ — جرم کي صاف تجویز هو گئي هو چنانچه هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا هی که اگر بموجب وارنٹ گرفتاري کے جو گورنر جنرل نے حسب قانون ۳ — سنه ۱۸۱۸ع صادر کیا هو کوئي شخص پکڑا جاوے وه فعل گورنر جنرل کا فعل عدالتي نہیں هی اور نه گورنر جنرل کا حکم قید حکم عدالتي سمجها جا سکتا هی اور اس لیئے ملزم جو که اس طرحپر گرفتار هو چکا هو یهه عذر نہیں کر سکتا که اُسکو سزا مل چکي [۲] لیکن ایک بڑے جرم میں چهوٹا جرم داخل هوتا هی مثلاً ایک شخص کو اگر چوریکي سزا ایک دفعه مل چکي هو تو دوباره اُسکو اُسي چوریکي اعانت کي سزا نہیں مل سکتي *

---

۱ ملکه بنام متهوا پرشاد پانڈے ویکلي جلد ۲ صفحه ۱۰ نظایر فوجداري

۲ ملکه بنام امیر خان بنگال جلد ۹ صفحه ۳۶

۳ — مدعاعلیه یعني ملزم مقدمه سابق اور مقدمه حال کا ایک هونا چاهیئے *

۴ — شی متنازعه فیه سے مراد جسکا ذکر شرط نمبر ۴ مفصله بالا میں هی فوجداري کے مقدمات میں مراد اُس جرم سے هی جسکا الزام لگایا جاتا هی لیکن اگر جرم دوسرا هی تب اُسکي نسبت البته عدالت فوجداري سماعت دوباره کر سکتي هی چنانچه ایک مقدمه میں جسمیں که مدعاعلیه نے پہلے ایک مقدمه سابق میں جسمیں که الزام اُسپر دستاویز (الف) کے جعل بنانے کا لگایا گیا تها برات هوچکي تهي اور پهر اُسپر الزام دستاویز (ب) کے جعل بنانیکا لگایا گیا تو مدعاعلیه کي طرف سے یهه عذر پیش هوا که مقدمه سابق میں مدعاعلیه پر الزام جعل لگایا گیا تها اور دستاویزات (الف) و (ب) جو ایک هي مقدمه دیواني میں داخل هوئي تهیں عدالت فوجداري کے سامنے تهیں اور گو مجسٹریٹ نے اپنے حکم سپردگي سشن میں کوئي حواله دستاویز (ب) کا نهیں دیا تاهم چونکه جرم في‌التحقیقت ایک هي هی اور دونوں دستاویزیں عدالت فوجداري میں بر وقت تحریر فرد قرار داد جرم کے موجود تهیں تو عدالت فوجداري دوباره اُس جرم کي سماعت نهیں کرسکتي — اس عذر کي تجویز چیف جسٹس بنگال نے یهه دي :—

میرے نزدیک جعل بنانا دستاویز (الف) کا اور جعل بنانا دستاویز (ب) کا دو الگ الگ جرم هیں پس اگر مدعاعلیه جسپر که پہلے الزام جعل بنانے (الف) کا لگایا گیا تها اُس مقدمه میں برات پاچکا هو تو وه برات نسبت خیال دوسري دستاویز کے نهیں تصور هوچکتي گو که پہلے مقدمه میں شہادت دونوں کے جعل هونے پر لیگئي تهي — اصل یهه هی که جبکه سزا یا برات سابق بطور عذر عارض دعوے کے پیش هو تو اُس عدالت کو جسکے سامنے که یهه نالش ثاني رجوع هوئي هی اُس شہادت سے جو که نالش سابق میں پیش کي گئي تهي کچهه تعلق نهیں هی سواے بغرض دیکهنے اس امر کے که آیا جرم جسکا که مقدمه ثاني میں ذکر هی وهي جرم هی جو که مقدمه سابق میں تها یا نهیں — اگر جرم وهي هی تو سزا یا برات سابق دوسري تجویز کے لیئے عارض هی بلا لحاظ اِس امر کے که عدالت ثاني کي راے میں سزا یا برات

سابق اُس شہادت پیش کردہ مقدمہ سابق کے خلاف هی یا نہیں — اگر جرم وهي جرم نہیں هی تو پہلي تجویز سزا یا براءت اس دوسرے الزام کي تجویز کے لیئے عارض نہیں هوسکتي گو شہادت مقدمہ سابق اور مقدمہ حال کي ایک هي هو عدالت کو لازم هی (خواہ وہ عدالت وهي هو جسنیے کہ پہلے جرم کي تجویز کي تهي یا دوسري) کہ شہادت لیکر اپني رائے اُسپر لگاے اور فیصلہ اپني راے کے موافق صادر کرے — میري راے میں دو جرم صرف اس وجہہ سے کہ شہادت ایک هي پیش کي گئي ایک نہیں هوجاتے مثلاً جبکہ الزام ایک شخص پر زید کے قتل کا لگایا جاوے تو اُسکے جواب میں یہہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ شخص عمرو کے قتل کے الزام سے بري هوچکا هی — جبتک کہ یہہ ثابت نہ کیا جاوے کہ زید و عمرو درحقیقت ایک هي شخص کے دو نام تهے مثلا فرض کرو کہ ایک ملزم زید کے قتل کے الزام سے بري هوچکا هی اور پهر اُسي شخص ملزم پر الزام هندہ کے قتل کا لگایا جاوے تو وہ کبهي یہہ نہیں ثابت کرسکتا کہ قتل زید و قتل هندہ درحقیقت ایک هي جرم تها اور اُس سے براءت هوچکي هی — مقدمہ هذا میں بدلے قتل اشخاص کے جرم جعل بنانے دستاویز کا هی — ایک دستاویز (الف) هی دوسري (ب) اور ملزم کا دستاویز (الف) کے جعل بنانے سے بري هونا مانع تجویز الزام نسبت جعل بنانے دستاویز (ب) کے نہیں هو سکتا [۳] یہہ امر تجویز هوچکا هی کہ فیصلہ اخیر هونا چاهیئے اور اُس فیصلہ کے خلاف اپیل هونا نالش ثاني میں فیصلہ سابق کے عارض هونے میں کچهہ هرج نہیں هوتا [۴] هم مقدمہ شرح هذا میں یہہ صاف طور پر لکهہ آئے هیں کہ قانون شہادت قانون ضابطہ کا ایک جزو هی اور اسي وجہہ سے مضمون دفعہ ۴۰ — ایکٹ هذا دفعہ ۲ — ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع ضابطہ دیواني سے مطابقت رکهتا هی اور جن اُصولوں پر کہ دفعہ ۲ — ضابطہ دیواني مبني هی اُنهي اُصولوں پر چند دفعات ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع مجموعہ ضابطہ فوجداري کي بهي مبني هیں اور نہایت صراحت کے ساتهہ واضعان قانون نے اُصول عارض هونے

۳ ملکہ بنام دوارکاناتهہ دت ویکلي جلد ۷ صفحہ ۱۵ نظائر فوجداري

۴ بلهیرام ناتهورام بنام گجرات مرکینٹائل اسوسي ایشن ۴ بمبئي رپورٹ صفحہ ۸۱ —

فیصلہ سابق کا نالش مابعد میں ایکٹ مذکور میں بیان کیا ھی اور اُس سے زیادہ صراحت سے شرح نہیں لکھی جاسکتی *

اُن دفعات ضابطہ فوجداری کا یہاں نقل کرنا خالی از طوالت اور دقت نہیں لیکن اسقدر بیان کرنا ضروری معلوم ھوتا ھی کہ دفعہ ۴۶۰ مبنی ھی اصول دفعہ ۲ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع پر یعنی جبکہ کسی شخص کو ایک دفعہ سزا مل چکی ھو یا بری ھو چکا ھو اُس جرم کی نسبت پھر تحقیقات اور تجویز نہیں ھو سکتی اور اِس دفعہ میں دفعات ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ ضابطہ مذکور کا حوالہ دیا گیا ھی اُنکے پڑھنے سے پورے طور پر اصول امر تجویز شدہ مانع تجویز ثانی بخوبی ظاھر ھو جاویگا اور دفعہ ۳۲۶ ضابطہ مذکور کے پڑھنے سے ظاھر ھوگا کہ تجویز سابق نسبت برأت یا سزا کے نالش ثانی میں عارض ھو جاتی ھی کیونکہ اُسکی نسبت ثبوت عدالت میں پذیرا نہیں ھوتا ھی *

دفعہ ۴۱ ھر فیصلہ اخیر یا حکم یا ڈگری کسی عدالت مجاز کی جو بمنصب عطاے پروبیٹ یا سماعت مقدمہ ازدواج یا مقدمہ متعلقہ ایڈمرلٹی یا دیوالیہ کے ھو اور اُسکی روسے کسی شخص کو کوئی منصب قانوناً حاصل ھوتا ھو یا اُس سے زائل ھو جاتا ھو یا جس میں یہہ قرار دیا گیا ھو کہ کوئی شخص کسی ایسے منصب کا مستحق ھوگا یا کسی خاص شے کا استحقاق رکھیگا اور وہ استحقاق کسی شخص خاص کے

تجویزات بمقدمات عطاے پروبیٹ یا ازدواج یا ایڈمرلٹی یا دیوالیہ

مقابلہ میں نہو بلکہ مطلقا ہو تو وہ ایک
واقعہ متعلقہ اُس صورت میں ہی جب کہ
موجود گی اُس منصب قانونی کی یا کسی
شخص متذکرہ بالا کا استحقاق نسبت کسی
شے مزکور کے واقعہ متعلقہ ہو *

وہ فیصلہ یا حکم یا ڈگری اُمور مفصلہ
ذیل کا ثبوت قطعی ہی یعنی :—

اس امر کا کہ کوئی منصب قانونی جو
اُس کی رو سے حاصل ہوا اُس فیصلہ یا
حکم یا ڈگری کے نافذ ہونے کے وقت سے
پیدا ہوا —

اس امر کا کوئی منصب قانونی جسکا
کسی شخص کا مستحق ہونا اُس کی روسے
قرار دیا گیا اُسوقت سے اُس شخص کو پیدا
ہوتا ہی جب کہ اُس فیصلہ [° یا حکم
یا ڈگری] میں اُس شخص کو اُس استحقاق
کا پیدا ہونا قرار دیا گیا ہو —

اس امر کا کہ ہر منصب قانونی جو

° ترمیم بموجب دفعہ ۳ سے ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء

اُس فیصله [۶ یا حکم یا ڈگري] کي رو سے کسي شخص سے زایل هوتا هی اُس وقت سے زایل هوگا جو که اُس فیصله [۷ یا حکم یا ڈگري] میں اُس کے زایل هو جانے یا هونے کے واسطے لکھا گیا —

اس امر کا که کوئي شی جس کا استحقاق کسي شخص کو فیصله [۸ یا حکم یا ڈگري] کي رو سے قرار دیا گیا اُس شخص کي جائداد اُس وقت سے هی جو که اُس فیصله میں اُس کي جائداد هو جانے یا هونے کے واسطے لکھا گیا *

دفعه هذا مبني هی اُس اصول پر جسپر که دفعه ۴۰ — ایکٹ هذا اور اُس دفعه کي شرح پڑهنے سے واضح هوگا که امر تجویز شده مانع تجویز ثاني کسکو کہتے هیں اور کن کن صورتوں میں وہ عذر پیش کیا جا سکتا هی اور اس عذر کا قانوناً کیا اثر هوتا هی *

یهه دفعه بهي متعلق عذر امر تجویز شده مانع تجویز ثاني کي هی لیکن اُن فیصلجات کي وقعت جنکا دفعه هذامیں ذکر هی بدرجها اعلی هی به نسبت وقعت اُن فیصلهجات کے جنکا ذکر دفعه ۴۰ اور اُسکي شرح میں هی اس وجهه سے که شرایط جو که دفعه ۴۰ کے لیئے لازمي

۶ ترمیم بموجب دفعه ۳ — ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع
۷ ایضا   ایضا
۸ ایضا   ایضا

هیں وہ کل دفعہ هذا کے فیصلہ کے لیئے لازمي نہیں هیں اس دفعہ میں صرف امور مفصلہ ذیل قابل لحاظ هیں :—

اول — یہہ کہ فیصلہ یا حکم یا ڈگري ایک عدالت مجوز کا هو اور بمنصب ذیل صادر هوا هو :—

۱ عطاے پروبیٹ *

۲ مقدمہ ازدواج *

۳ مقدمہ متعلقہ ایڈمرلٹي *

۴ مقدمہ متعلقہ دیوالیہ *

دوم — فیصلہ یا حکم یا ڈگري کے مفصلہ ذیل منشاء هوں :—

۱ اُسکي رو سے کسي کو کوئي منصب حاصل هوتا هو *

۲ زایل هوتا هو *

۳ جسمیں یہہ قرار دیا گیا هو کہ کوئي شخص ایسے منصب کا مستحق هی *

۴ یا کسي خاص شی کا استحقاق رکھیگا *

سوم — وہ استحقاق کسي خاص شخص کے مقابلہ میں نہو بلکہ عام هو *

پس جبکہ امور مفصلہ بالا کے مطابق کوئي فیصلہ صادر هوچکا هو تو اُس کا وہ اثر پیدا هوتا هی جو نصف اخر دفعہ هذا میں بیان هوا هی یعني وہ فیصلہ ناطق هوتا هی نہ صرف بمقابلہ اُن اشخاص کے جو اُس مقدمہ کے فریق تھے بلکہ نیز بمقابلہ تمام دنیا کے اور هر قسم کي کارروائي میں ثبوت ناطق هی *

اسقدر لکھنے سے یہہ ظاهر هوگا کہ دفعہ ۴۰ میں جن فیصلجات کا ذکر هی وہ فیصلجات صرف بمقابلہ فریقین مقدمہ کے ناطق هیں اور جن فیصلجات کا ذکر دفعہ هذا میں هی وہ تمام دنیا کے مقابلہ پر ناطق هیں یعني فیصلہ دفعہ ۴۰ ناطق هوتا هی صرف اُن پر جو فریق تھے اور یہہ فیصلہ دفعہ ۴۱ ناطق هوتا هی تمام اشخاص پر خواہ وہ فریق هوں یا نہوں *

اب مختصر طور پر هم اُن چار اختیارات کا بیان کرتے هیں جنکا ذکر

پروبیٹ

اِس دفعه میں امر اول کے نیچے کیا گیا – پروبیٹ اُس اختیار کا نام هی جس سے عدالت کو منصب دینے اجازت کا کسي خاص شخص کو نسبت ثبوت صحت کسي شخص متوفی کے وصیت‌نامه کے حاصل هوتا هی – اور جبکه پروبیٹ کسي وصي کو یا اختیار منتظمي کسي شخص کو مل جاتا هی تو اُسکي رو سے اُس منتظم یا وصي کو وه منصب تمام دنیا کے مقابله میں حاصل هو جاتا هی اور نسبت صحت وصیت‌نامه کے ثبوت قطعي منصور هوتا هی اور بعد ازآن صحت وصیت نامه کي نسبت کوئي عذر پیش نهیں هو سکتا لیکن یهه عذر پیش هو سکتا هی که وه اجازت جو که اِسطور پر دي گئي تهي وه واپس لے لگئي هی یا یهه که وه اجازت جعلي هی یا یهه که عدالت صادر کننده کو منصب عطاے پروبیٹ نه تها *

چونکه اس قسم کے معاملات هندوستان میں بهت کم واقع هوتے هیں اور جن لوگوں کے لیئے یهه شرح لکهي جاتي هی اُنکو اس سے کام نهیں پڑتا اسلیئے اسکے زیاده طوالت کرنے کي ضرورت نهیں هی لیکن قانون وراثت هند

مقدمات متعلقه ازدواج

یعني ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع متعلق اشخاص ماسواے هندو مسلمان و ایکٹ ۲۱ سنه ۱۸۶۷ متعلق هندوون وغیره کے قابل ملاحظه هیں — اس قسم کے مقدمات بهي هندوستان میں کم پیش هوتے هیں لیکن ظاهرا کوئي وجهه نهیں معلوم هوتي جبکه کوئي مسلمان یا هندو دعوي واسطے حاصل کرنے طلاق کے ایک عدالت مجاز میں دایر کرے اور اُسکي ڈگري حاصل هو تو وه ڈگري بمقابله تمام دنیا کے ثبوت قطعي ختم هو جانے رشته زن و شو کے کیوں نه هو — واضح هو که مسلمان و هندو مرد کو اپنے اپنے قانون مذهبي کے موافق حالت خاص میں اختیار طلاق دینے کا هی اور اس وجهه سے مرد کي طرفسے ایسي نالشیں دایر نهیں هوتیں — البته عورت ایسے دعوے حسب اپنے قانون کے عدالت‌هاے دیواني میں دایر کر سکتي هی گو اس قسم کي نظایر دستیاب نهیں هوتیں — نسبت اور اقوام کے گورنمنٹ نے ایکٹ جاري کیئے هیں اور مفصله ذیل ایکٹ قابل ملاحظه هیں —

ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۶۵ع متعلقہ پارسیان *
ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۶۶ع طلاق نو مسیحیان هند *
ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۹ع قانون طلاق عیسائیان هند *
ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ع قانون نکاح مسیحیان هند *
ایکٹ ۳ سنہ ۱۸۷۲ع نکاح اشخاص لا مذهب *

ایڈمرلٹي

یہہ وہ اختیار هی کہ جس سے ایام لڑائي میں کوئي جهاز لوٹ لیا جاوے تو عدالت مجاز کو اُسکے حالات سنکر یہہ فیصلہ کرنیکا اختیار هوتا هی کہ وہ جهاز لوٹ کا هی اور بعد ازآں کوئي نزاع اُسکي نسبت پیش نہیں هو سکتي اس قسم کے معاملات بهي بہت کم کارآمد هیں مگر هائي کورٹ کو اور بعض حالتوں میں عدالت هاے مفصل کو اس قسم کے اختیارات عطا هوئے هیں *

متعلقہ دیوالیہ

یہہ وہ اختیار هی کہ جس سے عدالت کو کسي شخص کو دیوالیہ قرار دینے کا اختیار هی اور اس قسم کا فیصلہ ناطق هوتا هی لیکن بالفعل هندوستان میں کوئي خاص قانون نسبت دیوالیہ کے نہیں هی اور نہ اس قسم کے مقدمات کے معاملات پیش آتے هیں لہذا طوالت کي ضرورت نہیں *

سلیکٹ کمیٹي واضعان قانون هذا نے اس ایکٹ کے مسودہ پر اپني رپورٹ میں یہہ تحریر کیا کہ دفعہ هذا سر بارنس پیکاک چیف جسٹس بنگال کے ایک فیصلہ پر مبني هی - بمقدمہ کنهیا لعل بنام رادها چرن [9] جو کہ ایک بڑا نامي مقدمہ تها اور اجلاس کامل میں پیش هوکر بعد مباحثہ بسیار کے تجویز هوا اور اُسکے فیصلہ میں سر بارنس پیکاک چیف جسٹس نے وہ اُصول بیان کیئے هیں جنکا خلاصہ دفعہ هذا هی پس اِس وجہہ سے یہہ دفعہ قانون کي اُس فیصلہ پر مبني هی هم مناسب سمجهتے هیں کہ اُس فیصلہ کو بجنسہ اُس قدر نقل کریں جسقدر کہ مضمون دفعہ هذا کے سمجهنے کے لیئے ضرور هی اور وہ یہہ هی :—

تجویز بمقدمہ کنهیا لعل بنام رادها چرن

یہہ مقدمہ کنهیا لعل نے بوراثت رام نراین سنگهہ واسطے استقرار حق وراثت اور واسطے حصول قبضہ اراضي معہ واصلات کے دایر کیا هی اور دیگر مدعیان بحیثیت مشتري جزو حقیت کنهیا لعل کے دعویدار هیں

9 ویکلي جلد ۷ صفحہ ۳۳۹ دیواني

مدعي نے یهه بیان کیا هی — که رام نراین نے اپني جایداد چهوتک لال اپنے نانا سے بذریه هبه‌نامه حاصل کي تهي اور یهه که رام نراین لا ولد اپني بیوه مسماة دیو کنور چهوڑکر مر گیا اور مسماة مذکور کي وفات پر جایداد مدعي کو بحیثیت برادر زاده اور وارث رام نراین کے پهونچي کیونکه مدعي بیٹا هی رام نراین کے بهائي کا اور پوتا هی اُسکے باپ کا *

اصل مدعاعلیه رادها چرن مدعي کے حق وارثت رام نراین سے منکر هی وه بیان کرتا هی که رام نراین کو چهوتک لعل نے متبني کیا تها اور رام نراین کے لاولد مرنے پر حق وراثت بحیثیت مدعاعلیه رادها چرن کو بوجه قرابت منامي چهوتک لعل کے پهونچا اور مدعي کو بحیثیت پسر برادر متبني رام نراین کے کوئي حق وراثت نهیں پهونچتا — دیگر مدعاعلیهما بحیثیت خریداران جزو حقیت رادها چرن کے فریق هیں *

مدعیان بیان کرتے هیں که رام نراین کو چهوتک لعل نے متبني نهیں کیا تها *

مدعاعلیهما بتائید اپنے بیان تبنیت کے ایک ڈگري پر بهروسا کرتے هیں جو که رادها چرن مدعاعلیه نے ایک مقدمه میں بنام مسماة دیو کنور بیوه رام نراین کے حاصل کي تهي اور اُس نالش میں مدعاعلیهما نے واسطے تنسیخ چند انتقالات کے جو بیوه نے کیئے تهے اور نیز واسطے استقرار حق اپني وراثت ما بعد کے دعوي دایر کیا تها *

اُس نالش کي جوابدهي مسماة دیو کنور نے بدیں بیان کي تهي که اُس کا شوهر متبني نهیں تها اور جایداد اُس نے بذریعه هبه‌نامه کے چهوتک لعل سے حاصل کي تهي اور اس لیئے رادها چرن وارث ما بعد نهیں هی اور اُس مقدمه میں مدعي مقدمه حال نے ایک عرضي پیش کي تهي جسمیں اپنا حق اُسي بنا پر ظاهر کیا تها جس بنا پر که وه اب دعویدار هی لیکن عدالت نے یهه تجویز کیا که اُسکي عرضي پر کچهه حکم دینا ضرور نهیں اور اس لیئے اُسکو فریق نه بنایا *

عدالت نے اُس مقدمه یهه تجویز کیا که رام نراین کو چهوتک لعل نے متبني کیا تها اور نیز یهه که رادها چرن جو که اُس مقدمه میں مدعي تهه اور اس مقدمه میں مدعاعلیه هی وارث مابعدي هی — وه فیصله اپیل سے سنه ۱۸۶۳ع میں بحال رها — منجانب مدعاعلیه مقدمه هذا کے یهه

بحث پیش کي گئي تھي کہ فیصلہ مذکور ایسا ھي فیصلہ ھی جو کہ نسبت تبنیت کے بمقابلہ ہر شخص کے ناطق ھی [۱] *

بروقت سماعت مقدمہ ھذا جج نے بحوالہ مقدمہ راج نشتو اپیلانٹ [۲] یہہ تجویز کیا کہ فیصلہ سابق ایک ایسا فیصلہ ھی جو کہ تبنیت کي نسبت ھر ایک شخص کے مقابلہ میں ناطق ھی اور اس وجہہ سے بمقابلہ مدعي مقدمہ ھذا بھي ناطق ھی اور قطعي نسبت امر مذکور کے ھی — اجلاس اول نے جسکے روبرو یہہ مقدمہ پیش ھوا یہہ امر مناسب سمجھا کہ بوجہہ نظیر مذکورہ بالا اجلاس کامل کے سامنے یہہ بحث پیش کي جاوے کہ آیا فیصلہ بطور شہادت کے بمقابلہ مدعي کے داخل ھوسکتا ھی یا نہیں اور اگر ھوسکتا ھی تو وہ شہادت قطعي ھی یا محض بادي‌النظري — ھمارے روبرو نہایت کامل طور پر اس امر میں بحث ھوئي ھی اور ھماري یہہ راے ھی کہ فیصلہ مذکور ایسا فیصلہ نہیں ھی جو بمقابلہ ھر شخص کے ناطق ھو اور نہ وہ بطور شہادت کے بمقابلہ مدعي داخل ھو سکتا ھی *

چونکہ عرضي مدعي بمقدمہ رادھاچرن خارج کي گئي تھي اس سبب سے مدعي مقدمہ ھذا اُس مقدمہ کا فریق نہیں سمجھا جاسکتا —

یہہ بحث کہ ججمنت ان ایم کیا ھی مسٹر جسٹس پالوي نے پورے طور پر مدراس کے اپیل عام نمبر ۴۸ سنہ ۱۸۶۴ع جلد ۲ نظائر صفحہ ۲۷۶ میں کي ھی — میں جسٹس پالوي کے کل دلائل سے متفق نہیں ھوں لیکن اُس پوري تحقیقات سے جو کہ اُنھوں نے اُس مقدمہ میں کي ھی ایک نہایت بڑا فائدہ یہہ ھوا ھی کہ بہت سي غلطیاں نسبت اس مضمون کے رفع ھو گئیں ھیں میں اُنسے اس راے میں بالکل متفق ھوں کہ ایک فیصلہ عدالت مجاز کا بتجویز اس امر کے کہ ھندو خاندان مشترکہ اورغیر منقسمہ ھی نسبت صحیح‌النصبي یا قابل تقسیم ھونے جائداد کے یا نسبت قاعدہ جانشیني کسي خاص خاندان کے یا کسي اور اس قسم کي بحث میں جو کہ ایک مقدمہ مابین فریقین میں صادر ھوا ھو ایک ایسا فیصلہ نہیں ھی جو کہ اُن اشخاص غیر پر جو کہ

۱ ایسے فیصلہ کو ججمنٹ ان ایم کہتے ھیں

۲ ویکلي جلد ۳ صفحہ ۱۲، نظائر دیواني

نہ تو فریق مقدمہ تھے نہ اُنکے قائم مقام تھے ناطق هو — میں اُس سے بڑھکر یہہ بات کہتا هوں کہ ڈگری ایک ایسے مقدمہ کي بمقابلہ اشخاص غیر کے شہادت میں بھي داخل هوني چاهیئے *

اس میں کچھہ شک نہیں هی کہ ڈگریات عدالتہاے مجاز نسبت تنسیخ نکاح اشخاص ثالث غیر فریق مقدمہ پر بھی ناطق هی — اگر ایک عدالت مجاز کوئي ڈگري طلاق کي صادر کرے یا ایک نکاح مابین هندوؤں یا مسلمانوں کے فسخ کردے تو اُس سے رشتہ زن و شو ختم هوجاتا هی اور اور اس امر کي پابندي کہ تاریخ ڈگري سے زن و شو کا رشتہ ختم هو گیا تمام اشخاص پر لازمي هی *

میري راے میں یہہ اُس اُصول پر مبني نہیں هی کہ قیاس کر لیا جاتا هی کہ هر شخص کو اُس مقدمہ کي اِطلاع پہونچي هو کیونکہ اگر اُنکو اطلاع پہنچتي بھي تو وہ بذریعہ کسي عذرداري کے اُس مقدمہ میں کچھہ دست اندازي نہیں کرسکتے تھے لیکن اس اُصول پر مبني هی کہ جبکہ ایک عدالت مجاز ایک نکاح کو فسخ کردیتي هی تو وہ نکاح معدوم هوجاتا هی نہ صرف اُن فریقین کے لیئے بلکہ تمام اشخاص کے لیئے — ایک نکاح صحیح سے رشتہ زن و شو کا پیدا هوتا هی نہ صرف واسطے فریقین نکاح کے بلکہ نیز تمام دنیا کے لیئے — پس ایک صحیح تنسیخ نکاح سے خواہ تنسیخ شرعي هو جیسے طلاق یا بوجہہ فعل عدالت مجاز کے جسکو کہ تنسیخ کا اختیار هو وہ رشتہ تمام دنیا کے لیئے منقطع هوجاتا هی *

ایک ڈگري واسطے طلاق کے یا اور قسم کي ڈگري شہادت هی کہ ایسي ڈگري صادر هوئی اور ڈگري جس سے طلاق عطا هو اُس سے رشتہ زن و شو منقطع هو جاتا هی — وہ تمام اشخاص کے مقابلہ پر اس امر کے لیئے ناطق هی کہ فریقین زن و شو نرهے لیکن وہ شہادت قطعي نہیں هی بلکہ شہادت بادي النظري بھي بمقابلہ اشخاص غیر کے اس امر کے لیئے نہیں هوسکتي کہ وہ وجہہ جسکے سبب سے ڈگري عطا هوئي في الواقع موجود تھي — مثلاً اگر ایک ڈگري مابین زید و هندہ کے اس بنا پر کہ هندہ نے بکر کے ساتھہ زنا کیا عطا هوئي هو وہ ڈگري نسبت طلاق کے ناطق هوگي لیکن

نسبت اس امر سے کہ بکر ھندہ کے ساتھہ زنا کرنے کا مجرم تھا شہادت بادي‌النظري کي بھي وقعت نہیں رکھتي اگر بکر فریق مقدمہ نہ تھا — اسي طرح پر اگر کوئي نکاح مابین مسلمانوں کے بوجھہ رشتہ نسبي یا سببي کے منسوخ کیا جاوے مثلا ایک نکاح جو کہ ایک مسلمان نے اپني زندہ جورو کي بہن کے ساتھہ کرلیا ھو تو ڈگري اس امر کي نسبت کہ نکاح منسوخ ھوگیا تمام دنیا کے مقابلہ میں ناطق ھی اور اس امر کي نسبت بھي کہ رشتہ زن و شو کا موقوف ھوگیا لیکن وہ ڈگري بحیثیت وراثت بمقابلہ اشخاص غیر کے کچھہ شہادت اس بات کي نہیں ھی کہ دونوں عورتیں بہنیں تھیں *

یہہ صاف ظاهر ھی کہ عدالتہاے مفصل کو اختیار صادر کرنے ججمنٹ ان ایم کا نہیں ھی اور یہہ کہ بطور قاعدہ عام کے ڈگریات عدالتہاے مذکور بمقابلہ اشخاص غیر کے بغرض ثابت کرنے صداقت کسي اُس امر کے جو کہ فیصلہ مذکور میں خواہ صراحتاً یا ضمناً تجویز ھوچکا ھو یا بجواب کسي امر تنقیح طلب کے جو کہ اُس مقدمہ میں نسبت منصب کسي شخص کے یا نسبت کسي جائداد کي نوعیت کے یا کسي اور معاملہ کے طے ھوچکا ھو بطور شہادت قطعي بلکہ بطور شہادت بادي‌النظري کے بھي قابل ادخال نہیں ھی *

اگر ایک فیصلہ ایک ایسے مقدمہ میں جو کہ مابین عمر و بکر کے ھوا ھو اور جس میں یہہ تجویز ھوا ھو کہ جائداد متنازعہ فیہ عمرو کي ملکیت ھی اس وجہہ سے کہ وہ متبنی بیٹا زید کا ھی ایسا فیصلہ تصور کیا جاوے کہ جو بمقابلہ اشخاص غیر کے نسبت ھونے تبنیت اور نسبت وجود و صحت تبنیت کے ناطق ھو تو حد سے زیادہ موجب ناانصافي اور بد انتظامي کا ھو *

مثلا فرض کیا جاوے کہ ایک ھندو جو کہ منجملہ چار بھائیوں کے ھی مستحق بڑي زمینداري کا ھو جسکي سالانہ آمدني دو لاکھہ روپیہ ھو اور نیز ایک چھوٹے ٹکڑے اراضي کا مستحق ھو اور وہ اراضي زمینداري بعید میں واقع ھو اور نیز یہہ فرض کیا جاوے کہ وہ لاولد اور بلا چھوڑنے بیوہ کے مرجاوے اور اُسکے بھائي جو کہ زندہ ھیں بطور اُسکے وارثوں کے

كل اراضي پر قابض هو جاويں اور اُس چهوٹے ٹكڑے زمين كو بيچ ڈاليں اور بعد ازآن ايک شخص بدعوىٰ هونے متبنىٰ بيٹے متوفىٰ كے مشتري اراضي مذكور پر دعوي كرے اور دعوي منصف كي عدالت ميں بدين بيان دائر كرے كه برادان متوفىٰ كے غير مجاز انتقال تهے - مشتري شايد غريب آدمي هو جو كه نه گواه طلب كرا سكتا هى نه پوري جوابدهي مقدمه كي كرسكتا هى اور يهه شخص دعويدار بلا كسي سازش كے اُس مقدمه ميں اِس امر كے طى كرانے ميں كامياب هو كه مدعي متبنىٰ هى اور اِس بناء پر قبضه اراضي مذكور كا حاصل كرے اور مشتري كو وسايل اپيل كے نهوں پس اگر يهه فيصله جج منٹ ان ايم قرار ديديا جاوے اور متوفىٰ كے بهائيوں پر نسبت منصب ڈگريدار جو كه اُسكو بوجهه تبنيت حاصل هوا هى ناطق تصور كيا جاوے تو ايک ايسي نالش ميں جو كه وه شخص نسبت كل زميندارى كے كرے اُنكو كچهه وسايل اپني ملكيت بچانے كے نهونگے گو كتني هى صاف شهادت اس بات كي دے سكتے هوں كه تبنيت نهيں هوئي تهي *

فرض كرو كه مشتري جسپر كه منصف كي عدالت ميں ڈگري هوچكي تهي ايک جائداد كا نيک نيت خريدار تها اور يهه كه عدالت منصف كي ايک عدالت مجاز بحيثيت وقوع وقعت جائداد كے تهي پس اگر وه ڈگري جج منٹ ان ايم هوتي تو كوئي وسيله منصف كي ڈگري سے بچنے كا نه تها اور اس طرح پر ڈگري منصف كي عدالت كي جو كه نسبت اراضي موقوعه اندرون اُسكے اختيار كے هى ايک قطعي اور ناطق طور پر هى مگر زميندارى كي نسبت بمقابله اُن اشخاص كے جنهوں نے كه منصف كے مقدمه كا ذكر بهي نه سنا هو ناطق نهيں هو سكتي اور نه كوئي دليل اس امر كي هى كه وه ڈگري بطور شهادت بادي‌النظري كے بهي اُس مقدمه ميں داخل هو سكے *

ايسا فيصله يا تو بحيثيت هونے جج منٹ ان ايم كے داخل هوتا هى يا بطور اور فيصله‌جات كے ليكن نسبت امر تبنيت كے مطلق قابل ادخال نهيں هى كيونكه اگر بطور شهادت بادي‌النظري كے بهي اُسكو داخل هونے ديں تو بار ثبوت مدعاعليه پرپڑ كر ايک سخت نا‌انصافي هو كيونكه مدعاعليه كو ايک نفي ثابت كرني پڑے بدين مضمون كه مدعي كي

تبنیت نہیں ہوئی اور ممکن ھی کہ بعد انقضاء مدت دراز کے ایسا ثابت کرنا سخت دشوار ہو *

اصل یہہ ھی کہ منصف ایک ایسے مقدمہ میں حقوق فریقین نسبت جائداد متنازعہ فیہ کے تجویز کرنے کا مجاز ھی اور ایک عارضي طور امر تبنیت کو بھي طی کر سکتا ھی لیکن اُسکو ایسي نالش کے سننے کا جو کہ صرف واسطے قائم کرنے منصب کے ہو اختیار نہیں ھی *

پس ھمکو کچھہ تامل اس امر کے بیان کرنے میں نہیں ھی کہ فیصلہ سابق سنہ ۱۸۵۳ع نسبت امر تبنیت کے نہ بطور شہادت قطعي کے داخل ہو سکتا ھی نہ بطور شہادت بادي النظري کے *

یہہ فیصلہ بالکل مطابق ھی فیصلہ پر.وي کونسل بمقدمہ راجہ شب گنگا سے ۳ اُس مقدمہ میں حکام پریوي کونسل نے تجویز کیا کہ ایک ایسا فیصلہ جو کہ ایک ایسے مقدمہ میں ہوا ہو جو کہ عمرو نے بکر پر واسطے حصول جائداد کے دایر کیا ہو اور اُس میں ایک تنقیح قرار پاکر کسي شخص کي یا خاندان کي حیثیت قرار دیگئي ہو تو ایسا فیصلہ جج منٹ ان ایم نہیں تصور ہوگا ـ یہہ صاف ھی کہ ایسا فیصلہ صرف ایک فیصلہ ناطق مابین فریقین کے ھی *

فیصلہ مسٹر جسٹس ھالوي کا جسکا حوالہ سر بارنس پیکاک نے فیصلہ منقول الصدر میں کیا ھی نیز قابل ملاحظہ ھی اُس سے بہت فائدہ ہوگا ۴ *

ایک مقدمہ اجلاس کامل میں یہہ تجویز ہوا کہ فیصلہ جو کہ منجملہ چند شرکاء پتہ کے ایک کے خلاف اس بناء پر کہ پتہ جعلي ھی صادر ہو جج منٹ ان ایم نہیں ھی اور کسي دوسرے شریک کے مقابلہ میں جو کہ مقدمہ سابق میں فریق نہو قابل ادخال شہادت نہیں ھی ـ اور ایسا فریق دعوي واسطے استقرار اپنے حق کے بر بناء پتہ مذکور کے کر سکتا ھی ۵ *

واضح رھے کہ فیصلہ‌جات متعلقہ دفعہ ھذا یعني جج منٹ ان ایم فوجداري اور دیواني دونوں میں داخل ہو سکتے ھیں اور اپنے اپنے اُمور

۳ مورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۵۳۹

۴ پیرا ناپي بنام ارمکالا ترم مدراس جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ دیواني

۵ گنگادھورراے بنام ارماسندري داسي ویکلي جلد ۷ صفحہ ۳۴۷ دیواني

مندرجه کي بابت شهادت قطعي اور ناطق تصور هوتے هيں اور علاوه فريقين مقدمه کے اوروں کے مقابله پر بهي بطور حجت ممت ان ايم کے ثبوت قطعي امور مندرجه متذکره دفعه هذا کے هيں *

دفعه ۴۲ جو فيصلے يا حکم يا ڈگرياں علاوه متذکره دفعه ۴۱ کے هوں وه واقعه متعلقه

فيصلجات وغيره مابين اشخاص ثالث کب متعلق هيں

اِس شرط پر هيں که وه معاملات نوع عام متعلقه تحقيقات سے علاقه رکهتے هوں ليکن ايسے فيصلے يا حکم يا ڈگرياں ثبوت قطعي اُس امر کي نهيں هيں جو که اُن ميں لکها هو *

تمثيلات

زيد نے عمرو پر يهه نالش کي که اُس نے اُس کي زمين پر مداخلت بيجا کي عمرو نے بيان کيا که اُس اراضي پر عوام کو استحقاق راه چلنے کا هی اور زيد نے اُس سے انکار کيا *

موجود هونا ايک ڈگري کا بحق مدعاعليه ايک مقدمه ميں جس ميں که زيد نے بکر پر واسطے مداخلت بيجا اُسي جگهه کے نالش کي تهي اور بکر نے اُسي راسته کے استحقاق کا هونا بيان کيا تها واقعه متعلقه هی ليکن وه ثبوت قطعي حق مرور کا نهيں هی *

دفعہ هذا ایک تیسري طرح پر فیصلجات کے قابل ادخال شہادت ہونیکا ذکر کرتي هی یعني وہ فیصلجات جو کہ نسبت معاملات نوع عام کے متعلق تحقیقات سے ہوں قابل ادخال شہادت ہیں گو اُسکے فریقین مقدمہ حال میں فریق ہوں یا نہوں - في الحقیقت یہہ اعادہ هی دفعہ ۱۳ - ایکٹ هذا کا کیونکہ اُسکے مطابق ایسے فیصلجات جنکا ذکر اِس دفعہ میں هی قابل ادخال شہادت ہیں - اور دفعہ مذکور کي شرح کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ معاملات نوع عام کنکو کہتے ہیں اور کن صورتوں میں فیصلجات متعلق اُنکے قابل ادخال ہیں [۶] *

واضح رهے کہ متن دفعہ هذا میں فیصلجات متعلقہ دفعہ ۴۱ - ایکٹ هذا اور متعلقہ دفعہ هذا کے مابین تفریق کردي گئي هی اور جزو آخر متن دفعہ هذا سے یہہ صاف هی کہ فیصلجات متعلقہ دفعہ هذا ناطق نہ تصور کیئے جاوینگے *

لیکن یہہ بات ملحوظ رهے کہ الفاظ متن دفعہ هذا " لیکن ایسے فیصلے یا حکم یا ڈگري ثبوت قطعي اُس امر کے نہیں هیں جو اُنمیں لکھا ہو " حکمي اور لازمي ہر حال میں نہیں هی کیونکہ اگر بالاتفاق فیصلہ متعلقہ معاملات نوع عام مابین اُنہیں فریق کے ہوں جو کہ مقدمہ حال میں فریق ہیں جو کہ حسب منشاء دفعہ ۴۰ - ایکٹ هذا و اُصول امر تجویز شدہ جسکا ذکر اُس دفعہ کي شرح میں هی ناطق تصور ہونگے *

فیصلہ جات متعلقہ دفعہ هذا جنمیں کہ معاملات نوع عام کي تجویز ہوئي ہو بمقابلہ اشخاص غیر فریق کے قابل ادخال شہادت هندوستان کي عدالتوں میں تجویز کیئے گئے ہیں [۷] *

اور ایک فیصلہ بمقدمہ سابق جس میں کہ مدعاعلیہما مقدمہ حال مقدمہ سابق میں بھي مدعاعلیہما تھے اور نسبت حیثیت ایک گانوں کے مقدمہ سابق میں وهي امر متنازعہ فیہ تھا جو کہ مقدمہ حال

---

۶ دیکھو صفحہ ۷۳

۷ ہرکا داس راے چودهري بنام نواندر کمارت چودهري ویکلي جلد ۶ صفحہ ۲۳۴ دیواني --- و مادهب چندر ناتھہ بسواس بنام تومي بهرہ ویکلي جلد ۷ صفحہ ۲۱۰ دیواني

میں هی گو مدعي مقدمه سابق اور تها اور مدعي مقدمه حال اور - فیصله مقدمه ماقبل اِس مقدمه مابعد میں قابل ادخال شہادت تصور هوا - لیکن اس وجهه سے که فریقین مقدمه هذا وهي فریق نهیں هیں جو مقدمه سابق میں فریقین تهے وه فیصله ثبوت قطعي تصور نهوا [8] *

یهه فیصله دفعه ۴۲ یا دفعه ۱۳ کے سوا اور کسي دفعه کي رو سے قابل ادخال شہادت تصور نهوتا *

تعریف ثبوت قطعي کي شرح دفعه ۴ - ایکت هذا میں مندرج هی [9] *

دفعه ۴۳ فیصلے یا حکم یا ڈگریاں

<table>
<tr>
<td>سوائے اُن کے جن کا ذکر دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ میں</td>
<td>ڈگریے فیصلجات وغیره متعلق نهیں هوتے</td>
</tr>
</table>

هوا واقعات غیر متعلقه هیں الا اُس حال میں که موجودگي اُس فیصله یا حکم یا ڈگري کي واقعه تنقیحي یا ایکٹ هذا کے کسي اور حکم کے بموجب واقعه متعلقه هو *

تمثیلات

(الف) زید اور عمرو نے جداگانه نالش بابت ایک مضمون تهتک آمیز کے جو اُنمیں سے هرایک پر عاید هوتا تها بنام بکر رجوع کي اور بکر نے هر مقدمه میں کہا که مضمون جسکا تهتک آمیز هونا بیان کیا گیا هی

۸ لاله رنگ لال بنام دیو نراین تواري بنگال جلد ٦ صفحه ٦٩

۹ دیکهو صفحه ۳۸

سچ ھی اور حالات مقدمہ اس نوع کے ھیں کہ ازروے قیاس غالب وہ مضمون ھر مقدمہ میں سچا ھی یا دونوں میں سچا نہیں ھی *

زید نے ایک ڈگري ھرجہ کي بکر پر اس وجہہ سے حاصل کي کہ بکر اپني بریت نہیں کرسکا یہہ واقعہ غیر متعلقہ مابین عمرو اور بکر کے ھی *

(ب) زید نے عمر پر اپني زوجہ ھندہ کے ساتھہ زنا کرنےکي نالش کي *

عمرو نے بیان کیا کہ ھندہ زید کي زوجہ نہیں ھی لیکن عدالت نے عمرو کو مجرم زنا قرار دیا *

من بعد ھندہ پر نالش بگمي کي (شوھر یا زوجہ کي حیات میں شادي کرنا جو ازروے قانون انگلستان ممنوع ھی) رجوع کي گئي اس بیان سے کہ زید کي حیات میں اُسنے عمرو کے ساتھہ ازدواج کیا ھندہ کھتي ھی کہ وہ عمرو کي زوجہ نہیں ھوئي *

فیصلہ جو بمقابلہ عمرو کے ھوا تھا ھندہ کے مقابلہ میں غیر متعلقہ ھی *

(ج) زید نے عمرو پر نالش کي کہ اُسنے میري گاے چورالي ھی اور عمرو مجرم قرار دیا گیا *

من بعد زید نے بکر پر گاے کي بابت نالش کي جسکو عمرو نے اُسکے ھاتھہ قبل مجرم ثابت ھونے کے بیچا تھا فیصلہ جو مابین زید اور بکر کے ھوا تھا عمرو کے مقابلہ میں غیر متعلق ھی *

(د) زید نے اراضي کے قبضه کي ڈگري عمرو کے مقابله میں حاصل کي اسکے باعث سے عمرو کے بیٹے بکر نے زید کو مار ڈالا *

موجودگي اُس فیصله کي به ثبوت باعث ترغیب جرم کے واقعه متعلقه هی *

سواے اُن فیصلجات کے جنکا ذکر دفعات ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ میں هوا هی اور فیصلجات حسب منشاء دفعه هذا قابل ادخال شهادت دو صورتوں میں هیں —

۱ — جبکه موجودگي اُس فیصله یا ڈگري یا حکم کي واقعه تنقیحي هو *

۲ — جبکه کسي اور حکم ایکٹ هذا کے مطابق واقعه متعلقه هو *

صورت اول صاف هی اُسکي نسبت زیاده لکھنے کي ضرورت نہیں هی لیکن صورت دوم الفاظ قانوني سے صاف و صریح نہیں هی گو تمثیلات میں واضعان قانون نے اُسکے ظاهر کرنے میں کوشش کي هی *

مفصله ذیل چند صورتیں مسٹر فیلڈ نے اپني کتاب لاجواب شرح ایکٹ هذا میں نہایت خوبي کے ساتھه بیان کي هیں *

اگر چند اشخاص جو که مشترک نویسندگان تمسک هوں اور اُنمیں سے ایک پر داین کل کي ڈگري حاصل کر لے اور یهه مدیون جسپر که ڈگري هوئي تھي روپیه پوري ڈگري کا ادا کردے اور پھر اپنے شریک تمسک کے لکھنے والوں پر دعوي دلا پانے حصه رسدي کا کرے تو وه ڈگري جو که مدیون نے حاصل کي تھي بغرض ثبوت مقدار اُس روپیه کے جو که مدعي نے ادا کیا هی واقعه متعلقه هی لیکن نسبت صحت تمسک و مقدار حصه رسدي کے کوئي شهادت نہیں هی [۱] *

اسکے قابل ادخال هونے کي دو وجهه هیں ایک تو اُس ڈگري کي نسبت بیان کرنا واسطے تمهید مضمون امر تنقیح طلب کے جو متعلق

[۱] دیکھو شرح قانون شهادت مولفه مسٹر فیلڈ صفحه ۱۳۶

مقدار دعوي سے ضروري تصور کیا جاتا هی اور حسب دفعہ ۹ قابل ادخال هی دوسرے حسب منشاء دفعہ ۷ کے داخل هو سکتا هی *

اسي طرح پر کوئي اصل اپنے کارندہ پر واسطے دلاپانے زر هرجہ کے جو کہ اُسکو بوجهہ غفلت کارندہ کے هوا هی دعوي دائر کرے تو ایک ڈگري جو کہ اصل پر ایک شخص غیر نے حاصل کرکے جاري کرائي تھي واسطے ثبوت مقدار هرجہ کے حسب دفعہ ۱۲ متعلق هی *

اسي طرح پر جو ڈگري کہ ضامن کے نام هو چکي هو وہ اُس نالش میں جو کہ ضامن اصل قرضدار پر کرے واسطے ثبوت مقدار اُس روپیہ کے جو ضامن کو دینا پڑا تھا قابل ادخال هی لیکن وہ ڈگري شہادت اِس امر کي نہیں هی کہ اصل قرضدار کي غفلت کي وجہہ سے روپیہ ضامن کو دینا پڑا اور نہ شہادت اس بات کي هی کہ ضامن قانوناً ذمہ دار اداے زر مذکور کا تھا *

اسي طرح پر جبکہ بغرض تنسیخ انتقال نا جایز هندو بیوہ عورتوں کے دعوي دایر هوتے هیں تو یہہ امر دیکھا جاتا هی کہ آیا کوئي ضرورت قانوني واسطے انتقال جایداد کے موجود تھي یا نہیں — اسکے ثبوت میں ڈگریات قرضہ واسطے ثابت کرنے مقدار اُس روپیہ کے جو بیوہ نے دیا تھا قابل ادخال شہادت هیں لیکن اُن سے موجوگي ضرورت شاستري کي ثابت نہیں هوتي [۲] — (دیکھو دفعہ ۷ و ۹ — ایضاً هذا) *

عمرو و بکر و خالد کچھہ اراضي کے مالک مشترک تھے بایام نابالغي خالد و عمرو و بکر نے ایک پٹہ موروثي زید کو دیدیا — خالد نے بعد اپنے بلوغ کے زید و عمرو و بکر پر نالش کرکے پٹہ مذکور کو منسوخ کرا دیا — اُسکے بعد زید نے عمرو و بکر پر ایک ثلث زر ثمن کا دعوي کیا جو کہ بمعاوضہ حصہ خالد کے تھا اور اپنے دعوي کي تائید میں عمرو و بکر کا دھوکا دینا بیان کیا یہہ تجویز هوا کہ فیصلہ سابق في نفسہ کوئي شہادت فریب کي تصور نہیں هو سکتا اور مدعي جب تک کہ خود ثبوت فریب کا ندے اپنے دعوي کي ڈگري نہیں پا سکتا [۳] *

---

۲ کھنو لعل بنام گردھاري ویکلي جلد ۹ صفحہ ۲۶۹ دیواني

۳ درگا چرن بھتا جارج بنام سوسي بھوس متر ویکلي جلد ۵ صفحہ ۳ — استصواب خفیفہ *

اس مقدمہ میں اگر فیصلہ بہ ثبوت فریب داخل ہو سکتا تو فی الحقیقت وہی حکم رکھتا جو فیصلہ متعلقہ مقدمہ ہذا اور زید کا دعوی فوراً ڈگری ہوجاتا اور عمرو و بکر کو کوئی موقع اپنی جوابدہی کرنیکا نملتا *

تیلر صاحب نے اپنی کتاب شہادت میں بیان کیا ہی کہ یہہ ایک اصول عام ہی کہ فیصلجات فوجداری بہ ثبوت اُن اُمور کے جنکی بناء پر وہ صادر کیئے جاتے ہیں مقدمات دیوانی میں اُن واقعات کے ثابت کرانے کے لیئے جنکی بناء پر فوجداری میں مقدمہ فیصل ہوا تھا قابل ادخال نہیں ہیں — چنانچہ ایک مقدمہ میں جس میں کہ دعوی واسطے دلا پانے اُس ہرجہ کے جو کہ مدعی کو بوجہ ہنگامہ مدعاعلیہم پہونچا تھا عدالت دیوانی میں دایر ہوا اور قبل اسکے مجسٹریت نے مدعاعلیہم کو اس بنا پر کہ اُنہوں نے خود مدعی پر حملہ کیا تھا ماخوذ ٹھہرایا تھا اور وہ فیصلہ مجسٹریت شہادت میں مقدمہ دیوانی میں پیش ہوا تو باوجود اِسکے عدالت دیوانی نے یہہ تجویز کیا کہ کوئی حملہ نہیں ہوا تھا اور دعوی ڈسمس کیا — اور ہائی کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ حکم سزا مقدمہ فوجداری ثبوت نہیں ہی ایک مقدمہ دیوانی میں جو کہ واسطے دلاپانے ہرجہ اُسی فعل کے دایر کیا جاوے [۴] *

اور اسی طرح پر یہہ تجویز ہوچکا ہی کہ عدالت دیوانی پابند اس امر کی نہیں ہی کہ جس دستاویز کو بحیثیت فوجداری مجسٹریت نے صحیح تصور کیا ہو اُسکو خواہ مخواہ وہ بھی صحیح تصور کرے اور اختیار ہی جس دستاویز کو مجسٹریت نے سچا سمجھا ہی اُسکو حاکم دیوانی جھوتا سمجھے [۵] *

اور عدالت دیوانی کو لازم ہی کہ واقعات متعلقہ کی خود تجویز کرے [۶] *

---

۴ بشو ناتھہ نیوگی بنام ہرگوبند نیوگی ویکلی جلد ۵ صفحہ ۷ نظائر دیوانی — و علی بخش ڈاکٹر بنام شیخ ضمیرالدین بنگال جلد ۴ صفحہ ۳۱ نظائر دیوانی

۵ نندلال سورجا بنام کاشی ناتھہ ہنکر ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۶ نظائر دیوانی

۶ کرامت اللہ چودھری بنام غلام حسین ویکلی جلد ۹ صفحہ ۷۷ نظائر دیوانی

جیسا که مقدمات دیواني میں فیصلجات فوجداري ثبوت اُن واقعات کا نہیں ھیں جنپر که فیصله فوجداري صادر کیا جاوے اسي طرح پر فیصلجات دیواني عدالتہاے فوجداري پر ناطق نہیں تصور کیئے جاسکتے لیکن گو حکم سزا عدالت مجسٹریٹ دیواني میں دایر نہیں ہوسکتا تاهم اگر مقدمه فوجداري میں اُسي مدعاعلیه نے اقرار جرم کیا هو تو وہ اقرار جرم بطور اقبال حسب دفعه ۱۸ — ایکٹ هذا قابل ادخال شہادت مقدمات دیواني میں هی *

لیکن گو نه فیصله فوجداري ثبوت هی واقعات مسئدله اپنے کا مقدمات دیواني میں اور نه فیصله دیواني ثبوت هی مقدمه فوجداري میں لیکن مفصله ذیل مقاصد کے لیئے فیصلجات فوجداري قابل ادخال هیں :—

فیصله برأت بمقدمه فوجداري ایک ایسے مقدمه میں جو که مدعاعلیه بري شده مدعي مقدمه فوجداري پر واسطے هرجه کے دعوی کرے صرف اس امر کے لیئے قابل ادخال شہادت هی که مدعي مقدمه دیواني فوجداري سے بري قرار دیا گیا — مگر نه تو اس امر کا ثبوت هی که مدعاعلیه مقدمه دیواني کا مدعي فوجداري کے مقدمه کا تہانه یهه که اُسنے بدنیتي سے فوجداري میں نالش کي تهي نه یهه که بلاوجهه کافي نالش کي تهي اور نه یهه که مدعي مقدمه دیواني واقع میں بے قصور تها *

علی هذالقیاس مسل مقدمه دیواني مقدمه فوجداري میں به ثبوت اس امر کے شہادت میں پذیرا هوسکتي هی که مدعاعلیه نے جسپر که حلف دروغي کا الزام لگایا گیا ایک اظہار حلفي دیا اور وہ اظہار کارروائي عدالت میں دیا گیا لیکن فیصله عدالت دیواني مقدمه فوجداري میں کوئي ثبوت اس امر کا نہیں هی که اِظہار مدعاعلیه (جو که فوجداري میں ملزم هی) دروغ تها *

اُمور مفصله بالا جنکا ذکر شرح میں واضح طور پر کیا گیا هی تمثیلات دفعه هذا کے پڑھنے سے واضح هونگے مثلا تمثیل (الف) میں فیصله اس وجهه سے ناقابل ادخال هی که وہ مابین اشخاص غیر هی اسلیئے دفعه ۴۰ کے موافق نہیں داخل هوسکتا اور نه فیصله اُن عدالتوں کا هی جنکا ذکر دفعه ۴۱ میں هی اور اُسکے موافق نہیں داخل هوسکتا اور نه معاملات نوع عام سے هی که جو دفعه ۴۲ کے مطابق داخل هوسکے نه کسي اور دفعه

ایکٹ هذا کے مطابق داخل هوسکتا هی — اور تمثیلات (ب) و (ج) بهي انهيں وجوهات کي وجهه سے قابل ادخال نهيں ليکن تمثيل (د) البته حسب منشاء دفعه ۸ -- ایکٹ هذا قابل ادخال هي ملاحظه تمثیل (الف) دفعه مذکور اس سے بهت مطابقت رکهتي هی *

معلوم هوتا هی که تمثیل (ب) میں ایک غلطي واقع هوئي هی جو که واضعان قانون کے مطلب کو خبط کرتي هی اور وه صرف ایک تحریري غلطي معلوم هوتي هی بعوض اِن الفاظ کے "هنده کهتي هی که وه عمرو کي زوجه نه تهي" یهه الفاظ هونے چاهیئیں که (هنده کهتي هی که وه زید کي زوجه نه تهي) *

دفعه ۴۴ هر فریق نالش یا اور مقدمه کا یهه ثابت کرسکتا هی که کوئي فیصله یا حکم یا ڈگري جو حسب دفعه ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ کے واقعه متعلقه هی اور فریق مخالف نے اُسکو ثابت کردیا هی ایسي عدالت سے حاصل هوئي تهي جسکو اختیار اُسکے صادر کرنے کا نه تها یا بفریب یا بسازش حاصل هوئي تهي *

فریب یا سازش یا عدم اختیاري عدالت ثابت کیجا سکتي هی

دفعه هذا اس امر کي اِجازت دیتي هی که جب کبهي کوئی فریق یهه ثابت کرسکے که فیصله جو که فریق ثاني نے حسب شرایط دفعات ۴۰ یا ۴۱ یا ۴۲ کے داخل کیا هی وه فریباً حاصل هوا هی [۷] اور اس فریق

[۷] جان پروڈیل کمپني بنام اے سي گریگوري ریکلي جلد ۲ صفحه ۶۳ نظائر ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع

کو اس قسم کي شهادت کے داخل کرنے کا اختيار هی ليکن أن فيصلجات کي نسبت جو حسب دفعه ۴۳ قابل ادخال هيں اس قسم کي شهادت نهيں دي جاسکتي حسب اصول متعارفه چهارم متذکره مقدمه کتاب هذا تمام ڈگريوں اور فيصلوں کي نسبت قياس يهه هوتا هی که وه عدالت مجاز نے صادر کيئے هيں اور اس وجهه سے يا ثبوت اس امر کا که عدالت مجاز نے أسکو صادر نهيں کيا ذمه أس شخص کے هی جو أسکو شهادت سے خارج کيا چاهتا هی جيسا که الفاظ دفعه هذا سے خود ظاهر هی که ،، هر فريق يهه ثابت کر سکتا هی ،، جس سے صريح بار ثبوت أس شخص کے ذمه هی جو عدم اختيار عدالت صادر کننده بيان کرتا هی *

چنانچه ايک مقدمه ميں جسميں که زيد نے ايک ڈگري بر بناء تمسک حاصل کي تهي اس بيان سے که وه تمسک عمرو کے باپ کا لکها هوا هی اور پهر زيد نے أس ڈگري کو جاري کرانا چاها اور مدعاعليه کے حق حقوق کو بحيثيت أسکے باپ کے وارث کے نيلام کرانا چاها عمرو نے دعوي اس بيان سے کيا که ڈگري زيد نے فريب اور سازش سے حاصل کي تهي اور يهه که مجهکو کارروائي اجراے ڈگري سے خبر نهيں کي گئي — يهه قرار پايا که عمرو مدعي کا يهه کام هی که فريب ثابت کرے اور مدعاعليه کے ذمه بار ثبوت اس امر کا نهيں هی که يهه ثابت کرے که ايک ڈگري جو که عدالت مجاز نے صادر کي هی سازشي نهيں هی يا يهه که اطلاع مدعي کو پهونچي تهي [۸] *

اور فريب بلا کافي وجهه کے قياس نهيں کيا جاتا [۹] *

پس دو وجوهات کے سبب سے فيصلهجات عدالت بيکار هو سکتے هيں :—

۱ — جبکه عدالت جسکا فيصله صادر کيا هوا هی غيرمجاز هو *

۲ — جبکه فيصله بفريب يا بسازش حاصل کيا گيا هو *

۸ مهيما چندر ملک بنام بزودا سندري داسي ويکلي جلد ۱۲ صفحه ۲۸ ۱

۹ اشن دهن سورجا بنام رام دهن چاترجي ويکلي جلد ٦ صفحه ۲۳۵

وجهه اول يعني عدم اختيار عدالت

وه اصول جنپر كه عدالت كے حد اختيار كي تجويز هوتي هى دفعه ۴۰ كي شرح ميں بيان هو چكے هيں [1] اور اس دفعه كي شرح ميں صرف اُن چند مقدمات كا ذكر كيا جاتا هى جنمين كه بعد مباحثه يهه طى هوا هى كه كس عدالت كو اختيار سماعت هى *

مقدمات قابل سماعت

دعوي واسطے اثبات استحقاق نسبت پوجا كرانے جاتريوں كے كسي خاص مندر كے اندرون اختيار عدالت ديواني قرار پايا هى بشرطيكه ايسا استحقاق نوعيت استحقاق مالكانه كي ركهتا هو [2] اسي طرح پر نالش واسطے اعاده حقوق شوهري جو كه مسلمان شوهر اپني زوجه پر كرے اندرون اختيار عدالت ديواني كے هى [3] ـ نالش واسطے هرجه كے جو گالي دينے كي وجهه سے مدعي كو پيدا هوا هو اور جس سے اُسكي روح كو تكليف پهونچي هو وه بهي اندرون اختيار عدالت ديواني كے هى [4] ـ هندوؤں كے اعاده حقوق شوهري كي نالش بهي ديواني كے سماعت كے قابل هى [5] ـ اِسي طرح نالش بابت اُس امر كے جوكه كسي مجسٹريت نے اپنے حد اختيار كے باهر اور بلا وجهه معقول كي كارروائي ميں جو اُسكے حد اختيار سے باهر تهي اور جسكے واسطے كوئي وجهه معقول نه تهي ديواني ميں هو سكتي هى [6] ـ

---

۱ ديكهو صفحه ۱۹۵

۲ سري شنكر بهتي سوامي بنام سده انگاچكر بتي مورزانڈين اپيل صفحه ۱۹۸

۳ منشي بذل الرحيم بنام شمس النسا بيگم مورزانڈين اپيل جلد ۱۱ صفحه ۵۵۳

۴ گور چندر رئي تندني بنام كلي ويكلي جلد ۸ صفحه ۳۵۶ ديواني

و كالي كمار متر بنام گني بهوتا چارج بنگال رپورٹ جلد ۶ صفحه ۹۹ ضميمه

و شيخ تقي بنام خوش دل بسواس ويكلي جلد ۶ صفحه ۱۵۱ ديواني

و مولوي غلام حسين بنام هوگوبند داس ويكلي جلد ۱ صفحه ۴۹ ديواني

۵ خوبن بي بي بنام امير چند ويكلي جلد ۶ صفحه ۱۰۵ — و رام پهل بنام مادهو هائي كورٹ آگره ۲۸ جنوري سنه ۱۸۶۷ ع نمبري ۲۰۱۶ سنه ۱۸۶۶ ع

۶ ناايك ديونكار بنام بنيااوا بمبئي هائي كورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحه ۳۶

یا جو مجسٹریٹ بلا بیک بیتي کے عمل درآمد کرے [7] — نالش واسطے هرجه کے جو ایسے ایک فعل کي وجهه سے پیدا هو جو که جرم تصور کیا جاتا هی [8] نالش واسطے ایک رهنامه کے جعلي قرار دیئے جانے کي بشرطیکه اُس سے مدعي کو نقصان پهونچتا هو [9] نالش واسطے نان ونفقه ایک هندو جورو کي باوجود احکام ضابطه فوجداري کے [1] نالش بنام گورنمنٹ واسطے موقوفي ناجایز اُسکے ملازم کي [2] نالش واسطے دلا پانے ایک ایسے روپیه کي جو که بغرض اداے ڈگري عدالت کے باهر داخل کیا هی اور باوجود ادا هو جانے ڈگري ڈگریدار نے جاري کرانے کي پهر درخواست دي هو [3] لیکن مدراس کے اجلاس کامل نے اِسکے خلاف فیصله کیا هی یعني ایسي نالش قابل سماعت نهیں [4] *

نالش واسطے دلا پانے هرجه کے جو که بوجهه گورنمنٹ کے کسي کار سرکاري کے هوا هو قابل ساعت نهیں هی [5] واسطے استقرار حق داخل کراے جانے کسي

مقدمات ناقابل سماعت

سماج میں جس سے خارج کیئے جانے سے جائداد میں کچهه هرج واقع نهوا هو اور نه ذات سے خارج کر دینے کے درجه تک پهونچا هو [6] نالش واسطے استقرار حق بلاے جانے شادي میں اور برادري میں حاصل کرنے

---

7 دنایک دیوتکار بنام ارمسن اسٹرانگ بمبئي هائي کورٹ رپورٹ جلد ۳ صفحه ۴۷

8 شامل چرن بهوس بنام بهولا ناتهه دت ویکلي جلد ۶ صفحه ۹ — استصواب دیواني

9 فقیر چند بنام ٹهاکر سنگهه بنگال جلد ۷ صفحه ۶۱۴

1 لاله گوري ناتهه بنام مسماة جیتن کنور ویکلي جلد ۶ صفحه ۵۷ دیواني

2 هیوز بنام سکرٹري آف اسٹیٹ بنگال جلد ۷ صفحه ۶۸۸

3 گنامتي بنام پران کشوري داسي فیصله اجلاس کامل بنگال لارپورٹ جلد ۵ صفحه ۲۲۳

4 ارو تو چلاملي بنام ابو ویلي مدراس هائي کورٹ جلد ۳ صفحه ۱۸۸

5 ایسٹ انڈیا کمپني بنام کماچي بئي صاحبه سد اینڈتر پریوي کو نسل صفحه ۳۷۳

6 سدارام بٹر بنام سدارام وغیره بنگال جلد ۳ صفحه ۹۱ — رجے چندر سرداز بنام رام چرن ویکلي جلد ۶ صفحه ۳۲۵

کے لیئے [7] نالش واسطے استقرار حق نسبت حجامت حجام گانوں کے [8] نالش واسطے استقرار حق اُن تحفجات کے جو کہ جنجمان اپنے پروہت کو بطور نذر ذاتی کے دیتے ہیں اور جملہ جنجمان کو اپنے پروہت پسند کرنے کا اختیار ہی [9] واسطے برقرار کیئے جانے گھتوال کے جسکو کہ پولیس نے موقوف کردیا ہو اُس اراضی سے جسپر کہ وہ گھتوال قابض تھا [1] نالش واسطے دلا پانے ہرجہ کے جو کہ ایک مجسٹریٹ سے باختیار حاکمانہ عمل میں ایا ہو گو کافی احتیاط سے نہ کیا گیا ہو [2] عدالت ہاے دیوانی اُس اہتمام میں جو کہ کورٹ آف وارڈس نے نسبت تنخواہ ایک مہتمم اُس جائداد کے جو کہ اُسکے ماتحت ہی کیا ہو دستاندازی کرنے کی مجاز نہیں ہی [3] اور نہ عدالت دیوانی کو یہہ اختیار ہی کہ ایسی نالش کہ جو کورٹ آف وارڈس پر اس غرض سے کی جاوے کہ حکم بورڈ آف ریونیو واسطے تعلیم ایک مقام خاص پر نابالغ کے جاری نہونے پاوے اس بنا پر کہ صحت نابالغ میں بوجہہ رہنے ایسے مقام کے جہاں کہ اُسکو حکم ہوا ہی فتور واقع ہوگا [4] اسی طرح پر ہائی کورٹ نے اُس امر میں دستاندازی کرنے سے انکار کیا کہ شادی ایک لڑکی نابالغ کی جو کہ اہتمام کورٹ آف وارڈس میں ہی کیونکر کیجاوے [5] *

عدالت دیوانی کا سارٹیفکٹ بموجب ایکٹ ۴۰ سنہ ۱۸۵۸ع جسکی رو سے اُسنے ولی مقرر کیا ہو کورٹ آف وارڈس کو اُس صورت میں جائداد

۷　رام دت بسواس بنام مہادیو مانک نظایر بنگال صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۵۰ ع صفحہ ۶۴

۸　پہاگن نٹی بنام منڈی ماتا بنگال صدر دیوانی عدالت سنہ ۱۸۵۴ ع صفحہ ۳۶۵

۹　نوین چندر دت بنام مادھب چندر منڈل ویکلی جلد ۵ صفحہ ۲۵ دیوانی

۱　دیبی نراین سنگھ بنام سری کش سنگی وغیرہ ویکلی جلد ۱ صفحہ ۳۲۱ دیوانی

۲　کلکٹر ہوگلی وایشر چندر متر بنام تارک ناتھ مکھا پدیا بنگال جلد ۷ صفحہ ۲۴۹

۳　رانی سرب سندری دیبی بنام کلکٹر میدن سنگھ ویکلی رپورٹر جلد ۷ صفحہ ۲۲۱

۴　کلکٹر بیربہوم بنام سیدکنی دیبی ویکلی جلد سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۲۳۲ دیوانی

۵　گجادھرپرشاد بنام بن‌سنگھ سائل ویکلی جلد ۵ صفحہ ۴۱ — اپیل متفرقہ

اور نابالغ کو اپنے اهتمام میں لینے سے مانع نہیں جبکه قانوناً اُسکو ایسا اختیار هو[6] *

عدالت هاے دیواني کے قابل سماعت وہ مقدمات هیں جنمیں استحقاق کي بحث هو نه قابل سماعت عدالت مال کے — چنانچه اگر اثناء بٹوارہ میں کوئي نزاع نسبت مقدار حقیت فریقین کے برپا هو تو قبل اسکے که حکام مال بٹوارہ دریں عدالت دیواني

کونسے مقدمات قابل سماعت دیواني کے هیں اور کونسے قابل سماعت مال کے هیں

کو حصه و حقیت فریقین کي نسبت فیصله کرنا چاهیئے — فریقین میں سے جو بٹوارہ پر بوجهه غیر مستحق هونے حصص کے عذر پیش کرنا چاهے اُسکو لازم هی که پندرہ دن کے اندر تاریخ اشتهار سے عذر پیش کرے[7] کاغذات بٹوارہ کلکٹر کمشنر یا بورڈ آف ریونیو کے پاس بهیجتا هی اور اُنکا فیصله اس امر میں ناطق هوتا هی اور بیرون اختیار عدالت دیواني — اور جب عدالت دیواني کوئي ایسا حکم لکهه کر ایسے حق کي نسبت فیصله کر کے عدالت مال میں بٹوارہ کے واسطے حکم بهیجے تو عدالت مال کو اُسکے حکم کي اطاعت بالکل لازمی هی اور عدالت دیواني اس امر کا حکم دے سکتي هی که بٹوارہ کا خرچه کسکو دینا چاهیئے[8] عدالت دیواني کو نسبت معافي کي جائداد کے پورے اختیارات حاصل هیں اور مال کي عدالت کو اختیارات نسبت مالگذار کے حاصل هیں[9] جبکه مابین فریقین ایک مقدمه کے تعلق کاشتکار اور زمیندار نہیں هی تو عدالت دیواني کو اُس کے سننے کا اختیار هی چنانچه جبکه کاشتکار کو ایک شخص غیر نے بیدخل کردیا هو اور نه زمیندار نے تو نالش عدالت دیواني میں هوگي[1] اور اسي طرح پر جبکه ایک کاشتکار دوسرے کاشتکار

---

۶ مادهو شودین‌سنگهه بنام ڈاکٹر مدناپور بنگال جلد زائد صفحه ۱۹۹

۷ ذاکرعلي چودهري بنام جگدسري ویکلي جلد اول ۳۲۳ دیواني — و رادهاپاب‌سنگهه بنام مهاراجه دهیرج مهتاب‌چاند بهادر ویکلي جلد صفحه ۱۵ متفرقه — و رام‌سهاے‌سنگهه وغیرہ بنام سید مظهرعلي وغیرہ بنگال جلد ۲ صفحه ۴۱ ضمیمه

۸ بهجناتهه‌سهاے بنام لاله سیتل‌پرشاد { بنگال جلد ۲ صفحه ۱ — اجلاس کامل ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۱۶ — اجلاس کامل }

و هرگوپال‌داس بنام رام‌غلام ساهو بنگال جلد ۵ صفحه ۱۳۵

۹ فتح‌بهادر بنام جانکي بي‌بي بنگال جلد ۳ صفحه ۵۵

۱ محمد زکي بنام گروپي راے ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۵

پر واسطے قبضه کے دعوی کرے اور زمیندار کو اُس میں صرف بطور گواه کے طلب کرایا هو تو یهه قابل سماعت عدالت دیوانی کے هی [۲] اسی طرح پر ایک نالش جوکه ایک شریک دوسرے شریک پر واسطے ده پانے اُس زر منافع کے کرے جو که اُس نے مبابت اُس اراضی کے وصول کیا جو اُن دونوں کی ملکیت هی اور جو دوسرے شریک کے قبضه میں هی [۳] اسی طرح پر ایک نالش جو که ایک شریک دوسرے شریک پر واسطے دلاپانے زر لگان اُس اراضی کے کرے جو که دوسرے شریک کے قبضه میں هی [۴] *

یهه همیشه سے بحث کے لایق امر رها هی که کونسے مقدمات قابل سماعت عدالت دیوانی کے هیں اور کونسے قابل سماعت مال کے لیکن اب اضلاع شمال و مغرب میں ایکت ۱۸ سنه ۱۸۷۳ع و ایکت ۱۹ سنه ۱۸۷۳ ع میں صریح طور پر اقسام مقدمات عدالت مال بیان کیئے گئے هیں اور جو بحث که اُن ایکتوں میں نسبت حد اختیار عدالت کے هی وه بهی لایق غور و توجهه کے هی *

مختلف حصوں هندوستان میں مختلف قانون کے ذریعه سے عدالتهاے دیوانی قایم هوئی هیں اور هر ایک کے اختیارات اُن قانونوں کے مطابق قرار دیئے گئے هیں پس اگر هر ضلع کی عدالت کی حد اختیار کا ذکر کیا جاوے تو اس قدر طوالت هو جاویگی که مقاصد شرح هذا کے خلاف هوگا — پس یهاں مختصر طور پر صرف اتنا بیان کیا جاتا هی که کون سی عدالتیں کن اضلاع میں کن قانونوں کے ذریعه سے قایم هوئی هیں :—

عدالتهاے دیوانی	پریسیڈنسی بنگال میں موافق ایکت ۶ سنه ۱۸۷۱ ع	
ایضاً	پریسیڈنسی بمبئی میں موافق ایکت ۱۴ سنه ۱۸۶۹ ع	

۲ رادها ناتهه مازم دار بنام هوچند مدرک ویکلی جلد سنه ۱۸۶۴ع صفحه ۶۰
۳ سمبهول سنگهه بنام میتا سنگهه ویکلی جلد سنه ۱۸۶۴ ع صفحه ۱۲ — و
لاله ایشری پرشاد بنام استوارت ویکلی جلد سنه ۱۸۶۴ صفحه ۱۲ — و
سید حیدر علی بنام امرت چودهری ویکلی جلد ۱۸۶۴ ع صفحه ۳۴ — و
سید شرافت علی بنام شیخ رمضان ویکلی جلد سنه ۱۸۶۴ ع صفحه ۵۳
۴ متهورا لال بنام شیخ نادر ویکلی جلد ۱ صفحه ۵۳

عدالتهاے	دیواني اضلاع اودہ میں	موافق ایکٹ ۳۲ سنہ ۱۸۷۱ ع	
ایضاً	پنجاب میں	موافق ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۵ ع و ۴ سنہ ۱۸۶۶ ع و ۲۷ سنہ ۱۸۶۷ ع و ۷ سنہ ۱۸۶۸ ع	
ایضاً	اضلاع جهانسي میں	موافق ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۶۷ ع	
ایضاً	عدن میں	موافق ایکٹ ۲ سنہ ۱۸۶۴ ع	
عدالتهاے خفیفه	بیرون پریسیڈنسي ٹاؤن	موافق ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۶۵ ع و ۱۰ سنہ ۱۷۶۷ ع	
عدالتهاے مال	بنگال پریسیڈنسي میں	موافق ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع	
ایضاً	شمال و مغرب میں	موافق ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۳ ع	
ایضاً	اودہ میں	موافق ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۶۸ ع	

ایکٹ هاے مفصله بالا کے دیکھنے سے حدود اختیارات عدالت هاے مفصله بالا معلوم هونگي اور اُن کے زیادہ صراحت سے یہاں ذکر کرنے کي ضرورت نہیں *

وجهہ دوم یعني فریب یا سازش

ایکٹ هذا میں الفاظ فریب یا سازش کي تعریف نہیں دي گئي لیکن لفظ فریب کي تعریف قانون معاهدہ یعني ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع کي دفعه ۱۷ میں واضعان قانون نے نہایت صراحت کے ساتهه بیان کي هی وہ دفعه یہه هی —

تعریف فریب دفعه ۱۷ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ ع

لفظ فریب اور اُس کے معني میں داخل هر فعل منجمله افعال مفصله ذیل کے هی جسکا ارتکاب کوئي فریق معاهدہ کرے یا اُسکي مسامحت سے کیا جاوے یا اُس کا مختار کرے اس نیت سے کہ فریق ثاني یا اُسکا مختار دهوکه کهاوے یا اُسکو اُس معاهدہ کے کرنے کي ترغیب هو *

۱ — ایما کرنا بطور امر واقعه کے ایسے امر کي طرف جو کہ سچا نہیں هی منجانب اُس شخص کے جو اُسکے راست هونے کو باور نہیں کرتا هی *

۲ — ازروے عمل کے مخفي کیا جانا کیسي واقعه کا ایسے شخص کي جانب سے جو اُس واقعه کا علم رکھتا هو یا اُسکو باور کرتا هو *

۳ — وہ عہد، جو بغیر نیت ایفا کے کیا جاوے *

۴ — اور کوئي فعل جو دھوکه دینے کے لیئے کیا گیا هو *

۵ — کوئي ایسا فعل یا ترک فعل جو قانون میں بالتخصوص مبني بر فریب قرار دیا گیا هو *

تشریح — محض سکوت نسبت ایسے واقعات کے جو قیاساً موثر اس بات کے هوں که کوئي شخص کسي معاهده پر راضی هوجاوے فریب نہیں هی اِلا اُس حال میں که حالات ... ایسے هوں که اُنکے لحاظ سے سکوت کرنے والیکو بولنا لازم هو یا اُسکو سکوت بولنے خود بمنزله بولنے کے هو *

(الف) زید نے بطور نیلام کے هنده کے هاتھه ایک گھوڑا فروخت کیا جسکو زید جانتا هی که وہ صحیح وسالم نہیں هی اور زید نے هنده سے اُس گھوڑے کے صحیح و سالم نهونے کے باب میں کچھه نہیں کہا یہه زید کا فریب نہیں هی *

تمثیلات دفعه ۱۷ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع

(ب) هنده زید کي بیٹي هی اور ابھي بحد بلوغ پہنچي هی اس صورت میں جو رشته که مابین اُن دونوں فریق کے هی اُسکے لحاظ سے زید پر لازم هی که اگر وہ گھوڑا صحیح و سالم نهو تو هنده سے کھدے *

(ج) هنده نے زید سے کہا که اگر تم اس گھوڑے کے صحیح و سالم هونے سے انکار نکرو تو میں اُسکو ایسا هي سمجھه لونگي زید نے کچھه نکہا اس صورت میں زید کا سکوت بمنزله بولنے کے هی *

(د) زید و عمرو نے جو تاجر هیں باهم ایک معاهده کیا اور زید کو خفیه قیمت کے کم وبیش هوجانے کي اطلاع هی که جسکے سبب سے اُس معاهده انعقاد میں عمرو کي رضامندي میں خلل واقع هوتا هی پس زید پر لازم نہیں هی که عمرو کو اُس سے مطلع کرے *

فریب ایسي چیز هی جو هر قسم کي عدالت کي کارروائي کو بیکار کردیتا هی چنانچه ایک ڈگري عدالت اپیل کي جو که بعد ایک صلحنامه کے جس کے بموجب اپیل کرنا منع تها ایک ڈگري فریب سے حاصل کی هوئي قرار دي گئي [5] اسیطرح پر جبکه فریباً اور بلا اطلاع فریق ثاني کے ڈگري حاصل کي گئي — مدیون ڈگري کو پهر سے سماعت کرانے مقدمه کا حق هی اور مابین پندره دن کے اُس تاریخ سے جبکه اُسکي ذات یا جائداد پر ڈگري جاري کي جاوے درخواست پهر سماعت مقدمه کي دے سکتا هی [6] اور گو ایکٹ هذا میں کچهه صراحت نهیں هی که شخص فریق مقدمه اور غیر فریق مقدمه اور فریب دهنده اور غیر فریب‌دهنده سبکو اختیار ثابت کرنے اس امر کا هی یا نهیں لیکن تاهم ولایت کے مقدمات میں یهه قرین انصاف قرار دیا گیا هی که وه شخص جو که خود موجب اُس فریب کا هو جسکي وجهه سے وه ڈگري حاصل هوئي هو اُس ڈگري کو فریبي ثابت کرکے اُس سے نهیں بچ سکتا اسلیئے که اُصول یهه هی که کوئي شخص اپنے فریب سے مستفید نهیں هوسکتا [7] *

تعریف سازش

سازش ایک ایسي قرارداد باهمي مابین دو یا زیاده اشخاص کے هی که جو اس غرض سے کي جاوے که کوئي ایسا فعل کریں جس سے تیسرے شخص کو ضرر پهنچے یا اور کوئي ناجائز غرض حاصل هو — سازش کارروائیهاے عدالت میں اُس قرارداد مخفي کو کهتے هیں که جو دو شخص آپسمیں اس غرض سے کریں که اُن میں کا ایک دوسرے پر نالش کرے تاکه فیصله کسي ناجائز مقصد کے لیئے حاصل هو — ایسي سازش دو طرح پر هوسکتي هی :—

ا — جبکه وه واقعات جو عدالت کے سامنے پیش کیئے جاویں في الحقیقت موجود نهوں *

---

5 راج موهن گوشائیں بنام گور موهن گوشائیں ویکلي جلد ۴ صفحه ۴۷ پریوي کونسل

6 بیجناتهه راے بنام برج کشور چکروتي ویکلي جلد ۲ صفحه 15 — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹

7 هرچندرراے چودهري بنام جگرناتهه راے ویکلي جلد ٦ صفحه ۱۴۷

۲ — جبکه وه واقعات موجود تو هوں لیکن واسطے حاصل کرنے سازشي فيصله کے تيار کيئے گئے هوں هر دو حال ميں فيصله بيکار هوجاتا هی *

دفعه هذا ميں صريح طور پر يهه نهيں لکها گيا که جبکه کوئي ايسا فعل داخل کيا جاوے که جو منسوخ هوچکا هو تو فريق ثاني کو ثابت کرنے اُس تنسيخ کا اختيار هی يا نهيں ليکن اُصولاً جبکه کوئي ايسا فيصله داخل هو تو فريق ثاني دوسرا فيصله داخل کرکے يهه ثابت کرسکتا هی که وه فيصله منسوخ هو گيا هی *

رائے اشخاص غير کي کس صورتميں واقعه متعلقه هی

دفعه ۴۵ جبکه عدالت کو کسي امر متعلقه قانون ملک غير يا علم يا هنر کي بابت [يا در باب بحث شناخت دستخط کے [۸]] اپني رائے قائم کرني هو تو اُس باب ميں رائے اُن اشخاص کي جو اُس قانون ملک غير يا علم يا هنر سے واقفيت مخصوصه رکهتے هوں واقعه متعلقه هی *

رائے ماهرين

ايسے اشخاص ماهر کهلاتے هيں *

---

۸ ترميم بموجب دفعه ۳ — ايکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي هی کہ وفات زید کي زهر کے باعث سے هوئي یا نهیں *

راے ماهرین کي نسبت علامات اُس زهر کي جس سے کہ زید کا فوت هونا متصور هی واقعہ متعلقہ هی *

(ب) بحث اِس امر کي هی کہ زید بر وقت اِرتکاب ایک فعل مخصوص کے بوجهہ فتور عقل اُس فعل کي نوعیت یا اِس بات کے جاننے کي قابلیت رکهتا تها یا نهیں کہ جو فعل اُس سے سرزد هوتا هی وہ بیجا یا خلاف قانون هی *

راے ماهرین کي نسبت اِس سوال کے کہ وہ علامات جو کہ زید سے ظاهر هوئیں حسب معمول علامات فتور عقل کي هیں یا نهیں اور ایسے فتور عقل کي هیں یا نهیں اور ایسے فتور عقل سے همیشہ اشخاص ناقابل جاننے نوعیت اُن افعال کي جو اُنسے سرزد هوں یا جاننے اِس بات کے کہ جو کچهہ اُنسے سرزد هوتا هی وہ بیجا یا خلاف قانون هی هو جاتي هیں یا نهیں واقعہ متعلقہ هی *

(ج) اِس امر کي بحث پیش هی کہ فلاں دستاویز زید نے لکهي تهي یا نهیں اور ایک دوسري دستاویز پیش هوئي جو زید کي لکهي هوئي ثابت کي گئي یا اُسکا اقبال کیا گیا *

(د) رائے ماہرین کي اِس باب میں کہ وہ دونوں دستاویزات ایک هي شخص کي لکھي هیں یا جدے جدے شخص کي واقعہ متعلقہ هی *

مقدمہ کتاب هذا میں جہاں کہ اُصول متعارفہ مسلمہ عام کا بیان ہوا هی اُصول دوم قابل غور هی یعني یہہ کہ " نسبت پیشہ کے اُس پیشہ‌ور کي شہادت معتبر هی " اُسي اُصول پر دفعہ هذا مبني هی اور نیز دفعات مابعد جو اِس دفعہ سے متعلق هیں *

پس اِس دفعہ سے ایک نیا مضمون شروع ہوتا هی یعني شہادت اُن اشخاص کي جو کہ بِالذات واقعات مقدمہ سے کوئي علاقہ نہیں رکھتے دیجا سکتی هی اور ابتدا شرح فصل هذا کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اُصول چہارم یعني " واقعہ کي نسبت کیا خیال کیا گیا یا کیا خیال کیا جاتا هی " اس مضمون سے متعلق هی *

واضح رہے کہ دفعہ هذا میں جس قسم کي شہادت لینے کي اجازت هی وہ شہادت صرف اشخاص ماہرین کي هی اور نہ اشخاص غیر کي — دفعہ ۳ یا دفعہ ۴ میں لفظ ماہر کي کوئي تعریف نہیں بیان ہوئي لیکن اس دفعہ میں صحیح طور پر لفظ ماہر کي تعریف بیان کردي هی *

پس شرایط جو کہ حسب دفعہ هذا لازمي هیں اور جنکے بغیر اِس دفعہ کے مطابق شہادت داخل نہیں ہو سکتي وہ یہہ هیں :—

شرط اوّل — مظہر جسکي رائے پوچھني ہو ماہر ہو *

شرط دوم — رائے جس امر کي نسبت پوچھي جاتي ہو وہ مفصلہ ذیل اقسام میں سے ہو :—

۱ — نسبت قانون ملک غیر کے *
۲ — نسبت علم یا هنر کے *
۳ — نسبت شناخت دستخط کے *

پس سوائے امور مفصلہ بالا کے اور کسي امر کي نسبت شہادت نہیں دیجا سکتي *

لفظ ماھر سے وہ شخص مراد ھی جو کہ بوجہہ اپنے حالات اور اپنے کاروبار کے ایک واقفیت خاص نسبت کسي شی کے حاصل کرتا ھی جسنے کہ توجہہ خاص کسي مضمون پر کي ھو مثلاً ایک شخص جسکا کہ منجملہ اور کاموں کے ایک یہہ کام تھا کہ خطوط کو پہچانا کرے اُس شخص کي شہادت بذیل ماھر قابل ادخال تصور ھوئي *

ماھر کسکو کہتے ھیں

شہادت ماھر کي منحصر ھی اول اُس اعتبار پر جو اُسکي دیانت کي نسبت کیا جاوے اور دوسرے اُس اعتبار پر جو کہ عدالت اُسکے علم اور واقفیت کي نسبت کرے کیونکہ یہہ ممکن ھی کہ ایک نہایت متدین ماھر بوجہہ اپنے کم علم کے غلط راے ظاھر کرے اور یہہ بھي ممکن ھی کہ نہایت لایق ماھر بوجہہ بد دیانتي کے غلط راے ظاھر کرے — ما سواے اسکے شہادت ماھرین نہایت احتیاط سے معتبر یا قابل وقعت سمجھني چاھیئے اس وجہہ سے اُنکو کسي واقعات کي نسبت شہادت دیني نہیں ھوتي بلکہ اپني راے بیان کرني ھوتي ھی اور اکثر یہہ ھوتا ھی کہ راے ھر فریق کے ماھرین کي اُسیکے مطلب کے مطابق ھوتي ھی — اس سے خواہ مخواہ اُنکي بد دیانتي ثابت نہیں ھوتي مگر بقول لارڈ کمبل ماھرین ھمیشہ ایسے تعصبات اور خیالات سے عدالت میں آتے ھیں کہ جس طرف سے وہ پیش کیئے جاتے ھیں ویسي ھي اُنکي راے ھوتي ھی اور اسلیئے اُنکي شہادت چنداں وقعت نہیں رکھتي *

ولایت کے ایک بڑے مقدمہ میں یہہ امر قابل بحث تھا کہ آیا ڈاکٹر سے جو کہ مرض جنون سے خوب واقف ھو (لیکن جسنے ملزم کو قبل اُسکے مقدمہ کے نہ دیکھا ھو لیکن اثناء پیشي مقدمہ میں موجود رھا ھو اور تمام گواھوں کے اظہارات سنے ھوں) یہہ راے پوچھي جا سکتي ھی یا نہیں کہ اُسکے نزدیک وقت صادر ھونے جرم کے ملزم مجنون تھا یا نہیں اور اس بات کو دریافت کر سکتا تھا یا نہیں کہ وہ خلاف قانون اور جرم کرتا ھی — یہہ تجویز ھوا کہ عموماً اس قسم کا سوال کرنا جایز نہیں ھی اس وجہہ سے کہ ڈاکٹر کو قبل ظاھر کرنے اپني راے کے گواھوں کي شہادت کي تنقیح کرني پڑتي ھی جو کہ کام ماھر کا نہیں

هی — لیکن جبکه واقعات تنقیح اور طی هو جاویں تب عدالت اُن واقعات سے جو امور ثابت هوں اُنکي نسبت راے پوچهه سکتي هی — حسب منشاء دفعه هذا بهر حال اس طرحپر سوال هو سکتا هی که دفعے بیان اس امر کا سنا هی که کس قسم کي علامات ظاهر هوئیں فرض کرو که کسي شخص میں ایسي علامات موجود هوں تو تمهاري راے میں اُسکے دماغ کا کیا حال هی *

واضح رهے که حسب منشاء دفعه ۳۲۳ - ضابطه فوجداري ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع شهادت سول سرجن یا اور کسي ڈاکٹر کي جو مجسٹریٹ نے لي هو اور اُسپر تصدیق کي هو بلا طلبي اُسکے داخل شهادت هو سکتي هی — اور اُس دفعه کے بموجب مجسٹریٹ کو اُسکے طلب کرنیکا بهي اختیار هی اور حسب دفعه ۳۲۵ ضابطه مذکور رپورٹ بلاطلبي اُس کے بطور گواه کے قابل ادخال شهادت هی *

نسبت راے ماهرین کے دیکهو فقره ماقبل فقره آخر دفعه ۱۰ ایکٹ هذا *

لفظ قانون ملک غیر میں شامل هیں تمام وه قوانین اور رسم اور رواج جو که قانون کا زور رکهتے هوں اُس ملک کے بهي حسب دفعه ۳۸ - ایکٹ هذا نسبت قانون کے قابل ملاحظه هیں اور دفعه ۵۶ کي رو سے اطلاع کے لیئے عدالت هر کتاب کو دیکهه سکتي هی اور دفعه ۸۴ — کے بموجب اُنکي وقعت قیاس کرنیکي اجازت هی *

قانون ملک غیر و علم و هنر و شناخت دستخط کسکو کهتے هیں

لفظ علم و هنر میں داخل هی هر شاخ علم کي یا هر علم جس سے که وه مسائل حاصل هوتے هیں جو که واسطے کسي مقصد کے مفید هوں اور جسکے حاصل کرنے کے لیئے ایک خاص تحصیل اور محنت ضروري هی مثلاً ڈاکٹر شناخت کننده خطوط قدیم اور تخمینه کرنیوالے اور مهر کن اور مصور اور کلارک پوسٹ آفس نسبت شناخت مهر پوسٹ آفس کے *

تمثیلات (الف) و (ب) اس امر سے متعلق هیں اور اُنکے دیکهنے سے اصل مطلب اور مقصد واضعان قانون کا ظاهر هوتا هی *

شناخت دستخط کے لفظ میں شامل هیں پورانے اور نئے دونوں خطوط اور تمثیل (ج) اس سے متعلق هی - دفعه ۴۷ - ایکمت هذا بهي متعلق شناخت خطوط کے هی اور فرق مابین دفعه ۴۵ - اور ۴۷ - کے اُس دفعه کي شرح میں بیان کیا جاویگا *

دفعه ۴۶

واقعات مؤيد يا مغائر راے ماهرين

واقعات جو اور نهج سے متعلق نهیں هیں اُس صورت میں واقعات متعلقه هیں جبکه وہ مؤید یا مغائر راے ماهرین کے هوں در حالیکه وہ راے واقعه متعلقه هو *

تمثیلات

(الف) بحث اِس امر کي هی که زید کو فلاں زهر کهلایا گیا یا نهیں *

یهه واقعه که اور اشخاص پر جنکو وهي زهر کهلایا گیا تها ایسي علامات طاري هوئي تهیں جنکو ماهرین اُسي زهر کي علامات بتاتے هیں یا نهیں بتاتے هیں واقعه متعلقه هی *

(ب) سوال یهه هی که فلاں بندر میں فلاں پشته سے مزاحمت هوئي هی یا نهیں یهه واقعه که دوسرے بندروں میں جو دوسري جگهه اِسي طرح واقع هیں اور وهاں ایسا کوئي پشته نهیں هی اُسي موسم میں روک هونے لگي واقعه متعلقه هی *

مضمون دفعه هذا نهايت صريح و صاف هی اور دفعه ۴۵ کے ساتهه پڑهنے سے اور بهي واضح هو جاويگا *

ظاهر هی که جو فريق حسب دفعه ۴ - شهادت دلواوے تو فريق ثاني کو حسب دفعه هذا موقع ترديد کا ملتا هی اور اس فريق که جسنے حسب دفعه ۴۵ - شهادت پيش کي هو اُس شهادت کي تائيد کا موقع ملتا هی *

ليکن يهه دفعه اُس اُصول پر مبني هی جسپر که دفعه ۱۱ ايکٹ هذا اور دفعه مذکور کي شرح کے ديکهنے سے اُصول اسکا واضح هو جاويگا *

ميرے نزديک در صورت موجودگي دفعه ۱۱ - ايکٹ هذا کے يهه دفعه بالکل فضول هی اور اُس سے مطلب کا اعاده هی *

تمثيل (ب) دفعه مذکور هر آئينه قابل لحاظ هی *

دفعه ۴۷ جب عدالت کو نسبت

راے نسبت دستخط کے

کسي شخص کے جسنے که کوئي دستاويز لکهي هو يا اُسپر دستخط کيئے هوں راے قائم کرنا هو تو راے اُس شخص کي جو اُس آدمي کے دستخط کو پهچانتا هو جسکا اُس دستاويز کو لکهنا يا اُسپر دستخط کرنا خيال کيا جاے به تجويز اُس امر کے که يهه تحرير يا دستخط اُس شخص کے هيں يا نهيں واقعه متعلقه هی *

تشريح --- وه شخص دوسرے شخص کے دستخط کو پهچاننے والا کهلائيگا

جس نے کہ اُس شخص کو لکھتے ہوئے دیکھا ہو یا بجواب اُن کاغذات کے جو خود اُس نے لکھکر یا اَور سے لکھوا کر اُس شخص کے نام بھیجے ہوں اُسي شخص کے لکھے ہوئے کاغذات اُس شناخت کنندہ کو وصول ہوئے ہوں یا در اثناے اجراے معمولي کار و بار کے ایسے کاغذات جنسے پایا جاتا ہو کہ اُسي شخص کے لکھے ہوئے ہیں اُس کے روبرو پیش ہوتے رہے ہوں *

تمثیل

سوال اس امر کا هی کہ فلاں خط زید لندن کے ایک سوداگر کے هاتھہ کا لکھا هی یا نہیں *

بکر عمرو کلکتہ کا ایک سوداگر هی جس نے زید کو خطوط لکھہ کر بھیجے تھے اور ایسے خطوط وصول کیئے تھے جنسے پایا جاتا تھا کہ زید کے لکھے هیں اور بکر عمرو کا محرر هی جس کا یہہ کام تھا کہ عمرو کے خطوط کو جانچ کر نتھي کردیا کرے اور خالد عمرو کا دلال هی اُس کو عمرو وہ خطوط همیشہ دیدیا کرتا تھا جن سے

پایا جاتا تھا کہ زید نے اُن کے مضمون کی بابت اُس سے مشورہ لینے کے لیئے لکھے تھے *

رائے عمرو اور بکر اور خالد کی اس باب میں کہ وہ خط زید کے ھاتھہ کا لکھا ہوا ھی یا نہیں واقعہ متعلقہ ھی گو کہ عمرو یا بکر یا خالد نے زید کو کبھی لکھتے ہوئے نہ دیکھا ھو *

واضح ھو کہ دفعہ ۴۵ میں اور اس دفعہ میں یہہ فرق ھی کہ دفعہ ۴۵ متعلق ھی اُن اشخاص کی شہادت سے جو کہ بذات خود نسبت کاتب خط کے کچھہ نہیں جانتے لیکن دو خطوط آپس میں مقابلہ کرکے اپنی رائے ظاہر کرتے ھیں کہ آیا وہ خط مطابق ھیں یا نہیں اور ایک ھی شخص کے لکھے ہوئے ھیں یا نہیں اور دفعہ ھذا متعلق شہادت اُن اشخاص کے ھی جو کہ ذاتی طور پر حسب منشاء تشریح دفعہ ھذا خط کاتب سے واقفیت رکھتے ھوں اور اس امر کی شہادت دے سکتے ھوں کہ اُن کی رائے میں تحریر خاص اُس شخص کی ھی یا نہیں جس کی نسبت بحث ھی *

مفصلہ ذیل طریقے ثابت کرنے خط کے ھیں :—

اول — کاتب دستاویز کو یا گواہ حاشیہ کو یا کسی اَور شخص کو جس کے سامنے وہ لکھی گئی ھو طلب کرانے سے *

دوم — ایسے شخص کو طلب کرانے سے جو کہ حسب منشاء تشریح دفعہ ھذا واقفیت کیئے ہوئے ھو یعنی :—

۱ — جب کہ اُس نے اُس شخص کو لکھتے ہوئے دیکھا ھو *

۲ — بجواب اُن کاغذات کے جو کہ اُس نے لکھہ کر یا اور سے لکھوا کر اُس شخص کے نام بھیجے ھوں اُسی شخص کے لکھے ہوئے کاغذات اُس شناخت کنندہ کو وصول ہوئے ھوں *

۳ — جبکہ در اثناے اجراے معمولی کاروبار کے کسی کاغذات سے پایا جاتا ھو کہ اُسکے لکھے ہوئے ھیں اُسکے روبرو پیش ھوتے رہے ھوں *

سوم — خط کي نسبت طریقہ مندرجہ دفعہ ۷۳ - اختیار کرکے تطبیق کیجا سکتي ھی *

سب سے اعلیٰ طریقہ اول ھی اور اُسکے بعد طریقہ دوم اور اُسکے بعد طریقہ سوم اور جب تک کہ اعلیٰ طریقہ نہ حاصل ہو سکے ادنیٰ طریقہ حاصل نہ کرنا چاھیئے اور اگر کوئي فریق بہ ثبوت دستاویز کے جسکے کاتب یا گواہ حاشیہ موجود ھوں طریقہ دوم یا سوم اُسکے ثابت کرنے کے لیئے اختیار کرے تو نسبت صحت دستاویز کے یہہ قابل شک ھی *

دفعات ۴۵ و ۴۷ و ۷۳ - ایکت ھذا کو ساتھہ پڑھنا چاھیئے *

دفعہ ۴۸ جبکہ عدالت کو

راے نسبت رسم عام یا حق عام کب واقعہ متعلقہ ھی

درباب رایج ھونے کسي رسم عام یا موجودگي کسي حق عام کے راے قایم کرني ھو تو اُس رسم کے رایج ھونے یا اُس حق کے موجود ھونے کے باب میں اُن اشخاص کي راے جنکا واقف ھونا اُسکے رایج ھونے یا موجود ھونے کي صورت میں قرین قیاس ھو واقعہ متعلقہ ھی *

تشریح — لفظ رسم عام یا حق عام کا حاوي اُن رسمیات یا حقوق کا ھی جو کسي فرقہ اشخاص کثیرالتعداد کے واسطے عام ھوں *

تمثیل

حق کسي خاص گانوں کے رهنیوالوں کا کسي خاص کنوے سے پاني بهرنے کي بابت حسب منشاء اس دفعه کے حق علم هی *

دفعه ۱۳ کي شرح میں هم پورے طور پر رسم و رواج کي بحث کر آئے هیں اور ضمن ۴ دفعه ۳۲ - ایکت هذا کے موافق اُن اشخاص کے بیانات جو که گواهي میں طلب نهیں هو سکتے نسبت معاملات متعلقه رسم عام یا غرض عام یا عرض خلایق کے شهادت میں قبول هو سکتے هیں اور حسب دفعه ۴۲ - ایکت هذا فیصلجات بطور شهادت امور عامه کے لیئے جاسکتے هیں ـــ حسب دفعه هذا بیانات گواهان موجوده کے بلا کسي شرط کے جو که ضمن ۴ دفعه ۳۲ کے لیئے لازمي هی (یعني شرط ۴ مندرج شرح) قابل ادخال شهادت هیں ـــ اور گواه سے نه صرف واقعات کي نسبت سوال کرنا جایز هی بلکه اُسکي راے کي نسبت بهي ـــ اور چونکه دفعه هذا کے موافق راے اُس سے پوچهي جاسکتي هی تو وه خاص حالتیں جبکه وه رسم عمل میں آئي یا جو اُسکي بنا اُسکي راے کي هو حسب دفعه ۵۱ پوچهي جا سکتي هیں *

تشریح دفعه هذا سے یهه صاف ظاهر هی که حقوق خانگي اِس میں شامل نهیں هیں اور اُنکي نسبت راے داخل نهیں هو سکتي اور متن دفعه هذا میں یهه امر صاف هی که رسم یا حق علم هو (یعني وه جو که کسي خاص مقام یا گروه سے متعلق هو اور نه عموماً تمام خلایق سے) لیکن ضمن ۴ دفعه ۳۲ میں عام اور متعلقه خلایق دونوں داخل هیں ـ دفعه ۴۲ میں صرف امور متعلقه خلایق کي نسبت فیصلجات شهادت میں داخل هو سکتے هیں جس سے ظاهر هوتا هی که اُس دفعه کے موافق فیصلجات نسبت حقوق یا رسوم عام کے (یعني جو متعلق خاص مقام یا گروه سے هو) داخل نهیں هو سکتے ـــ شهادت مندرجه دفعه هذا بغرض ثبوت و تردید بیان رسم کے دونوں طور پر داخل هو سکتي هی *

تمثیل دفعه هذا سے ظاهر هوتا هی که لفظ عام رسم و حق میں حقوق آسایش داخل هیں اُنکي نسبت دفعه ۱۳ کي شرح میں بخوبي بحث هو چکي هی *

دفعه ۴۹ جبکه عدالت کو در باب امور مفصله ذیل کے راے قایم کرني هو *

راے نسبت دستورات وعقاید وغیرہ کیواقعه متعلقه هیں

دستورات اور عقاید کسي فرقه اشخاص یا خاندان کے *

ترتیب اور انتظام کسي امر مذهبي یا خیراتي کے *

معني الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص ضلعوں یا لوگوں کے خاص فرقوں میں مستعمل هوں *

راے اُن اشخاص کي جو ان سے واقفیت رکھنے کے وسایل خاص رکھتے هوں واقعه متعلقه هیں *

دفعه هذا میں مفصله ذیل امور کي نسبت شهادت داخل هو سکتي هی :-

ا — دستورات کسي فرقه اشخاص کے — اسمیں تمام رسوم متعلقه تجارت هیں *

۲ — عقاید کسي فرقہ اشخاص کے — اسمیں مذاهب مختلف یا خیالات ملکي مختلف شامل هیں *

۳ — دستورات کسي خاندان کے - مثلاً رسم کلاچر جس سے کہ بڑے بیٹے کو راج ملتا هی *

۴ — عقاید کسي خاص خاندان کے *

۵ — ترتیب اور انتظام کسي امر مذهبي و خیراتي — مثلاً خیرات خانہ و مدرسہ خیراتي وغیرہ *

۶ — معني الفاظ یا اصطلاحات کے جو خاص ضلعوں میں مستعمل هوں *

۷ — معني الفاظ یا اصطلاحات جو خاص لوگوں کے فرقوں میں مستعمل هوں *

شرح دفعہ ۱۳ میں نہایت پورے طور پر هم رسم و رواج کے اور دستورات اشخاص اور مقام خاص و گروہ اشخاص و خاندان خاص کا ذکر کر آئے هیں اور اُس شرح کے پڑهنے سے بخوبي نوعیت ان سب کي معلوم هوگي اور اِس میں شک نہیں کہ بغیر دیکھنے اور پڑهنے اُس شرح کے مضمون دفعہ هذا کسیقدر دیر میں سمجھہ میں آویگا *

نسبت امر اول و دوم کے یہہ واضح رہے کہ اکثر هوتا هی کہ عدالت شہادت نسبت رسم و رواج مذهب خاص گروہ اشخاص کے لیني هی چنانچہ بمقدمہ مسماۃ داکھو بنام شیو سنگھہ راے کے عدالت هائي کورٹ ممالک مغربي و شمال نے شہادت خاص رسم و رواج اور عقاید اگروالہ بنیوں کي جو کہ مذهب جین کا رکھتے تھے نسبت جواز تبنیت نواسہ کے لي تھي اور اُسکي نسبت فیصلہ صادر کیا تھا [۹] *

دفعہ هذا کے امور نمبري ۶ و ۷ کي نسبت فقرہ ماقبل فقرہ آخر دفعہ ۵۷ و شرط اول دفعہ ۶۰ و دفعہ ۹۸ - ایکٹ هذا کو پڑهنا چاهیئے *

---

۹ شیو سنگھہ راے بنام مسماۃ داکھو منفصلہ هائي کورٹ شمال و مغرب مورخہ ۲۷ نومبر سنہ ۱۸۷۴ع نمبر ۲۰ عام سنہ ۱۸۷۴ ع

دفعہ ٥۰ جبکہ عدالت کو دو

راے نسبت رشتہداري کب واقعہ متعلقہ ہی

شخص کي قرابت باهمي کي نسبت راے قايم کرني هو تو راے جو از روے طور اور طریق کے درباب هونے اُس قرابت کے کوئي ایسا شخص ظاهر کرے جو اُس خاندان میں هونے کي وجهہ سے یا اور نهج پر اُس قرابت کي واقفیت رکھنے کے وسائل خاص رکھتا هو واقعہ متعلقہ هی مگر شرط یہہ هی کہ ایسي راے مقدمات متعلقہ قانون طلاق مجریہ هند میں یا اُن مقدمات میں جو حسب دفعہ ۴۹۴ یا ۴۹٥ یا ۴۹۷ یا ۴۹۸ مجموعہ تعزیرات هند کے هوں ازدواج کے ثبوت کے واسطے کافي نہوگي *

تمثیلات

(الف) بحث اس امر کي هی کہ زید اور هندہ کا ازدواج هوا تها یا نہیں *

یہہ واقعہ کہ اُنکے دوست همیشہ اُنسے اس طرح ملا کرتے تھے اور اس طرح کا طور و طریقہ برتتے تھے جیسا کہ شوهر اور زوجہ کے ساتهہ چاهیئے واقعہ متعلقہ هی *

(ب) سوال یهه هی که زید عمرو کا صلبي بیٹا هی یا نهیں *

یهه واقعه که زید کے ساتهه اُس خاندان کے لوگ همیشه مثل پسر صلبي کے طور و طریق برتتے تھے واقعه متعلقه هی *

مضمون دفعه هذا اُسکي تمثیلات سے صاف ظاهر هی — عملدرآمد قریب رشتهداروں کا قیاس غالب نسبت رشته کے پیدا کرتا هی مثلاً باپ کا کسي لڑکے کو بطور اپنے بیٹے کے پرورش کرنا گویا که اس بات کا بیان کرنا هی که وه اُسکا بیٹا صحیح‌النسب هی — پس حسب دفعه هذا برتاؤ رشته دارونکا کسي شخص کے ساتهه ایک قسم کي قیاسي شهادت اُسي رشتهداري کي هی یهه دفعه خاص کر متعلق هو سکتي هی مقدمات مسلمانوں سے جس میں که صحبت دایمي مادر اور اقرار دالنسب سے جو که کوئي شخص کسي لڑکے کي نسبت کرے صحیح‌النسبي قائم هو جاتي هی لیکن اسکا طوالت کے ساتهه ذکر آگے بحث قیاسات میں کیا جاویگا — دفعه هذا سے واضعان قانون کو اس قسم کي شهادت کا قابل ادخال کرنا منظور تها لیکن ممکن هی که صرف وه شهادت هو جو که اس دفعه کے موافق هو — مگر قیاس نسبت صحیح‌النسبي کے حسب دفعه ۱۱۲ — ایکٹ هذا نهایت قیاس غالب هی اور هو اُس شهادت سے جو که دفعه هذا کے موافق داخل هوتي هی همیشه غالب رهتا هی *

واضح رهے که جب بالفاظ صریحی دفعه هذا شهادت اس قسم کي واسطے اغراض قانون طلاق مجریه هند و تعزیرات هند کے کافي نهیں هی — لیکن قبل نافذ هونے اس ایکٹ کے هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا تها که جبکه ایک مرد و ایک عورت بطور زن و شو کے ساتهه رهتے تھے اور ملزم پر جرم دفعه ۴۹۸ کا لگایا گیا تها تو یهه تجویز هوا که صحبت دایمي زن و شو کي قیاس کافي و غالب نسبت نکاح کے پیدا کرتي هی که جس سے دار ثبوت نکاح نهونیکا ذمه ملزم کے هی — لیکن یهه فیصله ۶ جنوري سنه ۱۸۷۲ع کا هی اور ایکٹ هذا یکم ستمبر سنه

۱۸۷۴ع کو جاري ھوا اور خلاف منشاء دفعہ ھذا کے ھی کیونکہ بار ثبوت نکاح ھمیشہ بذمہ پیرو کار ھی *

دفعہ ٥١

وجوہ جنپر کہ راے مبني ھی کب واقعہ متعلقہ ھیں

جبکہ راے کسي شخص زندہ کي واقعہ متعلقہ ھو تو وہ وجوہ بھي جنکي بناء پر وہ راے قائم کي جائے واقعہ متعلقہ ھیں *

تمثیل

جائز ھی کہ ایک شخص ماھر بیان اپنے اُن امتحانات کا پیش کرے جو اُسنے اپني راے قائم کرنے کے لیئے کیئے ھوں *

راے ایک ایسي قسم کي شہادت ھی جو نہ صرف متعلق ھی اُن واقعات سے جو کہ تجربہ خاص گواہ میں آئے ھوں بلکہ نیز اُن معلومات پر مبني ھوتي ھی جو کہ گواہ کو مختلف ذریعوں سے حاصل ھوتے ھیں اِس وجہہ سے اگر راے کي نسبت شہادت لیجاوے تو حسب دفعہ ھذا پوچھا جا سکتا ھی کہ وجہہ راے کیا ھی *

اس قسم کے سوالات سے وقعت راے گواہ کي معلوم ھوتي ھی *

ھائي کورت کلکتہ نے تو یہاں تک تجویز کر دیا ھی کہ گواہ سے پوچھا جاوے کہ اُسنے اپني راے کے موافق عمل کیا تھا یا نہیں کیونکہ علم با عمل علم بے عمل سے زیادہ وقعت رکھتا ھی اس صورت میں طریق عمل گواہ اُسکي راے کي تائید کر سکتا ھی [1] *

دفعات ۸ و ۱۱ ایکٹ ھذا بھي بحق ادخال اس قسم کي شہادت کے ھیں اور اُنکي شرح کے دیکھنے سے مدد ملیگي *

---

[1] اسٹیفن مس بنام ریورڈاین کمشنر بنگال جلد ۷ صفحہ ٥٩

چال چلن کن صورتونمیں واقعه متعلقه هی

دفعه ۵۲ مقدمات دیواني میں

مقدمات دیوانی میں چال چلن اشخاص واقعه متعلقه نہیں هی بجز خاص صورت کے

یهه واقعه که ایک شخص اهل غرض کا چال چلن ایسا هی که جس فعل کا اُسپر اِتہام کیا گیا وه بلحاظ اس چال چلن کے قرین قیاس یا خلاف قیاس هی واقعه غیر متعلقه هی مگر جس قدر که وه چال چلن از روے واقعات کے اور نهج سے واقعه متعلقه معلوم هوتا هو *

دفعه هذا اور تین دفعات مابعد متعلق هیں چال چلن سے - اس دفعه میں صریح طور پر مقدمات دیواني میں عام چال چلن کي نسبت شهادت دینے کي صریح ممانعت نهوتي تو حسب ضمن ۲ دفعه ۱۱ ایکٹ هذا مقدمات دیواني میں بهي شهادت گذرنے لگتي جیسے که فوجداري کے مقدمات میں *

دفعه هذا میں لفظ اهل غرض سے وه اشخاص مراد هیں جنکے چال چلن کا دریافت کرنا اصل غرض هی اور گواه مراد نهیں بلکه اصل فریق مقدمه - گواهوں کي نسبت دفعات ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۵۳ و ۱۵۵ متعلق هیں - اصل یهه هی کہ چال چلن عام مقدموں میں ایک ایسي اتنی

شہادت هی که جس سے مقدمات دیواني میں کچھه نتیجه نهیں هی مثلا اگر زید واسطے نقض معاهده کے نالشي هو تو یهه امر که وه بیرحم هی یا رحم دل هی کچھه اثر نهیں رکھه سکتا - مقدمات دیواني میں صرف ایک صورت هی که جس میں چال چلن کي نسبت شهادت داخل هو سکتي هی یعني دفعه ۵۵ لیکن دفعه هذا کے مطابق بهي جو حالت نسبت چال چلن فریقین کے اُن واقعات سے جو که اور طور پر متعلق هوں عدالت اپني راے قائم کر سکتي هی اور فریقین کي دیانت اور بد دیانتي کي نسبت نتیجه نکال سکتی هی - پس دفعه ۵۵ قابل ملاحظه هی *

دفعه ۵۳ مقدمات فوجداري میں یهه واقعه که شخص ملزم کا چال چلن نیک هی واقعه متعلقه هی *

مقدمات فوجداري میں چال چلن سابق واقعه متعلقه هی

جیسا که صریح طور پر دفعه ۵۲ میں نسبت مقدمات دیواني کے شهادت چال چلن کي غیر متعلق قرار دي گئي هی اسیطرح پر دفعه هذا میں صریح طور پر مقدمات فوجداري میں متعلق قرار دي گئي هی - حقیقت یهه هی که نسبت ثبوت یا عدم ثبوت وجود کسي خاص واقعه تنقیحي یا واقعه متعلق کے عام چلن کسي شخص کا محض ایک بےسود امر هی مثلا یهه که زید نے عمرو کي کتاب چرائي یا نهیں ایک واقعه تنقیحي هی اور اس بات کے گواه گذر سکتے هیں پس کتني هی شهادت چال چلن کي زید ملزم کي طرف سے گذرے اور گو وه شهادت معتبر بهي هو اور شهادت اُن گواهون کي معتبر هو جنهوں نے زید کو عمرو کي کتاب لیتے هوئے دیکھا تو ممکن هی که یهه دونوں شهادتیں معتبر هوں اور یهه واقعه که عمرو کي کتاب زید نے چرائي ثابت قرار پاویگا پس ظاهر هی که چال چلن کي نسبت کتني هي معتبر شهادت گذرے اُس سے بحالت ثابت هونے واقعه کے کچھه اثر اُس واقعه پر نهیں هو سکتا - لیکن چال

چلن كي شهادت سے ايک قياس نسبت نيک نيتي زيد كے قائم هو سكتا هى — مثلا يهه كه زيد ايک ايسا ذي وقعت شخص هى جسكو كوئي وجهه عمرو كي كتاب چرانے كي نه تهي يا يهه كه زيد گو عمرو كي كتاب ليگيا ليكن مابين زيد و عمرو كے وه زيد ايک رشته تصور كرتا تها كه عمرو كي غيبت ميں كتاب ديكهنے كو ليجاوے پس أصول يهه هى كه شهادت چال چلن سے واقعه كے ثبوت يا عدم پر كچهه اثر نهيں هوتا ليكن أس واقعه كي وجهه يا أسكي نيت يا باوجود أس واقعه كے بے خطا هونے كے ثابت كرنے كے ليئے كار آمد هى — مثلا ايک هي واقعه سے غريب اور بے وقعت شخص مجرم قرار پا سكتا هى اور ذي وقعت شخص أسي فعل كي نسبت ايسے معني لگانے سے أسكي سزا سے بچ سكتا هى جو غريب لگا سكتا تها *

شهادت چال چلن پر ملزم حاكم فوجداري بر وقت حكم سزا كے نسبت مقدار سزا كے نظر كر سكتا هى اور أسكے چال چلن اور حيثيت اور وقعت كے مطابق سزا كي كمي و بيشي كر سكتا هى *

دفعه ۵۴ مقدمات فوجداري

> مقدمات فوجداري ميں سزايابي سابق مدعاعليه واقعه متعلقه هى ليكن بدچلني سابق مدعاعليه واقعه متعلقه نهيں هى بجز بطور حوالگي كے

ميں يهه واقعه كه شخص ملزم پيشتر كسي جرم كا مرتكب ثابت هوا تها واقعه متعلقه هى ليكن يهه واقعه كه وه بد چلن هى واقعه متعلقه نهيں هى الا أس حال ميں كه شهادت اس بات كي پيش كي جاوے كه وه نيک چلن هى پس ايسي صورت ميں وه واقعه متعلقه هو جاتا هى *

تشریح -- یهه دفعه اُن مقدمات سے متعلق نهیں هی جنمیں که بد چلن هونا کسي شخص کا في نفسه واقعه تنقیحي هو *

دفعه هذا میں جیسے که شهادت مدعاعلیه کي نیک چلني کي نسبت حسب دفعه ۵۳ کے اجازت دي گئي هی ویسے هي شهادت نسبت اسکي بد چلني کے ممانعت کي گئي هی سواے اُس صورت کے که مدعاعلیه نے شهادت اپني نیک چلني کي دي هو تب مدعي کو بهي مدعاعلیه کي بدچلني ثابت کرنے کي اجازت هی — لیکن باوجود مدعاعلیه کي طرف سے ایسي کوئي شهادت نگذرنے کے پهلے هي سے مدعاعلیه کي بد چلني کي نسبت مدعي کوئي شهادت نهیں دے سکتا ۲ *

مدعي کو حسب دفعه هذا ایسي شهادت دینے کا اختیار هی جس سے که مدعاعلیه کا پهلے سزایاب هونا ثابت هو — وجهه اس امر کي که مدعاعلیه کو اپني نیک چلني کي نسبت شهادت دینے کا اختیار هی اور مدعي کو مدعاعلیه کي بدچلني کي نسبت اختیار نهیں دیا گیا (بدون اسکے که مدعاعلیه اپني نیک چلني کي شهادت پیش کرے) یهه هی که جیسا شرح دفعه ۵۳ میں بیان هو چکا هی که نیک چلني کي شهادت سے واقعات کي نسبت نیک نیتي قائم کرکے وه واقعه جرم نهیں رهتا لیکن عام بد چلني مدعاعلیه سے کوئي نتیجه نسبت نوعیت اُس فعل کے نهیں نکل سکتا — لیکن جبکه کسي شخص کي اس درجه تک نوبت پهنچگئي هو که وه پهلے عدالت سے ملزم قرار پاچکا هو تب شهادت داخل هو سکتي هی لیکن اگر مدعاعلیه کبهي پهلے سزایاب نهوا هو تو یهه اُسکے حق میں ایک بات خیال کي جاتي هی — مشهور هی که ایک مدعاعلیه نے اپنے بیان میں یهه شعر پڑها تها :—

---

۲ ملکه بنام بهاري دوساد وغیره ویکلي جلد ۷ صفحه ۷ نظایر فوجداري — و ملکه بنام بهولچند ویکلي جلد ۸ صفحه ۱۱ نظائر فوجداري — و ملکه بنام گوپال ڈهانر ویکلي جلد ۶ صفحه ۷۲ نظائر فوجداري

من آنم که گاهے نه دزدیده ام * همیں بار سربار را دیده ام

لیکن باوجود اس عام اجازت کے جو که اس دفعه میں دي گئي هی نسبت ثابت کرنے سزایابي سابق ملزم کے یهه ظاهر هی که هر جرم میں پہلے سزایاب هونا کچهه اثر نهیں رکهه سکتا سوائے ثابت کرنے بد چلني ملزم کے اگر وه جرم جس میں پہلے سزایاب هوا نوعیت میں جرم حال سے نهایت بعید هی مثلاً جعل میں سزایاب هونا نسبت جرم زنا بالجبر یا حملہ کے کچهه وقعت نهیں رکهه سکتا — نه جهوٹا سکه بنانے کا جرم کچهه نتیجه جرم زنا کی نسبت پیدا کر سکتا هی لیکن اگر پہلے جعلسازي کي سزا مل چکي هو اور دوبارہ الزام جهوٹا سکهه بنانے کا لگایا جاوے یا اگر پہلے خیانت مجرمانه کي سزا مل چکي هو اور پهر چوري کا جرم لگایا جاوے تب البته کچهه نتیجه پیدا هو سکتا هی — لیکن یهه ایک وه أصول هی جو که دفعه ۷۵ تعزیرات هند میں قرار دیا گیا هی جس سے هم نوعیت جرم کا خیال کیا گیا هی — سزایابي سابق کا بهي اثر زیاده تر نسبت مقدار سزا کے تصور کرنا چاهیئے *

هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا هی که ثبوت سزایابي سابق اختتام سماعت مقدمه تک داخل نکرنا چاهیئے کیونکه اُس سے صرف فائده نسبت مقدار سزا کے بعد مجرم قرار پانے مدعا علیه کے نکل سکتا هی [۳] لیکن یهه فیصله قبل نافذ هونے اس ایکٹ کے هوا تها دفعه ۴۳۹ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع مجموعه ضابطه فوجداري کے فقره ۷ میں بهي اجازت نسبت داخل کرنے بیان سزایابي سابق مدعا علیه فرد قرار داد جرم میں دي گئي هی — دفعه ۳ و ۴ ایکٹ ۶ سنه ۱۸۶۴ ع یعني سزاے تازیانه قابل ملاحظه هیں *

ایک صورت ایمت هذا میں ایسي بیان کي گئي هی که چال چلن مدعي کي نسبت شهادت دي جاسکتي هی یعني جبکه وه زنا بالجبر کا دعوی کرے دیکهو دفعه ۱۵۵ ضمن ۴ — بلکه مسوده قانون میں ایک الگ دفعه اِس مضمون کي قائم کي گئي تهي اور وه یهه هی *

دفعه ۲۴ — مقدمات زنا بالجبر یا اقدام اِرتکاب زنا بالجبر میں یهه واقعه که وه عورت جسکي نسبت جرم مبینه کا اِرتکاب هوا ایک

---

۳ ملکه بنام شیرمنڈل ویکلي جلد ۳ صفحه ۳۸ نظائر فوجداري

عورت کسبي پیشه هی یا یهه که اُسکا چال چلن عموماً بے عصمتي کا تها واقعه موثر مقدمه هی" *

نسبت تشریح کے واضح رهے که چال چلن کسي شخص کا اُس صورت میں امر تنقیح طلب هی جبکه کارروائي باب ۳۸ ضابطه فوجداري کے مطابق کیجاوے چنانچه اِسکي نسبت پورا قاعده دفعات ۵۰۴ سے ۵۱۷ تک ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع مجموعه ضابطه فوجداري میں ملیگا - یا جبکه کارروائي مطابق ایکٹ ۲۷ سنه ۱۸۷۱ع کے کیجاوے اُسکي دفعه ۵ دیکھنے کے قابل هی *

دفعه ۵۵ مقدمات دیواني میں

جبکه چال چلن موثر تجویز مقدار زر هرجه هو

یهه واقعه که چال چلن کسي شخص کا ایسا هی جس سے اُس هرجه کي تعداد میں جو که اُسکو ملنا چاهیئے فرق پڑے واقعه متعلقه هی *

تشریح — دفعات ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ میں لفظ چال چلن کا حاوي شهرت اور خاصه طبیعت کا هی لیکن شهادت صِرف عام شهرت اور عام خاصه طبیعت کي گذر سکتي هی نه خاص افعال کي جنسے که شهرت یا خاصه طبیعت ظاهر هوا هو *

اقسام مقدمات جنسے دفعه متعلق هی

دفعه هذا اُن مقدمات سے متعلق هی جنمیں که دعوي واسطے دلا پانے هرجه کے هو جو که بر بناء مفصله ذیل دایر هوئے هوں *

۱ — نالش واسطے دلا پانے هرجه کے جو که بوجهه هتک عزت مدعي کو پہونچا هو اور جسمیں که مدعاعلیه کا عذر یهه هو که واقع میں مدعي

ایسا هي هی جیسا که مدعاعلیه نے بیان کیا هی اِس قسم کے مقدمہ میں امر تنقیح طلب یہہ قرار پایا هی که چال چلن مدعي کا ثیسا هی آیا ایسا هی یا نہیں جیسا که مدعاعلیه بیان کرتا هی *

٢ — نالش واسطے دلا پانے هرجہ کے جو که بوجہہ مدعي کي جورو کے یا دختر کے ساتھہ زنا کرنے کے هوا هو دائر هو اور مدعاعلیہ یہہ عذر کرے که مدعي کي زوجه یا دختر بدچلن هی *

٣ — نالش واسطے دلا پانے هرجہ کے بوجہہ نقض معاهده نکاح کے هو جس میں که مدعاعلیه کي طرف سے یہہ عذر پیش هو که مدعي اِس قسم کا شخص هی که اُسکو رنج نہیں پہونچ سکتا *

واضح رهے که اقسام مفصله بالا میں نسبت چال چلن مدعي کي همیشہ زیر تنقیح هوتي هی اس وجہہ سے که مثال اول میں اگر مدعي کم حیثیت اور بد چلن هی تو اُسکے دعوي کي مقدار بہت کم هوگي ولایت کے قانون کے موافق مدعي بغرض ثابت کرنے اپني نیک چلني کے که جسکي وجہہ سے مقدار هرجہ زیاده هو شہادت داخل نہیں کر سکتا جب تک که مدعاعلیہ کي طرف سے عذر بدچلني مدعي پیش نهو اس واسطے که قیاس نسبت نیک چلني مدعي کے هوتا هی اور بار ثبوت اُسکي بدچلني کا ذمہ مدعاعلیه کے هی *

اور مثال دوم میں اُصول یہہ هی که شوهر یا باپ کو زوجه یا دختر کے ساتھہ زنا کا هرجه بمقدار اُس تکلیف رنج کے جو که شوهر یا باپ کو بوجہہ فعل مدعاعلیه کے پیدا هوا هو که جس فعل کي وجہہ سے مدعي کي خانگي خوشي و راحت میں خلل آیا اور اُسکے خاندان کي عوام میں ذلت هوئي دلایا جاتا هی اور چونکه نوعیت دعوي کي یہہ هی تو ظاهر هی که جیسے وقعت اور چال چلن جورو یا بیٹي کا تھا اُسي کي نسبت سے هرجه دلایا جاتا هی پس اگر مدعاعلیه زاني یہہ بات ثابت کر سکے که زوجه یا بیٹي جسکے ساتھہ زنا کیا هی بدچلن تھي یا یہہ که مدعي نے اپني زوجه کو گھر سے نکال دیا تھا یا نان و نفقه سے انکار کیا تھا تو ایسي شہادت اس دفعه کے موافق قابل ادخال هی کیونکه اگر خانگي خوشي

و راحت جو کہ بوجہہ بیتي یا جورو کے تھي وھي کم تھي تو اُسکے جانے سے جو ھرجہ ھوگا وہ بھي کم ھوگا [۴] *

نسبت مثال تیسري کے واضح رہے کہ اگر چال چلن مدعي ایسا خراب ھو کہ جسکي وجہہ سے مدعاعلیہا مدعي سے شادي نکر سکتي ھو تو عدالت کم ھرجہ دلاویگي *

نسبت تشریح کے واضح رہے کہ لفظ چال چلن میں دو چیزیں شامل کي گئي ھیں ایک شہرت اور دوسرے خاصہ طبیعت *

شہرت و خاصہ طبیعت کسکو کہتے ہیں

خاصہ طبیعت اُن اسباب دلي کو کہتے ہیں کہ جنکي وجہہ سے انسان کو کوئي فعل کے کرنے کي رجحان ھوتي ھی اور پھر عادت اُسکي اُس طرح پر عملدر آمد کرنے کي پڑجاتي ھی *

شہرت اُس خیال اشخاص عام کو کہتے ھیں جو کہ بوجہہ خاصہ طبیعت کے اشخاص غیر کے دل میں قائم ھوتي ھی اور وہ لوگ اُسکي نسبت ایسا خیال کرنے لگتے ھیں پس واضح رہے کہ شرح دفعہ ھذا متعلق دفعہ ھذا سے اور نیز تین دفعات ماقبل سے ھی اور اُسمیں صراحت کے ساتھہ یہہ منع کردیا گیا ھی کہ اُن خاص افعال کي جنسے کہ خاصہ طبیعت یا شہرت ظاھر ھوا ھو شہادت ندي جاویگي اور وجہہ اِسکي یہہ ھی کہ بہت سي تنقیحیں در تنقیحیں قائم ھو جاتي ھیں - پس دفعات مذکورۂ ماقبل کے موافق گواہ سے سوال یوں ھو سکتا ھی کہ تمہارے علم میں فلاں کا چال چلن عام کیسا ھی اور اُسکي نسبت شہرت کیا ھی - دفعہ ۱۲ - ایکٹ ھذا ھم مضمون دفعہ ھذا ھی اور اس دفعہ کے مقاصد کے لیئے بھي کام آسکتي ھی *

باب اول اس ایکٹ کا جو تعلق واقعات سے متعلق ھی اور اُسمیں صورتیں تعلق واقعات اور قابل ادخال شہادت بیان کي گئي ھیں ختم ھو گیا - لیکن ظاھر ھی کہ قابل ادخال ھونا شہادت کا ایک بات ھی اور وقعت شہادت اور بات ھی یہہ ضرور نہیں کہ سب شہادت جو قابل ادخال قرار دي گئي ھی وہ سب ھم وقعت ھو *

[۴] دیکھو دفعہ ۴۴ ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۶۹ع

یہہ ایک اُصول مسلمہ قانون شہادت کا هی کہ قابل ادخال قرار دینا علم قانون کا هی اور اُسکي وقعت قائم کرنا راے حاکم پر منحصر هی *

جبکہ اس ایکٹ کا مسودہ تیار هوا تھا تو ایک الگ دفعہ اس مضمون کي قائم کي گئي تھي لیکن اُسکو بوجہہ غیر ضروري هونے کے نہیں رکھا لیکن اُصول معروف اب بھي ایکٹ هذا سے متعلق هی *

باب ۲ ثبوت

باب اول ایکٹ هذا میں بحث اس امر کي تھي کہ کون کونسي شہادت داخل هو سکتي هی اور باب هذا میں بحث ثبوت کي هی - شہادت اور ثبوت میں جو فرق هی اُسکا ذکر مقدمہ کتاب هذا میں هم کر آئے هیں یعني یہہ کہ شہادت وسیلہ هی جس سے کہ واقعہ قائم هوتا هی اور ثبوت اُسکا نتیجہ هی - پس باب اول میں بحث اُن صورتوں سے تھي جنمیں کہ واقعات متعلقہ قرار پاتے هیں اور اُنکي نسبت شہادت داخل کیجاسکتي هی اور باب هذا میں وقعت اور نوعیت شہادت سے بحث هی گویا کہ باب اول میں یہہ بحث هی کہ شہادت آسکتي هی یا نہیں اور باب هذا میں یہہ بحث هی کہ اگر آسکتي هی تو اُسکے ساتھہ کس طرح پیش آنا چاهیئے *

فصل ۳

واقعات جنکا ثبوت ضروري نہیں هی

واقعات مسلمہ عدالت کے ثابت کرنے کي ضرورت نہیں

دفعہ ۵٦ کوئي واقعہ جسے عدالت وجہہ ثبوت میں تسلیم کرے محتاج ثبوت کا نہیں هی *

لفظ جسکا ترجمه وجهه ثبوت میں تسلیم کرنا کیا گیا هی ,, جوڈیشل نوٹس ،، هی اور اُسکا ترجمه اسطرح پر محض نا کافي اور غلط هی *

جوڈیشل نوٹس کی تعریف ایکٹ هذا میں نہیں هی لیکن جوڈیشل نوٹس اُس واقفیت کو کهتے هیں جو که جج بحیثیت اپنے منصب کے بلا داخل هوئے کسي ثبوت کے کام میں لاوے مثلاً قانون تمادی یا اور کوئي قانون جو اُسکو بوجهه اپنے منصب کے جاننا چاهیئے *

فصل هذا میں صرف دو صورتوں میں ثبوت کي ضرورت نہیں هوتي ایک صورت تو وہ هی جو مندرج هی دفعه ۵۷ میں - اور دوسري وہ هی جو مندرج هی دفعه ۵۸ میں - لیکن اگر عدالت چاهے تو دونوں صورتوں میں ثبوت طلب کر سکتي هی دیکهو فقرہ دفعه ۵۷ و جزو آخر دفعه ۵۸ ایکٹ هذا *

ان دو صورتوں کے سواے باقي کل صورتوں میں شهادت دیني اور ثابت کرني لازم هی *

دفعه ۵۷ عدالت واقعات مفصله

ذیل کو وجهه ثبوت میں تسلیم کریگي :—

واقعات جنکا تسلیم کرنا عدالت پر لازمي هی

(۱) تمام قوانین یا قواعد جو حکم قانون کا رکهتے هوں اور بزمانه حال یا ماضي یا مستقبل کسي جزو برٹش انڈیا میں نافذ هوں *

(۲) قوانین متعلقه عامه خلایق جو پارلیمنٹ کے حضور سے صادر هو چکے هوں

یا آیندہ صادر هوں اور تمام ایکت مختص المقام
اور مختص الاشخاص جنکو پارلیمنت نے
باین حکم صادر کیا هو که وہ وجهه ثبوت
میں تسلیم کیئے جائیں *

(۳) جناب ملکه معظمه کي فوج
بري یا بحري کے آرتکلس آف وار یعني
قانون جنگي *

(۴) پارلیمنت مذکور اور اُس
کونسل کا ضابطه جو واسطے توضیع آئین و
قوانین کے حسب ایکت مصدرہ کونسل
هند مقرر کي گئي هو یا اور کوئي قانون جو
اِس باب میں نافذالوقت هو *

تشریح --- ضمن ۲ و ۴ میں لفظ
پارلیمنت حاوي معني مفصله ذیل کا هی

۱ --- پارلیمنت مملکت متحدہ
برتانیه عظمیٰ اور ائرلنڈ

۲ --- پارلیمنت برتانیه عظمیٰ *

۳ --- پارلیمنت انگلستان *

۴ — پارلیمنٹ اسکاٹلنڈ *
۵ — پارلیمنٹ ائرلنڈ *

(۵) تخت نشیني اور دستخط فرمانروائي وقت مملکت متحدہ برٹانیہ عظمی اور ایرلینڈ کے *

(٦) تمام مواهیر جو انگریزي عدالتوں میں وجهہ ثبوت میں منظور هو سکتي هیں اور مواهیر تمام عدالتهاے برٹش انڈیا کي اور تمام عدالتهاے بیرون برٹش انڈیا کي جو بحکم نواب گورنر جنرل بهادر اجلاس کونسل یالوکل گورنمنٹ اجلاس کونسل کے مقرر کي گئي هوں اور مواهیر عدالت هاے ایڈ مرلٹي اور عدالت علاقہ بحري اور نوٹري پبلک کي اور تمام مواهیر جنکو کوئي شخص از روے کسي ایکٹ مصدرہ پارلیمنٹ یا اور ایکٹ یا قانون کے جو برٹش انڈیا میں حکم آئین کا رکهتا هو مستعمل کرنیکا مجاز هو *

(۷)　تسلط عہدہ اور نام اور خطاب اور منصب اور دستخط اُن اشخاص کے جو بوقت موجودہ کسي سرکاري عہدہ پر برتش اندیا کے کسي جزو میں مامور ہوں بشرطیکہ اُنکا تقرر اُس عہدہ پر گزت آف اِندیا میں یا کسي لوکل گورنمنت کے سرکاري گزت میں مشتہر ہوا ہو *

(۸)　ہر ایسي ریاست یا ایسے بادشاہ کي موجودگي اور خطاب اور قومي جھندا جسے فرمان فرماے برتانیہ نے تسلیم کیا ہو *

(۹)　تقسیم زمان اور زمین کي تقسیم جغرافي یعني ممالک وغیرہ اور تیوہار اور روزہ کے ایام اور تعطیلات جو سرکاري گزت میں مشتہر ہوں *

(۱۰)　ممالک قلمرو فرمانرواے برتانیہ *

(۱۱)　آغاز اور قیام اور اختتام جنگ کا مابین ملکہ معظمہ اور کسي اور ریاست یا گروہ اشخاص کے *

(۱۲) نام حاکمان اور عهدہداران عدالت اور اُنکے نائبوں اور عهدہ داران ماتحت اور اسسٹنٹوں کے اور نیز تمام عهدہداروں کے جو عدالت کے حکمنامجات کي تعمیل میں مامور هوں اور تمام ایڈوکیٹ اور اٹرني اور پروکٹر اور وکلاء وغیرہ اشخاص کے جو قانوناً مجاز حاضري عدالت کے یا اُسکے روبرو سوال و جواب کرنے کے هوں *

(۱۳) قواعد درباب شارع عام * (خشکي یا تري کے [۶]) *

ان تمام صورتونمیں اور تمام اُمور متعلقہ تاریخ عام یا علم أدب یا علوم یا فنون میں عدالت کو جائز هی کہ کتب یا کاغذات مناسب سے جو مفید حوالہ هوں استمداد کرے *

اگر عدالت سے کوئي شخص استدعا کرے کہ فلان امر واقعہ کو عدالت اپني تجویز میں تسلیم کرے تو اُسے اختیار اِنکار کرنے کا هی مگر اُس حال میں اور اُسوقت تک کہ وہ شخص ایسي کتاب یا دستاویز

---

[۶] ترمیم بموجب دفعہ ۵ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

نه پيش کرے جسکي رو سے عدالت کي دانست ميں اُسکا تسليم کرنا ضروري هو *

نسبت نمبر ۹ کے واضح رهے که هندوستان کے مختلف حصوں ميں مختلف قسم کے سنه جاري هيں مثلا سنه عيسوي سنه هجري سنه سمت سنه فصلي سنه جلوس سنه بنگله وغيره يه سب جنتري سے عدالت دريافت کر سکتي هی *

دفعه ۲۶ قانون نمادي ايکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع کے موافق نمادي کا حساب گريگوري کلينڈر کے موافق هوگا *

نسبت نمبر ۱۲ کے ديکھو دفعه ۷ — ايکٹ ۰ ۲ سنه ۱۸۶۵ع جسکے موافق وکيل هونے يا نهونے کے نسبت عدالت کو خود ديکھنا چاهيئے *

نسبت نمبر ۱۳ کے عدالت تاريخ وغيره کے معاملات ميں خود کتابوں کو ديکھه سکتي هی چنانچه مقدمات ميں هائي کورٹ کلکته نے تاريخ مولفه مستر مل والفنسٹن و ديگر مورخين اور اور کتابوں سے حواله کيا تها ۷ *

اسي طرحپر اصلي کتاب سنسکرت کي انگريزي ترجمه کا جسکے صحت کي نسبت حلف هو چکا تها پريوي کونسل نے شهادت ميں داخل هونا منظور کيا ۸ *

دفعه ۵۸ کوئي واقعه کسي ايسے مقدمه ميں ثابت کرنا ضرور نهيں هی جس ميں فريقين يا اُنکے

واقعات مسلمه فريقين

۷ ٹهکراني داسي بنام بشيشر مکرجي ويکلي جلد ۳ صفحه ۱۹ نظائر ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع اجلاس کامل — و جيمس بل بنام ايسر کورس ويکلي نمبر خاص صفحه ۸۴ ۱۳۱ و ۱۲۸

۸ کلکٹر مدهورا بنام موتورا مالنگان ربلاروٹي مورز انڈين اپيل جلد ۱۲ صفحه ۳۹۸

مختار بذریعہ تحریر دستخطي کے بر وقت سماعت مقدمہ تسلیم کرنے پر اتفاق کریں یا پیشي مقدمہ سے پہلے اسکے تسلیم کیئے جانے پر اتفاق کریں یا جو از روے کسي قاعدہ سوال و جواب مقدمہ مجریہ وقت کے انکے سوال و جواب سے تسلیم کیا ہوا متصور ہو مگر شرط یہہ هی کہ عدالت کو اپني راے کے موافق اختیار هی کہ بجز اس اقبال کے اور نہج پر واقعات مقبولہ کے ثابت کیئے جانے کا حکم دے *

دفعہ هذا اس أصول پر مبني هی کہ جب فریقین میں کوئي امر متنازعہ فیہ نہیں هی تو أسکي نسبت شہادت داخل کرنے سے اوقات عدالت اور خرچ فریقین کیوں ضایع کرنا چاهیئے *

ضابطہ دیواني میں کوئي خاص قاعدہ نسبت اس امر کے نہیں هی کہ فریقین تحریري رضامندي نسبت واقعات کے داخل کریں لیکن جو أمور بیانات تحریري سے قبول هوں أنکي نسبت شہادت دینے کي ضرورت نہیں هی *

دستاویزات جو کہ داخل مسل هوئي هوں اور جنکي صحت کي نسبت فریق ثاني نے انکار نہ کیا هو واقعات مسلمہ حسب منشاء دفعہ هذا سمجھي جاوینگي - چنانچہ پریوي کونسل نے ایک مقدمہ میں ایسا هي تجویز کیا [۹] اور هائي کورت کلکتہ نے بھي بحوالہ مقدمہ مذکور ایسا هي تجویز کیا [۱] *

---

۹ بي بي تقي سرو بنام بکلس موورزانڈاین اپیل صفحہ ۵۲۱

۱ نند کشور داس مہنت بنام رام جگت راے بنگال جلد ۲ صفحہ ۴۹ - ضمیمہ

فيصلجات مذکور دونوں ماقبل اجراء ايکٹ هذا کے هيں اور دفعہ ۶۷ – ايکٹ هذا کے موافق بخوبی ظاهر هی کہ ثبوت دستاويزات کي نسبت دينا چاهيئے *

نسبت اقبال مختار جس ميں کہ بھی داخل هی اسقدر لکھنا ضرور هی کہ اقبال مختار صرف نسبت واقعات کے موثر هی نسبت قانون کے نہيں *

نسبت اُمور تنقيح کے عدالت کو حرف اُمور متقبع قائم کرنی چاهيئيں [۲] وکالتنامہ سے وکيل کو نسبت تسليم کرنے واقعات کے اختيار هی [۳] ليکن جب تک کہ وکالتنامہ ميں اجازت خاص نہو اُسکو کوئي اختيار راضينامہ دينے کا نہيں هی اور نہ وہ راضينامہ موکل پر قابل پابندي هی [۴] ليکن جس وکالتنامہ ميں ايک عام طور پر اختيار ديا گيا هو تو اُس وکالتنامہ کے ذريعہ سے وکيل کو ضابطہ ديواني کے بموجب بازدعوي اجازت مقدمہ جديد کرنے کا اختيار هی [۵] اور حصر کرنے کا بھي اختيار وکيل کو بلا اجازت خاص موکل کے نہيں هی [۶] اور اسي طرح پر جزو دعوي کے واگذاشت کرنے کا بھی اختيار وکيل کو بلا اجازت موکل کے نہيں هی [۷] *

۲　جودھا ٹھور بنام بابو گوري بيجناتھہ پرشاد ۱۰ اگست سنہ ۱۸۶۶ع مندرجہ انڈين جورسٹ صفحہ ۳۶۵

۳　خواجہ عبدالغني بنام کورمتي ديبي ويکلي جلد ۹ صفحہ ۳۷۵ و ٹھور نراين سنگھہ بنام سوي ناتھہ مشر ويکلي جلد ۹ صفحہ ۴۸۵ وکالي کلند بھٹا چارج بنام گري بالا ديبي ويکلي جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۴ وماتا دئي راے بنام مادھو سدھن سنگھہ ويکلي جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۳

۴　برھمہ سنگھہ بنام پرتھي رام منفصلہ هائيکورٹ شمال و مغرب مورخہ

۵　رام ٹھور راے بنام کلکٹر بير بھوم ويکلي جلد ۵ صفحہ ۸۱ نظاير ديواني مسماة حق النساء بنام بلديو وغيرہ منفصلہ هائي کورٹ شمال و مغرب مورخہ

۶　شيخ عبدالسبحان چودھري بنام شبکر شيودين بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۵

فصل ۴ --- شهادت زباني

یهه وه شهادت هی جسکو اوپر هم شخصي لکهه آئي هیں اور اسکي وقعت دو امر پر منحصر هی *

اول --- نوعیت شهادت پر *

دوم --- وقعت صداقت بیان کننده پر یعني اسپر که شاهد سچ بولتا هی یا جهوتهه *

دفعه ۵۹ تمام واقعات بجز مضامین دستاویزات کي شهادت زباني کے ذریعه سے ثابت کیئے جا سکتے هیں *

اثبات واقعات بذریعه شهادت لساني

اس دفعه کي الفاظ صریح اور صاف نهیں اور بادي النظر میں معلوم هوتا هی که جب کبهي کوئي واقعه ایک دفعه دستاویز میں بیان هو جاوے تو پهر اُس واقعه کي نسبت شهادت بغیر خود اُس دستاویز کے نهیں گذر سکتي لیکن واقعات مندرجه دستاویز میں اور مضمون دستاویز میں فرق هی مثلاً اگر کوئي واقعه کسي خط میں بیان هوا هو اور یهه منظور هو که صرف اُس واقعه کا وقوع پذیر هونا ثابت کیا جاوے تو کچهه ضرور نهیں که وه خط جسمیں وه واقعه بیان هوا پیش کیئے بغیر وه واقعه ثابت نکیا جاوے جیسا که تشریح ۳ و تمثیلات (د) و (ه) دفعه ۹۱ سے ظاهر هی لیکن اگر یهه ثابت کرنا منظور هو که فلاں خط میں یهه واقعه بیان هوا تها تو شهادت اس امر کي که در حقیقت اُس خط میں وه واقعه تحریر هوا نه لیجاویگي جب تک که وه خط پیش نه کیاجاوے یا وه صورتیں نه موجود هوں جنکا ذکر دفعه ۶۵ میں هی علاوه اسکے جن صورتوں میں دستاویزات کے مضامین کي نسبت درجه دوم کي شهادت جایز هی اُن صورتوں میں شهادت لساني گذر سکتي هی مثلاً بیانات تحریري و تقریري اشخاص متذکره دفعه ۳۲ — اور جبکه دفعه ۶۵ کي شرایط صادق هو جاویں تب

دفعه ٦٣ — ايكت هذا ضمن ٥ كے موافق لساني شہادت لبجا سكتي هى نسبت دستاويزات كے دفعات ٦٣ و ٩١ — ايكت هذا معه أنكي شرحوں كے قابل ملاحظه هيں *

دفعه ٦٠ شہادت زباني تمام صورتوں ميں جو كچهه كه وه هوں بلا واسطه هوني چاهيئے يعني —

شہادت لساني بلا واسطه هوني چاهئے

اگر نسبت ايسے واقعه كے هو جسے ديكهه سكتے هيں تو لازم هى كه وه شہادت شہادت ايسے گواه كي هو جو يهه كهے كه ميں نے أس واقعه كو ديكها *

اگر نسبت ايسے واقعه كے هو جسے سن سكتے هيں تو وه شہادت ايسے گواه كي شہادت هوني چاهيئے جو يهه كهے كه ميں نے أس واقعه كو سنا *

اگر نسبت ايسے واقعه كے هى جو كسي اور حس سے يا اور كسي طور پر محسوس هو سكتا هى تو وه شہادت ايسے گواه كي هوني چاهيئے جو يهه كهے كه ميں نے

اُسکو اُسي حس سے یا اُسي طور پر محسوس کیا *

اگر نسبت کسي راے یا ایسي وجوه کے هو جنکي بناء پر وه راے قائم کي جائے تو چاهیئے که وه شهادت ایسے شخص کي هو جو اُن وجوه پر ایسي راے رکهتا هو *

مگر شرط یهه هی که جو راے ماهرین نے ایسے رساله میں ظاهر کي هو جو عموماً فروخت کے لیئے هو اور وجوه جنکي بناء پر وه راے قائم کي گئي هو جائز هی که اگر مصنف فوت هو گیا هو یا پایا نه جاتا هو یا شهادت دینے کے ناقابل هو گیا هو یا بغیر ایسي تاخیر یا صرف کے جسے عدالت نامناسب تصور کرے طلب نکیا جا سکتا هو تو اُس رساله کے پیش کرنے سے ثابت کي جائیں *

نیز شرط یهه هی که اگر شهادت زباني نسبت وجود یا حالت کسي شی مادي کے بجز دستاویز کے هو تو عدالت کو جائز هی

که اگر مناسب جانے تو اُس شی مادي کو معائنه کے ليئے پيش کرنے کا حکم دے *

دفعه هذا اُس اُصول نمبر ۲ مندرجه مقدمه شرح کتاب هذا پر مبني هی يعني اس پر که :—

,, اعلی سے اعلی درجه کي شهادت داخل کرني چاهيئے " اور اُسکي نسبت مقدمه ميں ذکر هوچکا [7] تين پهلي صورتيں متعلق هيں واقعات سے اور چوتهي صورت راے سے متعلق هی جسکا ذکر دفعات ۴۵ و ۴۶ — ايکٹ هذا ميں هوچکا هی [8] *

نسبت شرط اول کے واضح رهے که دفعه ۳۲ — ايکٹ هذا ميں جس ميں که آٹهه صورتيں بيانات اشخاص متوفي وغيره کي قابل ادخال قرار دي گئي هيں مگر اُن آٹهوں ميں سے کوئي صورت ايسي نهيں هی که جسميں ماهر متوفي وغيره کي شهادت (جبکه وه شرايط صادق آويں جنکا ذکر فقره اول دفعه ۳۲ — ايکٹ هذا ميں مندرج هی) [9] قابل ادخال هو حسب دفعه هذا شهادت راے ماهر کي جو که خود بطور گواه کے طلب نهيں هوا هی ليجاسکتي هی - بار ثبوت اس امر کا که جس ماهر کي راے داخل شهادت کرني منظور هی اُسپر چاروں ميں سے کوئي شرط صادق آتي هی ذمه اُس شخص کے هی جوکه اُسکو داخل کرنا چاهتا هی [1] *

شرط دوم متعلق اُس شهادت مادّي کے هی جسکا ذکر مقدمه کتاب هذا ميں هم بتشريح و تصريح تمام کرچکے هيں *

---

۷ ديکهو صفحه ۸

۸ ديکهو صفحه ۱۵۰ سے ۱۵۳ تک

۹ ديکهو صفحه ۱۴۷ و ۱۴۸ و شجرة بمقابله صفحه ۱۶۸

۱ ديکهو دفعه ۱۰۴

فصل ۵ شہادت دستاویزی

دفعہ ۶۱ جائز ہی کہ مضامین دستاویزات

اثبات مضامین دستاویزات

بذریعہ شہادت اصلي یا منقولي کے ثابت کیئے جائیں *

دفعہ ہذا حکمي نہیں بلکہ مطیع ہی دفعہ ۶۴ اور دفعہ ۹۱ کي اور اختیاري ہی *

دفعہ ۶۲ شہادت اصلي سے مراد

شہادت اصلي کسکو کہتے ہیں

في نفسہ دستاویز ہی جو کہ عدالت کے معائنہ کے لیئے پیش کي جائے *

تشریح ۱ — جب کسي دستاویز کے کئي حصے ہوں ہر حصہ اُسکا شہادت اصلي ہی *

جب کوئي دستاویز بہ تحریر مقابل تکمیل پائے اور ہر تحریر مقابل کي تکمیل صرف ایک یا منجملہ چند فریق کے بعض نے کي ہو تو ہر تحریر مقابل بمقابلہ اُن

فريق کے جنهوں نے أسکي تکميل کي هو شهادت اصلي هی *

تشريح ۲ — جب چند دستاويزات ايک هي عمل سے طيار کي گئي هوں جيسے کہ عمل چهاپہ سيسہ يا چهاپہ سنگين يا عکس سے أتارنيکا تو هر ايک أنميں سے واسطے مضامين مندرجہ باقي کے شهادت اصلي هی مگر جس حال ميں کہ وہ سب نقليں ايک هي اصل کي هيں تو وہ اصل کے مضامين کے واسطے شهادت اصلی نهيں هيں *

تمثيل

ايک شخص کي نسبت ثابت کيا گيا کہ أسکے پاس چند قطعات اعلامنامہ هيں جو سب ايک هي وقت ميں ايک هي اصل سے چهاپے گئے تهے هرايک أنميں سے واسطے مضمون مندرجہ دوسرے کے شهادت اصلي هی ليکن اصل کے مضامين مندرجہ کے واسطے أنميں سے کوئي شهادت اصلي نهيں هی *

دفعہ ٦١ ميں واضعان قانون نے دو طرح ثبوت مضامين دستاويزات کے بيان کيئے هيں اور أس دفعہ ميں تعريف شهادت اصلي کي بيان کي

هی اور دفعہ ۶۳ — میں تعریف شہادت نقلي کي بیان کي هی — اُنکے سوا اور الفاظ کي تعریفات فصل اول میں دفعہ ۳ و ۴ میں بیاں کیگئي هیں لیکن ان الفاظ کي تعریفات یہاں بیان کرني مناسب سمجھیں گئیں *

اقسام طریقہ تحریر دستاویزات

واضح رهے کہ دستاویزات تین طرح پر لکھي جاسکتي هیں :—

اول — جبکہ صرف ایک هي تحریر هو اور اُس صورت میں حسب متن دفعہ هذا سواے اُسکے اور کوئي شہادت اصلي نہیں هی *

دوم — جبکہ دو مختلف تحریروں کے ذریعہ سے ایک هي عبارت ادا کیجاوے اور هرایک پر دستخط کل تکمیل کنندگان کے هوں اس صورت میں هر دستاویز کو دوسرے کا مثني کہہ سکتے هیں اور اُنمیں سے هرایک حسب فقرہ اول دفعہ هذا شہادت اصلي هی *

سوم — جبکہ دو دستاویزیں هم مضمون جس سے کہ فریقین پابند هوں الگ الگ لکھي جاویں اور ایک پر ایک فریق کے دستخط هوں اور دوسري پر دوسرے فریق کے تو اُس صورت میں حسب فقرہ دوم تشریح اول جس شخص کے دستخط هیں اُسکے مقابلہ پر شہادت اصلي هی اور دوسرے فریق کے مقابلہ پر جس کے دستخط نہیں هیں شہادت نقلي هی — جیسا کہ ضمن ۴ دفعہ ۶۳ کي عبارت سے اور نیز تشریح اول و دوم دفعہ ۹۱ سے ظاهر هوگا *

نسبت تشریح دوم دفعہ هذا کے واضح رهے کہ چھپي هوئي نقلوں کو اس وجھہ سے بہ نسبت هاتھہ کے لکھے هوئے کے زیادہ وقعت دي گئي هی کہ دستي دستاویزات میں ممکن هی کہ کاتب نے غلطي کي هو یا قصداً کچھہ بنادیا هو لیکن چھاپہ وغیرہ میں جوکہ کل کے ذریعہ سے نقلیں اُترتي هیں یہہ ممکن نہیں *

اس قسم کي شہادت زیادہ‌تر مستعمل هوتي هی نالشات ازالہ حیثیت عرفي میں جوکہ اخبار میں درج هوں تو هر پرچہ اخبار ایک دوسرے کے مضمون کي شہادت اصلي هی جبکہ مالک اخبار مدعاعلیہ هو کیونکہ وہ ذمہ‌دار اُن بیانات کا هی جوکہ اُسکے اخبار میں نکلے هیں — لیکن (جیسا کہ

جزو اخير اس تشريح سے معلوم هوتا هى) اگر مقصود يهہ هو كہ مضمون اُس تحرير كا ثابت كيا جاوے جوكہ كسي شخص كي لكهي هوئي هو اور پهر اخبار ميں چهپي هو تب يهہ چهپا هوا كاغذ شهادت اصلي اس دستاويز كي نهيں هى بلكہ اصل مدعاعليہ كے هاتهہ كا لكها هوا كاغذ شهادت اصلي هى اور چهپا هوا اخبار شهادت نقلي *

نسبت اس بحث كے كہ كون كونسي شهادت كن كن صورتوں ميں داخل هوسكتي هى ديكهو دفعات ۶۴ و ۶۵ و ۹۱ — ايكت هذا *

دفعہ ۶۳ شهادت منقولي مشعر معني اور حاوي اُمور مفصلہ ذيل كي هى :—

شهادت نقلي کسکو کہتے هيں

(۱) نقول مصدقہ جو بموجب اُن احكام كے كہ ايكت هذا ميں بعد ازيں مندرج هيں حوالہ كي جائيں *

(۲) نقول جو اصل سے بذريعہ كل كي تركيبات كے كي جائيں اور وہ تركيبات في نفسہ تيقن صحت نقل كا كرتي هوں اور وہ نقول جنكا مقابلہ ان نقول سے كيا گيا هو *

(۳) نقول جو اصل سے كي گئي هوں يا اُسكے ساتهہ اُن كا مقابلہ كرليا گيا هو *

(۴) دستاویزات کي تحریرات مقابل (جیسے پٹہ و قبولیت وغیرہ) بمقابلہ اُن فریق کے جنہوں نے اُن کي تکمیل نہ کي ہو *

(۵) زباني بیان کسي دستاویز کے مضامین کا ایسے شخص کا کیا ہوا جس نے کہ خود اُس کو دیکھا ہو *

تمثیلات

(الف) ایک نقل عکسي کسي اصل کي اُس اصل کے مضامین مندرجہ کي شہادت منقولي ہی گو کہ اُن دونوں کا مقابلہ نہ کیا گیا ہو مگر ثابت ہونا اِس بات کا شرط ہی کہ جس شی کا عکس لیا گیا وہ اصل تھي *

(ب) نقل جو کہ کسي خط کي ایسي نقل سے مقابل کرلي گئي ہو جو نقل کرنے کے آلہ سے طیار کي گئي ہی وہ اُس خط کے مضامین کي شہادت منقولي ہی مگر بشرط ثابت ہونے اِس امر کے کہ نقل جو نقل کے الہ سے طیار کي گئي وہ اصل سے کي گئي تھي *

(ج) جو نقل کہ ایک نقل سے کي جاے مگر من بعد اصل کے ساتھہ اُسکا مقابلہ کرلیا گیا ہو وہ شہادت منقولی ہی مگر جس نقل کا کہ اصل سے مقابلہ نہ کیا گیا ہو وہ اصل کي شہادت منقولي نہیں ہی گو کہ جس نقل سے اُسکي نقل ہوئي اُسکا مقابلہ اصل سے کیا گیا ہو *

(د) زباني بیان کسي نقل کا جسکا مقابلہ اصل سے کیا گیا ھو اور زباني بیان کسي اصل کي نقل عکسي کا یا ایسي نقل کا جو بذریعہ الہ کے کي گئي ھو شہادت منقولي اصل کي نہیں ھی *

اِس دفعہ میں تعریف شہادت نقلي کي بیان کي گئي ھی اور اُسکي پانچ تقسیمیں کي گئي ھیں *

نسبت نمبر اول کے دیکھو دفعہ ٧٦ سے ٧٩ تک اِس قسم کي نقول کي نسبت ایک قیاس قانوني صحت کا قائم کیا گیا ھی *

نسبت نمبر دوم کے واضح رھے کہ اُن نقول سے جنکا ذکر اس نمبر میں ھی اس قسم کي چیزیں مراد ھیں جنکا ذکر تمثیل الف میں ھی یعني اگر یہہ ثابت ھو جاوے کہ ایک فوتو گراف لیا گیا ھی تو وہ اصل کي شہادت نقلي تصور ھوگي اور نیز ایسے فوتو گراف جو اُس نقل سے پھر نقل اُتاري گئي اور اُسکا مقابلہ ھو گیا ھو تو وہ بھي اصل کي نقلي شہادت خیال کیجاویگي اور وہ نقل النقل قرار پاکر ناقابل ادخال نہ تصور کیجاویگي جیسا کہ تمثیل (ب) سے ظاھر ھی *

نسبت نمبر سوم کے واضح رھے کہ اُس میں اُن نقول کا ذکر ھی جو کہ اصل سے نقل اُتار کر مقابلہ کي گئي ھوں تو ایسي صورت میں وہ نقلي شہادت اصل کي کہلاویگي اور نقل کنندہ کي شہادت درکار ھوگي تمثیل (ج) اس سے متعلق ھی — لیکن یہہ امر کہ یہہ نقل اصل کي ٹھیک نقل ھی کوئي ثبوت اسکا نہیں کہ اصل ٹھیک تھي اور اُسپر اُس شخص کے دستخط تھے یا اُسنے لکھا تھا جسکي نسبت بیان ھی [٢] *

نسبت نمبر چہارم کے دیکھو فقرہ دوم تشریح اول دفعہ ٦٢ جس سے معلوم ھوگا کہ ایک ھي دستاویز اُس شخص کے مقابلہ پر جسکے دستخط ھیں شہادت اصلي ھی اور اُسکے مقابلہ میں جسکے دستخط نہیں ھیں شہادت نقلي ھی اس ضمن کے لیئے کوئي تمثیل نہیں دي گئي *

نسبت نمبر پنجم — کے اس ضمن سے تمثیل (د) متعلق ھی *

---

٢ رام جادو گنگولي بنام لکھي نراین منڈل ویکلي جلد ٨ صفحہ ٣٨٩

واضح رهے کہ اس دفعہ میں صرف نقلي شہادت کي تعریف بیان کي گئي هی اور نسبت اُسکے قابل ادخال یا ناقابل ادخال هونے کي کچهہ نہیں هی لیکن دفعہ ٦۳ و ٦٥ و ۹۱ - اس مضمون سے متعلق هیں *

دفعہ ٦۴ لازم هی کہ دستاویزات بذریعہ شہادت اصلي کے ثابت کیجائیں بجز اُن حالات کے جنکا بیان قانون هذا میں بعد ازیں کیا جاتا هی *

اثبات دستاویزات بذریعہ شہادت اصلي

یہہ دفعہ صریح طور پر مبني هی اصول دوم قانون شہادت پر جسکا ذکر بوضاحت شرح هذا کے مقدمہ میں هو چکا هی یعني " اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کي شہادت جو بہم پہنچ سکے داخل کرني چاهیئے " کیونکہ نسبت مضامین دستاویز کے تجربہ سے یہہ ثابت هوگیا هی کہ معتبر سے معتبر گواہ کے بیان پر وہ بهروسہ نہیں هوسکتا جو کہ خود دستاویز پر هوسکتا هی اس وجہہ سے کہ اگر گواہ کي صداقت میں کچهہ شک نہ هوتو اُسکے حافظہ پر همیشہ اعتبار نہیں هوسکتا اور ممکن هی کہ نہایت عزت دار شخص غلط اظہار دے اور اُسکو خود معلوم نہ هو کہ میں نے غلط اظہار دیا هی - اسي اصول پر حکام پریوي کونسل نے بارها یہہ تجویز کیا هی کہ جب کبهي شہادت لساني آپس میں نقیض هوں تو شہادت دستاویزي اصل رهنما هی کہ جس سے سچ حال معلوم هوتا هی [۳] *

واضح رهے کہ مقدمہ شرح هذا میں اقسام شہادت کا ذکر هوچکا هی یعني شہادت مادي اور شہادت دستاویزي اور شہادت لساني *

جس ترتیب سے ان اقسام کا ذکر هوا هی اُسي ترتیب سے اُنکي وقعت قائم کرني چاهیئے یعني یہہ کہ سب سے اعلیٰ درجہ کي شہادت شہادت مادي هی مثلاً ایک شخص مردہ کي لاش بہ ثبوت اُسکي وفات کے اُسکے بعد شہادت دستاویزي یعني وہ دستاویز جسمیں نسبت وفات شخص

---

[۳] مسماۃ اسلام بادي بنام هرگوبند گهوس مورزاندین اپیل صفحہ ۲۰۳ - و هاوري سنگهہ بنام هیرا لال سیدہ بنگال جلد ۲ صفحہ ۸ پریوي کونسل

مذکور کے تحریر ہو ذي وقعت هی اُسکے بعد تیسرے درجه پر بیانات اشخاص جنکے سامنے وہ شخص مرا قابل اعتبار هیں — اسي طرح پر بیانات گواہ سے بڑہ کر دستاویزي شهادت کي وقعت سے زیادہ اشخاص کي عملدرآمد پر بھروسا هو سکتا هی چنانچہ حکام پریوي کونسل نے یہہ تجویز کیا که عملدرآمد اشخاص اُنکے الفاظ سے زیادہ معتبر هی [۴] *

اس دفعه میں لفظ دستاویز سے مراد مضمون دستاویز نہیں هی کیونکه اگر هر واقعه کي نسبت جسکو که ایک دفعه کسي دستاویز میں بیان کیا هو شهادت بغیر دستیابي اصل دستاویز کے نه لیجاتي تو بہت سے واقعات جنکا ذکر اتفاقي طور پر خطوط اور رقعہجات میں هو جاتا هی بلا پیشي اُن خطوط و رقعجات کے اور بدون اُن حالات کے جنکا ذکر دفعه ۶۵ میں هی کسي قسم کي شهادت سے ثابت نہو سکتے مثلاً زید نے اپنے دوست عمرو کو ایک خط لکھا جسمیں یہہ بیان کیا که میرے یہاں ایک بیٹا پانچویں رمضان کو پیدا هوا اور اُسکا نام بکر رکھا هی — بعد انقضاے مدت دراز کے ایک مقدمه میں بکر کي عمر کي نسبت بحث پیدا هوئي پس في نفسه بکر کي پیدایش کي نسبت خط لکھا جانا مانع ادخال اور قسم کي شهادت کا نہیں هی [۵] اور فریقین مقدمه هر قسم کي شهادت بلا لحاظ مضمون دفعه ۶۴ کے داخل کر سکتے هیں لیکن اگر فریقین میں سے کسیکو بغرض مسئله اقبال بالنسب یا اور کسي غرض کے یہه ثابت کرنا منظور هو که زید نے اس مضمون کا خط لکھا تھا تو وہ خط البته دستاویز حسب منشاء دفعه هذا کے هی اور اقبال زید کا (نسبت نسب بکر کے جو که خط میں مندرج هی) بلا خط کے پیش هوئے یا بلا اُن شرایط کے جنکا ذکر دفعه ۶۵ میں هی ثابت نہیں هو سکتا — اسي طرح پر اگر نالش اس بات کي هو که مدعاعلیه نے کسي اخبار میں کچھه الفاظ ہتک آمیز نسبت مدعي کے چھاپے هیں تو اصل اخبار پیش کرنا چاهیئے یااگر کسي خاص شخص کي نسبت هتک عزت کي نالش هو تو اُس تحریر کو خود پیش کرنا چاهیئے اور سواے اُن حالات کے جنکا ذکر دفعه ۶۵ میں هی اُس عبارت کي نسبت شهادت نہیں لیجا سکتي لیکن اگر بلا لحاظ وجود

۴ پوزن مانند چودھري بنام ننانند ساہ بنگال جلد زائد اجلاس کامل صفحه ۳

۵ دیکھو تشریح ۳ دفعه ۹۱ — ایکٹ هذا

دستاویز کے اُس واقعہ کا ثبوت دینا منظور ہو جسکا ذکر دستاویز میں هی تو شہادت دیجا سکتي هی سواے دفعہ ۹۱ کے مثلاً طے ہونا حساب کا مابین دو فریقوں کے بلا داخل کیئے بہي کهاته کے ثابت کیا جاسکتا هی *

متن دفعہ هذا میں ان الفاظ سے کہ ,, بجز اُن حالات کے جنکا ذکر قانون هذا میں بعد از این کیاجاتا هی ,,
صاف مقصد واضعان قانون کا معلوم نہیں هوتا اور ترجمہ جو کہ گورنمنٹ نے مشتہر کیا هی اس میں لفظ ,, بیان کیا جاتا هی ,, ٹهیک ترجمہ انگریزي کا نہیں هی ترجمہ یوں هونا چاهیئے ,, بجز اُن حالات کے جنکا ذکر قانون هذا میں بعد ازیں هوا هی ,, —
ان حالات سے صریح طور پر اشارہ هی دفعہ ۶۵ سے اور ظاهرا استثنٰے اول و دوم و تشریح سوم دفعہ ۹۱ ایکٹ هذا سے *

دفعہ ۶۵ جایز هی کہ شہادت

وہ صورتیں جن میں کہ دستاویزات کي شہادت نقلي گذر سکتي هی

منقولي بابت وجود یا حالت یا مضامین مندرجہ دستاویز کے صورت هاے مفصلہ ذیل میں ادا کي جائے :—

(الف) جب کہ اصل کي نسبت ثابت کیا جاوے یا معلوم هوتا هو کہ وہ قبضہ یا اختیار میں اشخاص مفصلہ ذیل کے هی *

ایسے شخص کے جس کے مقابلہ میں دستاویز کا ثابت کیا جانا مطلوب هی —

ایسے شخص کے جو عدالت کے
حکمنامہ کي رسائي یا اطاعت سے باہر ہی—
ایسے شخص کے جو قانوناً اُس کے
حاضر کرنے پر مجبور ہے—
اور ان سب صورتوں میں بعد اطلاعنامہ
مذکرہ دفعہ ٦٦ کے وہ اُس کو نہیں پیش
کرتا ہی *
(ب) جب کہ وجود یا حالت یا
مضامین مندرجہ اصل کي نسبت ثابت
ہوچکا ہو کہ بذریعہ تحریر کے اُس شخص
نے جس کے مقابلہ میں وہ ثابت کي گئي
یا اس کے قایمقام حقیت نے اس کو تسلیم
کیا ہی *
(ج) جس حال میں کہ اصل
تلف یا گم ہوگئي ہو یا وہ فریق جو اسکے
مضامین کي شہادت دیا چاہتا ہی کسي
ایسي وجہہ سے جو اُس کے قصور یا غفلت
سے نہ پیدا ہوئي ہو وقت مناسب کے
اندر نہیں پیش کرسکتا *

(د) جب کہ اصل اس قسم کي هو کہ اُس کو بآساني اُس کي جگهہ سے نہ هٹا سکتے هوں *

(ه) جب کہ اصل ایک دستاویز سرکاري بحسب معني قرار دادہ دفعہ ۷۴ کے هو *

(و) جس حال میں کہ اصل ایسي دستاویز هو جسکي نقل مصدقہ کو ازروے ایکٹ هذا یا کسي اور قانون نافذ برٹش انڈیا کے شهادت میں پیش کرنے کي اجازت هو *

(ز) جبکہ اصل مشتمل چند حسابات یا اور کاغذات پر هو جنکو عدالت بسهولت معائنہ نکر سکتي هو اور امر ثبوت طلب عام نتیجہ اُس تمام مجموعہ کا هو *

صورتهاے (الف) و (ج) و (د) میں شهادت منقولي مضمون دستاویز کي منظور هو سکتي هی *

صورت (ب) میں اقبال تحریري منظور هو سکتا هی *

صورت (٥) یا (و) میں نقل مصدق دستاویز کي قابل منظوري هی لیکن اور کسي قسم کي شہادت منقولي قابل منظوري نهیں هی *

صورت (ز) میں نسبت نتیجه عام دستاویزات کے هر شخص جسنے اُنکا معائنه کیا هو اور ایسي دستاویزات کے معائنه کرنے کي مہارت رکھتا هو اداے شہادت کر سکتا هی *

اس دفعه میں وه صورتیں بیان هوئي هیں جنمیں شہادت نقلي نسبت وجود یا حالت یا مضامین دستاویز کے سواے خود اُس دستاویز کے منظور هو سکتي هی *

سات صورتیں جائز رهنے شہادت نقلي کے به ثبوت وجود یا حالت یا مضموں دستاویز کے بیان کي گئي هیں لیکن هر صورت میں هر قسم کي شہادت نقلي داخل نهیں هو سکتي بلکه اُس تصریح کے موافق جسکا ذکر جزو آخر دفعه هذا میں مندرج هی شہادت نقلي داخل هوني چاهیئے*

چونکه یهه دفعه ایک نہایت مقدم دفعه هی اور اُس میں کل اُن صورتوں کا حاوي طور پر بیان هی جنمیں شہادت نقلي نسبت وجود یا حالت یا مضمون دستاویز کے داخل هو سکتي هی هم ایک شجرة پیش کرتے هیں جس سے مضمون دفعه هذا سمجهه میں آویگا اور نیز تحصیل کننده کو مضمون دفعه بآساني یاد هو جاویگا *

واضح رهے کہ هر حال میں بار ثبوت اس امر کا کہ دستاویز کي شہادت نقلي گذر سکتي هی ذمہ اُس شخص کے هی جو نہ اُسکو گذرانا چاهیے [6] اور اسلیئے اُسکو یہہ ثابت کرنا چاهیے کہ دستاویز بہ قبضہ فریق مخالف میں هی — دستاویز کا کسي دوسري عدالت میں داخل هونا کافي وجہہ قابل ادخال کرنے نقلي شہادت کي نہیں هی لیکن جبکہ یہہ ثابت کردیا جاوے کہ اصلي دستاویز پر جسپر مدعي اپنا دعوي مبني کرتا هی قبضہ میں مدعاعلیہ کے هی اور مدعاعلیہ اصل دستاویز بروقت پیش نکرے تو نقل اصل دستاویز کي (جو کہ ایک مثل مقدمہ سابق میں بر وقت واپسي اصل دستاویز کے حسب ضابطہ چھوڑ دي گئي تھي) قابل ادخال تصور هوگي [7] *

نسبت تلف هونے دستاویز کے یہہ لازم هی کہ کچھہ ثبوت اس بات کا دیا جاوے کہ کبھي اصل موجود تھي ورنہ شہادت نقلي نہ لیجاویگي چنانچہ شہادت نقلي نسبت مضمون ایک ڈگري کے جسکے صادر هونے کا کافي ثبوت نہ تھا نامنظور هوئي [8] — اور پھر اِس بات کا ثبوت دینا چاهیئے کہ وہ تلف هوگئي [9] پریوي کونسل نے ایک مقدمہ میں یہہ تجویز کیا کہ جب تک کہ کافي ثبوت اس امر کا ندیا جاوے کہ اصل دستاویز کي نسبت اُن جگہوں پر جہاں کہ اُسکا هونا غالب تھا تلاش کامل کي گئي تھي شہادت نقلي قابل ادخال نہیں هو سکتي [1] *

اور ایک اور مقدمہ میں جس میں کہ بیان یہہ تھا کہ تمسک کو چوهوں نے کتر ڈالا اور پرزے پیش کیئے گئے تھے مگر کوئي ثبوت اس کا نہ تھا کہ وہ پرزے اُس اصل تمسک کے تھے تو پریوي کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ شہادت نقلي داخل نہیں هو سکتي اور ڈگري عدالت ماتحت

---

٦ دیکھو صفحہ ۱۰۴ تمثیل (ب) ایکٹ هذا

۷ مقبول علي بنام سري متي مند بیبي بنگال جلد ۳ صفحہ ۵۴ دیواني

۸ مفیض الدین بنام مہر علي ویکلي جلد ۱ صفحہ ۲۱۲ دیواني

۹ ایش چندر چودهري بنام بهرب چندر چودهري ویکلي جلد ۵ صفحہ ۲۱ دیواني

۱ میر اسد اللہ بنام بیبي امامن مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۴۱

کي جو بر بناء تمسک کے تھي منسوخ کردي - [٢] ليکن جبکہ ثبوت کافي لکھے جانے تمسک اور اُسکے کھوئے جانے کا دیا جاوے تو عدالت کو لازم ھی کہ شہادت نقلي داخل کرے اور یہہ ضرور نہیں کہ تمام گواھان نسبت مضمون دستاویز گواھان حاشیہ ھوں [٣] *

نسبت ضمن (د) کے -- اِس سے مراد کتبہ نشانت وغیرہ ھیں *

ضمن (ہ) میں دفعات ٧٦ و ٧٨ سے اِشارہ ھی *

ضمن (ز) کے ساتھہ دفعہ ١٨١ -- ایکٹ ٨ سنہ ١٨٥٩ع پڑھني چاھیئے *

بعض صورتیں ایسي واقع ھوتي ھیں کہ دستاویز اصلي دو صورتوں کي وجہہ سے پیش نہیں ھوتیں چنانچہ ایک مقدمہ میں مثل ضلع سے ھائي کورٹ کلکتہ کو جاتے ھوئے راہ میں تلف ھو گئي عدالت مذکور نے تمام اُن کاغذات کي جن سے مثل مرتب تھي شہادت نقلي لیئے کي اجازت دي [٤] *

اور ایک اور مقدمہ میں بوجہہ تلف ھو جانے ڈگري کے ایام غدر میں ڈگریدار کو در بناء ڈگري تلف شدہ کے واسطے ما بقي اپنے زر ڈگري کے نالش کرنے کي اجازت ملي اور بناء مخاصمت تاریخ تلف ھونے ڈگري کي قرار پائي [٥] *

ایک مقدمہ میں جس میں کہ ڈگري تلف ھو گئي تھي اور ڈگریدار نے اجرا کي درخواست دي اور محکمہ اجراے ڈگري سے اُسکو مقدمہ نمبري کي ھدایت ھوئي عدالت ھائي کورٹ شمال و مغرب نے یہہ تجویز کیا کہ محکمہ اجراے ڈگري میں عدالت ماتحت کو لازم تھا کہ نسبت وجود

٢　سید عباس علي بنام مادیم رامي روجي مورزانڈین اپیل جلد ٣ صفحہ ١٥٦

٣　سید لطف اللہ بنام مسماۃ نصیبا ویکلي جلد ١٠ صفحہ ٢٣ دیواني - و روپ‌من چودھري بنام رام لعل سرکار ویکلي جلد ١ صفحہ ١٢٥ --- و سکورام شکل بنام رام لال شکل ویکلي جلد ٩ صفحہ ٢٣٨

٤　بابو گرو دیال سنگھہ بنام درباري لال تیواري ویکلي جلد ٧ صفحہ ١٨ دیواني و بنواري لال بنام مسٹر جونس ولایک ویکلي جلد ٨ صفحہ ٣٨

٥　راے مادھو بنام ھردیال سنگھہ ویکلي جلد سنہ ١٨٦٤ع صفحہ ٣٠١

یا عدم وجود ڈگري کے تجویز کرتي اور عدالت محکمه اجراے ڈگري کے حکم سے کوئي عدالت اُسکي سماعت نهیں کر سکتي [۷] *

دفعه هذا فوجداري اور دیواني دونوں سے متعلق هی *

ایک قسم کي دستاویز تحریري کي نسبت مطلق شهادت نقلي کسي قسم کي نهیں گذر سکتي یعني جبکه وه دستاویز اقرار یا وعده حسب دفعه ۲۰ - ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع قانون تمادي کے هو لیکن اُسکي تاریخ کي نسبت شهادت گذر سکتي هي الا یهه حکم خاص بوجهه منشاء قانون کے هی اور قاعده عام مندرجه دفعه ٦٥ سے ایک مستثنی هی *

دفعه ٦٦ شهادت منقولي مضامین

قواعد نسبت دینی اطلاع قانوني واسطے پیشي دستاویزات

دستاویزات کي جنکا ذکر دفعه ٦٥ کي ضمن (الف) میں آیا هی نه دي جائیگي اِلا اُس حال میں که جو شخص ایسي شهادت منقولي دیا چاهتا هو وه پیشتر اُس فریق کو جسکے قبضه یا اختیار میں وه دستاویز هی [[۷] یا اُسکے وکیل یا اٹرني کو] اطلاع معینه قانون واسطے اُسکے پیش کرنے کے دے چکا هو اور جس حال میں که کوئي اطلاع قانون کي رو سے معین نهو تو

۷ رنجیت بنام چني لال منفصله هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه ٦ جولائي سنه ۱۸٦٦ع

۸ [illegible] دفعه ۲ ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع [illegible]

ایسي اطلاع دے چکا هو جو حسب حال مقدمه عدالت کي دانست میں مناسب هو :

مگر شرط یهه هی که اطلاع مذکور واسطے قابل منظوري هونے دستاویز منقولي کے صورت هائے مفصله ذیل یا کسي اور ایسي صورت میں ضروري نهوگي جس میں که عدالت اُس سے درگذر کرنا مناسب جانے :—

(۱) جب که دستاویز ثبوت طلب في نفسه ایک اطلاع هو *

(۲) جبکه مقدمه کي نوعیت سے فریق مخالف کو بالضرور معلوم هو که اُسکو پیش کرنا پڑیگا *

(۳) جب که یهه معلوم هو یا ثابت کیا جائے که فریق مخالف نے قبضه اصل کا بفریب یا بزور حاصل کیا هی *

(۴) جبکه فریق مخالف یا اُسکے مختار نے اصل کو عدالت میں داخل کردیا هی *

(٥) جبکہ فریق مخالف یا اُسکے مختار نے اُس دستاویز کا گم ہونا تسلیم کیا ہو *

(٦) جبکہ شخص قابض دستاویز عدالت کے حکمنامہ کی رسائی یا اُسکی اطاعت سے باہر ہو *

دفعہ ہذا میں نسبت اطلاع کے مندرج ہی کہ قبل داخل ہوے شہادت نقلی کے دفعہ ٦٥ کے موافق اطلاع دینی چاہیئے — نسبت مقدمات دیوانی کے دیکھو ضابطہ دیوانی یہہ امر قابل غور ہی کہ عدالت کو اختیار ہی کہ ایسی اطلاع کو ضروری نہ سمجھے *

اشخاص جنکو ایسی اطلاع دیجاوے اور وہ دستاویز پیش نکریں حسب دفعہ ٧٥ تعزیرات ہند کے مجرم قرار پاسکتے ہیں *

دفعہ ٦٧ جبکہ کسی دستاویز

ثبوت نسبت دستخط کاتب دستاویز پیش شدہ

کی نسبت یہہ بیان کیا جائے کہ اُسپر کسی شخص نے دستخط کیئے ہیں یا کسی شخص نے اُسکو کلاً یا جزءً لکھا ہی تو دستخط یا شان خط اس قدر دستاویز کی جو اس شخص کے ہاتھہ کی لکھی ہوئی بیان کی جائے اُسی شخص کے خط کی شان سے ثابت ہونی چاہیئے *

الفاظ دفعه هذا نسبت ثابت کرنے دستخط کے لازمي هیں اور دفعات ۴٧ و ٧٣ کے دیکھنے سے طریقے ثبوت خط کے معلوم هونگے *

ایکٹ هذا میں کہیں تعریف لفظ دستخط کي نهیں دي گئي لیکن قانون رجسٹري ایکٹ ٨ سنه ١٨٧١ع میں جو تعریف دستخط کي بیان هوئي هی وہ علامت اور نشاني پر بهي حاوي هی اور دفعه ٥٠ قانون وراثت هند ایکٹ ١٠ سنه ١٨٦٥ ع میں بهي موصي کے دستخط کرنے یا علامت بنانے کا بیان هی قانون تمادي ایکٹ ٩ سنه ١٨٧١ع کي دفعه ٢٠ کي تشریح ٢ کي تمثیل کے دیکھنے سے واضح هوگا که واسطے اغراض تمادي کے هاتھه کے دستخط کرنے لازمي هیں اور مهر کافي نهوگي *

دفعه ٦٨ اگر کسي دستاویز کے واسطے قانوناً گواهوں کي گواهي سے مصدق هونا ضرور هو تو وہ شهادت میں اُس وقت تک مستعمل نهوگي که اسکا تکمیل پانا اقل بدرجه ایک گواہ تصدیق کننده کي گواهي سے ثابت کیا جائے بشرطیکه کوئي گواہ تصدیق کننده زنده هو اور اُسپر حکمنامه عدالت جاري هوسکتا هو اور وہ شهادت دینے کي قابلیت رکھتا هو *

ثبوت تکمیل دستاویزات جاپر گواهي هوني قانوناً لازمي هی

هندوستان میں نهایت کم ایسي دستاویزیں هیں جنپر تصدیق ضرور هی اور زیاده تر متعلق هیں وصیت ناموں سے اُن اشخاص کے جو که هندو یا مسلمان یا بده نهوں ــــ اسکي نسبت دفعات ٥٠ و ٣٣١ ــــ ایکٹ ١٠ سنه ١٨٦٥ع و ایکٹ ٢١ سنه ١٨٧٠ع کے دیکھنے سے حال معلوم هوگا *

دفعه ۶۹ اگر کوئي ایسا گواه

ثبوت جبکه گواه حاشیه نه ملیں

تصدیق کننده نه پایا جائے یا دستاویز سے یهه معلوم هوتا هو که اُسکي تکمیل مملکت متحده میں هوئي هی تو اسکي نسبت یهه ثابت هونا چاهیئے که اقل درجه ایک گواه کي گواهي سے خود بقلم اسکي تصدیق کي گئي هی اور دستخط تکمیل کننده دستاویز کے خود بقلم اُسي شخص کے هوں *

مملکت متحده سے مراد سلطنت گریت برٹن یعني انگلنڈ و اسکاتلنڈ و ائرلنڈ مراد هی *

دفعه ۷۰ اقبال ایک فریق کا

اقبال فریق دستاویز نسبت اُسکي تکمیل کے

نسبت دستاویز مصدقه کے اس امرمیں که اسکي تکمیل خود اسنے کي بمقابله اُسي فریق کے اسکي تکمیل کا ثبوت کافي هوگا گو که وه دستاویز ایسي هو جسکا مصدق بگواهي هونا قانوناً ضرور هی *

واضح رهے که اقبال مندرجه دفعه هذا نسبت تکمیل دستاویز کے هی اور اقبالات مندرجه دفعه ۲۲ و دفعه ۶۵ ضمن (ب) نسبت مضمون وغیره دستاویز کے هی *

پس اقبال مضمون دستاویز اور اقبال تکمیل دستاویز میں بہت فرق هی اور اس فرق کی تصریح دفعہ ۶۴ کی شرح پڑھنے سے معلوم هوگی [۱] *

دفعہ ۷۱ اگر گواہ تصدیق کنندہ دستاویز پر اپني گواهي کرنے سے انکار کرے یا اس کو یاد نهو تو جایز هی کہ اسکي تکمیل اور شہادت سے کي جائے *

ثبوت جبکہ گواہ حاشیہ تکمیل دستاویز سے منکر هو

دفعات ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ — ایکٹ هذا متعلق هیں اُن دستاویزات سے جنکا مصدقہ هونا ضرور هی — پس ان چاروں دفعات کے پڑھنے سے معلوم هوگا کہ خلاصہ مضمون ان چاروں کا یہہ هی :—

اول — جب کبھي کوئي گواہ تصدیق کنندہ زندہ هو اور اُسپر حکمنامہ عدالت جاري هو سکتا هو اور وہ قابل اداے شہادت هو تو اُسکا بلانا لازمي هی *

دوم — جبکہ کوئي گواہ تصدیق کنندہ زندہ نهو یا اُس پر حکمنامہ عدالت جاري نهو سکتا هو یا قابل اداے شہادت نهو تو یہہ دو امور ثابت کرنے ضرور هیں —

۱ — تصدیق کم سے کم ایک گواہ تصدیق کنندہ کي خاص اُسیکے هاتھہ کي لکھي هوئي هو *

۲ — دستخط تکمیل کنندہ دستاویز کے اُسیکے هاتھہ کے لکھے هوئے هوں *

سوم — جبکہ فریق دستاویز مصدقہ کا اُسکي تکمیل سے اقبال کرے تو بمقابلہ اُسکے کسي شاهد تصدیق کنندہ کے بُلانے کي ضرورت نہیں *

چہارم — جبکہ گواہ تصدیق کنندہ تکمیل دستاویز سے انکار کرے یا بھول گیا هو تو اور شہادت داخل هو سکتي هی — لیکن دفعہ ۷۱ کے الفاظ سے جسمیں کہ لفظ گواہ کا مفرد هی یہہ معلوم نہیں هوتا کہ اگر

[۱] دیکھو صفحہ ۲۹۱

ایک گواہ تصدیق کنندہ بھول گیا ہو یا انکار کرتا ہو اور اَور گواہ حکمنامہ عدالت کي رسائي کے اندر ہو تو کیا کرنا چاہیئے *

حسب دفعہ ۹۰ – ایکٹ ہذا دستاویز ... ي سالہ کے ثابت کرنیکے لیئے گواہ تصدیق کنندہ کے بُلانے کي ضرورت نہیں ہی *

دفعہ ۷۲ دستاویز مصدقہ جسکے مصدق بگواہي ہونے کے لیئے قانون میں حکم نہو اس طور پر ثابت کي جا سکتي ہی کہ گویا وہ مصدق نہ تھي *

ثبوت دستاویزات جنپر گواہي ہوني قانوناً لازمي نہیں

مضمون دفعہ ہذا یہہ ہی کہ جس دستاویز کے مصدق بگواہي ہونے کے لیئے قانون میں کوئي حکم نہیں ہی اُسکے ثابت کرنے کے لیئے گواہ تصدیق کنندہ کي شہادت لیني لازمي نہیں ہی بلکہ ہر قسم کي شہادت جو کہ موافق اِس ایکٹ کے قابل ادخال قرار دي گئي ہی داخل ہو سکتي ہی پس مضمونِ دفعہ ہذا اُس قاعدہ عام سے جو نسبت دستاویزات واجب التصدیق کے جنکا ذکر دفعہ ۶۸ میں ہی صریح ایک مستثنیٰ صورت ہی پس دستاویزات جنکي شہادت گذر سکتي ہی یا تو اُس قسم کي ہوتي ہیں جنکو قانون نے مصدق ہونا لازمي قرار دیا ہی او اُنکي نسبت احکام دفعات ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ میں مندرج ہیں اور یا ایسي دستاویزات ہیں جنکا مصدق ہونا قانوناً لازمي نہیں ہی — اِس قسم کي دستاویزات ہر قسم کي شہادت سے ثابت ہو سکتي ہیں *

دفعہ ۷۳ واسطے تحقیق اس امر کے کہ فلاں دستخط یا تحریر یا مہر اُسي شخص کي ہی یا نہیں

خطوط کا مقابلہ

جس کے ظاهر هوتے هي جایز هی که وه دستخط یا تحریر یا مهر جو اسي شخص کي تسلیم کي گئي هو یا حسب اطمینان عدالت ثابت هوچکي هو اسکے ساتهه جسکا ثبوت مطلوب هی مقابل کي جائے گو که وه دستخط یا تحریر یا مهر واسطے کسي اور غرض کے پیش یا ثابت نهو چکي هو *

عدالت کو جایز هی که کسي شخص کو جو حاضر عدالت هی کسي لفظ یا رقم کے لکهنے کا بایں غرض حکم دے که عدالت اس لفظ اور رقم کو جو اس نهج پر لکهي جاے کسي لفظ یا رقم کے ساتهه جو اس شخص کے هاتهه سے لکهي هوئي بیان کي گئي هو مقابل کرسکے *

منجمله أن طریقوں ثبوت دستاویزات کے جنکا ذکر مفصل شرح دفعه ۴۷ میں هوچکا هی اس دفعه میں ایک طریقه ثابت کرنے اور تحقیق کرنے کا هی ــ دوسرے فقره دفعه هذا کے دیکهنے سے معلوم هوگا که یهه طریقه اطمینان عدالت کے لیئے واضعان قانون نے قائم کیا هی *

واضح رهے که واسطے مقابله کرنے کے ایک دوسري تحریر عدالت کو دیکهني چاهیئے وه تحریر یا تو مسلمه هو یا مثبته هو ورنه اگر وه بهي متنازعه فیه هی اور أسکي اصلیت کي نسبت کوئي ثبوت نهیں هی تو

أس سے مقابلہ کرنا جائز نہیں هی [۹] پریوي کونسل نے یہہ تجویز کیا که جبکه کسي هندوستان کي زبان کے دستخط یا تحریر کي نسبت بحث هو تو هندوستاني حاکم کي راے به نسبت حکام هائي کورٹ کي راے کے زیادہ قابل اعتبار هی [۱] - لیکن مقابلہ خط میں نہایت احتیاط لازم هی اور حکام پریوي کونسل نے ایک اور مقدمه میں یہہ تجویز کیا هی که ایسي صورت میں جبکه اور قسم کي شہادت نسبت جعل کے طلب هو سکتي تهي لیکن طلب نکرائي گئي هو تو صرف محض مقابلہ خط پر کسي دستاویز کا جعلي قرار دینا قابل پسند نہیں هی [۲] *

سرکاري دستاویزات

دفعه ۷۴ دستاویزات مفصله

دستاویزات سرکاري

ذیل سرکاري دستاویزات هیں :—

(ا) دستاویزات مشتمل ایکت یا کاغذات متعلقه ایکت :—

۱ — مصدرہ سلطان وقت *

۲ — مصدرہ سرکاري جماعتوں اور عدالتوں کے *

۳ — مصدرہ عهدہ داران سرکاري من قبیل واضعان قوانین و حاکمان

---

۹ پورن چندر چترجي بنام گریشچندر چترجي ویکلي جلد ۹ صفحه ۳۵۰ دیواني

۱ چندرناتهه پہلدار بنام جگندرناتهه پہلدار بنگال جلد ۷ صفحه ۲۱۶

۲ کرالي پرشاد مصر بنام اننت رام هجرا بنگال جلد ۸ صفحه ۴۹۰

عدالت و عاملان برٹش انڈيا يا کسي اور حصه قلمرو ملکه معظمه يا ملک غير کے *

(۲) سرکاري دفاتر خانگي دستاويزات کے جو برٹش انڈيا ميں کسي جگهه محفوظ رکهے گئے هوں *

مضمون فقره اول دفعه هذا جس ميں تصريح دستاويزات سرکاري کي هي صاف هي اور اُسکي شرح لکهنے کي ضرورت نهيں تهي *

ليکن فقره نمبر ۱ دفعه هذا قابل غور هي اور وه نقليں دستاويزات کي جو که حسب قانون رجستري رجسترار کے دفتر مير ميں رهتي هيں دستاويزات سرکاري هيں اور اُن نقلوں سے جو باضابطه نقل ليجاوے اُس سے ضمن هذا متعلق هي - اس قسم کي دستاويزات کي نسبت ايکٹ ۸ سنه ۱۸۷۱ع کي دفعه ۵۱ و ۵۷ پڑهني چاهيئے اور فيلڈ صاحب نے نهايت تلاش سے يهه بيان کيا هي که موافق منشاء ايکٹ مذکور جو حال کا قانون رجستري هي پانچ رجستر رکهنے کا حکم هي جنميں اول چار تو هر رجستري کے دفتر ميں رهتے هيں اور ايک پانچواں رجستر هر رجسترار کے دفتر ميں رهتا هي *

رجستر نمبر اول ميں تمام وه دستاويزات مندرج هوتي هيں جو متعلق جائداد غير منقوله کے هوں *

رجستر نمبر ۲ ميں وجوهات انکار رجستري مندرج هوتے هيں *

رجستر نمبر ۳ ميں وصيت نامے اور اجازت نامجات تبنيت داخل هوتے هيں *

رجستر نمبر ۴ ميں متفرق دستاويزات داخل هوتي هيں جو که متعلق جائداد غير منقوله کے نهوں *

رجستر نمبر ۵ ميں وصيت نامے جو که بند لفافوں ميں امانت رکهے جاتے هيں مندرج هوتے هيں *

رجسٹر نمبر ۱ و ۲ و فہرست رجسٹر نمبر ۱ کو ہر شخص ملاحظہ کر سکتا ہی اور جس شخص کا جي چاہے اُسکي نقل کي درخواست کر کے حاصل کرلے *

دستاویزات رجسٹر نمبر ۳ و ۴ کي نقل صرف اُن لوگوں کو مل سکتي ہی جنکو اُسکي تکمیل سے علاقہ ہو یا اُسکي بناء پر دعوي کرتے ہوں اور وہ نہ ثبوت مضمون دستاویز اصلي کے حسب دفعہ ۵۷ - ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۷۱ع داخل ہو سکتي ہی *

اسي طرح پر اشخاص اُن رجسٹروں کے دیکھنے اور نقل حاصل کرنے کے مجاز ہیں جو کہ نکاح کے رجسٹر رہتے ہیں حسب منشاء ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۷۲ع کے دفعات ۷۹ و ۸۰ کے - اقرارنامجات چھاپہ‌خانہ والوں کے حسب دفعہ ۶ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع کے دیکھے جا سکتے ہیں اور اُنکي نقل حاصل ہو سکتي ہی *

رجسٹر حق تصنیف کتابوں کا جو کہ گورنمنٹ آف اِنڈیا کے سیکرٹري کے دفتر میں رہتا ہی حسب منشاء ایکٹ ۲۰ سنہ ۱۸۴۷ع وہ بھي دیکھا جا سکتا ہی اور نقل اُسکي حاصل ہو سکتي ہی - رجسٹر جائینٹ اسٹک کمپني کا جو حسب منشاء ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۶ع رہتا ہی دیکھا جا سکتا ہی اور اُنکي نقل حاصل ہو سکتي ہی *

جن قوانین کا اُوپر ذکر ہوا ہی اُنمیں سے کسي میں بھي چارہ کار اس امر کا نہیں لکھا کہ اگر نقل دینے سے انکار ہو تو کیاکیا جاوے *
مابقي رجسٹرونکا ہم ذکر کر چکے ہیں *

دفعه ۷۵ تمام دیگر دستاویزات خانگي ہیں *

دستاویزات خانگي

مضمون دفعہ ہذا یہہ ہی کہ جو دستاویزیں دفعہ ۷۴ کي کسي قسم میں سے نہیں وہ سب دستاویزات خانگي تصور ہونگي اور اُنکي وہ وقعت باعتبار آساني ثبوت کے نہیں ہی جو کہ دستاویزات سرکاري کي حکماً ایکٹ ہذا نے قائم کي ہی *

دفعه ۷۶ هر عهده دار سرکاري

دستاویزات سرکاري کي نقول مصدقه

محافظ کسي ایسي سرکاري دستاویز کا جس کے معائنه کرنے کا هر شخص کو استحقاق هی اُس شخص کو نقل اُس دستاویز کي بروقت ادا هونے اُس کي رسوم معینه قانون کے حواله کریگا اوراُس نقل کے ذیل میں تصدیق اس امر کي لکهه دیگا که وه نقل مطابق اصل دستاویز مذکور یا اُسکے جزو کے هی یعني جیسي که صورت هو اور وه تصدیق بقید تاریخ هوگي اور اُس کے ذیل میں عهده دار مذکور اپنا نام اور عهده کا نام مرقوم کریگا اور جس حال میں که اُس عهده دار کو قانوناً مهر کے استعمال کرنے کي اجازت هو مهر بهي اُسپر ثبت کي جائیگي اور وه نقلیں جنپر اس طور کي تصدیق هو نقول مصدق کهلائینگي *

تشریح --- هر عهده دار سرکاري جس کو اُسکي سرکاري خدمت معمولي کے ذریعه سے ایسي نقول کے حواله کرنے کي اجازت هو محافظ اُن دستاویزات کا بحسب معني مقررہ دفعه هذا متصور هوگا *

احکام ضوابط دیواني و فوجداري نسبت عطاے نقول

ضابطه دیواني کے بموجب ڈگري اور فیصله عدالت ابتدائي اور عدالت اپیل کي ڈگري کي نقل فریقین مقدمه کو مل سکتي هی لیکن اور کسي کاغذات مسل کي نقل کي نسبت کوئي حکم نہیں هی لیکن اکثر نقلیں عطا هوتي هیں *

فوجداري کے مقدمات میں جو ملزم هائي کورٹ میں سپرد کیا جاوے اُسکو نقل فرد قرار داد جرم کي بلا کسي اُجرت کے ملني هی اور اظهاروں کي نقل بهي مل سکتي هی [۳] *

اور نقل فیصله کي بهي حسب ضابطه مذکور ملزم کو عطا هو سکتي هی [۴] *

اور جو شخص قید هو اور اپیل کرنا چاهے اُسکو بلا استامپ کے نقل مل سکتي هی لیکن سواے اُن کاغذات کے جنکا ذکر هوا اظهارات وغیرہ کي نقل ملنے کا لازمي حکم نہیں هی ایک مقدمه میں هائي کورٹ مدراس نے سشن جج کو نقل اظهارات وغیرہ دینے کي هدایت کرنے سے انکار کیا [۵] لیکن هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که مجسٹریٹ کو چند کاغذات کي نقل دینے سے انکار کرنا درست نہیں هی [۶] *

نسبت نقول باضابطه کے حسب دفعه ۷۹ --- ایکٹ هذا قیاس قانوني صحت کا هی *

---

۳ دیکھو دفعه ۱۹۹ و ۲۰۱ ضابطه فوجداري یعني ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع

۴ دیکھو دفعه ۴۷۶ --- ضابطه فوجداري ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع

۵ ملکه بنام سبهاپاگنده جلد ۱ مدراس صفحه ۱۳۸

۶ مقدمه شب پرشاد پانڈے جلد ۳ بنگال صفحه ۵۹ ضمیمه

نقول مصدقه دستاویزات سرکاري داخل هوسکتي هیں

دفعه ۷۷ جایز هی که ایسي نقول مصدق به ثبوت مضامین اُن دستاویزات سرکاري یا جزو دستاویزات سرکاري کے جنکي وه نقلیں معلوم هوتي هوں پیش کي جائیں *

دیگر دستاویزات سرکاري کا طریقه ثبوت

دفعه ۷۸ جایز هی که دستاویزات سرکاري مفصله ذیل حسب ذیل ثابت کي جائیں :—

(ا) ایکٹ یا حکم یا اشتهارات ایکزکیوتف گورنمنت برتش انڈیا کے جو کسي صیغه سے هوں یا کسي لوکل گورنمنت یا کسي صیغه لوکل گورنمنت کے *

چاهیئے که وه اُس صیغه کي تحریر مصدقه سر دفتر صیغه مذکور کے ذریعه سے ثابت هوں *

یا کسي ایسي دستاویز سے جس سے ظاهر هوتا هو که اُس گورنمنت کے حکم سے مطبوع هوئي هی *

(۲) عمل تحریری واضعان قانون *
واضعان مذکور کی تحریرات موقت الشیوع سے یا ایکٹ یا ایکٹوں کے خلاصہ مشتہرہ سے یا اُن نقول سے جنسے معلوم ہوتا ہو کہ بحکم گورنمنٹ چھاپے گئے ہیں *

(۳) اشتہارات اور احکام یا قوانین جو حضور ملکہ معظمہ یا پریوی کونسل یا ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کے کسی صیغہ سے جاری ہوئے ہوں *
بذریعہ نقول یا انتخابات کے جو لندن گزٹ میں درج ہوں یا جنسے ظاہر ہوتا ہو کہ ملکہ معظمہ کے مہتمم مطبع کے چھاپی ہوئی ہیں ثابت کیئے جائیں *

(۴) ایکٹ مصدرہ حاکم عامل یا عمل تحریری واضعان قانون کسی ملک غیر کے *
بذریعہ تحریرات موقت الشیوع کے جو وہاں کے حاکم نے مشتہر کی ہوں یا اُس ملک میں عموماً وہ ایسے سمجھی گئی ہوں

یا بذریعه نقل مصدق بمهر ملک یا فرماں رواے ملک کے ثابت کیئے جائیں یا کسي سرکاري ایکت مصدره نواب گورنر جنرل بهادر هند اجلاس کونسل میں وه تسلیم کیئے گئے هوں *

(٥)　عمل تحریري کسي جماعه میونیسپلیٹي برتش انڈیا کا *

بذریعه نقل عمل تحریري مذکور کے جسپر تصدیق اُسي تحریر کي مصدقه محافظ قانوني کي هو یا بذریعه کتاب مطبوعه کے جس سے ظاهر هوتا هو که اُس جماعه کے حکم سے مشتهر کي گئي هے ثابت کیا جاے *

(٦)　اور قسم کي سرکاري دستاویزات جو ملک غیر میں هوں بذریعه اُن کي ایسي اصل یا نقل کے ثابت کي جائیں جو اُن کے محافظ قانونیے تصدیق کي هو اور اُسپر تصدیق بمهر نوتري پبلک یا سرکار

انگریزی کے وکیل یا مختار مہام ملکی
کی بابت مضمون ہو کہ اس نقل کی
تصدیق حسب ضابطہ اُس عہدہ دار نے
جو قانوناً محافظ اُسکی اصل کا ہی کی ہی
اور اُس دستاویز کی حیثیت کو حسب
قانون اُس ملک غیر کے ثابت کرلیا ہی *

قیاسات نسبت دستاویزات کے

دفعہ 79 عدالت کو لازم ہی کہ

قیاس نسبت صحت نقول مصدقہ

ہر ایسی دستاویز کو جس سے
پایا جاتا ہو کہ وہ ایک
تصدیق یا نقل مصدق یا اور دستاویز ہی جو
قانوناً بطور شہادت کسی امر واقعہ خاص
کے قابل منظوری قرار دی گئی اور
جس سے معلوم ہوتا ہو کہ برتش اندیا
میں یا کسی ہندوستانی ریاست میں
جس کو ملکہ معظمہ کے ساتھہ رابطہ
اتحاد ہی کسی ایسے عہدہ دار نے اُس کی
تصدیق کی ہی جسکو نواب گورنر جنرل

بہادر کي حضور سے حسب ضابطہ اجازت اُسکے تصدیق کرنے کي دي گئي ھی غیر جعلي قیاس کرے مگر شرط یہہ ھی کہ وہ دستاویز ازروے اُسکے مضمون مندرجہ کے اُس طرز کي اور اُس طور پر تکمیل یافتہ معلوم ھوتي ھو جسکي قانوناً اسکے واسطے ھدایت ھی اور عدالت کو یہہ بھي قیاس کر لینا لازم کہ ھر عہدہ‌دار جسکے دستخط یا تصدیق کي ھوئي وہ دستاویز معلوم ھوتي ھو بر وقت دستخط کرنے کے وھي منصب ازروے عہدہ رکھتا تھا جو اس دستاویز میں اُسنے اپنے واسطے لکھا ھو *

اس دفعہ میں دو قسم کے قیاسات لازمي قرار دیئے ھیں *
اول — نسبت دستاویز مصدقہ کے *
دوم — نسبت منصب عہدہ‌داران تصدیق کنندہ کے *

جو خاص حالتیں کہ ایسے قیاس کے قائم کرنے کے لیئے ضروري ھیں وہ متن دفعہ ھذا سے صریح معلوم ھوتي ھیں اور اس جگہہ پر نقرہ اوسط دفعہ ۴ کے دیکھنے سے یہہ معلوم ھوگا کہ لزوم قیاس کسکو کھتے ھیں اور قیاس کے لازمي ھونے اور ثبوت قطعي میں بڑا فرق ھی پس کل قیاسات نسبت دستاویزات کے جو کہ دفعہ ھذا اور گیارہ دفعات مابعد میں بیان کیئے گئے ھیں ایسے ھیں کہ فریق مخالف کو اُن قیاسات کے خلاف ثبوت دیکر اُنکو معدوم کرنے کا اختیار ھی اور وہ یہہ ثابت کر سکتا ھی کہ جس عہدہ‌دار کے دستخط اُسپر ھیں اُسکو منصب دستخط کرنے کا نہیں تھا *

دفعه هذا میں جو قیاس که نسبت دستاویز کي نقل کي اصلي هونے کے هی وہ قیاس درستي دستخط و مهر سے بهي متعلق هی *
نسبت سارٹیفکٹ کے دیکهو دفعات ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۳۲ ضابطه فوجداري ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع جس میں که مثالیں اُس کي مندرج هیں *

دفعه ۸۰ جب کوئي ایسي دستاویز کسي عدالت میں پیش کي جاے جس سے معلوم هوتا هو که وہ تحریر یا یادداشت شهادت یا جزو شهادت کسي گواہ مقدمه عدالت کي یا ایسے گواہ کي هی جسنے روبرو کسي ایسے عهدہدار کے شهادت اداکي جو قانوناً مجاز اُسکي گواهي لینے کا تها یا وہ ایک بیان یا اقبال کسي قیدي یا شخص ملزم کا هو اور قانون کے مطابق قلمبند کیا گیا هو اور اس سے یهه معلوم هوتا هو که وہ دستخطي کسي جج یا مجسٹریٹ یا کسي ایسے عهدہدار کا هی جسکا ذکر کیا گیا تو عدالت کو یهه قیاس کر لینا لازم هی که *

قیاس نسبت شهادت کے جو مسل میں تحریر هوکر رکهي گئي هو

وہ دستاویز غیر جعلي هی اور جو بیانات نسبت ان حالات کے کیئے گئے جن

میں که وه لي گئي هو اور انسے يهه معلوم هوتا هو که شخص دستخط کننده کے هیں وه راست هيں اور نيز يهه که وه شهادت يا بيان يا اقبال حسب ضابطه قلمبند کيا گيا تها *

هر مقدمه میں جس میں کوئي اظهار داخل هو تو اس دفعه کے موافق اُسکي نسبت قیاس قائم هوتا هی چنانچه مقدمات فوجداري میں جس میں که مدعاعلیه پر الزام جرم حلف دروغي کا لگایا جاوے اُس کا اظهار جسکي نسبت که حلف دروغي کا بیان هی شهادت میں داخل هوکر اُسکے خلاف استعمال هو سکتا هی لیکن ملزم کو اختیار اس امر کا هی که ثابت کرے که جو بیان اُس نے پهلے کیا تها وه في الحقيقت اظهار میں نهیں لکها گیا *

اُن لفظوں کے که " قانون کے مطابق قلمبند کیا گیا هو " يهه معني هیں که بعد حلف ایکت ۱۰ سنه ۱۸۷۳ ع کے هوا هو لیکن اگر دیسي زبان میں اظهار لکها گیا هو اور افسر عدالت نے اپنے هاتهه سے نه لکها هو تو وقعت اظهار میں کچهه فرق نهیں اتا چنانچه ایک مقدمه میں هائي کورت کلکته نے يهه تجویز کیا که گو کلکتر نے اپنے هاتهه سے مظهر کے بیان کي يادداشت انگریزي میں نهیں لکهي تاهم چونکه دیسي زبان میں پورا اظهار لکها گیا تها تو وه اظهار بمقابله اُس ملزم کے جسپر الزام حلف دروغي کا لگایا گیا هی مستعمل هو سکتا هی [۷] *

دفعه ۸۱ — قیاس نسبت گزٹوں کے

عدالت ایسي هر دستاویز کو جس سے معلوم هوتا هو که وه لندن گزٹ آف انڈیا يا کسي لوکل گورنمنت کا سرکاری گزٹ یا

[۷] مقدمه بهاري لال بهوس ويکلي رپورتر جلد ۹ صفحه ۶۹ صیغه فوجداري

کسي نوابادي یا مضافات یا مقبوضات قلمرو شاه برتانیه کا سرکاري گزت یا کوئي اخبار یا کاغذ موقت الشیوع یا نقل کسي مخصوص ایکت پارلیمنت کي چھاپي ھوئي مہتمم مطبع ملکه معظمه کي ھی اور نیز ھر دستاویز کو جس سے معلوم ھوتا ھو که وہ ایسي دستاویز ھی جسکي نسبت قانونا حکم ھی که کوئي شخص اسکو مرتب رکھے غیر جعلي قیاس کر لیگي بشرطیکه اس دستاویز کو بحسب محکومه قانون بجنسه مرتب رکھا ھو اور جو ذریعه مناسب که اسکي حفاظت کا ھی اس سے نکال کر پیش کي گئي ھو *

نسبت واقعه نوع عام مندرجه کسي ایکت یا نوتیفکیشن کي دفعه ۳۷ ایکت هذا اور نسبت دستاویزات کي دفعه ۹۰ - ایکت هذا کے دیکھنے سے معلوم ھوگا که تیس برس سے زیادہ کي دستاویز کي نسبت کیا قیاس ھی *

قیاس اُن دستاویزات کي نسبت جو انگلستان میں بغیر ثبوت مہر یا دستخط قابل ادخال ھیں

دفعه ۸۴ جب کوئي دستاویز کسي عدالت میں پیش کي جاے اور اُس سے پایا جاتا ھو که وہ ایسي دستاویز ھی جو ازروے قانون مجریه وقت ملک انگلستان

یا ایرلینڈ کے به ثبوت کسي امر کے کسي عدالت انگلستان یا آئرلینڈ میں بغیر ثبوت مهر یا اسٹامپ یا دستخط تصدیق کننده کے یا منصب عدالت یا عهده أس شخص کے جس کے دستخط کا ثبت هونا أس سے پایا جاتا هو قابل منظوري هی تو عدالت کو یهه قیاس کرلینا لازم هی که وه مهر یا اسٹامپ یا دستخط اصلي هی اور أسپر دستخط کرنے والا بروقت دستخط کرنے کے وهي منصب عدالت یا عهده کا رکهتا تها جو أسنے اپنے واسطے لکها *

اور وه دستاویز أسي غرض کے لیئے قابل منظوري هوگي که جس کے واسطے انگلستان یا ایرلینڈ میں قابل منظوري هوسکتي *

چونکه جس قسم کي دستاویزات کا ذکر دفعه هذا میں هی هندوستان میں بهت کم پیش هوتي هیں اِس لئے أنکی نسبت یهاں کچهه لکهنا ضرور نهیں هی *

دفعه ۸۳ عدالت کو لازم هی

ثبوت نقشه جات جو کسي خاص غرض کے لیئے طیار کیئے گئے هوں

که جن نقشه جات زمین یا عمارت سے پایا جاتا هو که وه بحکم گورنمنت طیار کیئے گئے تهے أنکا

اُسي طور پر طیار کیا جانا اور صحیح ہونا قیاس کرلے لیکن جو نقشہ جات زمین یا عمارت کہ کسي اور غرض سے طیار کیئے گئے ہوں اُن کا صحیح ہونا ثابت کرنا پڑیگا *

یہہ ظاہر ہی کہ جو نقشہجات ماقبل نزاع- بحکم گورنمنت تیار کیئے گئے ہو اُنکي وقعت اُن نقشہجات سے جو کہ بعد نزاع طیار کیئے گئے ہوں بہت زیادہ ہی اس اُصول کا مقابلہ اُصول مندرجہ ضمن ۴ و ۵ و ۷ دفعہ ۳۲ سے کرو — اور نسبت نقشہجات کے دفعہ ۳۶ دیکھو *

دفعہ ۸۴ عدالت کو اصلیت

قیاس نسبت مجموعہ ہاے قانون یا نظایر مقدمات منفصلہ

ہر ایسي کتاب کي قیاس کرلیني لازم ہی جس سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ بحکم گورنمنت کسي ملک کے چھاپي یا مشتہر کي گئي تھي اور اُس میں کوئي قوانین اُس ملک کے درج ہیں *

اور نیز ہر ایسي کتاب کے جس سے پایا جاتا ہو کہ اُس میں اُس ملک کي عدالت کے فیصلہ جات کي رپورٹ بطور نظایر مندرج ہی *

اِس مضمون سے متعلق ۳۸ ہی اُسکو اِسکے ساتھہ پڑھو *

دفعه ۸۵ عدالت کو لازم هی

قیاس نسبت مختارنامه کے

که جس دستاویز سے پایا جاتا هو که وه مختارنامه هی اور اُسکي تکمیل روبرو اور به تصدیق کسي نوتري پبلک یا عدالت یا جج یا مجسٹریت یا وکیل یا نائب وکیل ملکي سرکار انگریزي یا وکیل ملکه معظمه یا گورنمنت هند کے هوئي تهي اُسکو قیاس کرلے که وه اُسي طور پر تکمیل اور تصدیق کیا گیا تها *

اس دفعه کے ساتهه مختار نامه کے متعلق دیکهو ضمن ۷ دفعه ۱۸ و نیز دفعه ۳۳ قانون رجسٹري ایکٹ ۸ سنه ۱۸۷۱ع *

دفعه ۸۶ عدالت کو یهه قیاس

قیاس نسبت نقول مصدقه مسل عدالت هاے ملک غیر

کر لینے کا اختیار هی که هر دستاویز جس سے پایا جاتا هو که وه نقل مصدق کسي ایسے ملک کے دفتر عدالت کي هی جو که جزو قلمرو ملکه معظمه کا نهیں هی وه اصل اور صحیح هی بشرطیکه اُس دستاویز کا مصدق هونا

اُس طور پر پایا جاتا هو جسکي نسبت کسي سفیر متعینہ جناب ملکہ معظمہ یا گورنمنت هند نے جو اُس ملک میں رهتا هو یهہ تصدیق کي هو کہ کاغذات عدالت کي نقول کي تصدیق کے واسطے اُس ملک میں عموما یهي دستور هی *

اس دفعہ کے ساتهہ پڑهو دفعہ ۷۸ کي ضمن ٦ و دفعہ ۸۲ - ایکت هذا

دفعہ ۸۷ عدالت کو یهہ قیاس کر لینے کا اختیار هی کہ هر کتاب جس سے وہ اِستدلال واسطے دریافت اُمور متعلقہ اغراض سرکاري یا عام کے کرے اور هر نقشہ مشتہرہ جسکے اُمور مندرجہ واقعات متعلہ هوں اور معائنہ کے واسطے پیش کیا جائے وہ اُسي شخص کا اور اُس وقت اور مقام کا لکها یا مشتہر کیا هوا هی جو اُس سے ظاهر هوتا هو *

قیاس نسبت کتابوں اور نقشہ جات کے

اِس دفعہ کے ساتهہ دیکهو دفعہ ۳٦ و ۳۸ و فقرہ ما قبل فقرہ اخیر دفعہ ۵۷ - ایکت هذا

دفعه ۸۸ عدالت کو یهه قیاس

قیاس نسبت خبر تاربرقي

کرلینے کا اختیار هی که جو پیام که کسي دفتر تاربرقي سے کسي ایسے شخص کے پاس بهیجا گیا هو جس کے نام اُس پیام کا بهیجا جانا پایا جاتا هو وہ مطابق اُسي پیام کے هی جو روانگي کے واسطے اُس دفتر میں جهاں سے اُس پیام کا بهیجا جانا معلوم هوتا هی دیا گیا تها لیکن عدالت کوئي قیاس اپني طرف سے نسبت اُس شخص کے قایم نه کریگي جس نے که وہ پیام بهیجنے کے واسطے دیا تها *

واضعان قانون نے اِس مضمون کو مسودہ ایکٹ هذا میں اس طرح پر لکها تها :—

دفعه ۷۹ عدالت کو یهه تسلیم کرنا لازم هی که تصویر عکسي اور

نسبت تصاویر عکسي

کلوں کي نقلیں اور دیگر شبیهات اشیاء مادي کي جو ایسي تدبیر سے بنائي گئي هوں جنسے اطمینان اُنکي صحت کا پایا جاتا هو وہ شبیهات صحیحه هیں اور جو پیام که کسي دفتر تار برقي سے کسي ایسے شخص کے پاس بهیجا گیا هو جسکے نام اُس پیام کا بهیجا جانا پایا جاتا هو وہ مطابق اُسي پیام کے هی جو روانگي کے واسطے اُسي شخص نے جسکي طرف سے اُسکا بهیجا جانا پایا جاتا هو حواله کیا تها یا حواله کرایا تها *

اس دفعه کے ساتهه تشریح ۲ دفعه ۶۲ و ضمن ۲ دفعه ۶۳ دیکهو *

دفعہ ۸۹ عدالت کو یہہ قیاس کر لینا لازم ھی کہ ھر دستاویز جس کے حاضر کرنے کا حکم دیا گیا اور بعد اُس اطلاع کے جو اُس کے پیش کرنے کے لیئے دي گئي نہ پیش کي گئي وہ مصدق اور مہري اور تکمیل یافتہ حسب قاعدہ محکومہ قانون تھي *

قیاس نسبت تکمیل اُن دستاویزات کے جو پیش نہیں ہوئیں

مضمون دفعہ ھذا اُس اصول پر مبني ھی کہ جو دستاویز پیش نکرے اُس کا مضمون اُس شخص پیش نکرنیوالے کے خلاف سمجھنا چاھیئے جیسا کہ تمثیل (ز) دفعہ ۱۱۴ - ایکٹ ھذا سے ظاھر ھی اِس لیئے کہ اِستامپ وغیرہ سے اُس دستاویز کي وقعت قایم ھوتي ھی اِس لیئے اُس دستاویز سے فایدہ اُس شخص کا ھی جو کہ اُسکو طلب کراتا ھی اور نقصان اُس شخص کا ھی جو کہ اُسکو پیش نہیں کرتا — اور علاوہ اِسکے حسب منشاء تمثیل و دفعہ ۱۱۴ — ایکٹ ھذا کے قیاس کارروائیوں کے ٹھیک ھونے پر ھوتا ھی — دفعات ۶۶ و ۱۶۴ - ایکٹ ھذا اس دفعہ کے ساتھہ دیکھو *

دفعہ ۹۰ جبکہ کوئي دستاویز جس سے معلوم ھوتا ھو یا ثابت ھو کہ وہ تیس برس کي ھی کسي شخص کي ایسي حراست سے جس کو عدالت اُس خاص مقدمہ میں

دستاویزات جو تیس برس سے پہلے کي ھوں

واجبي تصور کرے پیش کي جاوے تو
عدالت کو یهه قیاس کرلینا جائز هی که
دستخط اور هر جزو اُس دستاویز کا جو
کسي خاص شخص کے هاتهه کا لکها هوا
معلوم هوتا هو اُسي خاص شخص کا لکها
هوا هی اور جس حال میں که کسي
دستاویز کي تکمیل یا تصدیق بگواهي کي
گئي هو تو یهه قیاس کر لینا جایز هوگا که
جن اشخاص کي تکمیل یا مصدق بگواهي
کي هوئي وه معلوم هوتي هی اُنهیں نے
اُسکي تکمیل اور تصدیق حسب ضابطه کي
تهي *

تشریح — اُن دستاویزات کا حراست
واجبي میں رهنا کها جائیگا جو اُس مقام
میں اور اُس شخص کے پاس هوں جس
میں اور جسکے پاس اُنکا هونا خاصة
چاهیئے اور کوئي حراست درصورت اس
ثبوت کے که وه درِ اصل جائز تهي یا یهه

که حالات اُس خاص مقدمہ کے ایسے ہیں
کہ اسکا در اصل جایز ہونا قرین قیاس ہی
غیر واجب متصور نہ ہوگي *
یہہ تشریح دفعہ ٨١ سے بھي متعلق
ہی *

تمثیلات

(الف) زید ملکیت اراضي پر ایک مدت دراز سے قابض ہی اور اُسنے اپني حراست سے اُسي اراضي کي بابت وثایق پیش کیئے جنسے اُسکي حقیقت ظاہر ہوتي ہی یہہ حراست واجبي ہی *

(ب) زید نے وثایق ملکیت اراضي کے جسکا وہ مرتہن ہی پیش کیئے اور راہن قابض اُس اراضي کا ہی پس یہہ حراست واجبي ہی *

(ج) زید نے جو عمرو کا رشتہ‌دار ہی اراضي مقبوضہ عمرو کے وثایق پیش کیئے جنکو عمرو نے حفاظت سے رکھنے کے لیئے اُسکے حوالہ کیا تھا یہہ حراست واجبي ہی *

تجربہ انساني سے یہہ ثابت ہو گیا ہی کہ تیس برس ایک ایسي مدت ہي کہ جسمیں اکثر ایسے لوگ جنہوں نے کسي دستاویز پر گواہي کي ہو زندہ نہیں رہتے اِسلیئے وہ قواعد اور لوازمات جو ثبوت دستاویزات جدید کے لیئے درکار ہیں ایسي دستاویزات کے ثابت کرنے کے لیئے متعلق کرنے

سے اکثر وہ قابل ادخال نرہنے پس گو وہ آسانی جو اِس دفعہ میں ایسي دستاویزات کي نسبت بخشي هی خالي از نقص نہیں هی لیکن حقیقت میں ایسي دستاویز کے مطلق داخل هونے سے اُس کا با وجود اُس نقص کے داخل کرنا اولی هی لیکن عدالتوں کو اِس امر کي احتیاط چاهیئے که هر دستاویز کو جس پر تاریخ قبل تیس سال کي لکھي هوئي هو صحیح نه تصور کرلے هائي کورت کلکته نے ایک مقدمه میں یهه تجویز کیا که في نفسه ایک پته پر قدیم تاریخ لکھي هونے سے ایسي صورت میں جبکه کوئي شهادت نسبت اُسکے قدیم هونے کي نہیں هی کافي ثبوت اُسکے صحت کا نہیں هی [8] ایک اور مقدمه میں هائي کورت مذکور نے یهه تجویز کیا که در حالیکه کوئي ثبوت اس امر کا نہیں هی که دستاویز کسي حراست سے پیش کي گئي هی اور وہ کسکي حراست میں رهي هی في نفسه صرف تاریخ قدیم هونے سے اُسکي وقعت نہیں [9] اور نه اُسکے قدیم هونے سے خواه مخواه یهه ثابت هوتا هی که وہ حراست مناسب میں رهي بلکه بحالت نه هونے ایسے ثبوت حراست کے تیس برس کي دستاویز اپنے تئیں خود ثابت نہیں کرے [1] لیکن واضح رهے که ایک مقدمه میں پریوي کونسل نے یهه تجویز کیا که اگر کوئي تمسک اُن لوگوں کے قبضه میں رها هو جنکو اُس سے حق هی اور جنکو اُسکے قبضه کا حق هی تو یهه حراست مناسب هی [2] اور اسي اُصول کو حکام هائي کورت کلکته نے بھي ایک حال کے مقدمه میں مانا هی [3] *

نسبت فرمان شاهي وغیره کے جس سے کوئي معافي وغیره عطا هوئي هو ایک خاص حکم قانون ۲ سنه ۱۸۱۹ع کي دفعه ۲۸ میں درج هی *

---

۸ آنکا بنام کاشي چندردت ویکلي جلد ۱ صفحه ۳۱ صیغه دیواني

۹ گرو پرشاد راے بنام کاشي چندردت ویکلي جلد ۱ صفحه ۱۳۱ صیغه دیواني

۱ گروداس دي بنام هنیهور ناتهه چکربتي جلد ۳ بنگال صفحه ۲۵۸ دیواني

۲ داراجي گیاجي بنام گردا بهوئي گروتهاے جلد ۲ بنگال صفحه ۸٦ پریوي کونسل

۳ محمد عزالدین عاد بنام شفیع الله بنگال جلد ۸ صفحه ۲٦ , ۲۹

فصل ٦ — نامنظوري شہادت زباني کي بمقابلہ شہادت دستاويزي کے

دفعہ ۹۱ جس صورت میں کہ شرايط کسي معاهدہ يا عطيہ يا کسي اور انتقال جائداد کي بشکل ايک دستاويز کے ضبط تحرير میں آئیں اور نيز ايسي تمام صورتوں میں جن میں کسي معاملہ کا قانوناً بشکل دستاويز منضبط کيا جانا ضرور هی جايز نہوگا کہ بہ ثبوت اُس معاملہ کے کوئي اور شہادت بجز خود اُسي دستاويز کے يا بجز شہادت منقولي کے جس حال میں کہ شہادت منقولي بموجب احکام مندرجہ ماسبق قابل منظوري هی داخل کيجاے *

شہادت نسبت شرايط معاهدہ تحريري

فصل پانچ ايکٹ هذا میں شہادت دستاويزي کا ذکر هی اور دفعات ۵۹ و ٦۴ سے بخوبي ظاهر هوتا هی کہ شہادت نسبت مضمون دستاويز کے جبکہ اُسکو بطور مضمون دستاويز کے ثابت کرنا منظور هو تو سواے بذريعہ خود دستاويز کے ثابت نہیں کيا جا سکتا ۔ اِس مسئلہ قانوني کي

تصریح مفصل طورپر دفعات مذکورہ کي شرح میں ہم لکھہ چکے ہیں
فصل پنجم کي باقي دفعات نوعیت طریقہ ثبوت دستاویزات سے متعلق
ھیں اور اُن قیاسات سے جو کہ دستاویز کے صحیح ھونے کي نسبت قانون
نے قائم کیئے ھیں *

لیکن دفعہ ۹۱ سے ایک نئي فصل ایکٹ ھذا کي شروع ھوتي ھی اور
اس فصل میں طریقہ ثبوت دستاویز سے کچھہ غرض نہیں ھی لیکن واضح
طور پر یہہ بیان کیا گیا ھی کہ کن کن صورتوں میں بحالت موجودگي
شہادت دستاویزي کے شہادت لساني نسبت اُسي مضمون کے داخل نہوگي۔
لیکن دفعہ ھذا میں ھر دستاویز کي نسبت بحث نہیں ھی بلکہ خاص
اُس قسم کي دستاویزات سے جنمیں کہ معاھدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد
داخل ھو *

پس متن دفعہ پر غور کرنے سے معلوم ھوگا کہ اُسمیں دو صورتوں کا
ذکر ھی جسکي وجہہ سے شہادت دستاویزي موجود ھوتے ھوئے شہادت
منقولي داخل نہوگي اور وہ یہہ ھیں :—

اول — جبکہ فریقین نے شرایط معاھدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد
کي دستاویز میں مندرج کي ھوں *

دوم — جبکہ قانوناً تحریري ھونا دستاویز کا لازمي ھو *

نسبت حکم اول کے واضح رھے کہ وجہہ اس قسم کي شرط کے لگانے
کي یہہ ھی کہ جبکہ فریقین ایک معاھدہ نے یا تکمیل کنندہ دستاویز نے
خود اپني مرضي سے باھم یہہ قرار دیا کہ شہادت اُس معاملہ کي جو کہ
اُنکے باھم طی ھوا ھی تحریر ھو تو اُنکو لازم ھی کہ جس قسم کي شہادت
پر اُنھوں نے سب سے زیادہ بھروسہ کیا تھا اُسي قسم کي شہادت پیش کي
جاوے اور وجہہ اسکي یہہ ھی کہ اگر وہ معاملات جنکو بعد کافي صلاح
مشورہ کے فریقین احاطہ تحریر میں لاتے ھیں اور اُسکے بھروسہ پر رہتے
ھیں اگر اُس معاملہ کي نسبت شہادت داخل کي جاوے تو جو اصل
مقصود شرایط کے تحریر کرنے سے ھی وہ فوت ھو جاتا ھی اور بہت موقع
معاھدات میں فرق ڈالنے کا بددیانت شخص کو ملتا ھی - اس مضمون
کے ساتھہ دفعہ ۱۳۴ - ایکٹ ھذا کو دیکھنا چاھیئے *

نسبت حکم دوم کے واضح رہے کہ یہہ امر صاف ہی کہ جب قانون نے کسی خاص مضمون کے تحریر ہونے کی نسبت حکم نافذ کیا ہی تو اُس مضمون کی نسبت سواے تحریری شہادت کے اور کوئی شہادت نہیں لی جاسکتی اور وجھہ اِسکی یہہ ہی کہ جس قسم کی صورتوں میں قانون نے تحریری ہونے کا لازمی حکم جاری کیا ہی وہ ایسی صورتیں ہیں کہ جنکا انسان کے حافظہ میں رہنا سخت دشوارھی بلکہ محال ہی *

مثلا مفصلہ ذیل صورتیں ہیں جنمیں حسب احکام قانون کے مضمون تحریری ہونا چاھیئے :—

اظہارات گواہان بمقدمہ دیوانی (بموجب ضابطہ دیوانی) *

اظہارات گواہان بمقدمہ فوجداری (دفعہ ۳۳۲ و ۳۳۳ – ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع *

تحریرات و ڈگریات عدالت دیوانی (ضابطہ دیوانی) *

تحریرات و احکام اخیر عدالت فوجداری (دفعہ ۴۶۳ و ۴۶۴ – ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع) *

بیانات اشخاص ملزم فوجداری (دفعہ ۳۴۶ – ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع) *

اقرارات جنکی وجھہ سے تمادی محفوظ ہوتی ہی (دفعہ ۲۰ و ۲۱ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۱ع *

معاملات بلا معاوضہ (حسب دفعہ ۲۵ – ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع) *

معاھدات ثالثی (استثناء ۲ دفعہ ۲۸ – ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع)

احکام دفعہ ۵۰ – ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۶۵ع جو کہ ہنڈیوں سے بھی متعلق کیئے گئے ہیں (حسب ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۷۰ع *

جن صورتوں میں کہ بےضابطہ طور پر بیان ملزم کا مقدمہ فوجداری میں لکھا گیا ہو تو حسب منشاء دفعہ ۳۴۶ ضابطہ فوجدارے کے بیانات ملزم کی نسبت شہادت لسانی گذر سکتی ہی *

الفاظ " احکام مندرجۂ ماسبق سے " جو کہ دفعہ ھذا میں مستعمل ہوئے ھیں دفعہ ۶۵ - ایکٹ ھذا مراد ھی جسکي شرح ھم پورے طور پر اوپر لکھہ آئے ھیں *

مستثنی ۱ — جبکہ کسي عہدہدار سرکاري کا تقرر بذریعہ تحریر کے عمل میں آنا قانوناً ضرور ھی اور یہہ ثابت کیا جاے کہ کسي خاص شخص نے بطور اُس عہدہدار کے عمل کیا ھی تو وہ تحریر جسکي رو سے کہ وہ مقرر کیا گیا محتاج ثبوت کي نہیں ھی*

مستثنی ۲ — جائز ھی کہ وصیت نامجات [[۲] جنکا پروبیٹ برٹش انڈیا میں حاصل کیا گیا ھو] بذریعہ پروبیٹ کے ثابت کیئے جائیں *

مستثنی اول مبني ھی اِس قیاس اغلب پر کہ جسنے بحیثیت کسي عہدہ کے عملدرآمد کیا ھی تو قریب‌الیقین ھی کہ اُسکو وہ عہدہ واقع میں حاصل ھوا تھا اِس لیئے کہ عہدہ ایسي ایک عام اور مشہور چیز ھی کہ کوئي شخص بلا واقعي منصب کے کار منصبي کسي عہدہدار کا کرے تو لوگوں کو اُسکي حقیقت کہل سکتي ھی *

مستثنی دوم کا اُصول بھي ظاہر ھی کہ جب پروبیٹ بعد تحقیقات کے نسبت ایک وصیت نامہ کے مل چکا ھو تو اصل وصیت‌نامہ کي نسبت

---

۲ ترمیم بموجب دفعہ ۷ — ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع

پوري تحقیقات هوچکي هی اور اِس لیئے اُسکي ضرورت زیادہ نہیں رهتي هی *

نسبت مضمون وصیتنامجات کے دفعات ۵۷ و ۶۰ و ۲۰۸ و ۲۰۹ ایکت ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع قابل ملاحظه هیں اُن دفعات کے دیکھنے سے جو احکام قانون نسبت وصیتنامجات کے هیں کھل جاوینگے چونکه وہ ایکت هندو اور مسلمانوں سے متعلق نہیں هی اِس لیئے اُسکي نسبت زیادہ بحث کي ضرورت نہیں هی *

**تشریح ۱ — یهہ دفعہ اُن صورتوں سے جنمیں کہ معاهدہ یا عطیہ یا انتقال جائداد متذکرہ بالا کا ایک دستاویز میں مندرج هو اور اُن صورتوں سے جنمیں کہ کئي دستاویزات میں مندرج هو یکساں متعلق هی *

**تشریح ۲ — جس حال میں کہ کئي اصل دستاویزات هوں تو صرف ایک کا ثابت کرنا ضرور هی *

**تشریح ۳ — کسي دستاویز میں بیان کیا جانا کسي واقعہ کا بجز واقعات متذکرہ دفعہ هذا کے مانع اِسکا نہوگا کہ اُس واقعہ کي شهادت زباني منظور کي جائے *

تشریحات ۱ و ۲ کے ساتھہ مضمون دفعہ ۹۲ دیکھنا چاھیئے جسکي شرح میں ھم بیان کر آئے ھیں کہ کن صورتوں میں اصل دستاویز کي ایک سے زیادہ ھو سکتي ھي تشریح نمبر ۳ سے تمثیل (د) و (ہ) دفعہ ھذا متعلق ھی اور ان دونوں تمثیلوں پر غور کرنے سے معلوم ھوگا کہ کس قسم کے واقعات متذکرہ دستاویز کي نسبت شہادت لساني داخل ھو سکتي ھي مثلاً تمثیل (د) میں بیان اداے قیمت نیل کا ھی اُسکو اُس دستاویز کے معاھدہ سے کچھہ علاقہ نہیں اور اس لیئے وہ غیر متعلق واقعہ ھی جسکا کہ عارضي طور پر اتفاقاً ذکر اُس دستاویز میں ھی اور دستاویز کے معاھدہ کي شرایط سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتا علی‌ھذالقیاس تمثیل (ہ) میں رسید صرف ایک یادداشت ھی اداے روپیہ کي اور نہ ایسي دستاویز جسکي بنا پر کوئي معاھدہ قائم ھو جسکي شرایط کے موافق روپیہ ادا ھوا ھو *

غرضکہ اصول عام یہہ ھی کہ جب کسي شرایط معاھدہ مندرجہ دستاویز کي بحث ھو تو اُس صورت میں اُس دستاویز کا في نفسہ خود پیش ھونا لازمي ھی لیکن جبکہ اتفاقي و عارضي طور پر کسي واقعہ کا بیان اُسمیں درج ھو جاوے تو ایسا اندراج مانع ادخال شہادت لساني نہیں ھی مثلاً کوئي شخص جو بذریعہ ایک رھنامہ کے مرتہن ھوکر قابض ھوا اور کسي مقدمہ میں صرف یہہ بحث ھی کہ آیا فلان شخص واقع میں قابض جایداد کا ھی یا نہیں تو رھن‌نامہ کا پیش کرنا لازمي نہیں ھی بلکہ لساني شہادت قبضہ کي گذر سکتي ھی لیکن اگر کسي مقدمہ میں یہہ بحث ھو کہ شرایط اُس رھنامہ کي کیا تھیں یا کہ کس قدر روپیہ کي عوض وہ رھن ھوا تھا تب البتہ رھنامہ کا پیش ھونا لازمي ھی — اسیطرح پر اگر کوئي کرایہ‌دار بذریعہ ایک پتہ کے قابض اراضي ھو تو صرف بغرض ثابت کرنے اُسکے قبضہ کے یا ادا کرنے کرایہ کے شہادت لساني بلا پیش کیئے کرایہ‌نامہ کے گذر سکتي ھی لیکن شرایط مندرجہ کرایہ‌نامہ کي نسبت شہادت لساني داخل نہیں ھو سکتي — اسي طرح پر جبکہ دو شخص شریک ھوکر ایک تجارتي کام کریں تو في نفسہ یہہ بات کہ فلان دو شخص شریک کوٹھي ھر قسم کي شہادت سے ثابت ھو سکتي ھی لیکن شرایط شراکت کي نسبت شراکت‌نامہ پیش کرنا لازم ھی *

*

تمثیلات

(الف) اگر ایک معاهده کئي خطوط میں مندرج هو چاهیئے که تمام خطوط جنمیں که وه درج هو ثابت کیئے جائیں *

(ب) اگر ایک معاهده کسيِ بل اف ایکسچینج میں مندرج هو تو اُس بل اف ایکسچینج کا ثابت کیا جانا ضرور هی *

(ج) اگر کسي بل آف ایکسچینج کے تین پرت هوں تو اُن میں سے صرف ایک کا ثابت هونا چاهیئے *

(د) زید نے بذریعه تحریر عمرو سے واسطے حوالگي نیل کے مشروط بچند شرایط معاهده کیا اور اُس معاهده میں یهه لکھا گیا که عمرو نے زید کو قیمت دوسرے نیل کي جسکا زباني معامله کسي اور وقت هوا تها ادا کردي *

زباني شهادت اِس امر کي پیش کي گئي که اُس دوسرے نیل کي قیمت نهیں ادا هوئي هی یهه شهادت قابل منظوري هی

(ه) زید نے عمرو کو رسید اُس روپیه کي حواله کي جو که عمرو نے دیا تها *

زباني شهادت اُسکے ادا هونے کي پیش کي گئي *

یهه شهادت قابل منظوري هی *

دفعہ ۹۲ جبکہ شرایط کسی معاہدہ یا عطیہ یا اور انتقال جائداد کی یا کسی معاملہ کی جس کا قانوناً بشکل ایک دستاویز کے منضبط ہونا چاہیئے حسب دفعہ ماسبق کے ثابت ہو جائیں تو کوئی شہادت کسی زبانی اقرار یا بیان کی جو مابین اُنہیں فریق دستاویز قسم مذکور کے یا اُن کے قایمقامان حقیت کے ہوا ہو بغرض تردید یا تبدیل یا ازدیاد اُن شرایط کے یا اخراج کسی امر کے اُن شرایط میں سے منظور نہ کی جائیگی *

اخراج کرنا شہادت نسبت اقرار لسانی کے

دفعہ ہذا مبنی ہی اُسی اصول اخراج شہادت پر جسپر کہ دفعہ ۹۱ مبنی ہی دفعہ ۹۱ میں اِس امر کی بحث ہی کہ جس حالت میں دستاویز مشعر معاہدہ وغیرہ پیش کیجاوے تو اُسکی نسبت شہادت لسانی نگذریگی اور دفعہ ہذا میں اِس امر کی بحث ہی کہ جب ایسی دستاویز پیش بھی ہو جاوے تو اسکے مضمون کے ذریعہ سے کسی بیان کی نہ تردید کیجا سکتی ہی نہ تبدیل کیجا سکتی ہی نہ ازدیاد ہو سکتا ہی نہ اخراج ہو سکتا ہی غرض کہ واضعان قانون کا یہہ منشاء ہی کہ سوا اُن چھہ حالتوں میں جنکا شرایط دفعہ ہذا میں ذکر کیا گیا ہی جب ایک معاہدہ کی شرایط احاطہ تحریر میں آ چکی ہوں تو اُسکی نسبت افراط تفریط جایز نہیں *

لیکن دفعه ۹۱ و ۹۲ میں فرق یهہ هی که دفعه ۹۱ متعلق هی تمام اشخاص سے گو وہ فریق دستاویز هوں یا نه هوں لیکن دفعه هذا صرف اُن لوگوں سے متعلق هی جو فریق دستاویز یا اُنکے قائم‌مقام هوں اور دفعه ۹۹ کي رو سے یهہ امر صاف کردیا گیا هی که جو اشخاص فریق دستاویز یا اُنکے قائم‌مقام نہوں اس قسم کي افراط تفریط ثابت کرنے کے مجاز هیں *

پس دفعه هذا میں امور مفصله ذیل قابل ملاحظه هیں *

اول — یهہ کہ نوعیت دستاویز کي اُس قسم کی هو جسکا ذکر هی اور وہ حسب دفعه ۹۱ داخل هو چکي هو *

دوم — کوئي شہادت کسي زباني اقرار کي نه داخل هوگي *

سوم — بشرطیکه ادخال چاهنے والا فریق دستاویز یا اُسکا قائم‌مقام هو *

چہارم — جبکه ادخال بغرض افراط تفریط کے هو *

اس قاعدہ عام سے مفصله ذیل شرایط مستثنی هیں :—

شرط ۱ — جایز هی که هر ایسا امر واقعه ثابت کیا جائے جس کے سبب سے کوئي دستاویز نا جایز هو جاتي هو یا جس کے سبب سے کوئي شخص مستحق ڈگري یا حکم کا اُس کي بابت هوتا هو مثلاً فریب یا تخویف یا ناجوازي بحسب قانون یا عدم تکمیل حسب ضابطه یا بےمنصبي کسي فریق کي متعاقدین میں سے یا نه ادا کرنا [۵ یا عدم ادائے] یا قصور ادائے

۵ ترمیم ہوا جب دفعه ۸ ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ ع

زر ثمن یا غلطي کسي امر واقعه یا امر قانوني کي *

یہہ امر ظاهر هی که جب سرے سے دستاویز کو بےاثر کرنا منظور هو
ب اُسي شخص کو جسکو اُس دستاویز سے ضرر پهونچتا هی منصب
س دستاویز کے بےاثر ثابت کرنے کا هی کیونکه مثلا بحالت غلطي یا فریب
غیرہ کے یہہ ظاهر هی که منشاء فریق معاهدہ کا وہ نہیں تھا جو که غلطي
ے دستاویز سے ظاهر هوتا هی اور اِس لیئے اُس قسم کي شهادت کا داخل
هونا جائز رکھا گیا هی اور ایسي هي هر قسم کي شهادت کا داخل کرنا
جائز رکھا گیا هی که جس سے ایک ایسي غلطي ثابت هو جس سے فریق
دستاویز کو ایک ڈگري ملنے کا استحقاق هو تمثیل پانچ قابل ملاحظه هی *

شرط هذا میں اُمور مفصله ذیل سے دستاویز بےاثر هو جاتي هی *

۱ — فریب — دفعه ۱۷ و ۱۹ و ۸۴ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع و
دفعه ۲۸ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع *

۲ — تخویف — دفعه ۱۵ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع قانون معاهدہ *

۳ — ناجوازي بحسب قانون — دفعه ۲۳ و ۲۴ ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع
و دفعه ۱۴ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع و دفعه ۴۳ تعزیرات هند *

۴ — عدم تکمیل حسب ضابطه *

۵ — بےمنصبي کسي فریق کي — دفعه ۱۱ و ۱۲ قانون معاهدہ
ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع *

۶ — نه ادا کرنا زر ثمن کا — دفعه ۲۵ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع *

۷ — غلطي کسي امر واقعه یا قانوني کي — دفعه ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ —
ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ع و تمثیل (د) و (ہ) لیکن کسي فریق کو یہہ
منصب نہیں که کسي معاهدہ کو اپنا فائدہ اُٹھانے کے لیئے فریبي ثابت
کرے اور فریق مخالف کو اُسي سے پابند قرار دے [۱] *

[۱] ساه مکهن لال بنام سري کشن سنگهہ بنگال جلد ۲ صفحه ۳۹
پریوي کونسل

شرط ۲ — موجودگي کسي عليحده اقرار زباني کي نسبت کسي امر کے جو که دستاويز ميں نه لکها گيا هو اور اُسکي شرايط کے مغاير نهو جائز هی که ثابت کي جاے اور به تجويز اِس امر کے که يهه شرط قابل لحاظ هی يا نهيں عدالت اِس بات پر غور کريگي که دستاويز کس درجه تک حسب ضابطه هی *

اس شرط کي تمثيلات (و) (ز) (ح) ملاحظه طلب هيں *
واضح رهے که متن شرط هذا ميں عدالت پر يهه لازمي رکها گيا هی
که نوعيت دستاويز پر جسکي نسبت شهادت لساني شرط هذا کي داخل
کرني جائز کي گئي هی غور کرے اور تمثيل (ح) کے ديکهنے سے ظاهر
هوگا که صورت اول ميں جبکه دو سو روپيه ماهواري پر زيد نے بکر سے
مکان کرايه پر ليا اور اُسکي نسبت صرف مجمل طور پر ايک بےضابطه
دستاويز ميں ذکر اُس معاهده کا لکهديا تو زباني شهادت اُسکے مضمون پر
ايزاد کرنے کے ليئے داخل کرني جائز رکهي گئي اور دوسري صورت ميں
جبکه زيد نے کرايه نامه ايک نهايت باضابطه تحرير کيا اُس صورت ميں
زباني شهادت واسطے ايزاد مضمون دستاويز کے داخل نهوگي وجهه اسکي
يهه هی که ايک اُصول قانون شهادت کا هی که قياس اغلب هی که
جس شخص نے کسي معاهده کو اسقدر احتياط سے کرايا هو وه کوئي امر
بيرون دستاويز نچهوڑيگا اور پهلي صورت ميں چونکه خود معاهده کے
تحرير هونے کي نسبت احتياط نهيں کي گئي تو قياس قانوني مانع اِس
امر کا نهيں هی که شايد کوئي امر زباني ٹهر گيا هو — ايک مقدمه ميں
جس ميں که اس امر کي بحث تهي که پٹه ميں کسقدر زمين داخل

هی اور اُس پٹه میں کچهه حدود اراضي کي جو بذریعه اُس پٹه کے دي گئي تهي مندرج نه تهیں هائي کورٹ کلکته نے یهه تجویز کیا که زباني شهادت نسبت وسعت حدود اراضي کے جسکا که پٹه دیا گیا هی لیجا سکتي هی اس لیئے که شرایط کے متغایر نهیں بلکه پٹه اُسکي نسبت ساکت هی ۷ لیکن واضح رهے که اگر بعوض هونے ایسے ایک بیضابطه پٹه کے اگر ایک بیعنامه باضابطه تحریر هوا هوتا اور اُس میں حدود اراضی کسي اراضي کي تحریر نهوتیں تو حسب شرایط هذا اجازت ادخال شهادت نسبت کسی اقرار زبانی کے متعلقه وسعت حدود داخل هوسکتي جیسا که تمثیل (ج) دفعه هذا سے ظاهر هی *

شرط ۳ — موجودگي کسي علحده اقرار زباني کي جو ایک ایسي شرط هو که کسي معاهده یا عطیه یا انتقال جائداد سے جو ذمه داري عاید هوتي هو اُس پر وه مقدم هی جایز هی که ثابت کي جاے *

اس شرط کے ساتهه تمثیل (ي) قابل ملاحظه هی *

شرط ۴ — موجودگي کسي صاف و صریح اقرار زباني ما بعد کي در باب تنسیخ یا ترمیم کسي معاهده یا عطیه یا انتقال جائداد مذکور کے جائز هی که ثابت کي جائے بجز اُن مقدمات کے جن میں که معاهده یا عطیه یا انتقال جائداد کا ازروے

۷ موهن لال رائے بنام ارابیر ماداسي ویکلي جلد ۹ صفحه ٥٦٦ دیواني

قانون تحریراً ہونا ضروری ہی یا مطابق قانون رجسٹری دستاویزات مجریہ وقت کے جس کی رجسٹری ہو چکی ہو *

یہہ شرط اس اُصول قانون پر مبنی ہی کہ جو چیز ایک قسم کے وسائل سے قائم کی گئی ہو تو وہ اُس سے کم درجہ کے وسیلوں سے معدوم نہیں ہو سکتی پس شرط ہذا میں معاہدہ —

جسکا قانوناً تحریری ہونا لازمی ہو – یا —

جسکی رجسٹری حسب قانون رجسٹری ہو چکی ہو —

وہ زبانی معاہدہ سے نہ ترمیم ہو سکتا ہی نہ باطل ہو سکتا ہی *

واضح رہے کہ لفظ زبانی قابل غور ہی کیونکہ تحریری معاہدے یا رجسٹری شدہ معاہدہ کے وجود کی نسبت جس سے کوئی معاہدہ تحریری یا رجسٹری شدہ سابق ترمیم ہوتا ہو یا باطل ہوتا ہو اُسکی شہادت قابل ادخال ہی لیکن چونکہ فصل ہذا میں صرف اُن صورتوں کا بیان ہی جنمیں شہادت لسانی بمقابلہ شہادت دستاویزی کے داخل نہیں ہو سکتی اس وجہہ سے واضعان قانون نے یہاں صراحت نہیں کی اور فی التحقیقت بے محل ہوتی *

شرط ۵ — جائز ہی کہ ہر رسم یا رواج ثابت کیا جائے جس کے ذریعہ سے وہ لوازم جو کہ کسی دستاویز معاہدہ میں صراحتاً مرقوم نہوئے ہوں اس قسم کے معاہدات میں معمولاً لاحق ہوتے ہوں مگر شرط یہہ ہی کہ لاحق ہونا کسی ایسے

لوازم کا اس دستاویز کي شرایط صریح کے خلاف یا مغایر نہو *

اس قسم کے دستورات کا ثبوت قانون نے اِسي وجهہ سے قابل ادخال تصور کیا هی کہ قیاس اغلب همیشه یهہ هوتا هی کہ جبکہ ایک دستور کسي امر کي نسبت پورے طور پر قائم هی تو جب اُس امر کي نسبت کوئي معاهدہ هو تو گو صراحتاً ظاهر نہ کیا گیا هو ضمناً همیشه مفهوم هوتا هی مثلاً بعض مقاموں میں آم بحساب سیکڑہ کے بکتے هیں اور هر سو پر پانچ آم زیادہ ملتے هیں پس اگر ایسے مقام پر کہیں معاهدہ نسبت خریداري پانچ سیکڑہ کے هو تو حسب شرط هذا کے نزاع باهمي میں یهہ امر ثابت کیا جا سکتا هی کہ گو دستاویز میں پانچ سیکڑہ مندرج هیں لیکن مراد پانسو پچیس تهي *

پریوي کونسل نے ایک مقدمہ میں یهہ تجویز کیا کہ جس معاهدہ میں سود کي نسبت کچهہ شرط نہو تو سود عدالت نہ دلواویگي جب تک پورے طور پر یهہ ثابت نہ هو کہ رواج تجارتي اسقدر عام تها کہ بلا اندراج شرط سود کے سود ملتا تها [۸] لیکن خلاف منشاء صریح دستاویز کے شهادت رسم کي نسبت هنڈوي کے داخل نہیں هو سکتي کیونکہ وقعت ضمني شرط رسم کي اُس صورت میں هوتي هی جبکہ صراحت دستاویز میں نہ هو [۹] لیکن ایک مقدمہ میں جس میں کہ یهہ رسم مہاجني طور پر ثابت هوئي کہ گماشتہ پر هنڈوي کي ذمہداري عاید نہیں هو سکتي هائي کورٹ کلکتہ نے یهہ تجویز کیا کہ ایسي رسم قابل پذیرائي هی [۱] چنانچہ ایک مقدمہ میں جسمیں کہ ایک خاص فصل اناج کي خریداري کي دستاویز میں شرط تهي اور بایع نے اُس معاهدہ کے پورا کرنے میں بعوض اسکے کہ کل اناج فصل مذکور کا مشتري کو دے دو فصلوں کا اناج مشتري کو ملاکر دیا اور یهہ عذر پیش

۸ جگموهن گهوس بنام کیسوري چندر جلد ۹ موورزانڈین اپیل صفحہ ۵۵٦

۹ اندر چندر ڈونگر بنام لچهمیں بي بي جلد ۷ بنگال صفحہ ٦۸۲

۱ هري موهن بیساکهہ بنام کرشنو موهن بیساکهہ جلد ۹ بنگال صفحہ ۱ ضمیمہ

کیا که ایسي رسم هی که ایک قسم کا اناج کو دو مختلف فیصلوں کا هو ملا کر بیچ سکتے هیں عدالت هائي کورت کلکته نے یهه قرار دیا که درصورتیکه دستاویز میں شرط اناج کي فلاں فصل کے هونے کي صریح هی تو کوئي شهادت خلاف ایسے معاهده کے نه لیجاویگي [۲] لیکن ایک اور مقدمه میں جبکه پورے طور پر یهه ثابت کردیا که حسب رسم ممالک مغربي و شمالي کے رعیت کو خاص ضلع میں اختیار کهودنے کنوے یا لگانے درخت کا هی اراضي زمیندار پر تو اُسکا یهه فعل نقض معاهده کاشتکاري سمجها گیا [۳] *

لیکن عدالتوں کو شرایط معاهده پر رسم کي وجهه سے معني پهنانے میں از حد احتیاط لازم هی اور جب تک نهایت صریح طور پر وجود رسم ثابت نهو تو دستاویز کي پوري تعمیل هوني چاهیئے *

شرط ۶ — هر ایسا واقعه جائز هی که ثابت کیا جائے جس سے ظاهر هوتا هو که کس طور پر عبارت دستاویز کي واقعات موجوده سے علاقه رکهتي هی *

جبکه کوئي وسیله اس امر کے تحقیق کرنے کا نهیں هی که دستاویز کس شی سے یا کس امر سے متعلق هی تو البته شهادت لساني دستاویز کے معني صاف کرنے کي غرض سے لیجا سکتي هی مثلا اگر کسي شخص نے بیعنامه میں یهه لکها که میںنے نیم والي حویلي فلاں شخص کے هاتهه بیع کردي اور بایع کي دو حویلیاں هوں جنمیں نیم کا درخت هی تو اس امر کي شهادت لیجا سکتي که اُن دونوں میں سے کونسي حویلي مراد تهي علی هذالقیاس *

لیکن اِس مثال میں اور تمثیل (ح) میں فرق یهه هی که ایک میں یهه لامعلوم هی که کونسي حویلي مراد هی اور تمثیل (ح) میں حدود جایداد واقع رام کے نقشه سے ظاهر هیں *

---

۲ مکفولین بنام کار جلد ۸ بنگال صفحه ۴۵۹

۳ کنج بهاري پهاٹک بنام شیو بالک هائي کورت آگره

تمثیلات

(الف) ایک تحریر بیمہ کي بابت اُس مال کے عمل میں آئي جسپر یہہ لکھا تھا کہ— کلکتہ سے لندن جانیوالے جہازوں میں — اور وہ مال ایک خاص جہاز میں لادا گیا جو کہ تباہ ہو گیا پس یہہ واقعہ کہ وهي خاص جہاز زباني تحریر بیمہ سے مستثنیٰ کیا گیا تھا ثابت کیا جا سکتا هی *

(ب) زید نے بذریعہ تحریر کے مطلقاً اقرار کیا کہ عمرو کو ایک هزار روپیہ یکم مارچ سنہ ۱۸۷۳ ع کو دونگا ثبوت اس واقعہ کا نہ لیا جائیگا کہ اُسي وقت یہہ زباني اقرار هوا تھا کہ روپیہ ۳۱ مارچ تک ادا نہ هونا چاهیئے *

(ج) ایک محال جو رامپور کي چاے کا محال کہلاتا هی بذریعہ ایک وثیقہ کے جس میں نقشہ جائداد معینہ کا مندرج هی بیع کیا گیا پس ثبوت اِس واقعہ کا کہ جو اراضي نقشہ میں داخل نہیں هی جزو اُس محال کي متصور هوتي رهي هی اور بذریعہ وثیقہ کے اُسکا منتقل هو جانا مراد تھا نہ لیا جائیگا *

(د) زید نے کسي کان میں جو کہ عمرو کي ملکیت میں هی خاص شرایط پر کام کرنے کے لیئے عمرو کے ساتھہ معاهدہ کیا زید کو اِس بات کي ترغیب اِس وجہہ سے

هوئي تهي كه عمرو نے اُس كان كي حيثيت كو خلاف واقع بيان كيا تها جائز هی كه يهه واقعه ثابت كيا جائے *

(ه) زيد نے عمرو پر بحسب مندرجه معاهدة معاهده كي تعميل كے ليئے نالش داير كي اور مستدعي هوا كه اُس معاهده كي ايک شرط كي اصلاح كي جائے اِس واسطے كه وه شرط اُس ميں بغلطي درج هوئي تهي جائز هی كه زيد يهه ثابت كرے كه وه ايسي غلطي تهي جسكي اصلاح كرانے كا وه قانوناً مستحق هی *

(و) زيد نے بذريعه ايک خط كے عمرو كو مال بهيجنے كے ليئے لكها اور اُس ميں در باب وقت اداے قيمت كے كچهه مرقوم نه هوا اور بر وقت حوالگي كے اُسنے وه مال لے ليا عمرو نے اُس قيمت كي زيد پر نالش كي جائز هی كه زيد يهه ثابت كرے كه وه مال ايک ايسي مدت كے اودهار پر بهيجا گيا تها جو اب تک منقضي نهيں هوئي هی *

(ز) زيد نے عمرو كے هاتهه ايک گهوڑا بيچا اور اُسكے اطمينان كے ليئے زباني كها كه يهه تندرست هی زيد نے عمرو كو ايک كاغذ بايں عبارت لكهه ديا كه زيد سے ايک گهوڑا پانچ سو روپيه كو خريد كيا گيا جائز هی كه عمرو اُس زباني كلام كو ثابت كرے *

(ح) زيد نے عمر سے مكان كرايه ليا اور عمر كو ايک پرچه بايں الفاظ لكهديا كه مكان دو سو روپيه ماهوار

پر زید کو اِس زبانی اقرار کا ثابت کرنا جائز ھی کہ اُس شرط میں کھانے کا خرچ بھي داخل تھا *

زید نے عمرو کا مکان ایک سال کے لیئے کرایہ پر لیا اور ایک اقرارنامہ حسب ضابطہ کاغذ استامپ پر جسکا مسودہ ایک اٹرني نے کیا تھا مابیں اُنکے لکھا گیا اور اُس میں کھانے کا ذکر کچھہ نہیں لکھا ھی تو زید سے اِس بات کا ثبوت نہ لیا جائیگا کہ کھانے کا خرچ زباني اُن شرایط میں داخل کیا گیا تھا *

(ط) زید نے عمرو سے بابت اُس قرضہ کے جو بافتني زید کا تھا درخواست کي اور روپیہ کي رسید بھیجدي عمرو نے وہ رسید رکھہ چھوڑي اور روپیہ نہ بھیجا پس اُس روپیہ کي بابت جو نالش دایر ھو اُس میں زید اِسبات کا ثبوت داخل کر سکتا ھی *

(ي) زید اور عمرو نے ایک معاھدہ تحریري کیا جو ایک امر کے وقوع پر عمل میں آنے والا تھا اور وہ تحریر عمرو کے پاس چھوڑي گئي اور اُسنے اُسکے ذریعہ سے زید پر نالش کي زید کو جائز ھی کہ وہ حالات ثابت کرے جنمیں کہ وہ تحریر حوالہ کي گئي تھي *

دفعہ ۹۳ جب کہ عبارت کسي دستاویز کي بادي النظر میں مبہم یا ناقص ھو تو جایز

خارج کرنا شہادت کا جس سے توضیح دستاویز مبہم کي مرتب ھو

نهیں هی که شهادت ایسے واقعات کي پیش کي جائے جن سے اُس کے معني کي توضیح یا سقم کا دفعیه هوتا هو *

تمثیلات

(الف) زید نے بذریعه تحریر کے عمرو کے هاتهه ایک گهوڑا ایک هزار یا پندره سو روپیه پر بیچنے کا اقرار کیا *

شهادت اسبات کي داخل نه هو سکیگي که کس قیمت پر گهوڑا دینا چاهیئے *

(ب) ایک دستاویز میں چند خالي جگهه هیں شهادت اُن واقعات کي داخل نهیں هو سکتي هی جنسے یهه ظاهر هو که اُن جگهوں کو کس طرح پر کرنا مرکوز تها *

دفعه ۹۱ میں واضعان قانون نے شهادت لساني کو نسبت اُن شرابط معاهده کے قائم کرنے کے جوایک دفعه دستاویز میں مندرج هو چکي هوں منع کیا هی اور دفعه ۹۲ میں اُسي قسم کي دستاویزي شرایط کي بذریعه شهادت لساني کے تردید یا تبدیل یا ازدیاد نهیں هو سکتا *

دفعه ۹۳ سے دفعه ۹۷ تک واضعان قانون نے ترتیب وار وه قاعدے بیان کیئے هیں که جنکے موافق بحالت مبهم هونے دستاویز کے شهادت لساني لیکر معني صاف کیئے جا سکتے هیں اور کن صورتوں میں نهیں — واضح رهے که دستاویزات کے مطلب میں دو قسم کا ابهام واقع هو سکتا هی *

اول — ابهام جلي یعني ایسا ابهام که جس سے منشاء صریح دستاویز کا صریح طور پر بیمعني هوتا هو اور اِس وجهه سے قانونا اُسکے منشاء کا نفاذ هو *

دوم — ابهام خفي یعني ایسا ابهام جو که گو صریح طور پر دستاویز کو بیمعني نهیں کرتا لیکن جبکه واقعات موجوده سے منشاء دستاویز کو متعلق کرنا هوتا هی تب اُس کا مبهم هونا معلوم هوتا هی *

قانون شہادت میں أصول یہہ ھی دہ جس صورت میں کہ دستاویز

نسبت ابہام جلي

میں ابہام جلي ہو تو أسکے منشاء کو ظاھر کرنے کے لیئے شہادت لساني نہیں لیجا سکتي ھی کیونکہ در حقیقت ایسی شہادت کے لینے سے جو اصل منشاء تحریر دستاویز سے ہوتا ھی أس میں بآساني افراط تفریط ہو سکتي ھی پس ایسي دستاویز جو کہ جلي طور پر مبہم ہو باعتبار شہادت محض بیکار ھی اور یہي أصول قانون معاهدہ میں بھي مانا گیا ھی اور دفعہ ۲۹ — ایکت ۹ سنہ ۱۸۷۲ع اور أسکي تمثیلات کے دیکھنے سے واضح ہوگا کہ قانوناً ایسے معاهدات جنکے معني سمجھہ میں نہ آتے ہوں کالعدم ہیں *

البتہ ابہام خفي ایک ایسا ابہام ہوتا ھی کہ جو صریح دستاویز کو

نسبت ابہام خفي

لغو نہیں کر دیتا بلکہ جسمیں صرف بوجھہ ہونے ایک شبہہ کے شرایط دستاویز کا قانوناً نافذ کرنا مشکل ہوتا ھی — وہ شبہہ إس قسم کا ہوتا ھی کہ جس سے آدھا بیان نسبت کسي چیز کے متعلق ہوتا ھی اور آدھا غلط جیسا کہ تمثیل دفعہ ۹۵ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا — پس إس قسم کے ابہام کي نسبت معني صاف کرنے کے لیئے شہادت زباني قابل ادخال ھی — دفعہ هذا اور دفعات ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ — ایکت هذا یا تو ابہام جلي کي صورتیں ہیں یا ابہام خفي کي اور ہر ایک کے نیچے مختصر طور پر أسکي شرح بیان ہوگي *

یہہ امر ظاہر ھی کہ دفعہ هذا صورت ابہام جلي کي ھی اور إس وجھہ سے دستاویز کے معني متعین کرنے کے لیئے قانوناً شہادت زباني قابل ادخال نہیں *

دفعہ ۹۴ جبکہ عبارت کسي

خارج کرنا ایسي شہادت کا جس سے مضمون دستاویز واقعات غیر سے متعلق ہو جاوے

دستاویز کي في نفسہ صاف ہو اور وہ واقعات موجودہ سے صحت کے ساتھہ متعلق کي جاے تو ایسي شہادت داخل نہیں

هوسکتي هی جس سے ظاهر هو کہ اُن واقعات سے اُسکا متعلق هونا مقصود نہ تها *

تمثیل

زید نے عمرو کے هاتهہ بذریعہ وثیقہ کے بایں عبارت بیع کي کہ میرا محال واقع رامپور مشتمل اوپر اراضي سو بیگهہ — اور زید کا محال رامپور میں هی اور وہ سو بیگهہ کا هی پس شهادت اس بات کي داخل نہیں هو سکتي هی کہ وہ محال جسکا بیع کرنا مقصود تها وہ کسي اور جگهہ اور کسي اور مقدار کا تها *

دفعہ هذا میں في الحقیقت کوئي ابهام نہیں هی بلکہ معني صاف هیں اور واقعات موجودہ سے منشاء دستاویز متعین هو سکتا هی پس اُسي اصول پر جسپر کہ دفعہ ۹۲ مبني هی شهادت زباني نسبت مضمون صریح دستاویز کے اس وجهہ سے نہیں لیجا سکتي کہ ایسي شهادت زباني سے مضمون دستاویز کي تردید هوتي هی لیکن دفعہ هذا اور دفعہ ۹۲ میں فرق یہہ هی کہ

فرق مابین دفعہ ۹۲ و ۹۴

گو دونو دفعات ایک اصول پر مبني هیں لیکن دفعہ ۹۲ صرف دستاویز معاهدہ سے جسکا ذکر دفعہ ۹۱ میں هی متعلق هی اور یہہ دفعہ هر قسم کي دستاویز سے علاقہ رکهتي هی چونکہ تحریر ایک اعلیٰ قسم کي شهادت هی بہ نسبت بیان زباني کے اس لیئے اصول عام قانون کے موافق کہ ادنیٰ چیز اعلیٰ کو باطل نہیں کر سکتي لساني شهادت سے اُس دستاویز کے معنیوں کي تردید نہیں هو سکتي لیکن ایزاد یا تبدیل یا اخراج کي نسبت احکام دفعہ ۹۴ کے اس قدر سخت معلوم نہیں هوتے جیسے دفعہ ۹۲ کے اور وجهہ اسکي یہہ هی کہ دفعہ ۹۲ میں صرف اُن دستاویزات کا ذکر هی جو کہ یا تو دستاویزات معاهدہ وغیرہ هیں یا ایسي هیں جنکا تحریري هونا قانوناً لازمي هی اور اس دفعہ میں اس قسم کي کوئي قید نہیں هی *

دفعہ ۹۵ جبکہ عبارت کسي دستاويز کي في نفسہ صاف هو ليکن بلحاظ واقعات موجودہ کے بے معني هو تو شهادت اِس امر کي داخل هو سکتي هی جس سے ثابت هو کہ وہ کسي خاص معني ميں مستعمل کي گئي تهي *

شهادت جس سے دستاويز کے معني کا تعلق واقعات موجودہ سے ظاهر هو

تمثيل

زيد نے عمرو کے هاتهہ بذريعہ وثيقہ کے باين عبارت بيع کي کہ ميرا مکان واقعہ کلکتہ *

زيد کا کوئي مکان کلکتہ ميں نہيں هی ليکن معلوم هوتا هی کہ اُسکا ايک مکان هوڑا ميں هی اور اُسپر عمرو اُس وثيقہ کي تکميل کے وقت سے قابض هی *

اُن واقعات کا ثبوت يهہ بات ظاهر کرنے کے ليئے داخل هو سکتا هی کہ وہ وثيقہ اُس مکان سے متعلق تها جو کہ هوڑا ميں هی *

اس دفعہ ميں ابهام خفي کي صورت بيان هوئي هی اور اس وجهہ سے اُسکے معني معين کرنے کے ليئے شهادت داخل هو سکتي هی مثلا تمثيل کے ديکهنے سے ظاهر هوتا هی کہ لفظ ميرا مکان مطلب دستاويز کو صاف کر ديتا هی ليکن لفظ واقع کلکتہ سے ابهام واقع هوتا هی اور ايسا ابهام رفع هو سکتا هی کيونکہ اُس سے دستاويز کے معنوں ميں کوئي فرق نہيں آتا *

کے قبضہ میں نہیں ھی اور اُسکی زمین جو (ق) کے قبضہ میں ھی وہ بمقام (غ) نہیں ھی پس شہادت اُن واقعات کی داخل ہو سکتی ھی جنسے ظاھر ہو کہ اُسے اُسکا بیچنا مرکوز تھا *

اِس دفعہ میں ایک صورت ابہام خفی کی ھی اور تمثیل کے دیکھنے سے منشاء دفعہ کا صاف ہوتا ھی *

دفعہ ۹۸ شہادت بہ ثبوت معنی

شہادت نسبت حروف غیر مفہوم وغیرہ

ایسے حروف کے جو پڑھے نہ جاتے ہوں یا عموماً سمجھہ میں نہ آتے ہوں یا معنی عبارات ملک غیر اور متروک اور اصطلاحی اور مختص المقام اور مستعملہ ملک خاص کے اور معنی مخففات کے اور ایسے الفاظ کے جو کیسی خاص معنی میں مستعمل ہوں داخل ہوسکتے ھیں *

تمثیل

اگر ایک سنگتراش عمرو سے اپنی دستکاری کی اشیاء کی بابت بیچنے کا اقرار کرے اور اُن اشیاء کے بیان میں صرف شروع کے حروف لکھدے اور وہ حروف دلالت اُسکی مصنوعات اور آلات دونوں پر کرتے ہوں تو

جائز هی کہ شہادت اسبات کی داخل کی جائے کہ کس چیز کے بھیجنے سے اُسکی مراد تھی *

اس دفعہ کے ساتھہ دفعہ داخل فقرہ اخر دفعہ ۴۹ قابل ملاحظہ هی *

دفعہ ۹۹ جو اشخاص کہ متعاقدین

دستاویز کے مضمون کے خلاف شہادت دینے کا کس کو منصب هی

کسی دستاویز کے یا اُنکے قایمقام حقیقت نہوں اُنکو جائز هی کہ شہادت ایسے واقعات کی ادا کریں جنسے اُسیوقت کا ایک ایسا اقرار ظاهر هوتا هو جو کہ دستاویز کی شرایط سے مغایر هو *

تمثیل

زید و عمرو نے بذریعہ تحریر کے یہہ معاهدہ کیا کہ عمرو زید کے هاتھہ کچھہ روئی بیچیگا جس کی قیمت بروقت حوالگی ادا کی جائیگی اور اُسی وقت اُن دونوں میں زبانی باهم یہہ اقرار هوا کہ تین مہینے کی مہلت زید کو دی جائیگی پس ثبوت اس کا مابین زید و عمرو کے نہ لیا جائیگا لیکن اگر بکر کے حق میں وہ کسی نہج سے موثر هو تو وہ اُس کا ثبوت دے سکتا هی *

دفعہ ۹۲ کی شرح میں هم بیان کرچکے هیں کہ شرایط مندرجہ دفعہ مذکور صرف اُن لوگوں سے متعلق هیں جو دستاویز کے فریق یا اُنکے

قایمقام هوں اور ایساهي أس دفعه کے متن سے ظاهر هی اور دفعه هذا میں صاف کردیا گیا هی که جو لوگ فریق دستاویز نہیں هیں اُن کو اختیار هی که أسي وقت کا ایسا اقرار ثابت کریں جو دستاویز کي شرایط کے مغایر هو *

لفظ مغایر جو که اس دفعه کے ترجمه میں استعمال هوا هی وهي لفظ هی جس کا ترجمه دفعه ۹۲ میں به لفظ تبدیل هوا هی اور دفعه هذا میں تردید و ایزاد و اخراج کا ذکر نہیں هی لیکن میرے نزدیک جبکه غیر شخص مغایر معاهده کو ثابت کرسکتا هی تو أس کو تردید اور ایزاد اور اخراج کا بھي منصب هونا چاهیئے *

دفعه ۱۰۰ کوئي امر مندرجه فصل هذا قانون وراثت مجریه هند (نمبر ۱۰ سنه ۱۸۶۵ ع) کے کسي احکام کا مخل درباب تصریح معني وصیت نامجات کے نهوگا *

بحالي احکام قانون وراثت مجریه هند

ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ ع سے أس کا باب ۱۱ دفعات ۶۱ لغایت ۹۸ مراد هی *

باب ۳

شهادت کا پیش کرنا اور اُسکي تاثیر

باب اول ایکٹ هذا میں اس امر کا ذکر هی که کن کن صورتوں میں اور کون کون امر واقعات متعلقه هیں اور موثر شهادت تصور کیئے جا سکتے هیں یعني کونسي شهادت داخل هو سکتي هی *

باب دوم میں اس امر کا ذکر هی که کس کس شهادت کي کیا کیا وقعت هی *

اور باب سوم میں یعني باب هذا میں واضعان قانون نے اس امر کا ذکر کیا هی که شهادت کس طرح پر پیش هوني چاهیئے اور جب پیشره

هوچکے تو اُس کا کیا اثر هوگا پس مختصر طور سے اس ایکٹ کے مضمون کو یوں بیان کرسکتے هیں که باب اول متعلق شهادت سے اور باب دوم متعلق وقعت شهادت سے اور باب سوم اثر شهادت سے متعلق هی *

فصل ۷ — بار ثبوت

دفعہ ۱۰۱ جو فریق عدالت سے

بار ثبوت کي تعریف

درخواست صدور فیصله کي نسبت ایسے قانوني حق یا ذمه داري کے گذرانے جس کا مدار ایسے واقعات پر هو جنپر وہ اصرار کرتا هی اُسي فریق کو لازم هوگا که واقعات مذکور کا وجود ثابت کرے *

اور جب کسي شخص پر کسي واقعه کے وجود کا ثابت کرنا لازم هو تو یهه امر باین عبارت تعبیر کیا جاتا هی که اُس شخص پر بار ثبوت هی *

تمثیلات

(الف) زید عدالت سے یهه فیصله صادر هونے کا مستدعي هوا که عمرو کو بعلت اُس جرم کے جس کا ارتکاب عمرو نے کیا هی سزا هوني چاهیئے *

زید کو ثابت کرنا چاهیئے که عمرو نے ارتکاب جرم کیا هی *

(ب) زید عدالت سے یهه فیصلہ صادر هونے کا مستدعي هوا که وه مستحق اراضي مقبوضه عمرو کا از روے ایسے واقعات کے هی جنپر وه یعني زید اصرار کرتا هی اور عمرو اُن کي صداقت سے انکار کرتا هی *

زید کو لازم هی که اُن واقعات کا وجود ثابت کرے *

اِس فصل میں قانون شہادت کے ایک نہایت مشکل اور پر از دقت مسئله کي بحث هی اور جس قدروه مسئله مشکل هی اُسیقدر وه اهم اور مقدم هی کیونکه هر قسم کي کارروائي قانوني میں اِس امر کي بحث آتي هی که فریقین میں سے بار ثبوت کس پر هی اور اکثر مقدمات میں جیتنا هارنا اِس مسئله کي تنقیح پر منحصر هوتا هی پس هم اِس فصل میں حتی الوسع واضح طور پر اِس مسئله کي تشریح کرینگے اور اُسکو جہاں تک هو سکیگا آسان کرینگے *

اصل اُصول بار ثبوت کا اِس اُصول منطقي پر مبني هی که جو شخص کسي امر کا وجود بیان کرتا هو اور فریق ثاني اُس امر کے وجود سے منکر هو تو اُس شخص پر جو که وجود بیان کرتا هی اُس امر کا ثابت کرنا چاهیئے اِس لیئے که قیاس نسبت عدم هر چیز کے هوتا هی اور اُسکو معدوم سمجھنا چاهیئے جب تک ثابت نهو مثلاً جیسا که تمثیلات دفعه هذا کے دیکھنے سے ظاهر هوگا که ایک صورت میں زید یهه کهتا هی که عمرو نے ایک جرم کیا هی پس صاف هی که عمرو کي شکل دیکھنے سے یهه ظاهر نہیں هوتا که اُسنے جرم کیا هی یا نہیں اور جب تک که زید یهه ثابت نکرے که عمرو نے جرم کیا هی یا نہیں اُسکو سزا نہیں مل سکتي اور دوسري صورت میں بھي جبکه بقول "التبض دلیل الملک" مالک اپني جائداد پر قابض هوتا هی اور زید باوجود قبضه عمرو کے چند ایسے واقعات کا وجود بیان کرتا هی جنسے عمرو منکر هی تو بار ثبوت زید پر هی *

اُصول جسپر بار ثبوت مبني هی

یہہ اُصول بار ثبوت کا اِس سبب سے قائم نہیں کیا گیا ہی کہ ہر واقعہ کا عدم ثابت کرنا محال ہی بلکہ اِس وجہہ پر کہ واقعہ کا وجود ثابت کرنا سیدھے طور پر ہو سکتا ہی اور اُسکا عدم ثابت کرنا نہایت ہیر پھیر کے ساتھہ ممکن ہی مثلاً اگر یہہ ثابت کرنا منظور ہو کہ عید کے دن زید دھلي کي جامع مسجد میں تھا پس جو شخص یہہ بیان کرتا ہی اُسپر اُسکا بار ثبوت ہی اِس لیئے کہ وہ بآسانی ایسے گواہ طلب کرا سکتا ہی جنھوں نے زید کو اُس روز اُس جگہہ دیکھا تھا لیکن جو شخص کہ زید کے دھلي میں ہونے سے منکر ہی اُسکو یہہ ثابت کرنا کہ زید عید کے دن دھلي میں نہ تھا سخت دشوار ہی گو محال نہیں ہی البتہ عدم اِس واقعہ کا مفصلہ ذیل اُمور سے ثابت ہو سکتا ہی *

۱ — یہہ کہ زید عید کے دن دوسري جگہہ تھا *

۲ — یہہ کہ اُس جگہہ سے دھلي کي جامع مسجد تک اسقدر فاصلہ ہی کہ کسي وسیلہ سے زید جامع مسجد میں موجود نہو سکتا تھا *

پس ظاہر ہی کہ اُس شخص کو جو زید کا جامع مسجد میں موجود ہونا بیان کرتا ہی زیادہ آسانی ہی بہ نسبت اُس شخص کے جو کہ اُس امر سے منکر ہی اور یہہ بات اکثر پیش آتي ہی کہ منکر کسي واقعہ کے عدم کو ثابت نکر سکے مثلاً اِس تمثیل میں اگر شخص منکر کو یہہ معلوم نہو کہ زید عید کے دن کہاں تھا تو زید کا جامع مسجد میں نہونا ثابت نہیں کر سکتا — لیکن یہہ اُصول بار ثبوت محض دشواري اور آساني پر مبني نہیں ہی بلکہ اِس اُصول اِنصاف پر مبني ہی کہ جو شخص جس بیان سے مستفید ہونا چاہتا ہی اُس بیان کو وہ ثابت کرے اور یہہ خلاف اِنصاف ہوتا کہ اُس شخص پر جسکا کہ کسي اور واقعہ کے ثابت ہونے سے ضرر ہوتا ہی اُس واقعہ کا بار ثبوت قرار دیکر ثابت دلوایا جاوے -- اِس امر کے طی کرنے میں کہ جو شخص واقعہ کا وجود بیان کرتا ہی اُسپر بار ثبوت پڑنا چاہیئے یہہ احتیاط لازمي ہی کہ فقرہ کي عبارت کے منفیہ یا مثبتہ ہونے سے گھپلا واقع نہو — اِس امر کي بحث کہ ایک ہي بات دو مثبتہ اور منفیہ طور پر کیونکر بیان کر سکتے ہیں ہم پہلے لکھہ آئے ہیں [4] اور صورت فقرہ سے عدم اور وجود واقعہ کي

---

[4] دیکھو صفحہ ۲۰ و ۶۳

نسبت بحث طی نہیں ہو سکتي بلکہ بیان کا اصل مقصد دیکھنا چاهیئے مثلاً کسي کرایہ‌دار پر مالک مکان دعوي اِس امر کا کرے کہ کرایہ‌دار مذکور نے اپنے معاهدہ کے موافق مکان کو حالت مرمت میں نرکھا اور اِس وجہ سے ذمہ‌دار مطالبہ خرچہ کا هی بار ثبوت اِس امر کا کہ مدعاعلیہ کرایہ‌دار نے مکان کو بحالت مرمت نرکھا بذمہ مالک مکان کے هی اِس لیئے کہ اگر وہ خستہ حالت مکان کي ثابت نکرے تو اُسکا دعوي ڈسمس ہو جاویگا ــ اِس تمثیل سے ظاهر ہوتا هی کہ گو نحوي حالت اِس فقرہ کي منفیہ هی مگر در حقیقت مضمون اُس فقرہ کا مثبتہ هی کیونکہ وجود خستگي مکان ایک واقعہ هی جسکي بنا پر دعوي مدعي مبني هی اور اگر وہ وجود اُس واقعہ کا ثابت نہ ہو سکے تو دعوي ڈسمس ہو جاویگا *

مفصلہ ذیل تمثیل سے اِس اُصول کي اور صراحت ہو گي *

زید یہہ کہتا هی کہ موضع اِسلامپور پانچ هزار روپیہ کو بکا تہا عمرو بیان کرتا هی کہ موضع مذکور نو هزار کو بکا اب جو لوگ کہ منطق سے واقف نہیں هیں

تصریح پڑنے بار ثبوت کي

وہ خیال کرینگے کہ دونو بیان مثبتہ واقعات هیں اور زید کو چاهیئے کہ پانچ هزار ثابت کرے اور عمرو کو چاهیئے کہ نو هزار ثابت کرے اور هر ایک پر اپنے اپنے بیان کا بار ثبوت هی لیکن کسي مقدمہ میں بار ثبوت ایک هي امر کا فریقین پر نہیں پڑسکتا اور اس مثال میں مقدار زر ثمن کا ثبوت فریقین پر عاید نہیں هوسکتا ــ بیان زید و بیان عمرو نسبت زر ثمن کے درحقیقت یوں هیں :ــ

عمرو زید کے اِس بیان کو کہ زر ثمن میں پانچ هزار شامل تھے تسلیم کرتا هی اور نو هزار کے کہنے سے یہہ مراد هی کہ چار هزار اور زیادہ تھے بس وجود پانچ هزار مسلمہ فریقین هی باقي چار هزار کے وجود سے زید منکر هی پس صریح بار ثبوت ذمہ عمرو کے هی *

اس قدر تقریر سے یہہ ظاهر ہوگا کہ جس شخص کے حق میں قیاس ہوتا هی اُس شخص کے مخالف پر بار ثبوت ہوتا هی اس دفعہ کي شرح میں قیاسات کا ذکر کرنا بیجا ہوگا اور اُن اصول کا بھي ذکر کرنا جن کي وجہہ سے بار ثبوت اُلٹ جاتا هی اس جگہہ ضرور نہیں هی لیکن آیندہ اس فصل کي دفعات کي شرح میں اُن اصول کا ذکر ہوگا *

دفعہ ۱۰۲ بار ثبوت کا نالش

کسپر بار ثبوت ہوتا ھی

یا کارروائي میں اُس شخص پر ہوتا ھی جو طرفین سے مطلق کسي شہادت کے نہ گذرنے کي صورت میں مقدمہ ہار جائے *

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو پر بابت اراضي مقبوضہ عمرو کے نالش کي اور وہ یہہ بیان کرتا ھی کہ اُس کے واسطے عمرو کا باپ ازروے وصیت چھوڑ مرا تھا *

اگر اس مقدمہ میں طرفین سے شہادت نہ گذرے تو عمرو بحالي قبضہ کا مستحق ہوگا *

بنابراں بار ثبوت زید پر ھی *

(ب) زید نے بابت زر تمسک کے عمرو پر نالش کي *

تمسک کي تکمیل سے اقبال ھی لیکن عمرو یہہ کہتا ھی کہ وہ تمسک فریب سے کرالیا گیا تھا اور زید کو اس بات سے انکار ھی *

اگر طرفین سے کوئي شہادت نہ گذرے تو زید مقدمہ میں کامیاب ہوگا اس واسطے کہ تمسک کي نسبت انکار نہیں ھی اور فریب ثابت نہیں کیا گیا *

پس بار ثبوت عمرو پر ھی *

اس دفعہ میں واضعان قانون نے ایک علامت بار ثبوت کے تنقیح کرنے کی بیان کی هی اور وہ نتیجہ جو کہ ثبوت نگذرنے سے پیدا هوتا هی بیان کیا هی لیکن

بار ثبوت کي علامت

اس دفعہ کے پورے طور پر سمجھنے کے لیئے اور کام میں لانے کے لیئے اُن اُصولوں پر جنکا کہ هم دفعہ ۱۰۱ کي شرح میں ذکر کر آئے هیں خیال رکھنا لازمي هی — ایک اور علامت بار ثبوت کے دریافت کرنے کی یہہ هی کہ جس امر کے بار ثبوت کو دریافت کرنا منظور هو کہ کس فریق پر هی اُس امر کو فرض کیا جاوے کہ بیان هي نہیں هوا تها اور پهر دیکهنا چاهیئے کہ مقدمہ کا کیا نتیجہ هوتا هی — جو شخص اُس بیان کے معدوم هوجانے سے هار جاوے اُسي پر بار ثبوت هی — مثلاً زید نے عمرو پر موضع اسلامپور کي مقابضت کا دعوی کیا بیانات فریقین حسب ذیل هیں :—

زید کهتا هی کہ موضع اسلامپور میري جائداد موروثي هی اور شرعاً میں بعد وفات اپنے باپ کے اُسکا مالک هوں اور مجهکو قبضہ ملنا چاهیئے *

عمرو کهتا هی کہ زید کے باپ نے یہہ جائداد میرے پاس پانچهزار روپیہ کو رهن کردي هی اور وہ روپیہ اب تک ادا نہیں هوا اسلیئے مجهکو حق مقابضت حاصل هی *

اب جائداد کا زید کي ملکیت هونا تسلیم هی زید واقعہ رهن سے منکر هی پس عمرو کو رهن ثابت کرنا چاهیئے کیونکہ اگر بیان رهن کالعدم تصور کیا جائے تو زید کو قبضہ اسلامپور کا ملجاویگا اور اسلیئے بار ثبوت عمرو پر هی لیکن اگر عمرو یہہ بیان کرتا کہ جائداد زید کي نہیں هی تو بار ثبوت اس امر کا کہ جائداد زید کي هی ذمہ زید کے هوتا کیونکہ اگر بیان زید نسبت اُسکي ملکیت کے کالعدم تصور کیا جاوے تو عدالت اُسکو مقابضت کي دگري ندیگي *

اس بیان سے ظاهر هوگا کہ علاوہ قیاس کے اقبال بهي بار ثبوت کو اُلٹ دیتا هی جیسا کہ تمثیل مذکور میں عمرو کا یہہ تسلیم کرنا کہ موضع اسلامپور زید کے باپ کي ملکیت تها بار ثبوت ثابت کرنے اپنے حق کا یعني حق مقابضت مرتهنانہ کا اُسکے ذمہ ڈال دیتا هی ورنہ زید پر اپني ملکیت ثابت کرنے کا بار ثبوت هوتا *

اُلٹنا بار ثبوت کا

یهه امر که بار ثبوت کیونکر قاعده عام کے برخلاف (جسکا ذکر دفعه ۱۰۱ کی شرح میں هوچکا هی) فریق مخالف پر اُلٹ جاتا هی اور امر یهه هوتا هی که بدلے اسکے که اُس شخص پر جو مثبت امر بیان کرتا هی بار ثبوت پڑے اُس شخص پر بار ثبوت جا پڑتا هی جو که اُس واقعه کے وجود سے مطلقاً انکار کرتا هی —— وه دو سبب یهه هیں ——

اول —— جبکه منکر نے کبهی صحیح هونے دعوی فریق ثانی کو تسلیم کیا هو یعنی اُسکا اقبال *

دوم —— جبکه قیاس متعلق شخص منکر هو *

ان دونوں صورتوں معامله الا میں شخص منکر پر عدم واقعه کے ثابت کرنے کا بار ثبوت قانوناً عاید هوتا هی *

اُلٹنا بار ثبوت کا بوجهه اقبال کے

یهه امر که اقبالات کس قسم کی شهادت هیں اور اُنکا اثر کیا هوتا هی اور کن کن صورتوں میں وه شهادت میں داخل هو سکتے هیں هم پهلے بیان کر آئے هیں [5] اب چند صورتیں ایسی بیان کرینگے جنسے ظاهر هوگا که بار ثبوت کیونکر اقبال کی وجهه سے اُس شخص پر جا پڑتا هی جو که وجود کسی واقعه سے منکر هو مثلاً کسی مقدمه میں جس میں که زید نے عمرو پر بر بنائے تمسک نوشته عمرو دعوی دائر کیا تمسک مذکور میں عمرو نے یهه لکها تها که مینے پورا روپیه وصول پایا اس مقدمه میں عمرو مدعاعلیه نے تحریر تمسک سے اقرار کیا لیکن یهه بیان کیا که روپیه وصول نهیں هوا پس ظاهر هی که اس مقدمه میں اثبات کرنیوالا اس امر واقعه کا روپیه ادا هوا زید مدعی هی اور منکر وجود واقعه سے عمرو هی پس اُس عام قاعده کے موافق جسکا ذکر دفعه ۱۰۱ کی شرح میں کر آئے هیں بار ثبوت ادائے زر کا ذمه زید کے هوتا نه ذمه عمرو کے جو منکر هی لیکن چونکه دستاویز تمسک میں ایک اقبال ادائے زر کا منجانب عمرو کے هی اسلیئے بار ثبوت ادائے زر کا زید کے ذمه سے اُلٹ کر عمرو کے ذمه جا پڑا یهی صورت بعینه تمثیل (ب) دفعه هذا کی هی اور

---

[5] دیکهو صفحه ۹۵ سے ۹۸ تک و ۱۱۶ سے ۱۲۱ تک

وہ تمثیل غالباً ایک فیصلہ اجلاس کامل ھائي کورٹ کلکتہ [6] پر مبني ھی جسکو حکام پریوي کونسل نے بھي تسلیم کیا [7] *

قیاس ایک دوسري وجہہ ھی جسکے سبب سے بار ثبوت خلاف قاعدہ عام مندکرہ دفعہ ۱۰۱ کے فریق مخالف پر اُلٹ جاتا ھی مسئلہ قیاس و مسئلہ بار ثبوت في الحقیقت ایک ھیں کیونکہ جب یہہ معلوم ھو جاوے کہ دو فریق کے حق میں سے کسکے حق میں قیاس ھی تو اُسکے خلاف یہہ نتیجہ نکلتا ھی کہ جس شخص کے حق میں قیاس نہیں ھی اُسکے اُوپر بار ثبوت ھی — مضمون قیاسات اور بار ثبوت اسقدر متحد ھیں کہ واضعان قانون نے فصل ھذا میں بار ثبوت کے ساتھہ اُن قیاسات کا بھي ذکر کیا ھی جیسا کہ اس فصل کي دفعات آیندہ سے ظاھر ھوگا *

> اُلٹنا بار ثبوت کا بوجہہ قیاس کے

نوعیت قیاس کا ذکر ھم پہلے کرچکے ھیں اور یہاں مناسب معلوم ھوتا ھی کہ اقسام قیاسات کا ذکر کریں تاکہ مسئلہ بار ثبوت کے سمجھنے میں آساني ھو *

قیاسات دو قسم کے ھوتے ھیں —

> اقسام قیاسات

اول قیاسات قانوني *

دوم قیاسات واقعاتي *

قیاسات قانوني وہ قیاسات ھیں جو کہ اصول انصاف و قواعد قدرت اور تجربہ مجمع عقول انساني پر مبني ھیں اور جنکو قانون نے صاف طور پر بغرض وقعت دینے کے قائم کیا ھی *

قیاسات واقعاتي وہ قیاسات ھیں جنکو کہ قانون نے کوئي خاص وقعت عطا نہیں کي ھی تاھم وہ غالب ھونے واقعات پر مبني ھیں *

قیاسات واقعاتي اور قیاسات قانوني میں یہہ فرق ھی کہ قیاسات قانوني ھر حالت میں اور ھر مقدمہ سے پورے طور پر متعلق ھوتے ھیں اور

---

۶ ملي‌بي‌بي بنام نصیرالدین متھا بنگال جلد ۴ صفحہ ۵۶ اجلاس کامل و رامانک لال بابو بنام رامداس مزمدار بنگال جلد ۱ صفحہ ۹۲ — و رگھو ناتھہ بنام لچھمین نراین سنگھہ ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۴۰۷

۷ چودھري دیبي‌پرشاد بنام چودھري دولت سنگھہ مورزانڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۳۴۷ — و صاحب پرھلاد سین بنام پدھو سنگھہ مورزانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۲۷۵

قیاسات واقعاتی ہر مقدمہ خاص کے حالات سے جانچے جاتے ہیں اور اُنکی وقعت حسب حالات مختلف مقدموں کے مختلف ہوتی ہی اور قیاسات قانونی کے برابر وقعت نہیں ہوتی ہی *

قیاسات قانونی کی دو قسمیں ہیں —

اقسام قیاسات قانونی

۱ — قیاسات قطعی (جنکو ہم ابتک ثبوت قطعی کہا کئے) *

۲ — قیاسات غیر قطعی *

قیاس قطعی

قیاسات قطعی اُن قواعد قانون کو کہتے ہیں جنسے کہ قانون نے پہلے سے معین کردیا کہ کس قسم کی شہادت (کسی واقعہ کے ثابت ہونے کی) درجہ ثبوت کو پہونچ جاتی ہی *

یہہ قیاسات اُس تجربہ انسانی پر مبنی ہیں کہ جب کہ واقعات اس قدر عام طور پر اور بلا استثناء کے ہمیشہ ساتھہ وجود میں ہوتے ہیں اور کبھی یا نہایت شاذ و نادر وہ ساتھہ نہیں ہوتے تو قانون نے اس تجربہ کی بناء پر اُن واقعات کے تعلق کو بغرض مصلحت قائم رکھکے اس گروہ انسانی کے درجہ تحقیق کے خلاف شہادت دینے کی اجازت نہیں دی *

ایکٹ ہذا میں دفعہ ۱۱۲ و ۱۱۳ میں وہ صورتیں بیان ہیں جنمیں قیاس غالب کو قیاس قطعی قرار دیکر ثبوت قطعی قرار دیا ہی اور حسب دفعہ ۴ کے اُسکے خلاف شہادت دینے کی عدالت اجازت نہیں دیتی سوائے اُن قیاسات کے ایکٹ ہذا میں اور کسی کو درجہ قیاس قطعی یا ثبوت قطعی کا عطا نہیں کیا *

لیکن اور ایکٹوں میں بوجہہ خاص حکم قانون کے قیاسات قطعی اور ثبوت قطعی قانون نے قائم کیا ہی [8] *

قیاسات غیر قطعی

قیاس غیر قطعی وہ قیاسات قانون ہیں جنکو کہ قانون نے بوجہہ اغلب ہونے کے قائم کیا ہی اور اُسی اصول پر مبنی ہیں جسپر کہ قیاسات قطعی ہیں لیکن اُن میں درجہ اغلب ہونے کا اس قدر قوی نہیں ہوتا کہ اُنکو قانون ثبوت

۸ دیکھو دفعہ ۱۷۱ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ و دفعہ ۶ — ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۰ع و دفعہ ۵ — ایکٹ ۲۷ سنہ ۱۸۷۱ع و دفعہ ۲۷ و ۲۸ — ۲۹ ایکٹ ۶ سنہ ۱۸۷۱ع

قطعي قرار دے لیکن تب بهي چونکه ایسا اکثر هوتا هی که بعض واقعات اکثر ساتهه هوں تو قانون میں یهه بیان کر دیا هی که قیاسات کس طرف هوتے هیں اور اس وجهه سے فریق مخالف پر بار ثبوت همیشه هوتا هی اس قسم کے قیاسات قانوني اول تو ایکٹوں میں بیان هوئے هیں اور دوسرے اصول قانون پر مبني هیں مثلا تمام قیاسات نسبت دستاویزات کے جنکا ذکر ایکٹ هذا کي دفعه ۷۹ سے ۹۰ تک مندرج هی قیاسات غیر قطعي هیں اور اُنکے خلاف شهادت دي جا سکتي هی - اسي طرح پر ایمٹ میں دفعات ۱۰۷ سے ۱۱۱ تک اور صورتیں قیاسات غیر قطعي کي بیان کي هیں اور اُنکي تشریح هر دفعه کي شرح میں کیجاویگي --- سواے ان دفعات کے اور بهي خاص صورتیں ایسي هیں جنمیں ایکٹوں کا قیاس قائم کیا هی مثلا دفعه ۱۱ — ایکٹ ۴ سنه ۱۸۷۲ع کے دیکهنے سے معلوم هوگا که قانوناً پنجاب احاطه کے هر گانوں میں وجود شملے قیاس کرلیا گیا هی جب تک که خلاف اُسکے ثابت نهو علاوه اسکے اور بهي مختلف قانونوں میں احکام نسبت قیاسات غیرقطعي کے مندرج هیں [9] *

یهه مثالیں اُن قیاسات قانوني غیرقطعي کي هیں جنکو که ایکٹوں نے قائم کیا هی اب جو قیاسات غیرقطعي اُصول قانون پر مبني هیں اُنکي چند مثالیں بیان کیجاتي هیں *

مثلا هر شخص بیگناه تصور کیا جاویگا جب تک که اُسپر جرم ثابت نهو *

هندو خاندان کي جائداد مشترک سمجهي جاویگي جبتک اُسکي تفسیم ثابت نهو *

اور اس قسم کے قیاسات کا آئنده ذکر کیا جاویگا *

قیاسات واقعاتي کي تعریف پهلے هوچکي اور ایکٹ هذا میں واضعان

قیاسات واقعاتي

قانون نے صرف ایک دفعه میں اس قسم کے قیاسات کا ذکر کیا هی اور اُنکے قائم کرنے کي اجازت دي هی گو اُنکا قائم کرنا لازمي نهیں ٹهیرایا وه دفعه ۱۱۴ هی جسکي تمثیلات کے دیکهنے سے واضح هوگا که کن کن صورتوں میں کس کس قسم کے قیاسات عدالت قائم کرسکتي هی لیکن ان قیاسات کا قائم کرنا بالکل عدالت کي رائے پر چهوڑ دیا هی جیسا که دفعه ۴ میں جواز قیاس کي تعریف سے معلوم هوگا *

---

9 دفعات ۳ و ۴ و ۵ و ۱۵ و ۱۶ - ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ ع - و دفعه ۱۳ ایکٹ ۵ سنه ۱۸۶۶ ع - و دفعات ۳۰ و ۳۶ و ۱۷۰ - ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۶ ع و دفعه ۹ ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۶۵ع

مفصلہ ذیل شجرہ سے اقسام قیاسات کی معلوم ہونگی اور جو جو

شجرۂ اقسام قیاسات

قسم جس دفعۂ ایکٹ ہذا سے متعلق ہی وہ بھی واضح ہوگی -- اور بہہ امر قابل لحاظ هی کہ قیاسات واقعاتی کل ایسے ہوتے ہیں کہ جنکا قائم کرنا راے عدالت پر چھوڑ گیا هی پس وہ لازمی نہیں لیکن قیاسات قانونی قطعی تو سب لازمی هیں اور قیاسات غیر قطعی کی دو قسمیں هیں ایک تو وہ هیں جو لازمی هیں اور دوسری قسم اختیاری عدالت هیں جیسا کہ شجرہ سے ظاهر هوگا --

قیاسات

قانونی
دفعہ ۴

- **قطعی**
  (فقرہ سوم دفعہ ۴)
  و دفعہ ۴۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳
- **غیر قطعی**
  - **لازمی**
    (فقرہ دوم دفعہ ۴)
    دفعہ ۷۹ لغایت ۸۵ و ۸۹
    و دفعہ ۱۰۳ لغایت ۱۱۱
  - **اختیاری**
    (فقرہ اول دفعہ ۴)
    دفعہ ۸۶ لغایت ۸۸ و ۹۰

واقعاتی
دفعہ ۴ و ۱۱۴

هم یہہ امر بیان کر چکے هیں کہ اقبال کی وجہہ سے کیونکر بار ثبوت

نظائر متعلق جنمیں کہ قیاس کی وجہہ سے بار ثبوت اُلٹ گیا

اُلٹ سکتا هی اور قیاس قانونی قطعی کا بھی دفعات سے حوالہ هوچکا هی اور یہہ قیاسات غیر قطعی قانونی جنکا کہ ایکٹوں کی دفعات میں ذکر هی بیان هوچکا هی اب اُن چند صورتوں کا ذکر کرتے هیں کہ جنمیں قانونی قیاس کی وجہہ سے بار ثبوت اُلٹتا هی گو وہ قانونی قیاس کسی ایکٹ کی دفعہ کی وجہہ سے قائم نہوئے هوں *

یہہ ایک اصول عام قانونی هی کہ کسی کارروائی کو فریبی یا سازشی

بار ثبوت فریب و سازش

نہیں تصور کیا جاتا جب تک فریب یا سازش ثابت نہ کیجاوے اور جب کبھی کوئی شخص کسی معاملہ کو فریبی یا سازشی قرار دینا چاهتا هی اور اُسکی بنا پر اُمر

معاملہ کو ناجائز ٹہرانا چاہتا ہی تو اُسکا ذمہ بار ثبوت [1] اِس لئیے کہ ہمیشہ قیاس بحق درستي معاملہ کے ہوتا ہی *

جن نظائر کا ہمنے حوالہ دیا ہی اُن کے دیکھنے سے مختلف اقسام کے

بار ثبوت نسبت دباو ناجائز یا جبر کے

فریب معلوم ہونگیے اور دفعہ ۱۷ و ۱۵ دایون معاہدہ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع کے دیکھنے سے تعریف فریب قانوني واضح ہوگي لیکن فریب و سازش کے سوا اور بھي ایسي وجوہات قانوني ہیں جنکي وجہہ سے معاہدات وغیرہ واجب التعمیل نہیں رہتے دفعات ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ ایکٹ مذکور کے دیکھنے سے تعریف دباو ناجائز کي معلوم ہوگي - بس اگر کسي مقدمہ میں کوئي شخص اِس قسم کا عذر پیش کرے تو بار ثبوت دباو ناجائز وغیرہ کے ثابت کرنے کا اُسکے ذمہ ہی حکام پریوي کونسل نے اس اُصول کو چند مقدمات میں تسلیم کیا ہی [2] *

تمام مقدمات میں جنمیں کہ مدعي کا دعوی صرف اُس صورت میں

بار ثبوت نسبت مقدمہ کے مابین میعاد ہونے کے

قابل سماعت عدالت متصور ہوتا ہی جبکہ وہ مابین میعاد ہو تو بار ثبوت اِس امر کا کہ دعوی مابین میعاد ہی ہمیشہ مدعي کے ذمہ ہوتا ہی کیونکہ حسب دفعہ ۱۰۲ یعني دفعہ ہذا اگر وہ اپنے دعوی کو مابین میعاد نہ ثابت کرے تو وہ ہار جاویگا چنانچہ بارہا یہہ تجویز ہوچکا ہی کہ جبکہ مدعي کسي اراضي سے مدعاعلیہ کو بیدخل کرنا چاہتا ہی اور مدعاعلیہ عذر قبضہ مخالفانہ دوازدہ سالہ پیش کرتا ہی تو بار ثبوت اِس امر کا کہ مدعي مابین دوازدہ سال قابض تھا ذمہ مدعي کے ہی اور

---

[1] راجندر نارائن بنام بھجے گوبند سنگھہ مورزانڈین اپیل جلد ۲ صفحہ ۱۸۱ — و مسماۃ سودر کنور بنام بے نراین سنگھہ ویکلي جلد ۱ صفحہ ۳ — و اجیت سنگھہ بنام کشن پرشاد سنگھہ ویکلي جلد ۱ سنہ ۱۸۶۴ع صفحہ ۳۷ — و انند موئي دیبي بنام شب دیال پٹواري ویکلي جلد ۲ صفحہ ۲ دیواني — و گریش چندر چاتر جي بنام مہیش چندر بھالکر ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۳ دیواني — و رام کھي بنام مختار بي بي ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۰ — و لالہ روپ رام سادا بنام بنودیرام سین ویکلي جلد ۱۰ صفحہ ۳۲۱ —

[2] موتي لال اوپدھا بنام جگناتھہ کرگ مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحہ ۱ و راني نازیب وردي تاچیز بنام جسارو ارما کمرا بنانا مانکا مورزانڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۴۱ — و جدو ناتھہ گھوس بنام شمس النساء بیگم مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۲ —

قه یهه که مدعاعلیه اپنا قبضه مخالفانه دوازده سال ثابت کرے [3] اور اِسی اُصول نو حکام پریوی کونسل نے تسلیم کیا هی [4] — بمقدمات شفع جبکه بغرض انفصال عذر تمادي، یکساله یهه امر طی کرنا ضرور هو نه آیا قبضه واقعي مشتري کا بتاریخ بیعنامه هوا یا بعد ازیں تو بار ثبوت اِس امر کا نه قبضه مشتري تاریخ بیعنامه سے بعد هی اور دعوی میعاد میعاد هی ذمه مشتري کے هی [5] *

جبکه کسي مقدمه میں مابین شفیع مدعي اور مشتري مدعاعلیه کے نسبت مقدار زر ثمن کے نزاع هو اور مدعاعلیه مشتری کی طرف سے بیعنامه کا ثبوت اپنے بیان کے پیش کرے تو بار ثبوت اِس امر کا

بار ثبوت نسبت مقدار زر ثمن بمقدمات شفع

که مقدار زر ثمن مندرجه بیعنامه غلط هی ذمه مدعي شفیع کے هوتا هی اِس وجهه سے نه قیاس نسبت درستي بیعنامجات کے هوتا هی — هائي کورٹ کلکته نے ایساهی تجویز کیا هی [1] لیکن یهه ایک متنازعه فیه مسئله هی اور دفعه ۱۰۶ ایکٹ هذا قابل ملاحظه هی *

حکام پریوي کونسل نے ایک بڑے نامي مقدمه انوهر بنام رامسهارین یهه تجویز کیا هی که نوعیت جائداد اهل هنود کی مشترک تصور هوگي اور همیشه حسب احکام شاستر هر جائداد مشترکه قیاس کی جاویگي جب تک که اُسکا منقسم هونا ثابت نهو [7] *

قیاس قانوني نسبت مشترک هونے جائداد اهل هنود کے

---

۳ دینانند هوسیانے بنام جي فرانک ویکلي جلد ۹ صفحه ۱۵۵ دیواني و محمد مسا چودهراین بنام چندر دیر بخشي ویکلي جلد ۶ صفحه ۳۲۷ دیواني، و ا لکتر رنکپور بنام پرسنو کمار ٹهاکر ویکلي جلد ۵ صفحه ۱۱۵ دیواني — و پرمانند ڈهنڈیس بنام سرکار ویکلي جلد ۵ صفحه ۱۳۶ دیواني — و دولي سنگهه بنام هوبنس نراین ویکلي جلد ۷ صفحه ۱۱۲ دیواني — و ناظر سندي بابو علي جان بنام اُومیش چندر سنو ویکلي جلد ۳ صفحه ۷۵ دیواني — و مرزا محمد حسن بنام مارةالنسا خانم ویکلي جلد ۲ صفحه ۸۹ دیواني — و گوروداس راے بنام هروناتهه راے ویکلي جلد ۲ صفحه ۲۲۶ دیواني — و رام ارجن چودهري بنام جے درگا داس ویکلي جلد ۹ صفحه ۲۸۳

۴ ننور متووا سنگهه بنام نند لال مورزانڈین اپیل جلد ۸ صفحه ۱۹۹

۵ قمر علي بنام عظمت علي ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۸۳ — و هر نراین سنگهه بنام نواب محمود علي خاں منفصله هائي کورٹ الهآباد مورخه ۳ مئي سنه ۱۸۷۶ع

۶ شیخ محمد نورالحسن بنام شیخ حیدر بخش ویکلي جلد سنه ۱۸۶۴ع صفحه ۳۰۴ — و شیخ محمد نورالحسن بنام شیخ حیدر بخش ویکلي جلد ۱۲ صفحه

۷ الزبر بنام رام سهارین مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحه ۷۵

پس بار ثبوت جائداد اهل هنود کے منقسم هونے کا ذمه اُس شخص کے هی جو اُسکا منقسم هونا بیان کرتا هی ۸ اور قیاس شاستري یهه بهي هی که هر جائداد هندوون کي موروثي متصور هوگي اور جوشخص اُسکو مکسوبي قرار دینا چاهتا هی اُسي کے ذمه اُسکا بار ثبوت هی ۹ *

بار ثبوت نسبت منقسم هونے جائداد هنود کے

یهه اکثر مسئله مسلمه شاستري هی که بیوه کو صرف قبضه حین حیاتي کا اختیار هی اور جب کبهي کوئی بیوه رهن یا کسي قسم کا انتقال جائداد کا کرے تو وه ناجایز تصور کیا جاتا هی جبتک که کسي ضرورت شاستري کا پورا ثبوت نهو — پس جو شخص که بغرض جایز کرنے کسي ایسے انتقال کے جس کو بیوه نے کیا هو بیان کرتا هی اُس کے ذمه بار ثبوت ثابت کرنے ایسي ضرورت کا هی ۱ *

قیاس قانوني نسبت عدم اختیار نسبت انتقال جائداد کے

---

۸ مسماة جسیا بنام بابو موهن لال مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحه ۳۸۰ و رام چندردت بنام چندر کمار منڈل مورزانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحه ۱۸۱ — و دیوان کشن مار چودهري بنام متهرا موهن مار چودهري مورزانڈین اپیل جلد ۱۰ صفحه ۴۰۳ — و لچهمن راو سداسئو بنام ملهر راؤ باجي سدر ایفڈ پریوي کونسل ججمنٹ صفحه ۱ — و کهامانا چند بنام راجه شیو گنگا مورزانڈین اپیل جلد ۹ صفحه ۵۳۹ — و شیوغلام سنگهه بنام پورنسنگهه بنگال لارپورٹ جلد ۱ صفحه ۱۶۴ و امرت ناتهه چودهري بنام گوري ناتهه چودهري بنگال جلد ۶ صفحه ۲۳۲ پریوي کونسل — و سرنراین سرکار بنام بیکدري هادي ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۱۶ — و یشمبر سرکار بنام سرودهي داسي ویکلي جلد ۳ صفحه ۲۱ — و گرو پرشاد مکرجي بنام کالي پرشاد مکرجي ویکلي جلد ۵ صفحه ۱۲۱

۹ رام پرشاد تواري بنام شیو چرن داس مورزانڈین اپیل جلد ۱۰ صفحه ۴۹۱ و سري راجه بلاصلاویکیاما بنام سري راجه بیاصلا اوجیا ریکندرا مورزانڈین اپیل جلد ۳ صفحه ۳۳۳ — و شیورین کنور بنام گور بهاري بهگت ویکلي جلد ۷ صفحه ۴۲۹ دیواني — و رادها امن کشندو بنام پهول کماري بیبي ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۲۸ دیواني — و لاله بهاري لال بنام لاله مادهو پرشاد ویکلي جلد ۶ صفحه ۲۹ دیواني

۱ کولي دنکیا نراینما بنام کلکٹر مسلي نیم مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحه ۶۱۹ — و کلکٹر مسلي نیم بنام کولي دنکیا نراین ما مورزانڈین اپیل جلد ۸ صفحه ۵۲۹

اسي طرح پر انتقالات ولي نابالغ هندو پر بهي يهي شرايط عايد هوتي هيں اور ضرورت کا ثابت کرنا ذمه اُس شخص کے هے جو اُس انتقال جايداد سے مستفيد هونا چاهتا هے [۲] *

يهه بهت سے مقدمات ميں طے هو چکا هے که جب زميندار کاشتکار پر اضافه لگان کي نالش کرے تو اُسپر بار ثبوت وجوهات اضافه کا هونا چاهيئے [۳] اسي طرح پر جب که کاشتکار زميندار پر تخفيف لگان کا دعوي کرے تو بار ثبوت وجوهات تخفيف لگان کا ذمه کاشتکار کے هے [۴] *

بار ثبوت بمقدمات اضافه و تخفيف لگان

جو کارروائي که عدالت کرتي هے يا معرفت اپنے کسي اهلکار کے کراتي هے اُسکو صحيح تسليم کرنا چاهيئے جب تک که اُسکے خلاف نه ثابت هو اور اسليئے بار ثبوت اُن اُمور کا جو که خلاف کارروائي عدالت ثابت کيئے جاتے هيں ذمه اُن اشخاص کے هے جو کارروائيوں کو باطل کرنا چاهتے هيں چنانچه ايک مقدمه ميں جسميں که ايک مدعي دعويدار منسوخي نيلام کا بر بناء عدم اختيار کلکتر تها هائي کورت کلکته نے يهه تجويز کيا که بار ثبوت عدم اختيار کلکتر ثابت کرنے کا ذمه مدعيکے هے [۵] اسي طرح پر جبکه ايک مدعي تنسيخ فيصله عهدهداران گورنمنت کا جو بحيثيت عهدهداران سروے کے صادر کريں دعويدار هو اور بيان کرے که حدود قايم کرده افسران مذکور غلط هيں تو بارثبوت ذمه اُس مدعي کے

قياس بحق درستي کارروائيهاے عدالت

---

۲ لاله بنسي دهر بنام کنور بنسري ديپ سنگهه مورزانڈين اپيلز جلد ۱۰ صفحه ۳۵۵ — و هنومان پرشاد پانڈے بنام مسماة ببوي هنسراج کنور مورزانڈين اپيلز جلد ۶ صفحه ۳۹۳

۳ راج کرشنا مکرجي بنام کالي چرن دوپاتي بنگال جلد ۶ صفحه ۱۲۴ — و غلام علي بنام گوپال لال ٹهاکر ويکلي جلد ۹ صفحه ۶۵ ديواني

۴ تامسن سي دي بنام اروبي ناتهه بهرس ويکلي جلد ۲ صفحه ۲۷ — ايکت ۱۰ سنه ۱۸۵۹ ع — و بنواري لال بنام جے نرانگ ويکلي جلد ۶ صفحه ۲۳۹ ديواني

۵ کالي کمار مکرجي بنام مهاراجه بردوان ويکلي جلد ۵ صفحه ۳۹ ديواني

هی [6] اسيطرح پر جو شخص که صحت رپورٹ امين پر معترض هو تو بارثبوت اعتراض کے ثابت کرنے کا اُسکے ذمه هی گو وہ مدعاعليه کيوں نهو ايسي صورت ميں مدعي پر بارثبوت صحت رپورٹ امين ثابت کرنے کا نهيں هی [7] *

بار ثبوت بمقدمات اجرائڈگري

جبکه ايک ڈگريدار نے حکمنامه اجرائڈگري مديون کي جائداد پر حاصل کرليا هو اور مديون کے پاس کچهه جائداد نهيں هی تو ڈگريدار کو اختيار هی که مديون کي ذات پر ڈگري جاري کرے اور بارثبوت اس امر کا که مدعاعليه کے پاس کوئي وسيله اداے ڈگري کا نهيں هی ذمه مديون ڈگرے کے هی اور ڈگريدار پر اس امر کا بارثبوت نهيں هی که يهه ثابت کرے که مديون کو قيد ميں بهيجنے سے اُسکے قرضه کے ادا هونے کي کوئي صورت نکليگي [8] اور جبکه ايک شخص ثالث ايک ايسي جائداد پر جوکه اجرائڈگري ميں قرق هوچکي هی دعويدار هی تو بارثبوت اس امر کا که جائداد اُسکي هی اور قابل قرقي نهيں هی ذمه مدعي کے هی [9] اسيطرح پر جبکه کوئي شخص بموجب ضابطه ديواني اس امر کا دعويدار هو که جائداد جوکه اجرائڈگري ميں قرق هوئي هی اُسکے قبضه ميں هی اور مدعاعليه سے اُسکو کچهه تعلق نهيں هی تو بارثبوت جائداد کو قرقي سے بري ثابت کرنے کا ذمه اُس شخص کے هی ليکن يهه کچهه ضرور نهيں هی که وہ اپنے استحقاق ملکيت کا کچهه ثبوت دے بلکه محض اپني مقابضت ثابت کرنا کافي هوگا *

---

[6] راجه لهلانند سنگهه بهادر بنام مهاراجه مهيشر سنگهه مورزانڈين اپيل جلد ۱۰ صفحه ۸۱ *

و راجه بهلانند سنگهه بهادر بنام راجه مهندر نراين مورزانڈين اپيل جلد ۱۳ صفحه ۵۷

[7] گوري نراين موزمدار بنام مادهو سودن سٹ ريکلي جلد ۲ صفحه ۱ نظاير ايکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ ع

[8] سي سيٹن بنام اے ايس باٹي جان بنگال جلد ۸ صفحه ۲۵۵ ديواني

[9] اکا تهاتا بنام ايف ان برن - بنگال جلد ۲ صفحه ۹۱ اجلاس کامل

قیاسات واقعاتي کا ذکر دفعه ۱۱۴ کے دیکھنے سے معلوم هوگا یهه وه قیاسات هیں جو که حسب حالت مقدمه عدالت خود قائم کرسکتي هی اور جبکه وه قائم هوجاتے هیں تو بارثبوت خواه مخواه فریق ثاني پر جا پڑتا هی اِن قیاسات کا ذکر دفعه ۱۱۴ کي شرح میں کیا جاویگا *

اُلٹنا بارثبوت کا بوجهه قیاسات واقعاتي

دفعه ۱۰۳

بارِثبوت نسبت هر خاص واقعه کے اُس شخص پر هوتا هی جو عدالت کو اُسکے وجود کا باور کرانا چاهتا هو اِلا اُس حال میں که قانوناً حکم هو که داخل کرنا اُس واقعه کے ثبوت کا ذمه فلاں شخص هی *

بار ثبوت نسبت واقعه خاص کے

تمثیل

زید نے عمرو پر سرقه کي نالش کي اور عدالت کو یهه باور کرانا چاها که عمرو نے اُس سرقه کا اقبال بکر سے کیا تها زید کو وه اقبال ثابت کرنا چاهیئے *

عمرو نے عدالت کو یهه باور کرانا چاها که اُس وقت وه کهیں اور تها پس اُسکو لازم هی که یهه بات ثابت کرے *

دفعه هذا درحقیقت اُس اُصول پر مبني هی جسپر که دفعه ۱۰۱ مبني هی لیکن مابین دفعه مذکور اور دفعه هذا کے یهه فرق هی که دفعه ۱۰۱ میں کل اُن واقعات کا بار ثبوت جنپر نتیجه مقدمه

کا منحصر هی ذمه اُس شخص کے ڈالا گیا هی جو اُنکے وجود کو بیان کرتا هو اور نتیجه اُن واقعات کے ثابت نکرنے کا وہ هوگا جو که دفعه ۱۰۲ میں بیان هوا هی یعني یهه که وہ شخص مقدمه هار جاویگا دفعه هذا صرف واقعات خاص سے متعلق هی اور اُس شخص کو جو کسي واقعه خاص کا وجود بیان کرتا هو اُس واقعه کا وجود ثابت کرنا چاهیئے لیکن اگر وہ وجود ثابت نکر سکے تو خواہ مخواہ اُسکا نتیجه یهه نهوگا که وہ مقدمه هار جاوے -- اس فرق کي تشریح دفعه ۱۰۱ کي تمثیل الف اور دفعه هذا کي تمثیل سے مقابله کرنے سے ظاهر هوگي -- تمثیل الف دفعه ۱۰۱ کے دیکھنے سے معلوم هوگا که مقدمات فوجداري میں بار ثبوت اِس امر کا که مدعاعلیه نے جرم کیا هی ذمه مدعي کے هوتا هی اور اگر وہ جرم ثابت نکر سکے تو مدعاعلیه رها هوگا اور تمثیل دفعه هذا میں یهه ضرور نهیں هی که اگر عمرو مدعاعلیه اپنا کهیں اور هونا ثابت نکر سکے تو خواہ مخواہ اُسکو قید هو یعني اُسکے خاص واقعه کے ثابت نکرنے سے وہ نتیجه پیدا نهوگا جسکا ذکر دفعه ۱۰۲ میں مندرج هی اور ممکن هی که عمرو مدعاعلیه اپنا کسي دوسري جگهه هونا نه ثابت کر سکے اور تب بهي وہ اس وجهه سے که زید مدعي نے وقوع جرم ثابت نهیں کیا رها هو جاوے *

واضح رهے که جزو اول تمثیل دفعه هذا میں اقبال عمرو کا ثابت کرنا ایک ایسا خاص واقعه هی که جسکا بار ثبوت ذمه مدعي کے هی اور جزو اخر میں اُسکا دوسري جگهه هونا ایک ایسا واقعه هی جسکا بار ثبوت ذمه مدعاعلیه کے هی مگر ان دونوں کے ثبوت یا عدم ثبوت سے وہ نتیجه نهیں پیدا هوتا جسکا ذکر دفعه ۱۰۲ میں هی یعني عمرو کے اقبال جرم نه ثابت هونے سے نه خواہ مخواہ وہ رها هو جاویگا اور عمرو کے جاے دیگر هونے کے نه ثابت کرنے سے نه وہ خواہ مخواہ قید هو جاویگا -- اِس حکم مندرجه دفعه ۱۰۲ متعلق دفعه ۱۰۱ سے هی نه دفعه ۱۰۳ سے *

قیاس بحق درستي حالت ظاهري اشیاء کے

جبکه ظاهرا اشیاء کي حالت ایک خاص طرح پر هی تو بار ثبوت اِس امر کا که در حقیقت واقع میں اور کچهه حالت هی ذمه اُس شخص کے هی جو که ایسا بیان کرتا هی [1] *

---

[1] لیاقت علي بنام کورٹ آف وارڈس ویکلي جلد ۱۰ صفحه ۲۲۳ دیواني

اسي طرح پر جبکہ کوئي شخص کسي دستاويز کے ايسے معني بيان کرتا هی جو خلاف اُسکے بادي النظري معني کے هو تو بار ثبوت اس امر کا کہ کسي خاص رواج کي وجهہ سے دستاويز کے معني دوسرے هوے چاهئيں ذمہ اُس شخص کے هی جو يهہ بيان کرتا هی [۲] *

اسي طرح پر جو شخص بيان کرتا هو کہ کوئي خاص بدع بيذامي هوئي هی اور در حقيقت اجراے ڈگري کے نيلام ميں خود مدعي مديون ڈگري هی تو بار ثبوت اس امر کا کہ روپيہ مديون ڈگري نے ادا کيا ذمہ اُس شخص کے هی جو اُس بدع کو فرضي قرار ديتا هی [۳] اور جب کبهي کوئي شخص سلسلہ وراثت کو بوجهہ کسي خاص رسم دلاچر کے قائم کرنا چاهتا هی اور جايداد کو عام اصول وراثت سے بري کرنا چاهتا هی تو بار ثبوت اس خاص رسم کا ذمہ اُس شخص کے هی جو اُسکو بيان کرتا هی [۴] اس طرح پر اگر کوئي هندو حيات ميں بيوه کے اُسکو بيدخل کرنا چاهتا هی تو وجهہ اِس بيدخلي کي ثابت کرنا ذمہ اُس شخص کے هی [۵] اور اگر کوئي مديون اداے زر سود سے اس بنا پر بري هونا چاهتا هی کہ اُسنے قرضہ کا روپيہ داين کو دينا چاها تها اور اُسنے اُسکو نہ ليا اس وجهہ سے اُس تاريخ سے سود نہ ملنا چاهئے تو بار ثبوت اس طرح پر روپيہ پيش کرنے کا ذمہ اُس شخص کے هی جو کہ سود سے بري هونا چاهتا هی [۶] جبکہ ايک کاشتکار کسي زميندار کي بهت سي اراضي کي کاشت کرتا هی ليکن چند خاص قطعات کي نسبت کوئي خاص شرط نامناسب بيان کرتا هی تو بار ثبوت اُسکے ثابت کرنے کا ذمہ کاشتکار کے هی [۷] *

---

۲ مهاراج تيج چند بهادر بنام سري چند نتهہ گهوس مورزانڈين اپيل جلد ۳ صفحہ ۲۶۱

۳ سري چندر ديو بنام گوپال چندر چکربتي مورزانڈين اپيل جلد ۱۱ صفحہ ۲۸

۴ گردهاري سنگهہ بنام ملايل مورز انڈين اپيل جلد ۲ صفحہ ۳۴۴

و پاربتي چرن چودهري بنام سرودا سندري داسي بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۵۹ ديواني

۵ پر خونشور داسي بنام سري ناتهہ بهوس ويکلي جلد ۹ صفحہ ۴۶۳ ديواني

۶ راني سرجہ سندري ديبي بنام ڈاکٹر موهن سنگهہ ويکلي جلد ۵ صفحہ ۶۹ نظاير ايکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ ع

۷ رام کمار راے بنام بيچے گروند بتل ويکلي جلد ۷ صفحہ ۵۳۵ ديواني

دفعه هذا کے احکام کے موافق تمام اقبالات فریق ثاني کے جو که کسي کارروائي میں ثابت کرنے منظور هوں تو بار ثبوت اُن اقبالات کے ثابت کرنے کا اُس شخص کے ذمه هی جو اُن اقبالات کا کیا جانا بیان کرتا هی *

بار ثبوت نسبت اقبالات کے

حسب دفعه ۸۹ ضابطه فوجداري کے هر شخص پر اُن دفعات تعزیرات هند کے جرائم کي نسبت پولیس یا مجسٹریٹ کو اطلاع دینا لازمي هی اور بار ثبوت اس امر کا که کیوں نہیں اطلاع دي ذمه اُس شخص کے هی جسپر که اطلاع دینا لازمي تها *

دفعه ۱۰۴ اگر کوئي ایسا واقعه هو که جب وه ثابت هو جائے تب کوئي شخص کسي اور واقعه کي نسبت شہادت داخل کرسکے تو اُس واقعه اول الذکر کا ثبوت ذمه ایسے شخص کے هی جو شہادت داخل کیا چاهتا هو *

بارثبوت نسبت ایسے واقعه کے جس سے شہادت قابل ادخال هو جاوے

تمثیلات

(الف) زید چاهتا هی که عمرو کا اقرار جو اُسنے وقت نزع کیا ثابت کرے *

پس زید کو عمر کي وفات ثابت کرني چاهیئے *

(ب) زید بذریعه شہادت منقولي کے ایک دستاویز گمشده کے مضمون کو ثابت کیا چاهتا هی *

زید کو ثابت کرنا چاهیئے که وه دستاویز گم هو گئي *

تمثیلات دفعہ هذا کے دیکھنے سے معني متن دفعہ کے صریح معلوم هونگے - ظاهر هی که تمثیل (الف) متعلق هی دفعہ ۳۲ سے اور تمثیل (ب) متعلق هی دفعہ ۶۵ سے دفعات سابق کي شرح میں بارها دفعہ هذا کا حواله دیا گیا هی اور یهہ قاعدہ علم هی که جب کبھي کسي شهادت کے داخل هونے کے لیئے شرایط لازمي هیں تو بار ثبوت اِس امر کا که وہ شرایط موجود هیں ذمہ اُس شخص کے هي جو که اُس شهادت کو داخل کرنا چاهتا هی - مضمون دفعہ هذا سے مقابله کرنا چاهیئے دفعہ ۱۳۶ - ایکٹ هذا سے علي الخصوص اُسکے فقرہ دوم سے جو که قریب قریب اِس دفعہ کے مضمون سے متعلق هی *

دفعہ ۱۰۵

بار ثبوت اِس امر کا که مقدمہ متعلق مستثنیات هے

جب کسي شخص پر الزام کسي جرم فوجداري کا رکھا جاے تو بار ثبوت موجودگي ایسے حالات کا جنکي سبب سے مقدمہ مستثنیات عامہ مندرجہ مجموعہ تعزیرات هند سے متعلق هو جائے یا کسي اِستثناے خاص یا حکم خاص مندرجہ کسي اور جزو مجموعہ مذکور یا کسي قانون سے جس میں اُس جرم کي تعریف لکھي هو متعلق هو اُسي شخص پر هوگا اور عدالت اُن حالات کا عدم تصور کریگي *

تمثیلات

(الف) زید جسپر قتل عمد کا اِلزام رکھا گیا یہہ بیان کرتا ھی کہ بوجہہ فتور عقل کی اُسنے نوعیت اُس فعل کی نہیں جانی تھی *

بار ثبوت زید پر ھی *

(ب) زید جسپر اِلزام قتل عمد کا رکھا گیا یہہ بیان کرتا ھی کہ بوجہہ سخت اور ناگہانی اِشتعال طبع کے وہ اپنے تئیں ضبط کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا —

بار ثبوت زید پر ھی *

(ج) از روئے دفعہ ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات ھند کے یہہ حکم ھی کہ جو شخص بجز صورت متذکرہ دفعہ ۳۳۵ کے بالارادہ ضرر شدید کا باعث ھوتا ھی وہ مستوجب فلاں سزاؤں کا ھی *

زید پر بالارادہ ضرر شدید پہونچانے کا اِلزام حسب دفعہ ۳۲۵ کے رکھا گیا *

بار ثبوت اُن حالات کا جنسے مقدمہ داخل دفعہ ۳۳۵ ھو جاے زید پر ھی *

تعزیرات ھند میں ھر جرم کی تعریف اور اُسکی سزا درج ھی لیکن باب چہارم میں مستثنیات عامہ کا ذکر ھی جنکی وجہہ سے خاص حالتوں میں نوعیت اُن افعال کی جو کہ تعزیرات ھند کے موافق جرم قرار دیئے گئے ھیں بدل جاتی ھی اور ملزم بری الذمہ قرار پاتا ھی باب مذکور میں مستثنیات عامہ کا ذکر ھی لیکن علاوہ اُن مستثنیات کے تعزیرات ھند کی مختلف دفعات میں علحدہ علحدہ ایسی صورتیں بھی

بیان کی گئی ہیں کہ جنکی وجہہ سے جرائم کی سزا میں نہایت فرق واقع ہوتا ہی اُن مستثنیات کو مستثنیات خاصہ کہتے ہیں *

جبکہ کسی شخص پر الزام کسی دفعہ تعزیرات ہند کا قائم کیا جاوے تو اُسکی نسبت فرد قرارداد جرم ظاہر کیجاتی ہی اور احکام نسبت فرد قرارداد جرم کے دفعہ ۲۲۹ ضابطہ فوجداری میں مندرج ہیں اُس میں مستثنیات کا کچھہ ذکر نہیں ہی قانوناً یہہ تصور کیا گیا ہی کہ ہر شخص کا فعل جو کہ جرم ہی مستثنیات عامہ اور خاصہ سے خارج ہی جبتک کہ ملزم یہہ ثابت نکرے کہ نوعیت اُسکے فعل کی اُن مستثنیات میں داخل ہی جنکی وجہہ سے وہ فعل جرم تصور نہیں ہوتا پس بار ثبوت ثابت کرنے مستثنیات کا حسب دفعہ ہذا ذمہ مدعاعلیہ ملزم کے ہی - ہندوستان میں اکثر ملزم جو کہ اقبال جرم کرتے ہیں اُنکو باوجود موجود ہونے صورت مستثنی کے وہ اُس عذر کو پیش نہیں کرتے پس حاکم عدالت کو لازم ہی کہ حسب احکام دفعہ ۲۵۶ و ۲۶۴ ضابطہ فوجداری و دفعہ ۱۶۵ - ایکٹ ہذا کے اگر شہادت سے مستثنی حالت ہونا کسی خاص جرم کا ثابت ہو تو اُسکو لحاظ رکھے *

دفعہ ۱۰۶ جب کوئی امر واقعہ بالخصوص کسی شخص کے حد علم میں ہو تو بار ثبوت اُس امر واقعہ کا اُسی شخص پر ہی *

بار ثبوت ایسے واقعہ کا جو خصوصاً علم میں ہو

تمثیلات

(الف) جب کہ کوئی شخص ایک فعل کسی ایسے ارادہ سے کرے جو اُس فعل کے خاصہ اور حالات سے نہ پیدا ہوتا ہو تو بار ثبوت اُس ارادہ کا اُسی شخص پر ہی *

(ب) زید پر یهه الزام رکها گیا که اُسنے بغیر تکت کے ریلوے پر مسافت طے کي بار ثبوت اِس امر کا که زید کے پاس تکت تها زید کے ذمه هی *

* دفعه هذا ایک اور طریقه تنقیح بار ثبوت کا هی اور تحقیقات سے ظاهر هی که اگر یهه آساني نهي جاتي تو اُن لوگوں پر جنکو کچهه وسائل ثابت کرنے کے نہیں هیں نهایت ظلم هوتا *

عموماً مقدمات رهن میں مقدار زر رهن کا ثابت کرنا اور حساب نسبت منافع جائداد کے ثابت کرنا ذمه مرتهن کے هوتا هی اول اس وجهه سے که رهنامه همیشه بقبضه مرتهن هوتا هی اور بعد اُسکي وفات کے اُسکے ورثاه کے قبضه میں آتا هی دوسرے اسوجهه سے که جائداد مرتهن کے قبضه میں رهتي هی اور اُسکے منافع اور خرچ کا حال اُسکو معلوم رهنا هی — پس جب کبهي مابین راهن اور مرتهن کے بحث نسبت مقدار زر رهن کي پیش هو تو بار ثبوت ثابت کرنے کا ذمه مرتهن کے هوتا هی [8] *

اسي طرح پر جبکه کسي اهل هنود کے وارث منتقل الیه مورث پر دعوي تنسیخ انتقال کا بر بناه بد چلني مورث منتقل له کے دایر کریں تو گو بارثبوت اس امر کا که بروقت انتقال جائداد داین یا مشتري نے یهه دیکهه لیا تها که ضرورت شاستري موجود هی بذمه داین یا مشتري کے هی لیکن ثبوت مورث کي بد چلني یا فضول خرچي کا ذمه ورثاه مورث کے هوتا هی اسلیئے که اُنکو زیاده وسائل واقفیت کے هیں *

جب کبهي کوئي دستاویز ایسي پیش هو که جس میں چند لفظ کات کر بنائے گئے هوں تو بار ثبوت اس امر کا که وه الفاظ قبل تکمیل اُس دستاویز کے بنائے گئے تهے ذمه اُسي شخص کے هی جو که اُس سے فائده اُتهانا چاهتا هی [9] *

---

۸ بهجن لال بنام رام لال منفصله هائي کورت شمال و مغرب مورخه اپیل خاص نمبر ۴۴ سنه ۱۸۷۵ع

۹ پتمبر مانک جي بنام موتي چند مانک جي مورزانڈین اپیل جلد ۱ صفحه ۴۲۰ و مسماة خوب کنور بنام بابو مدنراین سنگهه مورزانڈین اپیل جلد ۹ صفحه ۱

اس دفعہ کا متعلق کرنا عدالت کے اختیار میں ھے کیونکہ اسکو تجویز کرنا چاھیئے کہ کس فریق کو نظر بحالات مقدمہ زیادہ وسائل ثابت کرنے کسی امر کے ھیں لیکن جب تک کہ یہہ تحقیق نہو کہ کسکے پاس زیادہ وسائل واقفیت کے ھیں اُس وقت تک یہہ دفعہ متعلق نہوگی *

دفعہ ۱۰۷

بار ثبوت وفات ایسے شخص کے جو تیس برس کے اندر زندہ ہو

جب بحث اس امر کی ھو کہ فلان شخص زندہ ھی یا مرگیا اور یہہ ثابت کیا جائے کہ وہ ۳۰ سال کے اندر زندہ تھا تو بارثبوت اُسکے فوت ھوجانے کا ذمہ اُس شخص کے ھی جو اُسکا مر جانا بیان کرتا ھی *

اس دفعہ سے وہ قیاسات قانونی شروع ھوتے ھیں جنکو قیاسات قانونی غیر قطعی کہتے ھیں اِنکی نوعیت کی نسبت ہم پہلے ذکر کر آئے ھیں[1] دفعہ ہذا اس قیاس پر مبنی ھی کہ ھر شخص جو کہ تیس برس کے اندر زندہ پایا گیا تھا وہ اب بھی زندہ ھوگا اور اُس شخص کو جو کہ اپنے حق کو شخص مذکور کی وفات پر مبنی کرتا ھی اُسکی وفات ثابت کرنی چاھیئے *

دفعہ ۱۰۸

بار ثبوت وفات ایسے شخص کی جسکی سات برس سے کچھہ خبر نہ ملی ھو

[مگر شرط یہہ ھی کہ[2]] جب بحث اس امر کی ھو کہ فلاں شخص زندہ

---

۱ دیکھو صفحہ ۳۶۴

۲ ترمیم بموجب ۹ - ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ع

هى يا فوت هوگيا اور يهه بات ثابت كيجائے كه جن شخصوں كو درصورت اُسكي حيات كے اُسكي خبر ضرور ملتي اُنكو سات برس سے اُسكي كچهه خبر نهيں ملي هى تو بارثبوت اُسكے زنده هونے كا اُس شخص [كيطرف منتقل هوتا هى ۲] جو اُسكا زنده هونا بيان كرے *

دفعه هذا بهي قياس قانوني غير قطعي پر مبني هى قياسات قانوني كا ذكر اُوپر هوچكا هى ۴ *

حسب احكام شرع محمدي كے مقدمات وراثت ميں يهه قاعده هى كه شخص مفقودالخبر كي تاريخ ولادت سے نوے برس كے بعد اُسكو متوفي سمجهينگے اور يهه اُصول بذاته اور كتابوں سے ليكر هائي كورت شمال و مغرب نے بهي اختيار كيا هى چنانچه چند مقدمات ميں اسي بناء پر فيصله كيا هى ۵ اور حسب احكام شاستر بهي مفقودالخبر كي جائداد بعد اُسكے باره برس تك مفقودالخبر رهنے كے اُسكے ورثاء ميں تقسيم هوتي هى ۶ ليكن دفعه هذا سے يهه بحث قائم هوتي هى كه مفصله بالا قواعد شرع و شاستر نسبت اشخاص مفقودالخبر كے عدالتوں پر واجب‌التعمل هيں يا نهيں اِس وجهه سے كه در حقيقت اُن دونوں مسئلوں كو مسئله قانون شهادت تصور كرنا چاهيئے ليكن چونكه يهه قانون وراثت سے نهايت متحد

---

۲ ترميم بموجب دفعه ۹ - ايكت ۱۸ سنه ۱۸۷۲ ع

۴ ديكهو صفحه ۳۶۲

۵ امام‌علي‌خان بنام عبدالعلي‌خان منفصله هائي كورت شمال و مغرب مورخه ۷ جنوري سنه ۱۸۶۷ ع و مسماة دولت‌خاتون بنام خواجه‌علي‌خان ايضا مورخه ۱۵ جنوري سنه ۱۸۶۷ ع و مسماة ركهي‌بي‌بي بنام مسماة الفت‌بي‌بي ايضا مورخه ۲۰ مارچ سنه ۱۸۷۵ ع

۶ جمنا جتي مرزمدار بنام كيشب‌لعل گهوس بنگال جلد ۲ صفحه ۱۳۴ ديواني و گروداس ناگ بنام موتي‌لعل ناگ بنگال جلد ۶ صفحه ۱۶ ضميمه

هی تو گو ایک مسئله قانون شهادت کا هی تاهم مثل مسئله اقبال بالنسب و قیاس صحبت دایمي صادر کے حکام عدالت هاے برتهش انڈیا انہیں معاملات وراثت کے طے کرنے میں لحاظ رکھتے هیں چنانچه منجمله اُن نظائر کے جنکا حواله ابهي دے چکے هیں ایک فیصله سنه ۱۸۷۵ع کا هی جو بعد نفاذ ایکٹ هذا صادر هوا هی مگر ایک مقدمه حال میں جسمیں که مدعیان نے اِس بیان سے دعوي کیا تها که وه بعد جانکي راے شخص مفقودالخبر کے وارث سالک راے متوفی کے هونے هیں اور بیوه سالک راے متوفی نے مدعاعلیهما کے نام انتقال جائداد غیر منقوله کا کردیا لهذا وه انتقال منسوخ کیا جاے مدعاعلیهما کي طرف سے یهه عذر پیش هوا که هرگاه شاستر کے موافق جب تک که باره برس مفقودالخبر تو نه گذر جائیں وه مرده تصور نهیں کیا جا سکتا اور جانکي راے تو مفقودالخبر هوئے صرف آتهه یا نو برس هوئے هیں پس ایسي صورت میں مدعیان کو بحالت عدم ثبوت وفات جانکي‌راے کے کوئي حق دعویداري کا نهیں هی - فریقین کي طرف سے کوئي شهادت نسبت زنده یا متوفی هونے جانکي‌راے کے نه تهي پس بحث اِس امر کي تهی که ایسي صورت میں شاستر متعلق هوگا یا قانون شهادت اور قیاس قانوني کس طرف هی اور بار ثبوت کس فریق پر هی — عدالت هائي کورت الهٰآباد نے اجلاس کامل سے یهه تجویز کیا که بحالت عدم موجودگي ثبوت کے جانکي‌راے مفقودالخبر متوفی تصور کیا جاے اور دفعه هذا اِس صورت سے متعلق هی نه دهرم شاستر [7]*

دفعه ۱۰۹ جب بحث اِس امر

بار ثبوت نسبت شراکت کرایه‌داري و گماشتگي

کي هو که فلاں اشخاص شریک اور زمیندار اور رعایا هیں یا مالک اور گماشته هیں اور یهه بات ثابت کیجاے که وه اُسیطور پر باهم عمل

---

[7] پرمیشري‌راے بنام پشیشر‌سنگهه منقوله هائي کورت الهٰآباد مورخه ۲۲ اگست سنه ۱۸۷۵ع

کرتے رهے هیں تو بار ثبوت اِس امر کا که یهه واسطه اُنکے درمیان نهیں هی یا موقوف هوگیا هی ذمه اُس شخص کے هی جو اُس واسطه کا هونا بیان کرتا هو *

متن دفعه هذا گورنمنٹ کے ترجمه سے نقل کي گئي هی اور اُسکے الفاظ کو بجنسه اُوپر نقل کردیا هي لیکن اُس میں ایک سخت غلطي واقع هوئي هی بدلے اِس عبارت کے که بار ثبوت اُس شخص پر هی جو اُس واسطه کا هونا بیان کرتا هو یهه عبارت چاهیئے بار ثبوت اُس شخص پر هي جو که ایسا بیان کرتا هو (یعني واسطه کا موقوف هو جانا) *

بار ثبوت محکومه دفعه هذا مبني هی اِس قیاس پر که جسطرح پر حالت ایک شي کي تهي اُسي طرح پر اُسکا رهنا تصور کرنا چاهیئے جب تک که اُسکے خلاف نه ثابت هو دفعه هذا میں تین تعلقوں کا ذکر هی *

۱ — رشته شرکاء *

۲ — رشته زمیندار و کاشتکار *

۳ — رشته اصل مالک و گماشته *

نسبت رشته اول کے باب ۱۱ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۲ ع و علی الخصوص دفعه ۲۶۳ قابل ملاحظه هی *

نسبت رشته دوم کے واضح رهے که چند نظائر اِس اُصول پر قبل نافذ هونے ایکٹ هذا کے قائم هوچکي هیں — چنانچه ایک مقدمه میں یهه تجویز هوا که جب کاشتکار اراضي کے چهوڑنیکي اِطلاع حسب ضابطه دے چکا هو تو بار ثبوت اِس امر کا که باوجود اِس اطلاع کے کاشتکار اراضي پر قابض رها ذمه زمیندار کے هی لیکن جبکه کاشتکار نے با ضابطه اطلاع نهیں دي تو زمیندار کا قبضه اور اپني بیدخلي ثابت کرنا ذمه کاشتکار کے هی [۸] لیکن جبکه پته ایک میعاد معینه کے لیئے کاشتکار کو دیا گیا هو اور وه میعاد منقضي هوچکي هو تو بار ثبوت اِس امر کا که باوجود انقضاے میعاد معینه

---

۸ مسٹر جیمس ارسکن بنام رام‌کمار راے ویکلي جلد ۸ صفحه ۲۲۱ دیواني

کے کاشتکار اراضی پر قابض رہا ذمہ زمیندار کے ہی جو کہ کاشتکار پر دعوی واسطے انکال کے کرتا ہی [۹] *

نسبت رشتہ سوم کے باب ۱۰ – ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع قابل ملاحظہ ہی علی الخصوص دفعہ ۱۰۹ *

دفعہ ۱۱۰ جب بحث اِس امر کی ہو کہ ایک شخص جو ایک شی کا قابض ہی وہ اُسکا مالک ہی یا نہیں تو بار ثبوت اِس امر کا کہ وہ مالک نہیں ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو اُسکا مالک نہونا بیان کرتا ہو *

بار ثبوت نسبت ملکیت شی مقبوضہ

بار ثبوت محکومہ دفعہ ہذا مبنی ہی مسئلہ القبض دلیل الملک پر اور اِسی وجہہ سے جب کبھی کوئی شخص کسی شخص قابض کو کسی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ سے بیدخل کرنا چاهتا ہو تو بار ثبوت اِس امر کا کہ مدعاعلیہ کو حق ملکیت حاصل نہیں ہی ذمہ اُس شخص کے ہی جو کہ اُس کو بیدخل کرنا چاهتا ہی *

اِس قسم کے مقدمات میں استحقاق مدعاعلیہ قابض سے کچھہ بحث ہوتی ہی اور جب تک کہ مدعی کوئی اپنا حق اعلی ثابت نکرے اُس وقت تک اُس کو ڈگری نہیں مل سکتی [۱] چنانچہ جب کبھی گورنمنٹ کسی جائداد کی نسبت اس بنا پر کہ متوفی لاوارث مرا اور اِس لیئے گورنمنٹ کو اُس کی جائداد کی نسبت استحقاق پیدا ہوا ذمہ گورنمنٹ کے ہی اور جب تک گورنمنٹ یہہ

۹ ٹلک راوتک بنام مہابیر پانڈے بنگال جلد ۷ صفحہ ۱۱ ضمیمہ

۱ جوالا بخش سنگھہ بنام دھرم سنگھہ مورزاندین اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۵۱۸ – و رام نراین رائے بنام فرخ النساء مورزاندین اپیل جلد ۴ صفحہ ۲۳۳ – و راجہ بردہ کنٹ رائے بنام بابو چند کمار رائے مورزاندین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۲

نه ثابت کرے تو مدعاعلیه قابض کي بے استحقاقي سے کچھه سروکار نهیں هوسکتا [۲] لیکن جبکه ایک مدعي اپنا استحقاق بادي‌النظري طور پر ثابت کرے اور دستاویزات اپنے نام کي نسبت جائداد کے پیش کرے تو بار ثبوت ثابت کرنے اپنے حق کا ذمه مدعاعلیه کے جا پڑتا هی [۳] *

لیکن بعض مقدمات مقابضت حسب احکام دفعه ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۵۹ ع کے دایر هوتے هیں اور اُنسے اصول مفصله بالا متعلق نهیں هی اُس قسم نالشات کي نوعیت جو دفعه ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۵۹ ع کے ملاحظه سے ظاهر هوگي اور اُس دفعه کو ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ ع قانون تمادي نے منسوخ نهیں کیا اور حسب دفعه ۲۶ — ایکٹ ۲۳ سنه ۱۸۶۱ ع احکام مصدورہ دفعه مذکور قابل اپیل و تجویز ثاني نهیں هیں - دفعه ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۵۹ ع یهه هی —

مقدمات مقابضت حسب دفعه ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۵۹ ع

"اگر کوئي شخص سواے بذریعه عمل قانوني کے اپني کسي جائداد غیر منقوله سے بلا رضامندي اپنے اور طرح پر بیدخل کیا جاے تو اگر شخص مذکور یا شخص دیگر جو اُس کے ذریعه سے دعویدار هو نالش دلا پانے قبضه اوپر جایداد مذکورہ کے عدالت میں رجوع کرے تو شخص مذکور باوصف پیش هونے کسي اور استحقاق کے قبضه پانے کا مستحق هوگا مگر شرط یهه هی که نالش مذکور تاریخ بیدخلي سے چهه مهینه کے اندر دایر کي جاے اور ملحوظ رهے که اِس دفعه کي کسي عبارت سے اُس شخص کو جس سے قبضه چهوڑا لیا گیا هو یا کسي اور شخص کو ممانعت اِس بات کي نه هوگي که وہ نالش بغرض ثبوت استحقاق اپنے اور حصول قبضه جایداد اندر میعاد مقررہ ایکٹ هذا پیش کرے" *

دفعه ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۵۹ ع

اِس دفعه کے دیکھنے سے واضح هوگا که اِس قسم کے مقدمات میں مدعاعلیه کا قبضه جایداد پر بجبر یا فریباً دهوکے سے حاصل هوتا هی

۲ گردهاري لال راے بنام گورنمنٹ بنگال مورزانڈین اپیل جلد ۱۲ صفحه ۴۴۸ و ایضا ایضا ایضا بنگال جلد اول صفحه ۴۴ پریوي کونسل

۳ سوار ماميي اور بنام سري نباش کونل بنگال جلد ۶ صفحه ۱۲۵

اور اِس وجهه سے اُسکي مقابضت کے حق میں وہ قیاس قانوني نهیں پیدا هوتا جسکي وجهه سے بار ثبوت ذمه مدعي یعني شخص بیدخل شده کے پڑے پس جبکه مدعي اپنا قابض هونا قبل ایسي بیدخلي کے ثابت کردے تو بار ثبوت اپنے استحقاق ملکیت ثابت کرنے کا اِس قسم کے مقدمات میں مدعاعلیه کے ذمه هوتا هی لیکن استحقاق کي تجویز ان مقدمات میں نهیں هوتي اور مدعي کو صرف اپنا قبضه سابق ثابت کرنا کافي هی [۴] اور جبکه حسب منشاء دفعه ۱۵ ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۵۹ع کسي شخص کا قبضه بحال کردیا جاوے اور پهر نمبري نالش اُس شخص پر نسبت جایداد مذکور کے دایر هو تو بار ثبوت نسبت استحقاق ملکیت حسب قاعدہ عام ذمه مدعي کے پڑیگا [۵] *

یهه قیاس جو که کسي شخص کے جائداد پر قابض رهنے سے هوتا هی

قبضه جو که فریباً و جبراً حاصل کیا گیا هو قیاس ملکیت نهیں پیدا کرتا اور موثر بارثبوت نهیں هی

اُن صورتوں میں جبکه کسي فریب یا جبر کي وجهه سے قبضه حاصل کیا گیا هو تو نسبت شخص قابض کے نهیں هوتا اور گو کسي شخص بیدخل شده نے دفعه ۱۵ — ایکٹ ۱۴ سنه ۱۸۵۹ع کے موافق قبضه نه حاصل کیا هو اور حسب منشاء ضمن ۳ ضمیمه ۲ - ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع اُسکے اس قسم کے دعوے میں تمادي عارض هوجاوے تاهم اگر وہ نالش نمبري میں جس میں که وہ خود مدعي هو یهه بات ثابت کردے که میں فریباً یا جبراً بیدخل کیا گیا هوں تو بارثبوت اپنے استحقاق ثابت کرنے کا ذمه مدعاعلیه کے هوگا اسلیئے که کوئي شخص اپنے خلاف قانون فعل سے فائدہ نهیں اُٹها سکتا اور گو مدعاعلیه قابض هو لیکن چونکه اُسنے فریباً یا جبراً قبضه حاصل کیا هی اسلیئے اُسکے حق میں قیاس قانوني نهیں هی اور اُسکے ذمه بارثبوت نسبت حق

---

۴ گرواري بنام ادہا بسنداسي دیبي ویکلي جلد ۱۲ صفحه ۲۷۲ دیواني — و رادها کنهه گوسائیں بنام کشن گوبند اوڑهائیں ویکلي جلد ۹ صفحه ۷۱ دیواني — و چندر ناتهه بنام رام سندر سراما ویکلي جلد ۷ صفحه ۱۷۴ دیواني — و مهین چندر پنڈا پادیبي بنام سري مني پرودا دیبي بنگال جلد ۲ صفحه ۲۷۵ — اپیل دیواني

۵ مراري معین‌الدین بنام گریش‌چندر راے چودهري ویکلي جلد ۷ صفحه ۱۳۰ دیواني

ملکیت کے هی [6] اور مدعي اپني مقابضت سابق لساني شهادت سے ثابت کرا سکتا هی [7] وجهه اس قاعدہ قانوني کي یهه هی که مقابضت سابق ایک اعلی حق هی به نسبت اُس شخص کے حق کے جسنے ناجائز طور پر قبضه حاصل کیا هائي کورت کلکته نے چند مقدمات کي تجویزوں کے ساتهه اس مسئله کي بحث کي هی اور وہ قابل ملاحظه هیں [8] لیکن اب باب ۴ قانون تمادي ایکت ۹ سنه ۱۸۷۱ع نے اس امر کو صاف کر دیا هی اور وہ قابل ملاحظه هی [9] لیکن قبضه ظاهري خیال ملکیت پیدا کرتا هی اور اگر مدعي یهه بیان کرے که مدعاعلیه بحیثیت سربراہ کاري قابض هی تو بارثبوت ایسي سربراہ کاري ثابت کرنے کا ذمه مدعي کے هی [1] *

دفعه ۱۱۱ جب فیمابین فریقین کسي معامله میں نیک نیتي کے باب میں گفتگو هو اور ایک اُنمیں سے ایسے منصب میں هو که اُسپر کوئي عمل کرنے کا اعتماد کیا جائے تو بارثبوت راستي معامله کا اُسي فریق کے

بار ثبوت نیک نیتي ایسے معامله کا جو معتمدعلیه کے ساتهه کیا گیا هو

---

6 تارچند گهوس بنام سدهنتر سیرنک پهٹا چارج جلد ۳ بنگال صفحه ۲۹۸ اپیل دیواني

7 منیرام دیپ بنام دیبيچرن دیپ بنگال جلد ۴ صفحه ۹۷ — اجلاس کامل

8 خواجه عنایتالله چودهري بنام کشنچندر سوما ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۸۷ دیواني — و عایشه بيبي بنام کهني مرلا ویکلي جلد ۱۲ صفحه ۱۴۶ دیواني و ساماں سندري دیبي بنام کلکٹر مالدہ ویکلي جلد ۱۲ صفحه ۱۶۴ دیواني

9 دیکهو صفحه ۷۵ لغایت ۸۴ و دفعه ۲۹ — ایکٹ ۹ سنه ۱۸۷۱ع

1 کیسري سنگهه بنام رامداس ویکلي جلد ۸ نیصلجات اجلاس کامل سنه ۱۸۶۴ ع

ذمہ ہی جو اُس عمل میں معتمدعلیہ ہونے کامنصب رکھتا ہی *

تمثیلات

(الف) ایک موکل نے ایک مختار پر دربارِ ایک بیع کے اعتماد کیا اور موکل نے جو ایک نالش اس باب میں دائر کی اُسمیں راست معاملگی کی بحث ہی پس بارثبوت راست معاملگی کا اُس مقدمہ میں ذمہ مختار کے ہی *

(ب) ایک بیع کے معاملہ میں بیٹے کی جانب سے جو ابھی بالغ ہوا ہی باپ کی نسبت نیک نیتی سے معاملہ کرنے کی بحث ایک مقدمہ میں واقع ہی اور وہ مقدمہ بیٹے کی طرف سے دائر ہوا ہی بارثبوت نیک نیتی سے معاملہ کرنے کا باپ کے ذمہ ہی *

یہہ اصول تجربہ انسانی پر مبنی ہی کیونکہ اکثر وہ لوگ جنکو کہ منصب صلاح کاری کا حاصل ہوتا ہی اپنے نفع ذاتی کے لیئے ایسے معاملات کر لیتے ہیں جنسے اُنکا فایدہ متصور ہوتا ہی *

نوعیت، اس رشتہ اعتماد کی تمثیلات دفعہ ہذا سے ظاہر ہوگی لیکن علاوہ ان تمثیلات کے تمام اور رشتہ اعتمادی کی وجہہ سے بھی بار ثبوت ذمہ اُس شخص کے ہوگا جو ایسے معاملہ سے مستفید ہونا چاہتا ہی — اس قسم کی بحث ہندوستان میں اکثر مستورات پردہ نشین کی نسبت واقع ہوتی ہی اور حکام پریوی کونسل نے بارہا یہہ تجویز کیا ہی کہ جب کبھی کوئی پردہ نشین عورت کسی ایسے شخص کے حق میں جو اُسکا صلاح کار ہو کوئی دستاویز لکھے یا اور کسی قسم کا معاملہ کرے تو وہ معاملہ نیک نیتی کا نہ سمجھا جاویگا جب تک کہ کوئی شخص جو اُس سے مستفید ہونا چاہتا ہی تحریری ثبوت نیک نیتی کا نہ داخل

کرے اور بار ثبوت ایسي نیک نیتي کا اُسکے ذمه هوتا هی [۲] اور هائي کورت کلکته نے بهي اسي اصول پر بہت سے فیصلهجات نافذ کیئے هیں [۳] اور ایک مقدمه میں جسمیں که ولیه پرده نشین نے اپنے نابالغوں کي جایداد منتقل کر دي تهي اور نابالغوں نے بعد بلوغ کے مُشتریان پر تنسیخ کا دعوي کیا تو بار ثبوت نیک نیتي معامله کا ذمه مشتریان قایم هوا [۴] اسي طرح پر جبکه معامله مابین صلاحکار قانوني اور اُسکے موکل کے تها تو یهه تجویز هوا که معامله بوجهه دباؤ ناجایز کے تصور کیا جاویگا جب تک که اُسکے خلاف ثبوت نه هو اور بار ثبوت ذمه اُس شخص کے هی جو ایسے معامله سے مستفید هونا چاهتا هی [۵] غرض که اِس قسم کے معاملات میں قانون نے نهایت صاف طور پر بار ثبوت نیک نیتي کا بذمه اُس شخص کے رکها هی جسنے که بحالت معتمد الیه هونے کے اپنے معتمد سے کوئي معامله کرلیا هو اور اُسکي مختلف نظیریں دیکهنے سے نوعیت اس قسم کے مقدمات کي معلوم هوگي [۶] *

دفعه ۱۱۲ یهه واقعه که کوئي شخص

> ولادت بایام ازدواج ثبوت قطعي صحت نسب

بایام قایم رهنے ازدواج جایز مابین اُسکي والده اورکسي اور شخص کے پیدا هوا تها یا اُس ازدواج

۲ منشي بذلالرحیم بنام شمسالنسا بیگم مورزاندیں اپیل جلد ۱۱ صفحه ۵۵۱ — و تکور دین تیواري بنام نواب سید علي حسین خان ویکلي جلد ۲۱ صفحه ۳۴۰ —— و مسماة عظیمالنسا بنام بقر خان بنگال جلد ۱۰ صفحه ۲۰۵

۳ عبدالعلي بنام کریم النسا ویکلي جلد۹ صفحه ۱۵۳ نظایر دیواني — و سندر کماري دیبي بنام کشوري لعل ویکلي جلد ۵ صفحه ۲۴۶ دیواني

۴ روپنراین سنگهه بنام گنگا پرشاد ویکلي جلد ۹ صفحه ۳۹۷ دیواني

۵ کشنگ بنام میتا حاراین بنگال جلد ۱ صفحه ۹۵ اپیل دیواني

۶ کنهیا لعل جوهري بنام کامني دیبي بنگال جلد ۱ صفحه ۳۱ و ۳۲ — و منوهرداس بنام بهگ متي داسي بنگال جلد ۱ صفحه ۲۸ ابتدائي — و پنا لعل پهل بنام سري متي باما سندري داسي بنگال جلد ۶ صفحه ۷۳۲ — و گوربي بنام امونامائي داسي بنگال جلد ۶ صفحه ۱ ابتدائي —— و رام پرشاد مصر بنام راني پهولمتي ویکلي جلد ۷ صفحه ۹۹ دیواني —— و رام پرشاد مصر بنام راني پهول متي مورزانڈن اپیل جلد ۱۳ صفحه ۴۳۱

کے فسخ ہونے کے بعد مابین ۲۸۰ یوم کے پیدا ہوا اور اُسکي والدہ بے شوہر رہي ثبوت قطعي اِس امر کا ہوگا کہ وہ صلبي بیٹا اُس شخص کا ہی الا اُس حال میں کہ یہہ ثابت ہو کہ زوجہ اور شوہر اُس زمانہ میں کہ اُسکا حمل ہو سکتا تھا باہم صحبت نہیں رکھتے تھے *

لفظ صلبي بیٹا انگریزي عبارت قانوني کا صحیح ترجمہ نہیں ہی — صحیح النسب بیٹا مراد ہی *

پانچ دفعات ماسبق میں جو قیاسات کا ذکر ہی وہ قیاسات قانوني غیر قطعي ہیں دفعہ ہذا و دفعہ ۱۱۳ میں وہ دو قیاس قائم کیئے گئے ہیں جنکو قیاسات قانوني قطعي کہنا چاہیئے اور انکي نسبت ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں ۷ قیاس قطعي اور ثبوت قطعي ایک چیز ہیں *

مسئلہ قانون شہادت مندرجہ دفعہ ہذا مصلحت ملکي پر مبني ہی اور نیز قیاس پر جو کہ انسان کے روز مرہ تجربہ سے قائم ہوتا ہی *

شرع محمدي میں بھي قیاس صحت نسب ایک نہایت اعلی درجہ کا قیاس تصور کیا گیا ہی اور حکام عدالتہاے دیواني نے بارہا یہہ تجویز کیا ہی کہ جو اولاد کہ ایسے ایام میں پیدا ہو کہ جو مدت سے ایک مرد اور ایک عورت بطور زن و شو کے ساتھہ رہے ہوں اور کوئي امر مانع نکاح مابین اُس مرد اور عورت کے نہو تو وہ اولاد صحیح النسب تحقیقاً تصور ہوگي ۸ اور بلا ثبوت کامل اس امر کے کہ آیا اُس عورت اور مرد کے باہم نکاح شرعي ہوا ہی یا نہیں اُنکي اولاد صحیح النسب تصور ہوگي ۹

۷ دیکھو صفحہ ۳۶۳ — ۳۶۵

۸ خواجہ ہدایت اللہ بنام راے جان خانم مورزانڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۹۵

۹ محمد باقر حسین خاں بہادر بنام شرف النسا بیگم مورزانڈین اپیل جلد ۸ صفحہ ۱۳۶ — و رلس بنام صندل النسا چودھراین مورزانڈین اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۷

اور جو اولاد کہ بعد نکاح ایام قیام نکاح میں پیدا ہو وہ شرعاً لازمي طور پر صحیح النسب قرار پاویگي جب تک کہ پورا ثبوت اس امر کا نہو کہ والدین ایک دوسرے تک رسائي اُن ایام میں نہیں رکھتے تھے کہ جس میں اولاد کا پیدا ہونا ممکن ہو [1] نسبت تعریف ثبوت قطعي کے دیکھو دفعہ ۴ [2] *

دفعہ ۱۱۳ اشتہار مندرجہ گزٹ

ثبوت تفویض ملک

آف انڈیا بایں مضمون کہ ایک حصہ عملداري سرکار انگریزي کا کسي هندوستاني ریاست یا والي ملک یا فرمانروا کو مفوض کیا گیا هی ثبوت قطعي اس امر کا هوگا کہ تفویض ملک کي اُس تاریخ میں جو اُس اشتہار کے اندر لکھي هو جوازاً عمل میں آئي *

دفعہ ۱۱۴ عدالت کو جائز هی

عدالت کو بعض واقعات کا وجود قیاس کرلینا جایز هی

کہ وجود کسي واقعہ کا جو اُسکي دانست میں غالباً وقوع میں آیا هو قیاس کرلے البتہ معمولي طریقہ واقعات طبعي اور رویہ انساني اور

[1] جسونت سنگھہ جي بنام جیت سنگھہ جي مورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۲۴۵

[2] دیکھو صفحہ ۳۵ و ۳۷ و ۳۸

سرکاري اور خانگي کار وبار کا بنظر اُس نسبت کے جو اُس مقدمه کے واقعات کے ساتهه اُنکو هی ملحوظ رکهنا هوگا *

تمثیلات

عدالت کو اُمور مفصله ذیل کے قیاس کرلینے کا اختیار هی *

(الف) یهه که جس شخص کے پاس سرقه کے بعد زمانه قریب میں مال مسروقه هو وه خود چور هی یا دانسته اُسنے مال مسروقه لیا هی الا اُس حال میں که وه اپنے پاس اُسکے آنے کي وجهه بیان کرے *

(ب) یهه که شریک جرم اعتبار کے قابل نهیں هی الا اُس حال میں که مقدمہ کے اهم اُمور جزئي میں اُسکے بیان کي تائید اور طور سے هوتي هو *

(ج) یهه که ایک هنڈي جو سکاري هوئي یا پشت پر بیچا لکهي هوئي هی وه بابت معاوضه کافي کے سکاري گئي هوگي یا اُسکي پشت پر بیچا لکها گیا هوگا *

(د) یهه که ایک شی یا حال اشیاء کا موجود هونا ثابت کیا گیا اور اُس وقت سے اُس قدر عرصه نهیں گذرا جسکے اندر ایسي اشیاء یا حالات اشیاء معدوم هوجایا کرتے هوں تو اُنکي نسبت یهه قیاس کر لینا جائز هی که اب تک موجود هونگي *

(ه) یهه که عدالت اور دفتر کے کام حسب ضابطه انجام دیئے گئے هیں *

(و) یهه که معمولي طریقه کاروبار کا خاص امور میں مرعي رکها گیا هی *

(ز) یهه که جو شهادت پیش هو سکتي تهي اور پیش نهیں کي گئي اگر وه پیش کیجاتي تو جس شخص نے که اُسکو دبا رکها اُسکے حق میں مضر هوتي *

(ح) یهه که ایک شخص ایک سوال کا جواب نهیں دیتا هی اور وه جواب دینے پر قانوناً مجبور نهیں کیا جاسکتا هی اُسکا جواب اگر وه دیتا تو اُسکے حق میں مضر هوتا *

(ط) یهه که ایک دستاویز جس سے کوئي ذمهداري پیدا هوتي هی دستاویز کے لکهه دینے والے کے پاس هی تو اُس ذمهداري سے برأت حاصل هوئي هوگي *

لیکن عدالت کو ایسے واقعات جنکا ذیل میں ذکر کیا جاتا هی بهتجویز اس امر کے ملحوظ رکهنے ضرور هیں که یهه قاعدے خاص مقدمه مرجوعه سے متعلق هوتے هیں یا نهیں *

تمثیلات جو متعلق اس دفعه کے هیں یهاں ختم هوچکي هیں لیکن واضعان قانون نے بغرض صراحت مزید هر تمثیل کي نسبت ایک صورت بیان کي هی اور اُس هر صورت کو اُس تمثیل کے ساتهه پڑهنا چاهیئے جس سے که وه متعلق هی *

مثلاً تمثیل (الف) ایک سوکاندار کے روپیہ کی تھیلی میں ایک نشان کیا ہوا روپیہ اُسکے چورائے جانے کے بعد عرصہ قریب میں موجود ہی اور وہ بتصریح نہیں کہہ سکتا ہی کہ اُسکے پاس کیونکر آیا لیکن اپنے معمولی اثنائے کاروبار میں ہمیشہ روپیہ لیا کرتا ہی *

تمثیل (ب) ایک شخص نہایت مہذب کی تجویز بعلت باعث ہلاکت ہونے ایک شخص کے اسی تہمت سے کہ اُسنے ایک کل کی ترکیب میں غفلت کی پیش ہی اور عمرو ایک شخص ویسا ہی نیک نام جو اُسکی ترکیب میں شریک تھا بصحت اُن حالات کو جو وقوع میں آئے بیان کرتا ہی اور تسلیم کرتا ہی اور بوجوہ کہتا ہی کہ زید سے اور اُس سے جیسا کہ ہو جایا کرتا ہی بےاحتیاطی ہوئی *

تمثیل (پ) ایک جرم کا ارتکاب چند اشخاص سے ہوا اور مجرموں میں سے تین شخص زید اور عمرو اور بکر موقع واردات پر پکڑے گئے اور ایک دوسرے سے علحدہ رکھا گیا اور اُنمیں سے ہر ایک جرم کا ایسا بیان کرتا ہی جس سے خالد بھی ماخوذ ہو اور وہ بیانات مؤید ایک دوسرے کے اس طور پر ہیں کہ سازش سابقہ نہایت قرین قیاس ہی *

یہاں ترجمہ گورنمنٹ میں غلطي هی — بدلے لفظ قرین قیاس کے لفظ بعید قیاس هونا چاهیئے *

تمثیل (ج) زید ایک هنڈي کا لکھنے والا ایک شخص کاروباري هی اور عمرو اُسکا سکارنیوالا نو عمر اور ناواقف اور بالکل زید کي داب میں هی *

تمثیل (د) ثابت کیا گیا کہ پانچ برس پیشتر ایک دریا ایک سمت میں بهتا تھا لیکن معلوم هوا کہ اس عرصہ میں طغیاني پاني کي هوئي جس سے دھار اُسکي بدل گئي هوگي *

تمثیل (ہ) ایک عمل عدالت کا جسکے با ضابطہ هونے کے بابت شبہہ هی خاص حالات میں انجام دیا گیا تھا *

تمثیل (و) بحث اس امر کي هی کہ ایک خط پهونچا تھا یا نهیں اور اُسکي نسبت ڈاک میں ڈالا جانا ثابت کیا گیا لیکن مفسدے کے باعث ڈاک کا معمولي راستہ بند هوگیا تھا *

تمثیل (ز) ایک شخص ایک دستاویز کو پیش نهیں کرتا هی جو ایک چھوٹے سے معاملہ میں جسکي بابت اُسپر نالش هی موثر هوتي لیکن ایسابهي هی کہ پیش هونا اُسکا اِسکے گھرانے کي ناگواري اور بد نامي کا موجب هوتا *

تمثیل (ح) ایک شخص ایسے سوال کا جواب نہیں دیتا ھی جسپر قانوناً جواب دینے کے لیئے جبر نہیں کیا جا سکتا ھی لیکن اُسکا جواب دینا ایسا ھی کہ جس معاملہ میں اُس سے سوال کیا گیا اُس سے علیحدہ معاملات میں اُسکا نقصان ھوتا ھی *

تمثیل (ط) ایک تمسک اُسکے لکھہ دینے والے کے پاس ھی لیکن حالات مقدمہ کے ایسے ھیں کہ اُسنے اُسکو چورا لیا ھوگا *

دفعہ ھذا کے الفاظ سے ظاھر ھی کہ جن قیاسات کا ذکر اس میں کیا گیا ھی وہ قیاسات اختیاری ھیں دفعہ ۴ میں یہہ الفاظ دو جایز ھی کہ قیاس کرلے " کے معنی بیان ھوئے ھیں — قیاسات کی نسبت دفعہ ۱۰۱ کی شرح میں مفصل طور پر ذکر کراے ھیں [۳] تمثیلات دفعہ ھذا میں چند قسمیں قیاسات واقعاتی کی جوکہ قدرتی اُصول پر مبنی ھیں بیان کی گئی ھیں — ان قیاسات سے بھی اُسی فریق پر جو کہ مخالف قیاس ھی بارثبوت جا پڑتا ھی مثلاً تمثیل (الف) کے دیکھنے سے اُمور مفصلہ ذیل ظاھر ھونگے *

اول یہہ کہ ھر شخص کے بیگناہ ھونے کا قیاس ھوتا ھی *

اس قیاس کے مقابلہ پر دوسرا قیاس یہہ ھی کہ اُس شخص کے قبضہ میں مال مسروقہ ھی اور جبکہ یہہ ثابت ھوجاوے تو دونوں قیاس برابر ھوجاتے ھیں اور یہہ بات کہ سرقہ کے مال کا خود قبضہ بھی ایک قیاس خلاف اُس شخص کے قایم کرتا ھی پس جب تک کہ وہ اپنی بیجرمی نہ ثابت کرے وہ مجرم تصور ھوگا پس بار ثبوت اس طرح پر اس قسم کے قیاس سے بھی اولٹ جاتا ھی — علاوہ ان قیاسات کے جنکا کہ ذکر تمثیلات دفعہ ھذا میں ھی صدھا اور قسم کے قیاسات ھیں جنکا ذکر ممکن نہیں ھی *

۳ دیکھو صفحہ ۳۶۴ لغایت ۳۶۵

فصل ۸ موانع تقریر مخالف

دفعه ۱۱۵ جب کسي شخص نے اپنے اظهار یا فعل یا ترک سے عمداً دوسرے شخص کو کسي چیز کي نسبت یهه باور کرایا هو یا اسکو باور کرنے دیا هو که وه راست هی اور اُسي اعتبار پر اس سے عمل کرایا هو یا اسکو عمل کرنے دیا هو تو وه یا اسکا قایم مقام مجاز اسکا نهوگا که کسي نالش یا کارروائي میں جو فیمابین اسکے اور اس شخص یا اسکے قایمقام کے هو اس چیز کي صداقت سے انکار کرے *

مانع تقریر مخالف

تمثیل

زید نے عمداً اور بدروغ عمرو کو یهه باور کرایا که فلاں زمین زید کي هی اور اس طور سے عمرو کو اُس زمین کے خریدنے اور اُسکي قیمت کے ادا کرنے کي ترغیب دي *

بعد ازآں وه زمین زید کي ملک میں آئي اور زید نے چاها که وه بیع اس بناء پر منسوخ هو جاے که

بروقت بیع کے وہ اُس پر کچھہ اِستحقاق نہیں رکھتا تھا پس زید مجاز اُسکا نہوگا کہ اپنے عدم اِستحقاق کا ثبوت پیش کرے *

هم دفعہ ۴ کي شرح میں نوعیت قیاس قانوني قطعي کي جسکو ثبوت قطعي کہتے ہیں بیان کر آے ھیں اور دفعہ مذکور کے متن کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ جہاں کہیں ثبوت قطعي موجود ہو اُسکے خلاف عدالت شہادت داخل نہ ہونے دیگي — مانع تقریر مخالف جسکا ذکر دفعہ ھذا میں ھی بمقابلہ خاص شخص کے وہي اثر رکھتا ھی جو کہ ثبوت قطعي بمقابلہ ہر شخص کے رکھتا ھی یعني اُسکے خلاف شہادت نہیں داخل کي جاسکتي لیکن ثبوت قطعي اور مانع تقریر مخالف میں یہہ فرق ھی کہ ثبوت قطعي ہمیشہ قیاس راستي واقعہ پر مبني ہوتا ھی اور مانع تقریر مخالف ایک حجت الزامي بلا لحاظ راستي واقع کے بطور جواب دندان شکن کے ہوتا ھی — دفعہ ۱۱۲ میں ایک صورت ثبوت قطعي کي مندرج ھی اور دفعہ ھذا میں صورت مانع تقریر مخالف کي بیان کي گئي ھی *

مانع تقریر مخالف کے صادق آنے کي شرایط

دفعہ ھذا کے صادق آنے کے لیئے اُمورات مفصلہ ذیل ضرور ہیں :—

اول — یہہ کہ کسي شخص نے اپنے قول فعل سے یا ترک فعل سے دوسرے کو یقین دلایا ہو یا یقین کرنے دیا ہو *

دوم — یہہ کہ اُس شخص کا ایسا قول یا فعل یا ترک فعل اِرادتاً ہوا ہو *

سوم — یہہ کہ دوسرے شخص نے اُس قول یا فعل یا ترک فعل کے بھروسہ پر کوئي کام کیا ہو *

چہارم — وہ شخص اول کسي مقدمہ میں جو کہ مابین اُسکے اور اُس دوسرے شخص کے دایر ہو اپنے قول یا فعل یا ترک فعل کي راستي سے منکر نہیں ہو سکتا *

مگر یہہ امر واضح رھے کہ اور مقدمات میں جو کہ بھروسہ کرنے والے کے مقابلہ پر نہیں ہیں وہ شخص اول اُس سے انکار کرنے کا مجاز ھی

چنانچه جبکه دو شخصوں نے ملکر ایک جھوٹ امر ایک شخص ثالث کے دعوي کے جواب میں بیان کیا تھا بعد ازآں اُن دونوں شخصوں کے خود مابین ایک مقدمه قائم ہوا تو یہه قرار پایا که چونکه اِن دونوں فریق نے ایک دوسرے کے بیان پر کچھہ بھروسه نہیں کیا تھا بلکه دانسته جھوٹ بیان کیا تھا اِس لیئے ایک ایسے مقدمه میں جو که اُن دونوں کے باہم ہو اُنکا کذب سابق مانع تقریر متخالف نہیں تصور ہو سکتا اور فریقین کو اختیار ہی که اپنے بیان سابق کا جھوٹ ہونا ثابت کریں [۴] اور نیز یہه امر قابل لحاظ ہی که قبل اِسکے که مسئله مانع تقریر متخالف صادق آے دوسرے شخص کا بھروسه کر کے کچھہ عملدرآمد کرنا ضروري ہی ورنه مانع تقریر متخالف پیدا نہیں ہوتا [۵].*

تمثیل دفعه هذا ایک ساده بیان مسئله مانع تقریر متخالف کا ہی قریب قریب اسي قسم کا ایک مقدمه کلکته میں پیش ہوچکا ہی اُسکے واقعات یہه تھے که زید نے اپنے نام کا بیعنامه نسبت اپنے ایک بھائي کي جائداد کے لکھه لیا اور بکر کو یہه دھوکا دیکر که جائداد مذکور میري ہی اُسکے ہاتھه بیع کردي بعد ازآں بیعنامه جعلي جو که زید نے اپنے نام لکھه لیا تھا منسوخ ہوا اور اُسکے بعد زید کے بھائي کا انتقال ہوگیا اور وہ وارث شرعي اپنے برادر متوفي کاقرار پایا پھر زید کا بھي انتقال ہو گیا اور اُسکے وارثوں نے بحیثیت ورثاء زید بکر پر دعوي واسطے دلا پانے اُس جائداد کے جسکو زید نے بلا منصب فروخت کیا تھا دایر کیا یہه تجویز ہوا که جبکه زید نے خود اپنے فعل سے بکر کو ایک امر واقعه کا جھوٹ یقین دلاکر بکر کے ہاتھه جائداد بیچي تھي تو اُسکو منصب انکار کا ایک ایسے مقدمه میں جو که مابین زید اور بکر کے نسبت جائداد مذکور کے ہوتا حاصل نه تھا اور اُسکي اولاد کو بھي حاصل نہیں ہی جو که اُسکو خود حاصل نہیں تھا اور مانع تقریر متخالف اُنکے دعوي میں عارض ہی [۶]

---

۴ رامسون سنگھه بنام پران پیاري ویکلي جلد ۱ صفحه ۱۵۶

۵ کریشچندر گھوس بنام ایشرچندر مکر جي بنگال جلد ۳ صفحه ۳۳۷ – اپیل دیواني و چندرگپت چکر بتي بنام بہاري موہن دت ویکلي جلد ۵ صفحه ۲۰۹

۶ منشي سید امیرعلي بنام سیف علي ویکلي جلد ۵ صفحه ۲۸۹ دیواني و بابو رادھاکشن بنام مسماة شرف النساء ویکلي جلد سنه ۱۸۶۴ع صفحه ۱۱ دیواني و فریدالنساء بنام رحمت ویکلي جلد ۲ صفحه ۳۶

اسي اصول پر یهه بهي تجویز هوا هی که ایسي صورت میں که جب کسي شخص کو ایک حق محدود حاصل هی اور وہ اُس حق سے زیادہ کسي شخص کو منتقل کرے اور بعد اُس انتقال کے وہ حق زائد بهي اُسکو حاصل هوجاوے تب اپنے انتقال سابق کو وہ منسوخ نہیں کرا سکتا هی چنانچه ایک مقدمه میں جسمیں که ایک شخص کو ذیلي پٹه دینے کا اختیار تها لیکن اُسنے پٹه دوامي دو هزار روپیه کے عوض میں دیدیا اور اُسکي حق ملکیت اُس پٹه دهنده کو حاصل هوا تو یهه تجویز هوا که گو بوقت پٹه دینے کے اُسکو اختیار پٹه دوامي دینے کا نه تها اور اب اُسکو حاصل هوگیا تاهم اُس پٹه دوامي کو منسوخ نہیں کرا سکتا [7] *

مانع تقریر متخالف بوجهه ترک قول و فعل

یهه ایک صورت مانع تقریر متخالف بوجهه قول اور فعل کے هی اب هم نوعیت اُن موانع تقریر متخالف کي جو که بوجهه ترک قول یا فعل کے قائم هوتي هیں بیان کرتے هیں مثلاً اگر ایک جائداد کو جو که ملکیت زید کي هی عمرو اپني بیان کر کے بکر کے هاتهه بیچتا هی اور زید باوجود اپني موجودگي کے معترض نہیں هوتا تو اُسکو بعد ازآن یهه منصب باقي نہیں رهتا که بکر مشتري پر به بیان اِس امر کے که عمرو بایع کو منصب بیع کرنے کا نه تها اور یهه جائداد میري هی دعوی دائر کرے چنانچه ایک مقدمه میں جس میں که اصل مالک نے ایک اسم فرضي مشتري کو اِس امر کي اِجازت دي که اشخاص غیر کو یهه یقین دلائے که وہ جائداد واقع میں اُسکي هی اور اُن اشخاص غیر نے اسم فرضي مالک کو مالک واقعي تصور کرکے رهنامه اپنے نام لکهوایا یهه تجویز هوا که مالک اصلي بوجهه اپنے عملدرآمد کے مرتهنان پر دعوی تنسیخ رهن نہیں کرسکتا اور مانع تقریر متخالف اُسکے مقابله میں عارض هی اور وہ مالک اسم فرضي کے افعال کا پابند هی [8] اور ایک اور مقدمه میں جسکي واقعات همشکل مقدمه مذکور

---

[7] کرن چوبے بنام جانکي پرشاد منفصله هائیکورٹ ممالک مغرب مورخه ۲۲ اگست سنه ۱۸۷۶ع

[8] بابا منصري دیبي بنام ریشماني دیبي ویکلي جلد ۴ صفحه ۳۶ دیوانی

تھي اور سواے اسکے مالک اصلي نے رهنامه پر گواهي بھي کردي تھي تو وهي أصول اس مقدمه سے بھي متعلق هوا [۹] یهي أصول جو که مالک سے متعلق هیں مرتہن سے بھی متعلق هیں چنانچه ایک مقدمه میں جبکه ایک جائداد ایک شخص کے پاس رهن تھي اور بعد ازآن راهن نے أسي جائداد کي کفالت پر اور روپیه قرض لینا چاها اور مرتہن نے أس کے قرض دلوانے میں مدد کي اور اپنے مطالبه کا کچھه ذکر نهیں کیا تو هائي کورت شمال و مغرب نے یهه تجویز کیا که مرتہن اول نسبت اپنے مطالبه کے یهه حق رکھتا هی که بدلے اِسکے که أسکے مطالبه کو سبقت ملے مرتہن ثاني کو سبقت ملیگي اور بعد اداے أسکے مطالبه کے اگر جائداد میں سے کچھه بچے تو مطالبه مرتہن اول ادا کیا جاویگا [۱] اسي طرحپر جبکه ایک شخص داین نے باجراے ڈگري زر نقد مدیون کي ایک جائداد قرق کرائي لیکن اِسبات کا کچھه ذکر نهیں کیا که وہ جائداد ایک اور مطالبه داین مذکور میں مستغرق هی اور أس جائداد کو ایک شخص ثالث نے خرید لیا اور أسکے بعد داین مذکور نے بر بناے کفالت مذکور أس جائداد کو پھر قرق کرایا اور جبکه عذرداري مشتري نیلام کي بصیغه متفرقه نامنظور هوئي اور أسنے نالش نمبري ڈگریدار پر بغرض تنسیخ حکم متفرقه دایر کي تو هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا که داین مذکور کا بر وقت اجراے ڈگري زر نقد کے اپنے مطالبه کفالت کا کچھه ذکر نکرنا ایک ایسا ترک فعل هی که جو أسکو مشتري کے مقابله پر کامیاب هونے سے باز رکھتا هی اور مانع تقریر متخالف أسکے خلاف عائد هی [۲] اسي طرح پر ایک مقدمه میں جس میں که ایک شخص نے بحیثیت مشتري حقوق مدعي بجاے نام مدعي کے اپنا نام داخل کرایا اور مدعاعلیه نے اسپر کچھه عذر نهیں کیا تو یهه تجویز هوا که مدعاعلیه کو کوئي ایسا حق نهیں هی که بعد ازآن اس امر کي بحث کرے که مشتري قایممقام جائز مدعي کا نهیں هی اور اسلیئے مقدمه ختم هونے کے لایق هی [۳] *

۹ برجناتھه کوس بنام کیلاس چندربانرجي ویکلي جلد ۹ صفحه ۵۹۳ دیواني
۱ راے سیتارام بنام کشنداس منفصله هائي کورت شمال و مغرب مورخه ۸ دسمبر سنه ۱۸۶۸ ع
۲ دلت سرکار بنام کشن کمار بخشي بنگال جلد ۳ صفحه ۲۰۷
۳ پیر چندر بنام بنسي دهر بنگال ۳ صفحه ۲۱۴ دیواني

مسئلہ مانع تقریر مخالف بوجہہ سکوت کے سمجھنے کے لیئے نوعیت ادبالت بوجہہ عمل درآمد اشخاص سمجھنا چاہیئے اور اُسکا ذکر پہلے ہوچکا ہی تشریح دفعہ ۱۷ ایکٹ ہذا - اور دفعہ ۱۴۳ و ۱۶۴ و ۲۳۸ ایکٹ ۹ سنہ ۱۸۷۲ع قانون معاہدہ کی قابل ملاحظہ ہیں *

اُصول شرع محمدی بسبب زایل ہوجانے حق شفع سکوت کی وجہہ سے اِسی اُصول پر مبنی ہی اور اگر شفیع خریداری سے اِنکار کرے اور اُسکے بعد ایک شخص غیر نے اُس جائداد کو خرید لیا اور بعد ازآن اُس شفیع نے پہر دعوی شفع کا اُس مشتری پر کیا تو یہہ قرار پایا کہ فعل مدعی بر وقت بیع متنازعہ فیہ ایک مانع تقریر مخالف ہی کہ جو اُسکے دعوی میں عارض ہی اور دعوی ڈسمس ہوا[۴] ایک اور مقدمہ میں جسمیں کہ بحث اس امر کی تھی کہ آیا وصیتنامہ حسب شرع محمدی جائز ہی یا نہیں اور مدعی نے وصیتنامہ تنسیخ طلب پر دستخط کر دیئے تھے یہہ تجویز ہوا کہ اُسکا حق تنسیخ وصیتنامہ زائل ہوگیا[۵] پس یہہ ایک اُصول علم یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعنامجات اور رہن‌نامجات پر گواہ حاشیہ ہونا ایک ایسا فعل ہی کہ جو اُن دستاویزات کے اثر معدوم کرنے کو مانع ہی ایک ہندو بیوہ نے ایام نابالغی اپنے پسر مبنی چند اِنتقالات بلا ضرورت شاستری کیئے تھے بعد بلوغ پسر مذکور کے مشتریان اور بیوہ مذکور کے مابین جائداد مذکور کی مقابضت کی نسبت نزاع ہوئی اور مسماۃ کی طرف سے اُسکے بیٹے نے جوابدعوی داخل کیا جسکا مضمون جواز اِنتقالات مذکور تھا بعد ازآن پسر مذکور نے دعوی تنسیخ بیعنامجات مذکور بمقابلہ مشتریان کے دایر کیا تو یہہ قرار پایا کہ فعل پسر مذکور یعنی اُسکا اپنی ماں کی طرف سے جوابدعوی داخل کرنا ایک ایسا فعل ہی جو وقعت مانع تقریر مخالف کی رکھتا ہی[۶] *

۴　پرجاشور سورما بنام کرتی چندر سورما بنگال جلد ۷ صفحہ ۱۹

۵　خدیجہ بیبی بنام صفر علی ویکلی جلد ۲ صفحہ ۳۶ دیوانی

۶　کول کرشنو داس بنام رام امار ساہا ویکلی جلد ۹ صفحہ ۵۷۱ دیوانی

مانع تقرير مخالف بوجهه معاملات اسم فرضي

جبکه کوئي شخص کسي جائداد کو اس نيت سے که اُسکي ملکيت کي نسبت اصلي واقفيت لوگوں کو نهو اسم فرضي خريدے اور پهر اُس شخص کو جسکے نام جائداد اسم فرضي خريدي گئي هي اسکا عملدرآمد کرنے دے که گويا وه اُسکا مالک واقعي هی تو بعد ازآں اُسکو منصب نهيں رهيگا که اُس جائداد کا اُن لوگوں کے مقابله ميں جو اس بهروسه پر عملدرآمد کريں دعویٰ کرسکے بجز ايسي صورت کے که يهه امر ثابت هو که منتقل اليه کو اسم فرضي هونے کي واقفيت تهي [۷] چنانچه ايک مقدمه ميں جسميں که جائداد اس غرض سے که دائنان اپنا روپيه نه وصول کرسکيں مديون يعني مالک واقعي نے اسم فرضي منتقل کردي تهي يهه تجويز هوا که اُسکے بعد مالک واقعي يا اُسکے قائممقام بغرض تنسيخ اُن انتقالات اسم فرضي کے به بدنی فريب دعويدار نهيں هوسکتے [۸] اور اسي اُصول پر اور مقدمات بهي اسي قسم کے تجويز هوئے هيں [۹] *

احکام قانون نسبت خريداري اسم فرضي

احکام قوانين نسبت خريد اسم فرضي کے قابل غور هيں --- حسب دفعه ۲۶۰ ضابطه ديواني (ايکت ۸ سنه ۱۸۵۹ع) جو اراضي اجرائڈگري ميں نيلام هو اور سارتيفکت خريدار نيلام کے نام طيار کيا جائے تو نالش واسطے بيدخلي مشتري نيلام سارتيفکت يافته کے مقابله ميں تسمس هوجائيگي اور مدعي اس بيان کرنے سے منع کيا جائيگا که جس شخص کے نام سارتيفکت طيار هی وه محض اسم فرضي هی اور واقعي مشتري ميں هوں يهي قاعده نسبت مشتري نيلام سارتيفکت يافته جسنے که جائداد کو بعلت نيلام بقايا مالگذاري کے خريدا هو متعلق

---

۷ بهگواندا‌س بنام ايوپ سنگهه ويکلي جلد ۱۰ صفحه ۱۸۵ ديواني — و بيني پرشاد بنام مان سنگهه ويکلي جلد ۸ صفحه ۶۷

۸ لکهي نراين چکربتي بنام تارماني داسي ويکلي جلد ۳ صفحه ۹۲ ديواني

۹ بهواني پرشاد بنام احيدن ويکلي جلد ۵ صفحه ۱۷۷ ديواني — و روشن بي بي بنام شيخ کريم بخش ويکلي جلد ۳ صفحه ۱۲ ديواني — و رتن داس بنام واے کوري شنکر ويکلي جلد ۳ صفحه ۷۲ ديواني و مارکهت ساهو بنام رادهاکشن ساهو ويکلي جلد ۳ صفحه ۲۲۱

سمجھا جائیگا دفعہ ۳۴ ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۸۵۹ع نسبت نیلام بقایا مالگذاری ملک بنگالہ اور دفعہ ۱۸۳ ایکٹ ۱۹ سنہ ۱۸۷۳ نسبت اضلاع شمال مغرب متعلق اسی مضمون کے ہیں اور اُنمیں یہہ احکام مندرج ہیں — اور ایکٹ ۱ سنہ ۱۸۴۵ع کی دفعہ ۱۱ میں بھی ایسے ہی احکام مندرج تھے *

لیکن اُصول مذکورہ بالا متعلق مدعی ہی اور اگر خریدار واقعی قابض جائداد ہوجائے اور پھر اُسپر دعوی منجانب سارتیفکت یافتہ کے دائر ہو تو پریوی کونسل سے یہہ تجویز ہوا ہی کہ خریدار واقعی کو اختیار ہی کہ بمقابلہ سارتیفکت یافتہ کے یہہ عذر پیش کرے کہ اُسکا نام سارتیفکت میں اسم فرضی داخل کیا گیا تھا اور اصلی مالک میں ہوں [1] *

بمقدمہ رامپرشاد بنام شیوپرشاد جسکے واقعات یہہ تھے کہ مالکان واقعی جائداد نے بغرض محفوظی اجراے دستک بقایا مالگذاری کے اسم فرضی بیع ایسے شخصوں کے ہاتھہ کردی جو کہ ملک غیر میں سکونت پذیر تھے اور محکمہ مال نے اُس جائداد کو مستاجری بندوبست کرکے زر باقی مالگذاری وصول کیا اور بعد ازآں مالکان کو جائداد واپس کردی اور پھر مشتری اسم فرضی نے دعوی دلاپانے جائداد کا بمقابلہ بایعان قابض کے دائر کیا عدالت ہائی کورت سے یہہ تجویز ہوا کہ گو اگر بایعان بیدخل ہوتے اور مشتریان اسم فرضی دخیل ہوتے بایعان مداخلت کا دعوی نہیں کر سکتے تھے لیکن تاہم چونکہ اس صورت میں بایعان قابض ہیں اور مصلحت ملکی بھی یہہ ہی کہ اصل مالک قابض رہیں لہذا دعوی قابل ڈسمس ہی [2] *

مگر قبل اِسکے کہ مانع تقریر مخالف کا مسئلہ صادق آوے لازم ہی کہ تمام وہ صورتیں صاف طور پر ظاہر کی جائیں جنکے بغیر مانع تقریر مخالف قائم نہیں ہوتا [3] چنانچہ ایک مقدمہ میں جسمیں کہ مدیون نے تمسک میں یہہ اقرار کیا تھا کہ جو رقومات دائین کو بابت قرضہ تمسک کے دی جاوینگی وہ پشت تمسک پر وصول

کل شرایط مانع تقریر مخالف کا صادق آنا ضرور ہی ورنہ کچھہ اثر نہیں پیدا ہوتا

---

۱ مسماۃ بھنس کنور بنام لالہ بھوروےلال بنگال جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۹

۲ رامپرشاد بنام شیوپرشاد منفصلہ ہائی کورت شمال مغرب مورخہ ۶ جولائی سنہ ۱۸۶۶ع

۳ مسٹر اوریڈی بنام پورن چندر گنگولی ویکلی جلد ۸ صفحہ ۱۲۵ دیوانی

دیدی جایا کریگی اور اگر ایسا نکیا جاویگا تو عذر اداے زر قرضہ بطریق دیگر پیش نہ چلیگا عدالت ہائی کورٹ کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ باوجود ایسے اقرار کے جب مدیون پر دایں بابت قرضہ کے نالش کرے تو مدعاعلیہ مدیون کو اختیار ہی کہ اداے قرضہ دوسرے طریقہ سے ثابت کرے اور اُسکے مقابلہ پر مانع تقریر مخالف عاید نہیں ہی [۴] اسیطرح پر عدالت مذکور نے یہہ تجویز کیا کہ مدخل بیان بیدخلی سے جو کہ کسی شخص دعویدار نے حسب منشاء دفعہ ۲۶۹ ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع اپنی عرضی میں درج کیا ہو شخص مذکور پر ایسی پابندی لازم نہیں آتی کہ اگر وہ دعوی نمبری واسطے استقرار حق وبحالی قبضہ کے دائر کرے تو اُس دعوی میں اپنا قابض جائداد ہونا بیان نہ کر سکے اور مانع تقریر مخالف اُسکے مقابلہ پر عاید نہیں ہی گو اُسکا بیان مندرج عرضی نسبت بیدخلی کے سچ ہو یا جھوٹ [۵] *

ایک ہندو نامی بلدیوبخش مالک اصلی جائداد متنازعہ فیہ نے ایک بیوہ مسماۃ لادو اور دو پسران کلیان و شب‌لعل چھوڑکر وفات پائی کلیان بحیات بلدیوبخش اپنے باپ کے لاولد اپنی زوجہ اودےکنور چھوڑکر مرگیا بعد اُسکے شب‌لعل پسر نابالغ بھی فوت ہوگیا اور مسماۃ لادو اُسکی ماں نے دعوی وراثت حصہ شب‌لعل کا کیا لیکن اُودےکنور کی طرفسے یہہ عذر پیش ہوا کہ قبل اِس نزاع کے مسماۃ لادو اُس حصہ کی نسبت بھی اُودےکنور کا حق بذریعہ ایک عرضی کے تسلیم کر چکی ہی اور اپنے حق سے دستبرداری کرچکی ہی اور اُسکا نام خانہ ملکیت میں داخل کرا چکی ہی عدالت ہائی کورٹ شمال مغرب نے یہہ تجویز کیا کہ چونکہ عرضی مذکور مسماۃ لادو نے بغرض رفع کرنے عذر موتہناں کے مقدمہ اِنفکاک رہن میں دی تھی اُسکا اثر یہہ نہیں ہو سکتا کہ مسماۃ لادو کو مقدمہ ہذا میں منصب اِسبات کا باقی نرہے کہ اُس جائداد کو اپنا قرار دیکر دعوی کرے اور مانع تقریر مخالف اُسکے مقابلہ پر عاید نہیں ہی [۶] *

۴ کالیداس متر بنام تاراچند راے ویکلی جلد ۸ صفحہ ۳۱۶ دیوانی

۵ مسماۃ بی بی خانم‌جان بنام زورلعل ویکلی جلد ۸ صفحہ ۹۵ دیوانی

۶ مسماۃ لادو بنام مسماۃ اُودےکنور منفصلہ ہائی کورٹ شمال مغرب باجلاس کامل مورخہ ۲۱ اگست سنہ ۱۸۶۶ع

ایک هندو بیوہ نے جس نے بوراثت اپنے شوہر کے جائداد پائی تھی اور ایک جزو اُس جائداد کا بہ بیان ضرورت شاسنری مندرجہ بیعنامہ بیع کیا اور اُس بیعنامہ پر اُس شخص نے جو کہ بعد وفات بیوہ کے وارث جائداد کا ہوتا دستخط ثبت کیئے بعد ازاں وہ مرگیا اور اُس شخص نے جو کہ شخص متوفی دستخط کنندہ کے بعد وارث ہوتا دعوی تنسیخ بیع مذکور کا دایر کیا لیکن بر وقت تحریر بیعنامہ کے دعویدار پیدا نہیں ہوا تھا تو یہہ تجویز ہوا کہ رضامندی وارث ما قبل دستخط کنندہ کی وقعت مانع تقریر مخالف کی بمقابلہ دعویدار حال کے نسبت وجود ضرورت شاسنری کے نہیں رہتی گو کہ مشتری کی نیک نیتی کی نسبت وارث ما قبل کا دستخط کرنا ثبوت متصور ہی [7] اور اُسکی وجہہ یہہ ہی نہ مدعی اِسمقدمہ کا جائداد کا دعوی بذریعہ وراثت شخص متوفی دستخط کنندہ کے دعویدار نہ تھا بلکہ اُسکا دعوی بوراثت شوہر بیوہ تھا اور اِس لیئے وارث ادنی کے دستخط کرنے سے کوئی پابندی اُسپر لازم نہیں آتی کیونکہ وارث اولی وارث ادنی کا مورث نہیں ہوتا *

ایک هندو ایک پسر نابالغ اور تین بیٹیاں اور ایک بیوہ چھوڑ کو مرگیا بعد اُسکی وفات کے پسر نابالغ بھی فوت ہوگیا بیوہ نے بہ بیان اجازت شوہری بذریعہ وصیت نامہ کے ایک متبنی کیا اُسکے بعد اُن بیٹیوں میں سے ایک کے بیٹا ہوا اور اُس لڑکے کی ماں نے نالش واسطے اِستقرار حق نسبت ترکہ مورث اور نیز واسطے تنسیخ تبنیت بہ بیان عدم اجازت و غیر صحت وصیت نامہ کے ولایتاً دائر کی مدعاعلیہ کی طرف سے یہہ بحث پیش ہوئی کہ بر وقت تبنیت کے مدعیہ ولیہ کو تبنیت کے ہونے سے واقفیت تھی اور وہ رضامند ہوگی اسلیئے اب اُسکو منصب بوجہہ مانع تقریر مخالف ایسی نالش کرنیکا نہیں ہی یہہ تجویز ہوا کہ گو ایسا بھی ہو تاہم اُسکی عمل درآمد سے اُسکی بیٹی کے حقوق پر کچھہ اثر نہیں پہونچ سکتا کیونکہ وہ اُسوقت تک پیدا بھی نہیں ہوا تھا جب

---

7 مادرچندر هجرا بنام کرنچند چندر بانرجی ویکلی جلد ۹ صفحہ ۳۵۰ نظایر دیوانی

تبنیت ہوئي تھي [8] اِس فیصلہ کي بھي وجہہ ویسي ہي ھی جیسي کہ نظیر ماقبل کي ھی یعني شاستر میں نواسہ وارث اپنے نانا کا ہوتا ھی اور اِس مقدمہ میں نابالغ بیٹے نے جائداد کا دعوي اپني ماں کي وراثت سے نہیں کیا تھا *

ایک ہندو نے ایک بیٹا متبنی کیا اور بعد ازآن بایام حیات پسر متبنی ایک دوسرا بیٹا متبنی کیا شاستراً ایسي تبنیت ثاني ناجائز ھی پسر متبنی اول نے بعد اپنے بلوغ کے اِس امر سے اپني رضامندي ظاہر کي کہ اُسکا باپ ہر دو پسران متبنی کے درمیان میں جائداد تقسیم کردے یہہ تجویز ہوا کہ گو بوجہہ ایسي رضامندي کے پسر متبنی اول اُس تقسیم سے جو کہ اُسکے باپ نے جائداد مکسوبہ کي کي تھي معترض نہیں ہو سکتا لیکن تاہم نسبت جائداد موروثي کے وہ ایسي تقسیم کا پابند نہیں ھی [9] *

ایک مقدمہ بیع بالوفا میں مرتہنان نے قابض جائداد پر جو اپنے تئیں حقوق راہني کا مشتري بیان کرتا تھا ایک اطلاعنامہ بیعبات جاري کرایا اُسکے بعد اُس شخص نے دعوي اِنفکاک رہن کا دائر کیا تب مرتہنان نے یہہ عذر پیش کیا کہ مدعي قائمقام راہن نہیں ھی پریوي کونسل نے یہہ تجویز کیا کہ اُس اطلاعنامہ بیعبات کے جاري کرنے سے ایسي تسلیم مدعي کے حق کي لازم نہیں آتي کہ جس سے مرتہنان کو اب ایسا عذر پیش کرنیکا منصب باقي نرہے اور اُنکے مقابلہ پر اِس بارہ میں مانع تقریر مخالف عارض نہیں ھی [1] *

بلحاظ دفعہ ۳۱ ایکٹ ہذا کے یہہ امر ہمیشہ قابل لحاظ ھی کہ اقبال اُس صرف حالت میں مانع تقریر مخالف کا اثر رکھتا ھی کہ جب دفعہ ہذا کي شرایط صادق آجاویں ورنہ اقبال کے خلاف شہادت داخل ہو سکتي ھی چنانچہ ایک مقدمہ میں ایک عہدہدار سرکاري نے بغرض اپنے عہدہ کے بچانے کے ملکیت جائداد سے اِنکار کیا اور اُسکے وارثوں نے پھر بعد اُسکي

8 تارینی چرن چودھري بنام اننِد چندر چودھري بنگال جلد ۳ صفحہ ۱۴۵ دیواني

9 ریگم بنام اچھا مورزانڈین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱

1 پران ناتھہ راے چودھري بنام رفعت بي بي مورزانڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۳۵۹

وفات کے اُسي حقیت کي نسبت دعوی پیش کیا تو اُنکے مورث کا بیان مانع تقریر مخالف نہیں قرار دیا گیا [۲] اِس لیئے که اُس بیان کے بھروسه پر مدعاعلیہما نے کوئي اپني حالت نہیں تغیر کي - اِسي طرح پر جب که ایک فریق مقدمه نے ایک اقبال ایک دوسرے مقدمه میں کیا تھا جسمیں که اور لوگ فریق تھے تو یهه تجویز هوا که اُن لوگوں کے مقابله میں جنکو اُس بیان سے کچھه اثر نہیں پہونچا وہ اقبال مانع تقریر مخالف کا نہیں رکھتا [۳] *

محض بیان سے جوکه مقدمه سابق میں کیا جائے مانع تقریر مخالف قائم نہیں هوتا اور اگر شرایط مانع تقریر مخالف موجود نہوں تو جائز هی که بیان سابق کے خلاف واقعات ثابت کرنے کي اجازت دیجائے گو که ثبوت مدخله مقدمه حال سے بیان سابق کا کذب لازم آتا هو [۴] *

ایک مسلمان نے اپنے مورث کے وصیتنامه کا پروبیٹ حاصل کیا اور بعد ازآں اُسکے وارثوں نے اُسکي تنسیخ چاهي تو اُنکے مقابله میں مانع تقریر مخالف عارض نہیں قرار دیا گیا [۵] *

دفعه ۱۱۶ کوئي دخیل جائداد غیر منقوله کا یا وہ شخص جو بذریعه ایسے دخیل کے دعویدار هو بایام دخیل کاري کے اِس بات کے کہنے کا مجاز نهوگا که اُسکے دخل کي جائداد مذکور کا مالک بروقت شروع هونے

مانع تقریر مخالف بمقابله کرایه دار وغیره

۲ شیخ محمد واحد بنام مسماة صغیرالنساء ویکلي جلد ٦ صفحه ۳۸

۳ چندرکانته چکروتي بنام پیاري موهن دت ویکلي جلد ۵ صفحه ۲۰۹

۴ بشیشري دیبي بنام جانکي داس متهه ویکلي جلد اول صفحه ۱٦۲ - وجے نراین بنام شیخ تُرابن منفصله هائي کورٹ ممالک مغرب مورخه ۷ اپریل سنه ۱۸٦۸ ع و مهاراج جگندر تیواري بنام دینديال چاترجي ویکلي جلد اول صفحه ۳۱۰

۵ محمود مدن بنام خدیجة النساء ویکلي جلد ۲ صفحه ۱۸۱ دیواني

اُسکي دخیلکاري کے اُس جائداد غیر منقولہ پر اِستحقاق نرکھتا تھا اور کوئي شخص جو کسي جائداد غیر منقولہ پر باجازت شخص قابض جایداد کے دخیل ھو اِسبات سے انکار کرنیکامجاز نہوگا کہ وہ شخص استحقاق قبضہ کا بروقت دینے اُس اِجازت کے رکھتا تھا *

متن دفعہ ھذا بلفظہ ترجمہ سرکاري سے نقل کر دیا گیا ھی لیکن اُس ترجمہ میں دو تین مقدم لفظوں کا غلط ترجمہ ھوا ھی — مثلاً لفظ دخیلکار سے وہ معني ظاھر نہیں ھوتے جو قانون کي اصل عبارت انگریزي سے مراد ھیں — جس لفظ کا ترجمہ دخیلکار ھی وہ تینینت ھی اور اِس لفظ انگریزي کے قانوني معني یہہ ھیں کہ وہ شخص جو چند شرایط پر کسي ایسي جایداد کا جسکا وہ خود مالک نہیں ھی قبضہ اور تصرف برضامندي اصل مالک کے رکھتا ھو — پس ظاھر ھی کہ اس تعریف میں کرایہدار و پٹہدار و کاشتکار شامل ھیں — اور اُس لفظ سے وجود ایسے رشتہ کا مراد ھی جو کہ مابین اشخاص مفصلہ ذیل کے ھوتا ھی —

۱ پٹہدار و پٹہ دھندہ *

۲ کرایہدار و مالک مکان *

۳ ٹھیکہدار و ٹھیکہ دھندہ *

۴ کاشتکار و زمیندار *

۵ مرتہن و راھن *

اور دیگر اسي قسم کے تعلقات جو کہ بوجہہ معاھدہ اور رضامندي مابین مالک جایداد غیر منقولہ اور شخص غیر کے پیدا ھوتے ھیں پس ظاھر ھی کہ لفظ دخیلکار ترجمہ ٹھیک نہیں ھی *

دوسرے قسم کے اشخاص جنسے دفعہ ھذا متعلق ھی وہ لوگ ھیں جو کہ نہ بوجہہ کسي معاھدہ کے بلکہ صرف برعایت و اجازت مالک کے جایداد پر قابض ھوئے ھیں *

دفعه هذا میں امور مفصله ذیل قابل لحاظ هیں —

اول — یهه که جس شخص کے مقابله پر مانع تقریر مخالف هوتا هی وه کرایهدار وغیره یا اُسکا قائممقام هو یا ایسا شخص هو که جو باجازت مالک قابض هوا هو *

دوم — باہم پٹهداري یا کرایهداري وغیره یا اجازتي دخیلکاري *

سوم — ایسے اشخاص کو اس بات سے انکار کرنیکا منصب نه هوگا *

چهارم — بوقت ابتدا اُنکے دخیلکاري کے دخل دهنده کو استحقاق نسبت جایداد مقبوضه کے تها *

لیکن پٹهدار یا کرایهدار وغیره کو یهه اختیار هی که یهه بیان کریں که بعد ابتداء اُنکي مداخلت کے دخل دهنده کا حق نسبت جایداد کے بوجهه مختلف وجوهات کے زایل هو گیا گو که وه اس بات سے انکار نهیں کر سکتے که جب اُنکو دخل ملا تها تب دخل دینے والے کو استحقاق نه تها *

اُصول مندرجه دفعه هذا پر چند نظایر هو چکي هیں [۶] اور یهه تجویز هو چکا هی که ادا کرنا کرایه کا اقبال کرایه دار هونے کا هی [۷] لیکن یهه ایک ایسا اقبال هی جو ثبوت قطعي نهیں هی بلکه اُسکے برخلاف شهادت دیگر یهه ثابت کیا جا سکتا هی که رشته کرایهدار و مالک جائداد موجود نهیں هی [۸] اور اس لیئے مسئلهٔ مانع تقریر مخالف مندرجه دفعه ۱۱۶ - اُس سے متعلق نهیں - ایک مقدمه میں یهه قرار پایا هی که جبکه زمیندار باوجود کل واقفیت کے اپنے کاشتکار کے مرتهن سے لگان وصول کرے تو بعد ازاں اُسکو رهن مذکور کي نسبت بحث کرنیکا منصب باقي نهیں رهتا [۹] لیکن گورنمنٹ اگر کسي شخص سے جو شخص لا وارث کي جایداد پر قبضه کرلے مالگذاري وصول کرے تو اُسکا فعل ایسا نهیں هی که جسکي وجهه سے وه اُس جایداد کي نسبت بوجهه لا وارث هونیکے دعوي نکرے *

۶　جے نراین گهوس بنام خادم بیبي داسي بنگال جلد ۷ صفحه ۷۲۳

۷　اوبهي گوبند چودهري بنام بجی گوبند چودهري ویکلي جلد ۹ صفحه ۱۶۲ دیواني

۸　بیني مادهب بنام ٹهاکر داس منڈل ویکلي جلد ۹ صفحه ۷۱

۹　رامکشن بنام رام گت راے مفصله هائي کورٹ شمال و مغرب مورخه ۱۴ جنوري سنه ۱۸۶۷ ع

۱　گورنمنٹ بنام گردهاري لال راے ویکلي جلد ۴ صفحه ۱۳ دیواني

اور اگر کوئي زمیندار ایک شخص سے لگان کا دعوي کرے اور بعد ازان یہہ معلوم ہو کہ اصل میں وہ شخص صرف اسم فرضي کاشتکار هی اور واقعي کاشتکار ایک دوسرا شخص هی تو زمیندار کو اختیار هی کہ اس شخص ثالث پر دعوي لگان کا کرے اور زمیندار کے مقابلہ پر مانع تقریر متخالف عارض نہیں هی [۲] *

دفعہ ۱۱۷

مانع تقریر متخالف بمقابلہ سکارنیوالا و لیسنس‌دار

کوئي سکارنیوالا بل آف ایکسچینج کا اِس بات سے انکار کرنے کا مجاز نہوگا کہ اُسکا لکھنےوالا اختیار اُسکے لکھنے کا یا اُسکي پشت پر بیچا کرنیکا رکھتا تھا اور نہ کوئي امانت‌دار یا لیسنس‌دار اِس بات سے انکار کرنے کا مجاز ہوگا کہ امانت یا لیسنس دہندہ کو بر وقت شروع هونے امانت یا لیسنس کے اختیار اُس امانت یا عطاے لیسنس کا تھا *

تشریح ۱ — کسي بل آف ایکسچینج کا سکارنیوالا یہہ بات کہہ سکتا هی کہ وہ بل آف ایکسچینج حقیقت میں اُسي

۲ پورن کمار پارک چودهري بنام کیلاس چندر پال چودهري ویکلي جلد ۷ صفحہ ۳۲۸ دیواني

شخص کا لکھا ھوا نہ تھا جسکا لکھنا اُس سے پایا جاتا ھی *

تشریح ۲ — اگر ایک امانتدار مال امانتي کو بجز اُس شخص کے جسنے امانت رکھا ھو کسي اور کے حوالہ کرے تو اُسے یہہ ثابت کرنا جایز ھی کہ بمقابلہ اُس شخص کے جسنے امانت رکھوایا تھا اُس دوسرے شخص کو استحقاق مال مذکور کا ھی *

مضمون دفعہ ھذا نہایت صاف ھی اور اُسکے ساتھہ باب ۹ قانون معاھدہ ایکت ۹ سنہ ۱۸۷۲ع قابل ملاحظہ ھی *

فصل ۹ — گواہ

دفعہ ۱۱۸ تمام اشخاص مجاز گواھي دینے کے ھونگے اِلا اُس حال میں کہ عدالت یہہ تصور کرے کہ [بوجہہ صغر سن یا نہایت عمر رسیدہ ھونے کے یا بباعث سقم جسماني یا عقلي کے یا اسي طور کي اور کسي وجہہ

کون مجاز گواھي دینے کے ھیں

سے اُن سوالات کے سمجھنے میں جو اُنسے پوچھے جاویں یا اُنکے جواب دینے میں معذور هیں [۳]] *

تشریح --- ایک شخص مجذون کا گواهي دینا ناجائز نہیں هی الا اُس حال میں که وه جنون کے باعث اُن سوالات کے سمجھنے میں جو اُس سے پوچھے جائیں اور اُنکے معقول جواب دینے میں معذور هو *

یهه دفعه اس اُصول پر مبنی هی که گواهوں کي قسم کا کچھه قانون کو لحاظ نہیں هی بلکه اُنکے قابل اعتبار هونے پر قانون نے لحاظ رکھا هی پس هر حاکم کو اس امر کا اختیار هی که اپني رائے نسبت معتمد هونے گواه کے قائم کرے اور مخض تعداد گواهوں پر لحاظ کرنے سے کوئی نتیجه نسبت صدق و کذب شهادت کے نہیں نکالنا چاهیئے [۴] *

اس اُصول کي اس درجه تک پابندي کي گئي هی که جبکه چند شخصوں پر کوئي الزام فوجداري ساتھه لگایا جاوے تو هر ملزم کا اظهار بمقابله ملزموں کے لیا جاسکتا هی [۵] لیکن ملزم کا خود اظهار اپنے حق میں اسلیئے نہیں لیا جاتا هی که حسب دفعه ۳۴ ضابطه فوجداري اُسکو حلف نہیں دیا جا سکتا هی ورنه کوئي وجهه نہیں معلوم هوتي جبکه مقدمه دیواني میں مدعي مدعاعلیه کے اظهار هوسکتے هیں تو مقدمه فوجداري میں کیوں مدعاعلیه کا اظهار نهوسکے *

---

۳ ترجمه مصححه مندرجه گورنمنٹ گزٹ اضلاع شمال و مغرب مورخه ۷ دسمبر سنه ۱۸۷۲ ع صفحه ۱۰۵۷

۴ شاه نتھو بنام گھنشام سنگھه ویکلي جلد ۸ صفحه ۲۶۷ دیواني

۵ ملکه بنام شیخ اشرف ویکلي جلد ۶ صفحه ۹۱ فوجداري

دفعه ۱۱۹ جو گواہ کہ بول نہیں

گونگا گواہ

سکتا هی وہ کسي اور طور سے بهي جو سمجهه میں آنے کے لایق هو یا بذریعه تحریر یا اشاوات کے گواهي دے سکتا هی لیکن تحریر اور اشارات بر سر اجلاس عدالت هونے چاهیئیں اور ایسي گواهي شهادت زباني متصور هوگي *

دفعه ۱۲۰ تمام کارروائي هاے

گواهي زوجین بمقابلہ یکدگر جایز هی

دیواني میں اهالي مقدمہ اور هر فریق مقدمہ کا شوهر یا اُسکي زوجه گواهي دینے کي مجاز هوگي اور کارروائي هاے فوجداري میں بمقابلہ شوهر کے زوجه یا زوجه کے مقابلہ میں شوهر گواهي دینے کا مجاز هوگا *

دفعه هذا میں صرف اجازت دینے شهادت اُن فریق کي بحق وبمقابلہ ایک دوسرے کے قابل ادخال هی لیکن اس دفعه کو دفعه ۱۲۲ کے ساتهه پڑهنا چاهیئے اور اُس دفعه کي شرایط کے مطیع هی *

ایک فیصلہ اجلاس کامل هائي کورت کلکتہ میں ایسا هي تجویز هوچکا هی [۶] *

---

۶ ملکہ بنام خیراللہ ویکلي جلد ۶ صفحه ۲۱ فوجداري

دفعه ۱۲۱ هر جج یا مجسٹریٹ

گواهي جج اور مجسٹریٹ

بجز حکم خاص اُس عدالت کے جسکا وہ ماتحت هو بابت اپنے عمل کے جو اُسنے عدالت میں بمنصب جج یا مجسٹریت کیا هو یا بابت کسي امر کے جو اُس منصب سے عدالت میں اُسکو معلوم هوا هو کسي سوالات کے جواب دینے پر مجبور نکیا جاویگا لیکن جایز هی که بابت دیگر امور کے جو اُسکے روبرو اس وقت که وہ اُس طور پر عمل کرتا هو وقوع میں آئیں اُس سے اظهار لیا جاوے *

تمثیلات

(الف) زید نے عدالت سشن کے روبرو اپنے مقدمه کے تجویز هونے کے وقت کہا که عمرو مجسٹریت نے اظہار بطور نامناسب لیا تھا پس عمرو بجز حکم خاص عدالت بالا تر کے اس باب میں سوالات کا جواب دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا *

(ب) زید پر عدالت سشن کے روبرو الزام اس بات کا کیا گیا که اُسنے روبرو عمرو مجسٹریت کے

جهوتي شهادت دي تهي عمرو سے بجز حکم خاص عدالت بالا تر کے اس امر کي بابت جو زید نے کہا کوئي سوال نہیں کیا جا سکتا *

(ج) زید پر عدالت سشن کے روبرو الزام اس بات کا کیا گیا کہ جس وقت اُسکے مقدمه کي تجویز روبرو عمرو سشن جج کے هو رهي تهي اُسنے اهلکاران پولیس کے قتل کا قصد کیا جایز هی که جو حال وقوع میں آیا هو اُسکي بابت عمرو سے اظهار لیا جاوے *

لفظ جج کي تعریف اس ایکت میں نہیں هی لیکن دفعه ۱۹ تعزیرات هند قابل ملاحظه هی — ایک مقدمه میں هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا هی که جج ایک گواه قابل اداے شهادت کے هی ایک ایسے مقدمه میں جو که اُسي کے روبرو پیش هو بشرطیکه اُسکي کوئي ذاتي غرض متعلق نهو جسکي وجهه سے که وه حاکم هونے سے معذور هو ۷ لیکن یهه امر ضرور هی که وه خود عام طور پر اپني شهادت کو باضابطه مقدمه کي مثل میں داخل کرے ۸ نسبت اسیسران وغیره کے دفعه ۲۵۸ ضابطه فوجداري قابل ملاحظه هی - دفعه هذا سے لغایت ۱۳۰ تک جو ذکر شهادت کا هی وه شهادت زباني و دستاویزي دونوں سے متعلق هی

دفعه ۱۲۲ کوئي شخص جسکا ازدواج هو یا جسکا ازدواج هوچکا هو اُس امر کے ظاهر کرنے پر

اطلاع بایام ازدواج

۷ ملکه بنام مکتا سنگهه بنگال جلد ۲ صفحه ۱۵

۸ کشوري سنگهه بنام گنیش مکر جي ویکلي جلد ۹ صفحه ۲۵۲ دیواني *
وروسر بنام کنته ویکلي جلد ۷ صفحه ۱۹ دیواني

جس سے دراثناء اِزدواج اُس شخص نے جسکے ساتھہ اُسکا اِزدواج ہوا ہی مطلع کیا ہو مجبور نکیا جائیگا اور نہ اُس امر کے ظاہر کرنے کی اُسکو اِجازت دی جائیگی الا اُس حال میں کہ وہ شخص جس نے کہ اُس امر کی اطلاع دی یا اُسکا قایم‌مقام حقیت راضی ہو بجز ان مقدمات کے جو فیمابین ان اشخاص کے ہوں جنکا باہم ازدواج ہوا یا ان کارروائیوں کے جنمیں کہ ایک فریق اِزدواج پر ایسے جرم کی نالش ہو جسکا اِرتکاب اسنے بمقابلہ دوسرے فریق اِزدواج کے کیا ہو *

یہہ اُصول قانون اِس دلیل پر مبنی ہی کہ اِس قسم کی شہادت کے قابل ادخال کرنے سے خانہ‌داری کے معاملات میں فساد واقع ہوتا جس سے زن و شو اُس راحت دلی کو جو کہ اُنکو آپس میں ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے ہوتی ہی حاصل نکر سکتے - پس یہہ قاعدہ ممانعت ادخال شہادت کا مابعد منقطع ہونے عقد نکاح کے بھی نسبت اُن اُمور کے جو ایام اِزدواج میں زن‌وشو نے آپس میں ایک دوسرے سے کہے تھے متعلق ہی لیکن اُن اُمور سے جو قبل نکاح یا بعد نکاح ایک مرد و عورت نے آپس میں ایک دوسرے سے کہے ہوں یہہ قاعدہ متعلق نہیں *

جبکہ شخص بیان کنندہ یا اُسکا قائم‌مقام راضی ہو جاوے تب البتہ اِس قسم کے اُمور کی نسبت بھی جو ایام اِزدواج میں زن و شو نے ایک دوسرے سے کہے ہیں شہادت لیجا سکتی ہی *

یهه قاعدہ عام مطبع هی اُس استثناء کے جو که جزو آخر دفعه هذا میں بیان هوا هی یعني —

اول — جبکه مقدمه مابین اُن اشخاص کے هو جنکا باهم اِزدواج هوا - اِس سے مراد هی که مقدمات دفعه ۵۲ قانون طلاق هند هوں ۹ *

دوم — کارروائي جس میں جرم ایک فریق نکاح نے دوسرے کے مقابله کیا هو مثلاً جورو کو پیٹنا یا اُسکے ساتهه بیرحمي سے پیش آنا اِس قسم کي شهادت اِس لیئے قابل ادخال کي گئي هی که ممکن هی بلکه اکثر یهه هوتا هی که سوائے خود فریق کے کوئي گواه نهیں هوتا *

اِس دفعه کے ساتهه دفعه ۱۲۰ کو پڑهنا چاهیئے *

دفعه ۱۲۳ کوئي شخص ایسے

شهادت نسبت اُمورات سلطنت

حال کو ادائے شهادت میں بیان کرنیکا مجاز نهوگا جو که اُسکو اُمورات سلطنت کے سرکاري دفاتر غیر مشتهره سے معلوم هوا هو بجز اجازت افسر اُس سرشته کے جس سے که تعلق هو اور اُسکو اختیار هوگا که حسب صوابدید اپنے اُسکو اِجازت دے یا نه دے *

یهه دفعه مصلحت ملکي پر مبني هی اور اِسمیں یهه امر قابل لحاظ هی که شهادت کا قابل ادخال هونا یا نهونا حاکم عدالت کي رائے پر مبني نهیں هی بلکه افسر سرشته کي رائے پر هی *

اورمیهه اُصول بمقدمه راجه کرک بنام ایسٹ انڈیا کمپني مانا گیا هی *

---

۹ کیلي بنام کیلي بنگال جلد ۳ صفحه ٦ ضمیمه

دفعه ۱۲۴ جو اطلاع که کسي

اطلاع عہدہ دار سرکاري

عہدہدار سرکاري کو باعتبار رازداري اسکے عہدہ کے دي گئي هو اور اُسکي دانست میں اُسکے افشا سے اغراض سرکاري میں فتور واقع هوتا هو اُسکے ظاهر کرنے کے لیئے وہ عہدہدار مجبور نکیا جائیگا *

یهه دفعه بهی اُسي اُصول پر مبني هی جسپر دفعه ۱۲۳ هی - اور اس میں یهه امر قابل لحاظ هی که خود گواہ کي راے پر قابل ادخال هونا یا غیر قابل ادخال هونا شہادت کا چهوڑا گیا هی - فرق مابین دفعه ۱۲۳ و ۱۲۴ کے یهه هی که دفعه ۱۲۳ متعلق اُس شہادت کے هی جو که غیر مشتهر کاغذات سرکاري سے حاصل کي گئي اور هر شخص سے متعلق هی اور دفعه ۱۲۴ صرف افسران سرکاري سے متعلق هی *

دفعه ۱۲۵ کوئي مجسٹریت یا

اطلاع نسبت ارتکاب جرم

عہدہدار پولیس اِس بات کے کہنے پر مجبور نکیا جائیگا که کسي جرم کے ارتکاب کے باب میں اُسکو اطلاع کہاں سے هوئي *

اِس دفعه میں واضعان قانون نے صرف مجسٹریٹوں اور افسران پولیس کو ایک استحقاق دیا هی لیکن اگر وہ چاهیں اور کچهه اُنکو عذر

نهو تو هر قسم کا بیان اپنے اظهار میں کر سکتے هیں اور قانوناً اُسکے شهادت میں داخل کرنے کي ممانعت نهیں هی *

دفعه ۱۲۶ کوئي بیرسٹر یا اٹرني

اطلاع بحیثیت پیشه وري

یا سوال و جواب کننده یا وکیل بلا صریح رضامندي اپنے موکل کے کسي وقت مجاز افشا اُس امر کا نهوگا جسکي اطلاع در اثناء اور بغرض اُسکي ماموري کے بکار بیرسٹر یا اٹرني یا وکیل کے اُسکے موکل نے دي هو یا موکل کي طرف سے دي گئي هو اور نه مجاز بیان کرنے مضامین یا شرایط کسي دستاویز کا هوگا جس سے که وه اپنے پیشه کے کام پر مامور رهنے کے اثناء میں یا اسکي غرض سے مطلع هوا هو اور نه مجاز افشاے کسي مشوره کا هوگا جو اُسنے اپنے پیشه کے کام میں یا بغرض اُسکے اپنے موکل کو دیا هو *

مگر شرط یهه هی که از روے کسي عبارت دفعه هذا کے یهه لازم نهوگا که امور مفصله ذیل کا بهي اخفا کیا جاوے *

۱ — هر ایسي اطلاع جو کسي غرض [خلاف قانون] کے پیش رفت کے لیئے کي جاوے *

۲ — هر ایسا واقعه جسکو کسي بیرسٹر یا سوال جواب کننده یا اٹرني یا وکیل نے در اثناء اپني ماموري کے مشاهده کیا هو اور اُس سے ثابت هوتا هو که اُسکي ماموري کے اغاز کے بعد کوئي جرم یا فریب کیا گیا هی *

اس امر سے کچهه بحث نهیں هی که اُس واقعه کي طرف اُسکے موکل نے یا اُسکي طرف سے کسي اَوْر نے اُس بیرسٹر [یا سوال جواب کننده ۱] یا اٹرني یا وکیل کو متوجهه کیا نهیں *

تشریح — جو ذمه‌داري که اِس دفعه میں بیان کي گئي هی کام پر ماموري کے موقوف هونے کے بعد بهي قائم رهیگي *

۱ درمیم بموجب دفعه ۱۰ ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع

تمثيلات

(الف) زيد ايک موكل نے اپنے اترني عمرو سے كہا كه ميں نے جعل كيا هى اور ميں جانتا هوں كه تم ميري طرف سے جوابدهي كرو *

جو كه جوابدهي منجانب ايسے شخص كے جسكا مجرم هونا معلوم هى جرم كا كام نهيں پس ايسي اطلاع كا افشاء ممنوع هى *

(ب) زيد ايک موكل نے اپنے اترني عمرو سے كہا كه ميں ايک دستاويز جعلي كے ذريعه سے جايداد كا قبضه حاصل كيا چاهتا هوں تم اُسكي بناء پر نالش رجوع كرو *

يهه اطلاع ايک غرض مجرمانه كي پيش رفت كے ليئے كي گئي هى اِسليئے افشا اُسكا ممنوع نهيں هى*

(ج) زيد پر الزام غبن كا كيا گيا اور اُسنے عمرو ايک اترني كو اپني طرف سے جوابدهي كرنے كے ليئے مقرر كيا در اثناء كار روائي مقدمه عمرو نے ديكها كه زيد كي بهي حساب ميں ايک رقم ايسي داخل هى جو زيد كے نام پر بقدر اُسي مبلغ كے لكهي هوئي هى جسكي غبن كا بيان كيا گيا اور وه رقم اُسكي ماموري كے آغاز كے وقت اُس بهي ميں نه تهي *

جو که یهه ایک ایسا واقعه هی که اُسکو در اثناء اپني ماموري کے عمرو نے دیکھا اور اُس سے ثابت هوتا هی که وه فریب کارروائي مقدمه کے شروع هونے کے بعد کیا گیا اِس لیئے اُسکا افشا ممنوع نهیں هی *

یهه دفعه اِس مصلحت پر مبني هی که اِگر صلاحکار قانوني اِطلاع دینے پر مجبور هوتا تو کبهي کوئي شخص اپنے معامله کا حال کسي صلاحکار سے نه کهه سکتا اور کوئي شخص عدالت سے ٹهیک طور پر اپنا چارهکار حاصل نکر سکتا - لیکن رضامندي صریح موکل سے وه بیان کر سکتا هی *

لفظ کسي وقت سے جو که متن دفعه میں استعمال هوا هی اُس سے وه مراد هی جو که تشریح دفعه هذا میں بیان کي گئي هی یعني بعد انقضاء رشته وکیل و موکل بهي یهه شرط قید قانوني قائم رهتي هی *

واضح رهے که هر قسم کے بیانات و معاملات سے یهه دفعه متعلق نهیں هی بلکه صرف اُن اُمور سے جو که اثناء کار منصبي میں هوں متعلق هی خواه قبل اِبتداء نالش اُنکي نسبت ذکر هوا هو یا بعد -- اِس دفعه میں بیرسٹر و اٹرني و پلیڈر (جسکا ترجمه سوال جواب کننده هی) و وکیل داخل هی اور یهه امر قابل بحث هی که ایا مختار اُنکے حد و تعریف میں آتے هیں یا نهیں - قبل نفاذ ایکٹ هذا هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا هی که مختار اِسمیں داخل نهیں هی اور اِس قاعده سے مستثنی هی [۲] *

شرایط جو که اِس دفعه کے ساتهه متعلق کي گئي هیں وه محض اِس امر کے لیئے قایم کي گئي هیں که اِس قانون کي وجهه سے دهوکه و فریب نه چهپے *

تمثیلات دفعه هذا کو پڑهنے سے شرایط کے معني واضح هونگے اور تشریح متعلق دفعه ۱۲۳ - ایکٹ هذا بهي قابل ملاحظه هی [۳] *

شرط اول سے تمثیل (ب) متعلق هی اور شرط دوم سے تمثیل (ج) *

---

۲ ملکه بنام چندرگت چکر پٹي بنگال جلد ۱ صفحه ۸ فوجداري

۳ دیکهو صفحه ۳۱۷

دفعه ۱۲۷ احکام دفعه ۱۲۶ کے مترجمان اور بیرسٹر اور اٹرني اور وکلا اور سوال و جواب کرنے والوں کے محرر یا ملازموں سے متعلق هونگے*

تعلق دفعه ۱۲۷ مترجمان وغیره سے

یهه دفعه اُسي مصلحت پر مبني هی جسپر دفعه ۱۲۶ کیونکه دفعه ۱۲۶ کے قاعده کا کچهه اثر نهوتا اگر ان لوگوں سے جو اکثر وسیله خط و کتابت مابین وکیل و موکل کے هوتے هیں وه قاعده متعلق نه کیا جاتا*

دفعه ۱۲۸ اگر کوئي فریق مقدمه اپني خوشي سے یا اور نهج پر اُسي مقدمه میں اداے شهادت کرے تو وه ایسا متصور نهوگا که اِس سبب سے وه واسطے افشا اُس نوع کے جسکا ذکر دفعه ۱۲۶ میں کیا گیا هی راضي هوا اور اگر کوئي فریق مقدمه یا کارروائي کسي بیرسٹر یا اٹرني [یا سوال جواب کننده [2]] یا وکیل کو بطور گواه کے پیش کرے تو راضي هونا اِس نوع

شهادت ممنوع عرضي سے دینے سے حق اخفا زائل نهیں هوتا

---

[2] ترمیم بموجب دفعه ۱۰ ایکٹ ۱۸ سنه ۱۸۷۲ع

کي افشاء کي نسبت صرف اُسي صورت میں متصور ہوگا جب کہ وہ بیرسٹر یا اٹرني یا وکیل سے ایسے اُمور کي نسبت سوال کرے جنکو در صورت نہ کرنے ایسے سوال کے اُسے اختیار ظاہر کرنے کا نہوتا *

اس دفعہ میں یہہ بات صاف کردي گئي ہی کہ محض طلب کرنے سے بیرسٹر وکیل وغیرہ کي رضامندي نسبت افشاء راز کے نہ تصور ہوگي جب تک کہ سوالات نہ کیئے جاویں *

ایک مقدمہ میں یہہ تجویز ہوچکا ہی کہ جس مقدمہ میں کوئي شخص وکیل ہو اُسي مقدمہ میں باوجود اسکے کہ وہ سوال و جواب کرتا ہی گواہي دے سکتا ہی [5] *

دفعہ ۱۲۹ کوئي شخص عدالت

اُمور رازداري جو مستشار قانوني سے کہے گئے ہوں

میں واسطے افشاء اُن اُمور رازداري کے مجبور نکیا جائیگا جنکا مشورہ فیمابین اُسکے اور اُسکے مستشار قانوني کے عمل میں آیا ہو اِلا اُس حال میں کہ وہ اپنے تئیں گواہ قرار دے اور اُس صورت میں جائز ہی کہ وہ واسطے افشاء ہر امر کے منجملہ اُمور مذکور جو عدالت کو اُسکي شہادت کي

[5] راجہپھل ساہ بنام پسوانا تہہ منڈل بنگال جلد ۵ صفحہ ۲۸ ضمیمہ

تصریح کے واسطے ضروري متصور هو مجبور کیا جائے نہ واسطے کسي اور اُمور کے *

واضح رهے کہ دفعات ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ متعلق تهیں وکیل وغیرہ سے جبکہ وہ بطور گواہ طلب هو - دفعہ هذا مرکل سے متعلق هی جب وہ بطور گواہ کے پیش هو اور اُسکو وهي استحقاق قانوني عطا کیا هی جو نہ اُسکے وکیل وغیرہ کو عطا کیا هی - یہہ امر صاف نہیں معلوم هوتا کہ منشاء قانوني سے وهي لوگ مراد هیں جنکا کہ ذکر دفعات ماسبق میں هوچکا هی یا مختار وغیرہ کل داخل هیں *

دفعہ ۱۳۰ کوئي گواہ جو فریق مقدمہ نہیں هی اپنے قبالہ جات کسي جائداد کے

پیشي قبالجات مملوکہ گواہ

یا کوئي دستاویز جسکے ذریعہ سے وہ کسي جائداد پر بطور مرتہن قابض هو یا کوئي دستاویز جسکے پیش کرنے سے احتمال اُسکے مجرم قرار دیئے جانے کا هوتا هو پیش کرنے پر مجبور نکیا جائیگا الا اُس حال میں کہ اُسنے بذریعہ تحریر اُنکے پیش کرنے کا اقرار اُس شخص سے کیا هو جو اُن دستاویزات کو پیش کرانا چاهتا هی یا کسي ایسے شخص سے کیا هو جسکے ذریعہ سے وہ شخص دعویدار هی *

يهه دفعه اصل مالک سے متعلق هی اور دفعه ۱۳۱ گماشته سے - جبکه بیرسٹر یا وکیل وغیرہ کے قبضه میں کوئي دستاویز هو تو دفعه ۱۲۹ کے بموجب وہ اُسکے معني افشاء کرنے سے بري هی *

دفعه ۱۳۱ کوئي شخص ایسي دستاویزات کے پیش کرنے پر جو اُسکے پاس هوں مجبور نکیا جائیگا جنکے پیش کرنے کے لیئے کوئي اور شخص درصورت اُنپر قابض هونے کے اُنکے پیش کرنے سے اِنکار کرنے کا استحقاق رکھتا الا اُس حال میں که یهه شخص آخرالذکر اُنکے پیش کرنے پر راضي هو *

> پیش اُن دستاویزات مقبوضه گواه کی جنکے پیش کرنے سے شخص دیگر انکار کر سکتا

دفعه هذا سے اُن لوگوں کو جنکي دستاویزات غیروں کے قبضه میں هوں قانون نے افشاء راز سے امن دیا هی - اور ایسي دستاویزات بلا رضامندي اصل شخص کے لازمي طور پر پیش نهیں کرائي جا سکتیں *

دفعه ۱۳۲ کوئي گواه کسي سوال کے جواب دینے سے درباب کسي معامله متعلقه امر تنقیح طلب کے کسي نالش یا کسي کارروائي عدالت دیواني یا فوجداري میں اس وجهه سے متعذر نهوگا که اُس سوال

> غیر متعذري گواه سوالات مستوجب افشاء جرم سے

کے جواب دينے سے وہ گواہ مجرم تهريگا يا وہ جواب صراحتاً يا من وجہ باعث اُسکے مجرم تهرائے جانے کا هوگا يا اُسکو کسي قسم کي سزا يا تاوان کا مستوجب کريگا يا صراحتاً يا من وجہ باعث اُسکے مستوجب سزا يا تاوان هونيکا هوگا *

مگر شرط يهہ هی کہ کوئي گواہ اُس جواب سے جسپر وہ مجبور کيا جائے مستوجب گرفتاري يانالش فوجداري کا نهوگا اور نہ وہ کسي مقدمہ فوجداري ميں بمقابلہ اُسکے ثبوت ميں پيش کيا جائيگا بجز اُس مقدمہ فوجداري کے جو بذريعہ اُسي جواب کے جهوتي گواهي دينے کي علت ميں هو *

اس دفعہ ميں دو اُمور قابل لحاظ هيں *

۱ — سوال متعلق کسي امر تنقيح طلب کے هو *

۲ — يهہ کہ وہ شهادت جو کہ وہ ادا کرے حسب شرط متعلقہ دفعہ هذا کسي کارروائي فوجداري ميں اُسکے مقابلہ پر استعمال نهيں هو سکتي سوائے اُس حالت کے کہ اُسپر مقدمہ دروغ حلفي قائم کيا جائے — ليکن يهہ شرط مقدمات ديواني سے متعلق نهيں هی *

دفعہ هذا کے ساتهہ دفعات ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۳۴ ضابطہ فوجداري ايکت ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع قابل ملاحظہ هيں اُنسے معلوم هوگا کہ اهاليان پوليس کو اختيار نهيں هی گواہ سے جبراً جواب ليں *

دفعه ۱۳۳ شريک کسي جرم کا بمقابله کسي شخص ملزم کے گواه هونيکا مجاز هی اور کوئي حکم به ثبوت جرم محض اسوجهه سے ناجايز نهوگا که وه اُس شريک جرم کے ايسي گواهي کے اعتبار پر صادر هوا جسکي تائيد کسي اور شهادت سے نهيں هوتي هی *

گواهي شريک جرم

دفعه هذا اُس ضرورت پر مبني هی جو که عدالتوں کو اکثر انفصال مقدمات فوجداري ميں پيش هوتي هی که بلا ليئے اظهار شريک جرم کے مطلق حال جرم کا نهيں معلوم هوتا ليکن واضح رهے که گو قانون نے ايسي شهادت کے داخل کرنے کو اور اُسکي بنا پر سزا دينے کو جائز کيا هی تاهم نسبت وقعت شريک جرم کي شهادت کے کچهه نهيں لکها — شريک جرم اکثر وه لوگ هوتے هيں جو که صريح مجرم هونيکي وجهه سے غير قابل اعتبار هوتے هيں اور نيز اُنکو اکثر ايسي وجوهات هوتي هيں که جرم کي نسبت واقعات اس طرح پر جس سے اُنکا خود اپنا يا کسي اور شخص کا جسکو وه بچايا چاهتے هيں بچاؤ هو بيان کريں پس عدالت هاے فوجداري کو از حد احتياط موازنه وقعت شهادت بےتائيدي شريک جرم کي کرني ضرور هی – محض يهه امر که شريک جرم نے نهايت صفائي سے يا بلا اختلاف اظهار ديا هی کافي وجهه پوري وقعت اِس قسم کي شهادت کي نهيں هی اِس وجهه سے که گو ايک شريک جرم واقعات ٹهيک ٹهيک اور واضح طور پر بيان کرے ليکن ممکن هی که اُن واقعات کو بدلے اِسکے که زيد سے متعلق کرتا عمرو سے متعلق کردے پس سب سے زياده عدالت کو اِسي امر پر غور کرنا چاهيئے که گو في نفسه واقعات سچ هي هوں تو ايا وه واقعات خاص اُس ملزم سے متعلق

هیں یا نہیں جس سے کہ شریک جرم گواہ نے اُنکو متعلق کیا ہی اور ایسا نہو کہ بدلے اِسکے کہ زید سزا پاوے عمرو سزا پا جاوے *

اُصول دفعه هذا ماقبل نفاذ ایکٹ هذا کي بھي عدالت هائي کورت کلکتہ ایک نامي مقدمہ میں تجویز کرچکي هی اور اُسي کے موافق ایکٹ هذا نے حکم جاري کیا هی۶ لیکن شریک جرم کي شہادت کو ضعیف سمجھنا چاهیئے یہاں تک کہ ایک مقدمہ میں ملکہ بارها یہہ تجویز هوچکا هی کہ جن مقدمات میں تنقیح واقعات کي ذمہ جوري کے هوتي هی اور جج بر وقت اختتام شہادت جوري کو یہہ بات صریح طور پر نہ جتاوے کہ اِس قسم کي شہادت نہایت احتیاط کے ساتھہ قابل اعتبار سمجھني چاهیئے تو وہ فیصلہ جوري کا جو بغیر ایسي هدایت کے کیا گیا هو خلاف قانون هی اور جوري کو سماعت الزامات اور تجویز دوبارہ لازمي هی ۷ *

دفعه ۱۳۴ واسطے ثبوت کسي واقعہ کے کسي مقدمہ میں یہہ ضرور نہوگا کہ گواہ کسي خاص تعداد کے هوں *

تعداد گواهان

دفعه هذا اِس اُصول پر مبني هی کہ اثبات کسي واقعہ کا مقدار شہادت پر مبني نہیں هی بلکہ وقعت شہادت پر اور یہہ امر پہلے بیان هوچکا هی کہ شہادت سے نتیجہ نکالنے کے لیئے عدالت کو کیفیت شہادت پر لحاظ رکھنا چاهیئے نہ کمیت پر - لیکن باوجود اِس اُصول مسلمہ کے قانوناً کسي حاکم عدالت دیواني کو منصب اِس امر کا نہیں هی کہ کسي شہادت کو جو کہ قانوناً قابل ادخال هی محض اِس بنا پر کہ وہ زاید یا فضول هی داخل نہ کرے - اِس اُصول کو حکام پریوي کونسل نے

۶ ملکہ بنام الهي بخش ویکلي جلد ۵ صفحہ ۸۰ فوجداري

۷ ملکہ بنام دهشیوجنگ ویکلي جلد ۹ صفحہ ۵۱ فوجداري و ملکہ بنام پیدو ویکلي جلد ۸ صفحہ ۱۸ فوجداري و ملکہ بنام قطب سینغ ویکلي جلد ۶ صفحہ ۱۷ فوجداري

تسلیم کیا هی اور ایک نامي مقدمه کو اِسي بنا پر واپس بهیجا که صدر نے عدالت ضلع کي اِس غلطي کو که اُسنے اظهارات گواهان لینے سے انکار کیا درست نهیں کیا تها [8] یهه اُصول هائي کورٹ کلکته نے بهي بارها تسلیم کیا هی [9] اور بهي اُصول مقدمات مال سے بهي متعلق هی [1] لیکن فوجداري کے مقدمات میں مجسٹریٹ کو حسب دفعه ۳۵۹ – ضابطه فوجداري نسبت طلبي گواهوں کے اختیارات دیئے گئے هیں وه دفعه یهه هی *

دفعه ۳۵۹ — ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع

اگر مجسٹریٹ کي یهه راے هو که کسي گواه کا نام به نیت ایذا رساني یا تعویق تجویز مقدمه یا اِس نیت سے اسم نویسي میں داخل کیا گیا هی که انجام کار انصاف میں هارج هو تو جایز هی که وه شخص ملزم کو حکم دے که وه مجسٹریٹ موصوف کو اِس امر سے مطمئن کرے که وجهه معقول اس امر کے باور کرنے کي هی که اظهار گواه مذکور کا موثر مقدمه هی *

اگر مجسٹریٹ کو امر مذکوره بالا پر اِطمینان نهو تو اُسپر گواه مذکور کے نام سمن جاري کرنا واجب نهوگا لیکن جن مقدمات میں اُس امر کا شبهه هو اُنمیں سے جائز هی که ایسے گواهوں کے نام سمن جاري کردے بشرطیکه اُسقدر روپیه جو واسطے اداے اُس خرچه کے مجسٹریٹ کے نزدیک ضرور هو جو گواه کے حاضر کرانے میں صرف هوگا مجسٹریٹ کے محکمه میں داخل هو *

---

8 جسونت سنگهه جي اوبهے سنگهه جي بنام جیت سنگهه اوبهے سنگهه جي مورزانڈین اپیل جلد ۲ صفحه ۴۲۴

9 راکهلداس منڈل بنام پرتاب چندر هجرا ویکلي جلد ۱۲ صفحه ۴۵۵ دیراني و سرسوسنگهه بنام راجندرامل ویکلي جلد ۸ صفحه ۳۶۴ و راني اوجالا کماري دهوجمالي دیبي بنام غلام مصطفی خان ویکلي جلد ۶ صفحه ۶۰ و رامدین منڈل بنام واجپاپ پر مانک بنگال جلد ۱ صفحه ۱۰ ضمیمه

1 واٹسن کمپني بنام نقي منڈل ویکلي جلد ۶ صفحه ۸۳ نظایر ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۵۹ع

لیکن مجسٹریٹوں کو بھي پورا اختیار بلا کسي شرط کے نہیں هی بلکه صاف صورتہاے مذکور میں قانون نے اختیار دیا هی اور ایک مقدمه میں جو که مجسٹریٹوں نے گواهوں کے طلب کرنے سے انکار کیا هائي کورت کلکته نے یهه تجویز کیا که بے طلبي گواه کے جو فیصله مجسٹریت نے صادر کیا وه خلاف قانون هی [۲] *

دفعه ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ ضابطه فوجداري جمیں گواهوں کي طلبي کا مقدمات فوجداري میں ذکر هی قابل ملاحظه هیں —

فصل ۱۰ — اظهار گواهان

دفعه ۱۳۵

ترتیب گواهوں کے پیش کیئے جانے اور اظهار لیئے جانے کي حسب قانون اور دستور عدالت مجریه وقت متعلقه عدالت دیواني اور فوجداري کے هوگي اور جب کوئي ایسا قانون نهو تو عدالت کي تجویز کے موافق هوگي *

ترتیب پیشي و اظهارات گواهان

گو دفعه هذا میں ذکر ضابطه دیواني و فوجداري کا هی لیکن ضوابط مذکور میں ترتیب گواهان کي نسبت کوئي حکم صریح نہیں پایا جاتا لیکن عدالت هائي کورت کلکته نے یهه قاعده قائم کیا هی که جس فریق پر جس امر کا بار ثبوت هو وه اپنے گواهوں کا اظهار پهلے سناتا هی اور بعد اسکے وه شخص اظهار کراتا هی جسپر که بار ثبوت نهیں هی یهي اُصول عموماً عدالت هاے دیواني و فوجداري میں اختیار کیا جاتا هی گواهوں کے اظهار لینے میں احکام ایکٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۳ع مرعي رکھنے چاهیئیں —

[۲] رام سهاے چودهري بنام شنکر بهادر بنگال جلد ۹ صفحه ۲۵ ضمیمه

دفعه ۱۳۶ جب دونوں فريق

تجويز نسبت قابل ادخال هونے شهادت كے ذمه حاكم هى

ميں سے كوئي كسي امر واقعه كي شهادت گذراننا چاهے تو حاكم عدالت كو جائز هى كه جو فريق شهادت گذراننا چاهتا هو اُس سے پوچهے كه واقعه مبينه اگر ثابت هو جائے تو كس طور پر متعلق مقدمه هوگا اور حاكم عدالت كے نزديك اگر وه امر واقعه درصورت ثابت هونے كے متعلق مقدمه هو تو شهادت كا لينا منظور كرے ورنه منظور نكرے *

اگر وه واقعه جسكے ثابت كرنے كي درخواست كيجائے ايسا هو كه اُسكي شهادت صرف بشرط ثبوت كسي اور واقعه كے قابل منظوري هو تو يهه واقعه آخرالذكر قبل پيش هونے شهادت واقعه اول الذكر كے ثابت هونا چاهيئے الا اس حال ميں كه فريق مذكور اُس واقعه كا ثبوت داخل

کرنے کا ذمہ‌دار ہو اور عدالت کو اُسکی ایسی ذمہ‌داری پر اطمینان ہو *

اگر متعلق مقدمہ ہونا ایک واقعہ مبینہ کا منحصر اسپر ہو کہ دوسرا واقعہ مبینہ پہلے ثابت کرایا جاے تو حاکم عدالت کو حسب اپنے اقتضاے راے کے جائز ہی کہ واقعہ اول کی شہادت کا گذرنا قبل ثابت ہونے دوسرے واقعہ کے منظور کرے یا قبل داخل ہونے شہادت واقعہ اول کے شہادت واقعہ ثانی کی طلب کرے *

تمثیلات

(الف) ایک واقعہ متعلقہ مقدمہ کی بابت واسطے ثابت کرنے بیان ایک شخص کے جسکا فوت ہوجانا ظاہر کیا گیا درخواست کی گئی اور وہ بیان بموجب دفعہ ٣٢ کے واقعہ متعلقہ ہی *

یہہ واقعہ کہ وہ شخص مرگیا ہی اُسکے بیان کی شہادت کے گذرنے سے پہلے ثابت ہونا چاہیئے *

(ب) ایک دستاویز کے مضمون کو جسکا کھو جانا بیان کیا گیا بذریعہ نقل کے ثابت کرنے کے لیئے درخواست کی گئی *

یہہ واقعہ کہ اصل دستاویز کھوئی گئی ہی نقل کے پیش ہونے سے پہلے اُس شخص کو ثابت کرنا چاہیئے جو اُس نقل کو پیش کرنے کی درخواست کرتا ہو *

(ج) زید پر یہہ الزام رکھا گیا کہ اُسنے ایک شی مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا ہی *

اِس بات کے ثابت کرنے کی درخواست کی گئی کہ اُسنے اپنے پاس اُس شی کے ہونے سے انکار کیا *

متعلق ہونا انکار کا اُس شی کی شناخت پر منحصر ہی پس عدالت کو اپنی رائے کے موافق اختیار ہی کہ اُس شخص کا انکار ثابت ہونے سے پہلے اُس شی کی شناخت کا ثبوت طلب کرے یا اُس شی کی شناخت سے پہلے اُس شخص کے انکار کے ثابت کیئے جانے کی اجازت دے *

(د) ایک امر واقعہ (الف) کے ثابت کرنے کی درخواست کی گئی اور بیان کیا گیا کہ امر تنقیحی کی وجہہ یا نتیجہ وہی ہی اور چند واقعات درمیانی (ب) و (ج) و (د) ایسے ہیں جنکے وجود کا ثابت ہونا پیشتر اُس سے ضرور ہی کہ واقعہ (الف) وجہہ یا نتیجہ واقعہ تنقیحی کا تصور کیا جاے پس عدالت کو اختیار ہی کہ چاہے واقعات (ب) یا (ج) یا (د) کے ثابت کرنے سے پہلے واقعہ (الف) کے ثابت کرنے کی اجازت دے چاہے واقعہ (الف) کے ثبوت کی اجازت دینے سے پہلے واقعات (ب) و (ج) و (د) کا ثبوت طلب کرے *

حکم دفعہ ہذا اختیاری ہی اور نہ لازمی اور اس دفعہ کو دفعہ ۱۵۲ کے ساتھہ پڑھنا چاہیئے خاص کر تمثیلات (الف) و (ب) کے ساتھہ *

دفعہ ۱۳۷

جو سوال کہ گواہ کا پیش کرنیوالا اُس گواہ سے کرے وہ فریق اول کا سوال کہلائیگا *

سوال فریق اول

اور جو سوال کہ فریق ثانی اُسی گواہ سے کرے وہ سوال فریق ثانی کہا جائیگا *

سوال فریق ثانی

جو سوال کہ بعد سوال فریق ثانی کے گواہ کا پیش کرنیوالا گواہ سے کرے وہ سوال مکرر فریق اول کہلائیگا *

سوال مکرر فریق اول

دفعہ ۱۳۸ گواہوں سے ابتداً

سوال فریق اول کا کیا جائیگا بعد ازاں اگر فریق ثانی چاہے تو سوال فریق ثانی کا ہوگا اور اُسکے بعد اگر فریق حاضر کنندہ گواہ چاہے تو اُسکا سوال مکرر ہوگا *

ترتیب سوالات و غرض سوال مکرر فریق اول

سوال فریق اول اور سوال فریق ثاني واقعات متعلقه کي بابت هوگا ليکن يهه ضرور نهيں هي که سوال فريق ثاني کا محض اونهيں واقعات کي نسبت هو جنکي گواهي گواه نے سوال فريق اول پر دي هو *

سوال مکرر فريق اول نسبت تصريح اُن اُمور کے هوگا جو سوال فريق ثاني ميں بيان کيئے جاويں اور اگر کوئي نيا امر باجازت عدالت سوال مکرر فريق اول کي بحث ميں پيدا هو تو فريق ثاني کو اختيار هي که اُس امر پر پهر سوال کرے *

مقصد سوال فريق اول

جسب احکام دفعه ۱۲۵ کے اظهار گواهان کے شروع هوتے هيں اور سوالات وه شخص کرنے شروع کرتا هي جو گواه طلب کراتا هي غرض ان سوالات سے يهه هوتي هي که جس مد کا وه گواه هي اور جن جن اُمور کے ثابت کرنے کے ليئے طلب هوا هي وه عدالت کے روبرو ظاهر کيئے جاويں *

مقصد سوال جرح

جس اصطلاح کو متن دفعه ۱۳۷ و ۱۳۸ ميں سوال فريق ثاني کها هي اُسکا ترجمه سوال فريق مخالف يا سوال جرح کرنا بهتر هوتا ان سوالات سے اصل مقصود يهه هوتا هي که جو تعلق گواه کو فريق مقدمه سے هوتا هي وه معلوم کريں اُسکي اغراض اُسکي نيت اُسکے خيالات اُسکا چال چلن اُسکے تعصبات اور اُسکے وه وسايل جنسے اُسکو علم پهونچا اور وه طريقه

جس طرح پر کہ اُسنے واقفیت حاصل کي اور قوت اُسکے حافظہ کي یہہ سب اُمور عدالت کے سامنے واضح طور پر پیش ہوں تا کہ اُسکے اظہار کي وقعت معلوم ہو اور اگر کہیں نقیض بانیں وہ بیان کرے تا ایسے جوابات دے کہ جنسے اُسکے حافظہ کي قوت معلوم نہو تو اُسکے اظہار کي وقعت کم ہوگي — جو لوگ کہ سوالات جرح خوب کرنا جانتے ہیں اُنکے سوالات کرنے کے بعد ممکن نہیں کہ گواہ کا صدق و کذب صاف طور پر معلوم نہو جاوے *

متن دفعہ ھذا سے واضح ہی کہ واقعات متعلقہ کي نسبت جو سوال

وقعت سوال جرح

دل چاہے وہ سوال جرح کنندہ کر سکتا ہی اور یہہ اُصول ہائي کورٹ کلکتہ نے مانا ۲ ہی علاوہ اسکے دفعہ ۱۴۶ ایکٹ ھذا قابل ملاحظہ ہی *

سوالات جرح کا ایک ایسا حق مستقل ہی کہ کوئی شہادت کسي شخص کے مقابلہ پر داخل نہیں ہو سکتي جبتک کہ اُسکو ایک منصب سوال جرح کرنیکا نہ ملا ہو ۳ اور دفعہ ۳۳ کا بھي اُصول یہي ہی *

سوال مکرر فریق اول سے غرض اُن اُمور کے مطلب صاف کرنے کي

مقصد سوال مکرر فریق اول

ہوتي ہی جو کہ فریق ثاني نے سوالات جرح کے ذریعہ سے عدالت کے سامنے پیش کیئے اور جبکہ سوالات مکرر فریق اول میں کوئي نئے امور داخل کیئے جاویں تو فریق مخالف کو باجازت عدالت پھر اختیار سوال جرح کرنیکا ہی ضابطہ فوجداري کي دفعات ۱۹۱ و ۲۱۴ و ۲۳۷ قابل ملاحظہ ہیں *

دفعہ ۱۳۹　جو شخص کہ دستاویز کے پیش کرنے کے لیئے طلب کیا جاے وہ محض اِس

سوالات جرح اُس شخص سے جو بغرض پیش کرنے دستاویز کے طلب ہوا ہو

۲　ملکہ بنام ایشان دت بنگال جلد ۶ صفحہ ۸۸ ضمیمہ

۳　رام بخش لال بنام گوري موہن سہاے بنگال جلد ۳ صفحہ ۲۷۳ دیواني و گورنمنٹ سرکار بنام رام نراین چودھري ویکلي جلد ۹ صفحہ ۵۸۷ دیواني

بابت سے کہ اُس دستاویز کو پیش کرے گواہ نہیں ھو جاتا ھی اور تا وقتیکہ وہ بطور گواہ نہ طلب کیا جاے اُس سے سوال طرفثانی کا نہیں ھو سکتا ھی *

حسب احکام ضابطہ دیوانی کے ھر شخص کو جسپر کہ سمن واسطے طلبی دستاویز کے جاری ھو اختیار ھی کہ حضور آوے یا اُس کو بھیجے اوراوسکی تعمیل کافی ھوگی *

دفعہ ۱۳۰ جو گواہ کہ چال

گواہ چال چلن

چلن کی بابت ھو اُس سے سوال فریق ثانی اور سوال مکرر فریق اول ھوسکتا ھی *

یہہ دفعہ صرف تصریح کے لئے ھی لازمی نہیں ھی *

دفعہ ۱۴۱ ایسا سوال جس

سوال موصل الی المقصود

سے وہ جواب نکلتا ھو جو پوچھنے والا اُسکا چاھتا ھی یا جسکی اُمید رکھتا ھی وہ سوال موصل الی المقصود کہلائیگا *

تعریف سوال موصل الی المقصود جسکو سوال ھدایتی کہنا بہتر ھوتا متن دفعہ ھذا میں مندرج ھی اور پہچان اُسکی یہہ ھی کہ جسکے جواب میں محض ہاں یا نہ کہنے سے پورا جواب ھو جاوے مثلا —

تم دهلي کے رهنيوالے هو *

تمهارا نام زيد هے *

تم عمرو کے نوکر هو *

يهه سب هدايتي سوالات هين اور ان سے مطلب اسکے که کچهه اطلاع حاصل هوني هو در حقيقت سوال معلومه حدود اطلاع دهنده کا هے *

دفعه ۱۴۲ سوالات موصل الی المقصود کي نسبت اگر فريق ثاني اعتراض کرے

سوالات هدايتي کب نهين پوچهے جا سکتے

تو وه سوال فريق اول مين يا سوال مکرر فريق اول مين بجز اجازت عدالت کے اور نهج پر نه پوچهے جائين *

عدالت سوالات موصل الی المقصود کي اجازت اُن اُمور کي بابت ديگي جو که مقدمه کے مباديات يا غير متنازعه فيه هون يا عدالت کي راے مين پهلے بوجهه کافي ثابت هو چکے هون *

دفعه ۱۴۱ مين نوعيت سوال هدايتي کي بيان هو چکي هے اور قاعده عام يهه هے که کوئي شخص اپنے خود گواه سے هدايتي سوال نهين کرسکتا ليکن جيسا که فقره ثاني دفعه هذا سے ظاهر هوتا هے اور نيز حسب منشاء دفعه ۱۵۴ عدالت کو اختيار اجازت دينے اس قسم کے سوالات کا ديا گيا هے اس دفعه مين وه اجازت صرف مفصله ذيل تين صورتون مين جائز کي گئي هے *

۱ نسبت مقدمه کے مبادیات یعني تمهيدي امور کے *

۲ نسبت اُن امور کے جو فريقين کو تسليم هيں *

۳ جو امور که عدالت کي رائے ميں کافي ثابت هو چکے هيں *

وجهه اس قسم کي اجازت دينے کي يهه هي که هدايتي سوال سے شهادت کم عرصه ميں لیجاتي هی اور اسي لئيے اس قاعده کے قائم کرنے سے نه تو انصاف کرنے ميں کچهه خلل واقع هوتا هي اور نه عدالت کا وقت ضايع هوتا هی مثلاً کسي شخص کو مثلاً کو گواه سے پوچهنا که يهه فلاں شخص هی یا نهيں ايک هدايتي سوال هی ليکن اس قسم کے سوال کي اجازت اس لیئے دي گئي هی که حليه بيان کرنا ايک طول طويل طريقه پر هو سکتا هی اور بعض دفعه جبکه گواه کي یاد سے ايک بات نکل گئي هو ليکن اُسکے روبرو اُسکا ذکر کرنے سے اُسکو ياد آ جاوے تب بهي سوالات هدايتي کي اجازت حسب اختيار خود عدالت دے سکتي هی مثلاً کسي شخص کو کسي دوکان کے شرکاء کا نام نه معلوم هو تو اُسکے سامنے نام ليکر يهه پوچها جا سکتا هی که يهه اُسکے شريک هيں يا نهيں يهه اُسي اصول پر مبني هی جسپر که دفعه ۱۵۹ مبني هی *

اسي طرح پر جبکه کسي گواه کو اُسکے بيان پر جهٹلانا منظور هو تو اُسکا بيان سابق دوهرا کر بيان کيا جا سکتا هی *

دفعه ۱۴۳ سوالات موصل الی المقصود فريق ثاني کے سوال ميں پوچهے جاسکتے هيں *

سوالات هدايتي کب کيئے جاسکتے هيں

دفعه هذا کے متعلق کرنے کے لیئے تعريف سوال هدايتي مندرجه دفعه ۱۴۱ کو مد نظر رکهنا چاهيئے — سوال هدايتي سے مراد يهي هی که هر سوال فريق مخالف اس طرح پر کرے که گواه کو صرف هاں يا نه کهنا پڑے اور نه اس قسم کے سوالات کي اجازت دي جا سکتي هی که جو ايک

ایسے خیال پر مبني هوں که گویا کوئي واقعه ثابت هو چکا هی جو که درحقیقت ثابت نهیں هو چکا هی اور نه اسطرحپر سوال کرنا چاهیئی که گواه کو خواه مخواه دهوکا لگے اور اس طرحپر سوال کیا جاوے که وہاں مان تو آگے کہه چکا هی کر وه درحقیقت یه نهیں کہه چکا *

دفعه ۱۴۴ کسي گواه سے جب

اظہار گواه نسبت مضمون دستاویزات

که وه اظہار دیتا هو یهه پوچها جا سکتا هی که کوئي معاهده یا عطیه یا اور انتقال جایداد جسکي بابت وه اداے شهادت کرتا هی کسي دستاویز میں مندرج هی یا نهیں اور اگر وه یهه کهے که مندرج هی یا وه نسبت مضمون کسي دستاویز کے کچهه بیان کرنے کو هو جسکا پیش کرنا عدالت کي راے میں مناسب معلوم هو تو فریق مخالف کو یهه عذر کرنا جایز هی که جب تک وه دستاویز پیش نه کیجائے یا جب تک وه واقعات ثابت نهوں جنسے فریق پیش کننده گواه مذکرر شهادت منقولي کے داخل کرنے کا مستحق هو وه گواه اداے شهادت نکرے *

تشریح — گواہ کو جائز ھی کہ جو بیانات اور اشخاص نے بابت مضمون دستاویزات کے کیئے ھوں اگر وہ فی نفسہ واقعات متعلقہ ھیں تو اُنکی زبانی شہادت دے *

تمثیل

سوال یہہ ھی کہ زید نے عمرو پر حملہ کیا یا نہیں *

بکر یہہ اظہار دیتا ھی کہ اُس نے زید کو خالد سے یہہ کہتے ھوئے سنا تھا کہ عمرو نے ایک خط میں میری نسبت اتہام سرقہ کا لکھا ھی اور میں اُس سے بدلا لونگا یہہ بیان واقعہ متعلقہ ھی اس واسطے کہ اُس سے زید کے لیئے وجہہ تحریک حملہ کرنے کی پائی جاتی ھی پس اس بات کی گواھی دی جاسکتی ھی گو اور کوئی شہادت بابت اُس خط کے نہ دی جائے *

دفعہ ھذا کا اثر یہہ ھی کہ فریقین مقدمہ کو منصب اُن اعتراضات کے لازمی طور پر پیش کرنے کا ھی اور اُن قواعد کی تعمیل کرانے کا استحقاق ھی جو کہ حسب شرایط دفعہ ۹۱ و ۹۲ ـ اُنکو حاصل ھیں دفعات مذکور کی تعمیل ضرور ھی گو فریقین عذر پیش کریں یا نکریں *

فقرہ آخر دفعہ ۱۶۵ ایکٹ ھذا و دفعہ ۲۵۶ ضابطہ فوجداری قابل ملاحظہ ھیں *

دفعه ۱۳۵ گواه سے فریق ثاني

سوالات جرح نسبت بیانات سابقه جو تحریر میں کیئے گئے هوں

نسبت اُن بیانات سابقه کے جو اُسنے بذریعه تحریر کیئے هوں یا وه بضبط تحریر لائے گئے هوں اور امور تحقیق طلب سے متعلق هوں اس تحریر کے دکھلانے یا اُس کے ثابت کیئے جانے کے بدون سوال کر سکتا هی لیکن جس حال میں که بذریعه اُس تحریر کے اس گواه کي تردید مقصود هو تو قبل ازانکه وه تحریر ثابت کي جائے اُس گواه کو اُس تحریر کے اُن مضامین کا خیال کرانا چاهیئے جن کے ذریعه سے اُس کي تردید کرني مقصود هی *

دفعه هذا میں صرف یهه امر قابل غور هی که جب کبهي گواه سے سوال جرح نسبت اُسکے بیان سابق کے جو که اُسنے لکها هو مثلا کوئي خط یا دستاویز یا جو که بضبط تحریر لایا گیا هو مثلا اُسکا اظهار سابق کیا جاوے تو اُسکو جتنا دیا جاوے که وه اُسا بیان پیشتر کر چکا هی *

دفعه ۱۳۶ جب کسي گواه

کونسے سوالات جرح جایز هیں

سے فریق ثاني سوال کرے تو اُس سے علاوه سوالات متذکره دفعه ماسبق کے هر ایسا سوال

پوچها جا سکتا هی جس سے اُمور مفصله ذیل حاصل هوتے هوں —

(۱) اُس کي صداقت کا امتحان *

(۲) یهه معلوم هوتا هو که وه کون هی اور کس حیثیت کا هی *

(۳) تزلزل اُس کے اعتبار میں اُسکے چال چلن میں نقص پیدا کرنے سے گو که ایسے سوالات کے جواب میں صراحتاً یا من وجهه وه گواه مجرم تهرے یا اُس پر کوئي سزا یا تاوان عاید هو یا صراحتاً یا من وجهه سزا یا تاوان کے عاید هونے کي طرف منجر هو *

جن اُمور کا ذکر دفعه هذا میں هی وه ماسواے اُن اُمور کے هیں جنکا ذکر فقره دوم دفعه ۱۳۸ میں هوچکا هی یعني ماسواے واقعات متعلقه کے هیں اور اغراض مذکورالصدر کے لیئے سوالات جرح هوسکتے هیں — لیکن اس اجازت سے یهه مطلب نهیں هی که گواه سے سوالات بیمحل اور غیرمتعلق کیئے جاویں که جس سے غرض اُس سے نقیضین کهلانیکي نهو کیونکه سواء اُن صورتوں کے جنکا ذکر دفعه ۱۵۳ میں هی اُن سوالات کے خلاف جو که صرف بغرض هلانے اعتبار کے کیئے جاتے هیں شهادت نهیں لیجا سکتي اور نه حسب دفعه ۱۵۵ ضمن ۳ کوئي ایسي شهادت نقیض گذر سکتي هی جسکے خلاف شهادت دینے کا منصب نهو *

نسبت قائم کرنے وقت اظہار گواہان کے پرائیوی کونسل نے یہہ تجویز کیا ہے کہ عدالت اپیل کو اے عدالت ابتدا سے خلاف کرنے میں نہایت احتیاط کرنی چاہئے کیونکہ عدالت ابتدائی کو صرف یہ موقع حاصل تھا کہ گواہان وشہود سے وقت اُنکے اظہار دینے کے موقع ملنے ہے اور جو اپیل کہ مقدمہ اظہاروںکے واقعہ پر ہوتی ہے وہ ہوتی ہے بہت کمزور اپیل ہوتا ہے *

دفعہ ۱۴۷ اگر کوئی ایسا سوال

کسی امر متعلقہ مقدمہ یا کارروائی سے علاقہ رکھتا ہو تو احکام دفعہ ۱۳۲ کے اُس سے متعلق ہونگے *

گواہ سوال کے جواب دینے پر مجبور ہے

دفعہ ہذا ایک جزو مساوی دفعہ ۱۳۲ کے ہے اس واضح رہے کہ احکام دفعہ ۱۳۲ متعلق ہیں صرف اُن واقعات سے جو اُمور متنقحہ طلب سے متعلق ہوں اور دفعہ ہذا اُسی حکم کو تمام واقعات سے جو متعلق مقدمہ ہو خواہ متنقح طلب ہوں یا نہوں متعلق ہے *

دفعہ ۱۴۸ اگر کوئی ایسا سوال

کسی ایسے امر سے علاقہ رکھتا ہو جو مقدمہ یا کارروائی سے متعلق نہیں ہے بجز اسیقدر کے کہ اُس گواہ کے چال چلن کو عیب لگانے سے اُس کے اعتبار میں خلل ڈالے تو عدالت تجویز کریگی کہ گواہ اُس کے

اختیار عدالت نسبت جواز سوال و مجبوری گواہ جواب دینے پر

جواب دینے پر مجبور کیا جائے یا نہیں اور اگر مناسب جانے تو گواہ کو مطلع کرے کہ اُس سوال کا جواب دینا اُس پر لازم نہیں ہی مگر اس اختیار پر عمل کرنے میں عدالت کو لازم ہی کہ اُمور مفصلہ ذیل کو ملحوظ رکھے :—

(۱) ایسے سوالات اُس صورت میں مناسب ہیں جب کہ وہ اس نوع کے ہوں کہ صداقت اُس الزام کي جو اُن سے عاید ہوتا ہو گواہ کے اعتبار کي نسبت اُس معاملہ میں جس کي وہ گواهي دیتا ہو عدالت کي راے بدرجہ عظیم بدل جاے *

(۲) ایسے سوالات اُس صورت میں نامناسب ہیں جب کہ وہ الزام جو اُن سے عاید ہوتا ہو ایسے معاملات زمانہ بعید یا ایسي قسم کے معاملات سے علاقہ رکھتے ہوں کہ صداقت اُس الزام کي گواہ کے اعتبار کي نسبت اُس معاملہ میں جس کي وہ

گواهي ديتا هو عدالت کي راے کو نه بدلے يا بدرجه خفيف بدلے *

(۳) ايسے سوالات اُس صورت میں نا مناسب هیں جب که اُس کي شهادت کي ضرورت اُس قدر نهو جتنا بڑا اُس کے چال چلن کي نسبت اُن سے الزام پیدا هوتا هو *

(۴) عدالت کو اختیار هی که اگر مناسب جانے تو جواب دینے میں گواه کے انکار سے یهه استنباط کرے که اگر وه جواب دیتا تو مفید نهوتا *

دفعه هذا میں یهه بات گویا فرض کرکے که تمهید متعلق سوالوں کے جواب دیتي هی کوئي گواه مجبور نهیں هوسکتا یهه قاعده قرار دیا گیا که اگر سوالات نسبت چال چلن کے کیئے جاویں تو عدالت کو اختیار هوگا که یهه تجویز کرے که کونسے سوالوں کا جواب دینا اُسکو لازمي هی اور کونسے کا نهیں — پهر دفعه ۱۵۳ میں یهه قرار دیا گیا هی که ایسے سوالوں کي حقیقت جو که صرف گواه کے چال چلن کي نسبت هوں شهادت نهیں گذر سکتي اسلیئے که چال چلن گواه صرف اُسکي وقعت قائم کرنے کے لیئے ضروري هی اور درحقیقت اُمور متعلقه اور واقعات مقدمه کے متعلق نهیں *

یهه الفاظ میں دفعه هذا که (جو مقدمه یا کارروائي سے متعلق نهیں هی بجز اسقدر کے که اُس گواه کے چال چلن کو عیب لگانے سے) وه مراد هی جسکا که پهر ذکر دفعه ۱۵۳ میں ان الفاظ کے ساتهه دیا گیا هی —

(جو تحقیقات سے صرف اسقدر تعلق رکهتا هو که اُس کے چال چلن میں نقص ظاهر هونے سے اُس کے اعتبار کے تزلزل کي طرف منجر هو) *

نسبت فقره آخر دفعه هذا کے ملاحظه کرو تمثیل (٥) دفعه ۱۴ *

دفعه ۱۴۹ ایسا سوال جس کا ذکر دفعه ۱۴۸ میں هوا نه پوچها جانا چاهیئے الا اُس حال میں که پوچهنے والے کي دانست میں بوجهه معقول یهه ثابت هو که جو الزام اُس سے عاید هوتا هی وه واجبي هی *

ناجوازي سوالات نامعقول

تمثیلات

(الف) ایک بیرسٹر سے ایک اترني یا وکیل نے کہا که گواه جسکي گواهي اهم هی ڈکیت هی پس یهه وجهه معقول اُس گواه سے اس سوال کے پوچهنے کي هی که تم ڈکیت هو یا نهیں *

(ب) ایک شخص نے ایک وکیل سے عدالت میں یهه کہا که گواه جسکي گواهي اهم هی ڈکیت هی اور وکیل نے جو اُس شخص سے وجهه پوچهي تو اُسنے وجوه اپنے بیان کے صداقت کي حسب اطمینان بیان کیں پس یهه وجهه معقول اس بات کي هی که اُس گواه سے یهه سوال کیا جائے که تم ڈکیت هو یا نهیں *

(ج) ایک گواه سے جسکا کچهه حال معلوم نهیں اتفاقاً یهه پوچها گیا که تم ڈکیت هو پس اِس صورت میں کوئي وجهه معقول ایسے سوال کي نهیں هی *

(د) ایک گواه کا کچهه حال معلوم نهیں هی مگر جب اُس سے یهه پوچها گیا که تمهاري معاش کیا هی اور کس طور پر بسر کرتے هو تو اُس نے جواب ناقابل اطمینان کا دیئے پس یهه وجهه معقول اس سوال کي هی که کیا تم ڈکیت هو *

تمثیلات دفعه هذا سے یهه ظاهر هوتا هی که وجهه معقول سے مراد هی که جس سے شبهه پیدا هوتا هو اور اُس سے اِسمیں وجهه مراد نهیں که جهوٹ یا مخالف عدالت میں کوئي شخص شبهه یا الزام لگاوے سو وکیل کو جبکه بسبب چلن گواه کے سزا هو اختیار هی که ایسے سوالات کے پیش کرنے کا که گواه جواب ناقابل اطمینان دے کافي وجهه اس قسم کے سوالات کي هی *

دفعه ۱۵۰ اگر عدالت کي یهه

ضابطه عدالت ایسی صورت میں که جب سوال بلا وجهه معقول پوچها جاوے

راے هو که کوئي سوال بلا وجوه معقول پوچها گیا تو اُسکو اختیار هی که اگر کسي بیرسٹر یا سوال جواب کننده یا وکیل یا اِٹرني نے کیا هو تو کیفیت حالات مقدمه عدالت هائي کورٹ یا اور حاکم کو جسکا که وه بیرسٹر یا سوال جواب کننده یا وکیل یا اٹرني اپنے اُس پیشه میں ماتحت هو بهیجے *

دفعه ۱۵۱ عدالت کو جائز هی

سوالات فحش و تهتک آمیز

که جن سوالات یااستفسارات کو فحش یا تهتک آمیز سمجھے اُنکي ممانعت کرے گو که وه سوالات یا استفسارات کچهه تعلق اُمورات نزاعي مرجوعه عدالت سے رکھتے هوں الا اُس حال میں که اُنکو واقعات تنقیحي سے علاقه هو یا ایسے اُمور سے جنکا جاننا واسطے تجویز اور غور اس امر کے ضروري هو که واقعات تنقیحي کا وجود هی یا نهیں *

دفعه ۱۵۲ عدالت کو لازم هی

سوالات موجب رنج و توهین

که جو سوالات اُسکے دانست میں توهین یا رنج دینے کے لیئے هوں یا عدالت کے نزدیک ایسے هوں که گو في نفسه مناسب هیں مگر اُنکے طرز سے بلا ضرورت باعث خشم انگیزي هونگے اُنکي ممانعت کرے *

یهه تینوں دفعات اِس غرض سے قائم کي گئي هیں کہ صاف طرح پر وکلاء هر درجه کو اُن سوالات کے کرنے میں جو کہ بغرض گواہ کے چال چلن دریافت کرنے کے لیئے کیئے جاویں یهه معلوم رهے کہ کس قسم کے سوالات کرنیکا اُنکو اختیار هی اور کس قسم کا نهیں اور عدالت کو اختیار دیا گیا هی که ایسے سوالات سے منع کرے جو که ناحق رنج دیں *

دفعه ۱۵۳ — جب کسي گواہ سے کوئي ایسا سوال پوچها جائے اور وہ اسکا جواب دے جو تنقیحات سے صرف

> تخریج شهادت جو بغرض تکذیب جوابات متعلق صداقت گواہ پیش کي جاوے

استقدر تعلق رکهتا هو کہ اُسکے چال چلن میں نقص ظاهر هونے سے اُسکے اعتبار کے تزلزل کي طرف منجر هو تو اُسکي تردید میں کوئي شهادت نہ گذراني جائیگي لیکن جس حال میں کہ وہ جهوٹا جواب دے تو من بعد جهوٹي گواهي دینے کا الزام اُسپر عاید هوگا *

مستثنی ۱ — اگر کسي گواہ سے پوچها جائے کہ وہ پیشتر کسي جرم کا مجرم ثابت هوا تها یا نهیں اور وہ اُسکا اقبال نکرے تو اُسپر پیشتر کا جرم ثابت هونے کي شهادت گذر سکتي هی *

مستثنیٰ ۲ — اگر گواہ سے کوئي ایسا سوال پوچھا جائے جس سے اُسکے بلا طرفدار ھونے پر حرف آتا ھو اور وہ اُن واقعات سے جو اُس سوال سے نکلتے ھوں اِنکار کرے تو جایز ھی کہ اُسکي تردید کیجائے *

تمثیلات

(الف) ایک بیمہ کرنے والے پر دعوی کیا گیا اور اُس کي جوابدھي اس نہج پر کي گئي کہ وہ مبني پر فریب ھی *

مدعي سے پوچھا گیا کہ پہلے معاملہ میں نمنے دعوی مبني بر فریب کیا تھا یا نہیں اُسنے انکار کیا *

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کي گئي کہ اُسنے ایسا دعوي کیا تھا *

یہہ شہادت قابل منظوري نہیں ھی *

(ب) ایک گواہ سے پوچھا گیا کہ وہ بد دیانتي کي علت میں عہدہ سے موقوف کیا گیا تھا یا نہیں اُسنے انکار کیا *

شہادت واسطے ثبوت اس امر کے پیش کي گئي کہ وہ بعلت بد معاملگي کے موقوف کیا گیا تھا *

یہہ شہادت قابل منظوري نہیں ھی *

(ج) زید نے کہا کہ فلاں تاریخ اُسنے عمرو کو لاہور میں دیکھا تھا زید سے پوچھا گیا کہ وہ اُسی تاریخ کو کلکتہ میں تھا یا نہیں اُسنے انکار کیا *

شہادت یہہ بات ثابت کرنے کے لئے پیش کی گئی کہ زید اُس تاریخ کو کلکتہ میں تھا *

یہہ شہادت قابل منظوری ہی نہ ایں وجہہ کہ اُس سے تردید اسے واقعہ کی ہوتی ہی جس سے اُس کا اعتبار جاتا رہے بلکہ اس وجہہ سے کہ اُس سے تردید اُس واقعہ مبینہ کی ہوتی ہی کہ عمرو تاریخ تحقیق طلب کو لاہور میں دیکھا گیا تھا *

ان مقدمات میں سے ہر ایک میں اگر گواہ کا انکار جھوٹا ہو تو اُسپر جھوٹی گواہی دینے کا الزام عاید ہو سکتا ہی *

(د) زیدہ سے پوچھا گیا کہ تمہارے خاندان اور عمرو کے خاندان سے جسکے خلاف وہ گواہی دیتا ہی ایسا فساد ہوا تھا یا نہیں جس میں خونریزی ہوئی *

اُسنے انکار کیا پس جایز ہی کہ اُس کی تردید اس بناء پر کی جائے کہ یہہ سوال اُس کی طرفداری کے ظاہر ہونے کی طرف منجر ہوتا ہی *

دفعہ ہذا کے ساتھہ دفعہ ۱۴ کی تمثیلات (ن) و (س) و نیز دفعہ ۱۵ ایکٹ ہذا ملاحظہ کرنے کے لایق ہیں *

دفعہ ۱۵۴ عدالت کو بحسب اپني اقتضاے راے کے اختیار هی که جو شخص کوئي گواہ پیش کرے اُسے اجازت ایسے سوالات کرنے کي دے جو که فریق مخالف اپني طرف سے کرسکتا هو *

سوالات فریق مقدمہ خود اپنے گواہ سے

جو اختیار که حسب منشاء دفعه هذا کے عدالت کو دیا گیا هی اُن صورتوں سے متعلق هی جنمیں که جو شخص ایک فریق مقدمہ کا گواہ بن کر آتا هی اُسي فریق کے خلاف عداوتاً شہادت دے ایسا خاص کر ایسي صورتوں میں هوتا هی جب که ایک فریق دوسرے فریق کو بطور اپنا گواہ قرار دیکر طلب کراتا هی تو ایسي صورت میں ظاهر هی که اظہار گواہ کا خلاف هوگا اور اِس وجہه سے عدالت کو اختیار هی که ایک فریق مقدمہ کو خود اپنے گواہ سے سوالات جرح کرنیکے اختیارات دے — علاوہ خود فریق مقدمہ کے بعضي ایسي صورتیں بهي هو سکتي هیں که جنمیں گواہ بوجہه خاص حالت کے مخالف اُس فریق کے گواهي دے جسنے اُسکو طلب کرایا هی ایسي صورت میں بهي عدالت کو سوالات وهي کرنے دینے کا اختیار هی *

دفعہ ۱۵۵ گواہ کے اعتبار پر فریق مخالف یا بمنظوري عدالت کے وهي فریق جو اُسے پیش کرے حسب مفصله ذیل اعتراض کر سکتا هی :—

اعتراض گواہ کي معتبري پر

(۱) بشہادت اُن اشخاص کے جو اس بات کي گواهي دیں که جو کچهه وہ اُس گواہ کي نسبت پہلے سے جانتے هیں اُسکي وجهه سے وہ اس گواہ کو نامعتبر سمجهتے هیں *

(۲) به ثبوت اس امر کے که گواہ نے رشوت لي هی یا اُسنے رشوت کے دیئے جانیکو قبول کیا هی یا اور کوئي ترغیب ناجایز واسطے اداے شہادت کے اُسکو هوئي هی *

(۳) به ثبوت بیانات سابقه کے جو مغائر کسي جزو اُسکي ایسي شہادت کے هوں جسکي تردید هوسکتي هی *

(۴) جب ایک شخص پر نالش زنا بالجبر یا اقدام زنا بالجبر کي هو تو یهه ثابت کرنا جائز هی که مدعیه عموماً فاحشه هی *

تشریح --- جو گواہ که کسي اور گواہ کو ناقابل اعتبار ظاهر کرے اُسے جائز

نهیں هی که جس فریق نے اُسکو پیش کیا
هو اُسکے سوال پر وہ اپنے اس باور کرنے
کي وجوہ بیان کرے لیکن فریق ثاني اپنے
سوال میں اُس سے وجوہ طلب کرسکتا هی
اور جو جواب وہ دے اُسکي تردید نهیں
هوسکتي گو که در صورت جهوتے هونے اُن
جوابات کے اُسپر من بعد جهوتي گواهي
دینے کا الزام عائد هو *

تمثیلات

(الف) زید نے عمرو پر بابت قیمت اُن اجناس کے جو عمرو کے هاتهہ بیچي گئي تهیں اور اُسکو حواله کردي گئي تهیں نالش کي بکر نے کها که اُس نے وہ مال عمرو کے حوالے کردیا *

شهادت بہ ثبوت اِس امر کے پیش کي گئي که پیشتر ایک مرتبہ اُسنے یہہ کها تها که میں نے مال عمرو کو حوالے نهیں کیا هی یہہ شهادت قابل منظوري هی *

(ب) زید بعلت قتل عمد عمرو کے ماخوذ هوا *

بکر نے کها که عمرو نے بر وقت فوت هونے کے یہہ ظاهر کیا تها که زید نے عمرو کو وہ زخم لگایا تها جس سے وہ مر گیا شهادت اِس امر کے ثابت کرنے کے لیئے پیش

کي گئي کہ ایک مرتبہ پیشتر بکر نے کہا تھا کہ زید نے زخم نہیں لگایا یا یہہ کہ اُسکے سامنے نہیں لگایا گیا *

یہہ شہادت قابل منظوري هی *

تشریح دفعہ هذا متعلق ضمن اول دفعہ ۱۵۵ سے هی اور ضمن ۲ دفعہ هذا کے ساتھہ ضمن ۲ دفعہ ۱۵۵ پڑھنا چاهئے — صورت نمبر ۳ کے یہہ امر لازمی نہیں کہ گواہ کا بیان کسی تحریر مرتبہ گواہ میں مندرج هو اسلیے اس حیثیت کی جائے دفعہ ۱۴۵ کی تعمیل کرنی چاهئے یعنی پہلے گواہ کی توجہہ اُس تحریر کی طرف پہلے مبذول کرنی جاوے — صورت ضمن ۴ کے واضح رهے کہ یہہ ایک خاص صورت هی جسمیں بمقدمہ عدالت فوجداری کے چال چلن کی نسبت شہادت داخل کی جاسکتی هی *

دفعہ ۱۵۶ جب کوئي گواہ

سوالات سواد بیان گواہ نسبت واقعہ متعلق

جسکي تطبیق کرني منظور هی شہادت کسي واقعہ متعلقہ کي دے تو جائز هی کہ اُس سے اور ایسے واقعات پوچھے جائیں جو اُسنے واقعہ متذکرہ بالا کے وقوع کے وقت یا مقام پر یا اُسکے قریب دیکھے هوں مگر ایسي صورت میں کہ عدالت کي رائے میں وہ حالات درصورت ثابت هوجانے کے مؤید گواهي اُس گواہ کے نسبت واقعہ متعلقہ کے هوں جسکي بابت وہ گواهي دے *

تمثیل

زید ایک سازشي نے بیان ایک سرقے کا کیا جسمیں کہ وہ شریک تھا اور اُسنے ذکر کئي واقعات کا کیا جو سرقے سے کچھہ تعلق نہیں رکھتے ھیں اور مقام ارتکاب سرقے کي راہ میں آنے اور جانے کے وقت ھوئے تھے *

اِن واقعات کي شہادت خارجي گذر سکتي ھی تا کہ اُسکي گواھي کي، جو نسبت نفس سرقہ مذکور کے ھی تائید ھو *

تمثیل دفعہ ھذا متعلق شہادت اُن شریک جرم سے ھی جنکا اظہار حسب دفعہ ۳۳۷ و ۳۳۹ ضابطہ فوجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ع لیا گیا ھو اور ایک مقدمہ میں ھائي کورت کلکتہ نے یہہ تجویز کیا کہ وہ تطبیق جس سے کہ شہادت شریک جرم کي قابل اعتبار قرار پاوے ایسي ھوني چاھیئے کہ جو علاوہ شہادت شریک جرم سے ھو اور مزید بر آن وہ تطبیق ایسي ھوني چاھیئے جس سے شہادت شریک جرم کي اُس جزو کي تائید کرني ھو جس سے یہہ ظاھر ھوتا ھو کہ ملزم بر وقت صدور جرم کے موجود تھا اور اُس جرم کے سرزد ھونے میں شریک تھا [5] *

دفعہ ۱۵۷ واسطے تائید شہادت

بیانات سابق گواہ کے بغرض تائید اظہار

ایک گواہ کے جائز ھی کہ کوئي بیان سابق اُسي گواہ کا جو اُسي امر واقعہ کے متعلق اُسکے وقوع کے وقت یا اُسکے قریب کیا گیا ھو یا روبرو ایسے حاکم کے کیا گیا ھو جو قانوناً اُس

5 ملکہ معظمہ بنام پ. ش. بورس ویکلي جلد ۱۹ صفحہ ۱۶ فوجداري

واقعه كي تحقيقات كا مجاز هو ثابت كيا جائے *

دفعه هذا کے ساتھ تمثيلات (ي) و (ب) دفعه ۸ قابل ملاحظه هيں *

دفعه ۱۵۸ جب كوئي بيان جو حسب دفعه ۳۲ يا ۳۳ کے واقعه متعلقه هو ثابت كيا جائے تو جائز هى كه واسطے اُسكے تائيد يا ترديد کے يا واسطے ضعف يا استحكام معتبري اُس شخص کے جس نے كه وه بيان كيا هو تمام ايسے اُمور ثابت كيئے جائيں جو اُس صورت ميں ثابت كيئے جاتے جب كه وه شخص بطور گواه کے طلب كيا جاتا اور بسوال طرفثاني اُس امر كي صداقت كي نسبت انكار كرتا جو كه اُس سوال کے جواب كي طرف منجر هوتا هو *

اموراتِ قابل ادخال در ثبوت بیانات دفعه ۳۲ و ۳۳

دفعه ۱۵۹ گواه كو جائز هى كه جب اُسكا اظهار هوتا هو تو ياد كرنے کے ليئے كسي ايسي تحرير كو معائنه كرے جو خود اُسے

تازه کرنا یاد کا

عین بروقت اُس معاملے کے جسکي بابت اُس سے سوال کیا جائے یا اُسکے بعد اُسقدر عرصہ قلیل میں کي ھو کہ عدالت کي دانست میں وہ معاملہ اِسوقت اُسکو خوب یاد تھا *

گواہ کو ایسے نوشتے کے معائنہ کا بھي اختیار ھی جو کسي اور شخص نے کیا ھو اور اُس گواہ نے زمانہ مذکورہ بالا کے اندر پڑھا ھو اور بر وقت پڑھنے کے اُسکو صحیح جانا ھو *

کب گواہ نقل دستاویز بغرض تازہ کرنے یاد کے مستعمل کر سکتا ھی

جب گواہ یاد کرنے کے لیئے کسي دستاویز کا معائنہ کرسکتا ھو تو اُسکو جائز کہ باجازت عدالت اُس دستاویز کي نقل کو بھي اُسکام کے لیئے مستعمل کرے بشرطیکہ عدالت کو اطمینان اس امر کا حاصل ھو کہ اصل کے نہ پیش کرنے کي وجہہ کافي ھی *

هر شخص كو بهي جو ماهر كسي فن كا هو اختيار هي كه ياد كرنے كے لئے اُس فن كي كتابوں كو معائنه كرے *

دفعه ۱۶۰. گواه كو ايسے واقعات كي نسبت بهي گواهي دينا جائز هي جواُس قسم كي دستاويز ميں مندرج هوں جسكا ذكر دفعه ۱۵۹ ميں هوا يا اَنكه اُسكو بصحت خود اُن واقعات كي ياد نهو مگر اس شرط سے كه اُسكو يهه يقين هو كه وه واقعات اُس دستاويز ميں بصحت مرقوم هوئے تهے *

شهادت نسبت واقعات مندرجه دستاويز مذكور دفعه ۱۵۹

تمثيل

ايك بهي كا مرتب ركهنے والا اُن بهي جات ميں لكهے هوئے واقعات كي نسبت جنكو وه اپنے كار و بار كے اجراء ميں مرتب ركهتا رها هو شهادت دے سكتا هي بشرطيكه وه يهه جانتا هو كه وه بهي جات بصحت مرتب ركهي گئي تهيں گو كه اُن خاص معاملات مندرجه كو بهول گيا هو *

ان دفعات كے ساتهه دفعه ۱۱۹ اور ۱۲٦ ضابطه فوجداري ايكٹ ۱۰ سنه ۱۸۷۲ع قابل ملاحظه هيں *

دفعہ ۱۶۱ ہر نوشتہ جسکا

استحقاق فریق مخالف نسبت تحریر کے حسب غرض تازگی یاد مستعمل ہوئے ہو

معائنہ حسب احکام دو دفعات ملحقہ بالا کے کیا جاے لازم ہے کہ اگر فریق ثاني چاہے تو اُسکے روبرو بھي پیش کیا جائے اور اُسکو دکھلایا جائے اور اگر وہ فریق چاہے تو اُسکي بابت گواہ سے سوال کرے *

دفعہ ۱۶۲ جو گواہ کہ واسطے

پیشي دستاویزا

پیش کرنے کسي دستاویز کے طلب کیا جائے اُسے لازم ہے کہ اگر وہ دستاویز اُسکے پاس یا اُسکے اختیار میں ہو تو اُسکو عدالت میں لے آئے گو اُسکے پیش کرنے یا قابل منظوري ہونے کي نسبت کچھہ عذر بھي ہو اور جواز اُس عذر کا عدالت تجویز کریگي *

عدالت اگر مناسب سمجھے تو اُس دستاویز کا معائنہ کرے الا اُس حال میں کہ دستاویز مذکور معاملات سرکاري سے

تعلق رکھتي ھو یا اُسکو جانچ ھي کہ اُسکے قابل منظوري ھونے کے باب میں تجویز کرنے کے لیئے اور شہادت طلب کرے *

ترجمہ دستاویزات

اگر اس غرض کے لیئے کسي دستاویز کا ترجمہ کرانا ضروري ھو تو عدالت کو اختیار ھے کہ اگر مناسب جانے تو مترجم کو اُسکے مضامین کے اخفا رکھنے کے لیئے ھدایت کرے الا اُس حال میں کہ دستاویز شہادت میں گذرنے والي ھو اور اگر مترجم اُس ھدایت کي خلاف ورزي کرے تو وہ مرتکب جرم محکومہ دفعہ ۱۶۶ مجموعہ تعزیرات ھند کا متصور ھوگا *

دست فقرہ آخر دفعہ ھذا کے دفعہ ۳۲۰ ضابطہ فوجداري ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۲ ع قابل ملاحظہ ھے - دفعہ ۱۶۶ تعزیرات ھند متعلق عدول حکمي افسر سرکاري کے ھے *

دفعہ ۱۶۳ اگر کوئي فریق اس دستاویز کو جسکے پیش کرنے کے لیئے فریق ثاني کو اُس نے اطلاع دي ھو طلب کرائے اور وہ دستاویز پیش کي جاے اور وہ فریق جسنے طلب

شہادت میں داخل کرنا دستاویزات طلب شدہ کا

کرائي هو اُس کا معائنہ کرے تو اُسکو لازم هی کہ اُس دستاویز کو شہادت گردانے بشرطیکہ فریق پیش کنندہ اس بات پر اصرار کرے *

دفعہ ۱۶۴ اگر کوئي فریق کسي ایسي دستاویز کو جس کے پیش کرنے کے لیئے اطلاع اُسکو دي گئي هو پیش نہ کرے تو وہ فریق اُس دستاویز کو بعد بدون رضامندي فریق ثاني یا حکم عدالت کے شہادت میں نہیں گذران سکتا هی *

ممنوع الادخال هونا اُن دستاویزات کا جنکي پیشي سے انکار هی

تمثیل

زید نے عمرو پر بنا ایک اقرارنامہ کے نالش رجوع کي اور عمرو کو اُسکے پیش کرنے کے لیئے اطلاع دي بروقت تجویز زید نے اُس اقرارنامہ کو طلب کرایا اور عمرو نے اُسکے پیش کرنے سے انکار کیا زید نے اُسکے مضامین کي شہادت منقولي پیش کي عمرو نے اُس اصل اقرارنامہ کو واسطے تردید شہادت منقولي گذرانیدہ زید کے یا واسطے ثبوت اس امر کے کہ اقرارنامہ استامپ پر نہیں هی پیش کرنا چاها پس اس صورت میں وہ اسکا مجاز نہیں هو سکتا *

دفعہ هذا کے ساتھہ دفعہ ۶۶ و ۸۹ ایکٹ هذا ذیل ملاحظہ هوں *

دفعه ١٦٥ حاکم عدالت کو اختیار

اختیار عدالت نسبت سوالات ـ طلبی دستاویزات

هی که واسطے انکشاف یا حصول ثبوت مناسب واقعات متعلقه کے جو سوال چاهے کسی طور پر کسیوقت کسی گواه سے یا کسی فریق سے کسی واقعه متعلقه یا غیر متعلقه کي بابت کرے یا واسطے پیش کرنے کسی دستاویز یا کسی شی کے حکم دے اور اهالي مقدمه یا اُن کے مختاروں کو یهه استحقاق نهوگا که ایسے کسی سوال یا حکم پر عذر کریں اور نه یهه که بدون اجازت عدالت کے کسی گواه کے جواب کي بابت جو ایسے سوال پر اُسنے دیا هو اُس سے کوئي سوال کریں *

مگر شرط یهه هی که فیصله مبني ایسے واقعات پر هو جو ازروے ایکت هذا کے واقعات متعلقه قرار دیئے گئے هیں اور حسب ضابطه ثابت کیئے جائیں *

نیز شرط یهه هی که اس دفعه کي رو سے کسي حاکم عدالت کو یهه اختیار نهوگا که

کسي گواہ کو کسي سوال کے جواب دینے پر یا کسي دستاویز کے پیش کرنے پر مجبور کرے جسکي بابت بموجب دفعات ۱۲۱ لغایت ۱۳۱ — ایکٹ هذا کے اُسکو استحقاق جواب نه دینے یا پیش نکرنے کا اُسصورت میں حاصل هوتا جب که وہ سوال فریق ثاني نے اُس سے کیا هوتا یا وہ دستاویز طلب کرائي هوتي نه حاکم عدالت کو ایسے سوال کرنے کا منصب هوگا جو حسب دفعات ۱۴۸ یا ۱۴۹ کے کسي اَوْر شخص کو کرنا نامناسب هو اور نه کسي حاکم عدالت کو یهه اختیار هوگا که بجز اُن صورتوں کے جو دفعات ماسبق میں مستثنیٰ کي گئي هیں کسي دستاویز کي شهادت اصلي کے پیش هونے سے درگذر کرے *

دفعه هذا دیواني و فوجداري دونوں کي کارروائیوں سے متعلق هي — دفعات ۱۶۱ لغایت ۱۶۶ ضابطه دیواني کے ملاحظه سے معلوم هوگا که حاکم عدالت دیواني کو نسبت اظهار لینے فریقین مقدمه کے یا نسبت طلبي اُن دستاویزات کے جو اُسکے قبضه میں هوں قانون نے کیا کیا اختیارات عطا کیئے هیں اور دفعه ۹ ایکٹ ۲۳ سنه ۱۸۶۱ع کے دیکھنے سے معلوم هوگا که اسي قسم کے اختیارات بسبت اور گواهوں کے بھي حاکم عدالت

دیواني کو حاصل هیں دفعه ۱۹۲ و ۲۱۳ و ۳۵۱ ضابطه فوجداري کے دیکھنے سے معلوم هوگا که اسي قسم کے اختیارات حکام فوجداري کو بھی قانون نے عطا کئے هیں *

یهه امر بحث طلب هی که مقدمات دیواني میں جب که فریقین میں کوئي عذر پیش نکرے تو آیا حاکم عدالت کو یهه منصب هی که کسی سوالات یا شهادت کو ناقابل ادخال قرار دے لیکن یهه بات معلوم هوتي هی که حسب دفعه ۱۲۹ ضابطه دیواني جو نسبت دستاویزات کے هی عدالت کو صاف اختیار هی که شهادت دستاویزي کو اگر غیر متعلق اور ناقابل ادخال تصور کرے تو اُن دستاویزات کو منظور نه کرے اور بملاحظه دفعه ۵ و ۷ و ۱۳ ایکٹ هذا یهه ظاهر هوگا که منشاء واضعان قانون یهه هی که عدالت بلا لحاظ عذر فریقین کے قواعد مندرجه ایکٹ هذا کو ملحوظ رکھے - اور ایک مقدمه عدالت هائي کورٹ کلکته بھی موید اس رائے کا هی ۶ *

مقدمات فوجداري میں حسب دفعه ۲۵۶ ضابطه فوجداري کے حاکم عدالت کا یهه فرض هی که کل امور نسبت شهادت کے خود طی کرے *

جن گواهوں کو که حسب منشاء قواعد مذکور عدالت خود منظور کرے اُن سے سوالات جرح کرنے کا فریقین کو اختیار هوگا یهه امر نظایر جسمیں ایک صاحب جج هائي کورٹ کلکته سے ظاهر هوتا هی ۷ *

دفعه ۱۶۶ اُن مقدمات میں جنکو اهل جوري تجویز کریں یا باعانت اسیسروں کے تجویز دئیے جائیں اهل جوري یا اسیسروں کو جائز هی که کوئي سوالات جنکو حاکم عدالت خود کرتا اور جنکو

اختیار جوري و اسیسران نسبت سوالات

۶ ملکه معظمه بنام پتمبر سودار ویکلي جلد ۷ صفحه ۲۵ فوجداري

۷ تاریني چرن چودهري بنام سوردا سندري داسي بنگال جلد ۳ صفحه ۱۵۸

مناسب سمجھتا گواھوں سے معرفت یا باجازت حاکم عدالت کے کریں *

دفعہ ھذا صرف متعلق کارروائي ھاے فوجداري سے ھی اس لیئے کہ ھندوستان میں دیواني کے مقدمات میں جوري کبھي نہیں بیتھني — دفعہ ۲۳۳ و ۲۳۴ ضابطہ فوجداري کے دیکھنے سے معلوم ھوگا کہ کون کون مقدمات میں جوري بیتھتي ھی اور دفعہ ۲۵۷ ضابطہ مذکور کے دیکھنے سے واضح ھوگا کہ جوري کا کیا کام ھی *

فصل ۱۱ اقبال بیجا اور نامنظوري شہادت

دفعہ ۱۶۷ اقبال بیجا یاشہادت

> ممانعت نسبت تجویز جدید مختص یو بناء نامناسب اخراج یا ادخال شہادت

کي نا منظوري کسي مقدمہ میں براے خود وجہہ تجویز جدید یا تنسیخ فیصلہ کي ایسے حال میں نہوگي جب کہ اُس عدالت کو جسکے روبرو ایسا عذر پیش کیا جاوے یہہ معلوم ھو کہ قطع نظر اُس شہادت کے جسکي نسبت اعتراض ھی یا اُس اقبال کے شہادت کافي اس بات کي ھی کہ فیصلہ جائز رکھا جاے یا یہہ کہ وہ شہادت نا منظور شدہ

اگر منظور ہوتي تو بھي فيصله ميں کوئي تبديل لازم نہوتي *

ترجمه دفعه هذا میں لفظ اقبال کے بدلے لفظ ادخال یا لفظ منظوری ہوتا تو بہتر ہوتا *

یہه دفعه مقدمات دیوانی اور فوجداري دونوں سے متعلق هی ۸ اور اُسکے معني يهه هيں که اگر عدالت ماتحت نے مقدمه کي تجويز ايسي شہادت کي بنا پر کرے که جسکا ایک جزو تو قانوناً قابل ادخال هو اور کچهه قابل ادخال نهو تو یهه لازم نہیں اتا که صرف اسي وجهه سے فيصله عدالت ماتحت کا منسوخ هو جاے بلکه عدالت اپيل کو لازم هی که يهه امر طی کرے که آیا وه جزو شہادت جو که قانوناً قابل ادخال هی واسطے تائید تجویز عدالت ماتحت کے کافي هی یا نہیں اور اگر کافي سمجهے تو فيصله بحال رکهنا چاهیئے چنانچه ایسا هی حکم پریوی کونسل نے قبل نفاذ ایکت هذا کے تجویز کیا هی ۹ یهه امر واضح رهے که گو ایکت هذا اُس زمانه میں نافذ نه تها لیکن ایکت ۲ سنه ۱۸۵۵ ع اُس زمانه میں قانون شہادت هندوستان میں تها اور اُسکي دفعه ۵۷ دفعه هذا سے بلحاظ مطابقت کہاتي هی - اسي مضمون کے پیروي کونسل نے اور بهي فيصله کیئے هیں ۱ *

لیکن اگر عدالت بالا دست کو یهه ظاهر هو که مقدمه کے واقعات کي تجویز ناجائز شہادت پر هوتي هی تو اُس فيصله کو ناقص یا منسوخ کر سکتي هی ۲ مگر یهه امر که شہادت نامناسب وقت پر داخل کي

۸ ملکه بنام هري بول چندر گهوس انڈین لاریورت جلد ۱ صفحه ۲۰۷

۹ هرسکهه بنام فریبا بنگال جلد ۳ صفحه ۴۹۹ نظایر پریوي کونسل

۱ مهاراجه کنور متهراسنگهه بنام بابو نند لال مورزانڈین اپیل جلد ۸ صفحه ۱۹۹ ـــ و لاله بنسي دهر بنام گورنمنٹ بنگال جلد ۹ صفحه ۳۷۱

۲ کرشنائیں طرطا رام بنام راجه رکهماني باب مورزانڈین اپیل جلد ۱۳ صفحه ۸۳

گئي هى في نفسه وجهہ ناجوازي اُس شہادت كي نہيں هى جب تک كه يهہ ثابت نه كيا جاوے كه فريق ثاني كو اسي كارروائي سے ضرر پہونچا *

دفعه هذا كے ساتهہ دفعات ۲۸۳ و ۲۸۴ ضابطه فوجداري قابل ملاحظه هيں *

خاتمه

ایکٹ ۱ سنه ۱۸۷۲ ع میں جس کی یهه شرح لکهی گئی هی صرف وه قواعد مندرج هیں جنسے که تعلق واقعات کا امر متنازعه فیه سے معلوم هوتا هی اور طریق ثبوت اور پیشی شهادت اور اُس کے اثر کے قواعد بهی تین ابواب میں تحریر کیئے گئے هیں لیکن واضعان قانون نے وقعت شهادت قایم کرنے کی نسبت کوئی قواعد مقرر نهیں کیئے اور حقیقت یهه هی که هر مقدمه کے حالات اور قرینه اور مقدمات سے اسقدر مختلف هوتے هیں که شهادت کی وقعت قائم کرنے کے لیئے کوئی قاعده عام بطور قانون کے جاری نهیں هو سکتا پس حاکم عدالت پر یهه بات چهوڑی گئی هی که قراین مقدمه سے اور حالت دستاویزات سے اور حیثیت گواهوں سے شهادت کی وقعت کی نسبت اپنی راے قائم کرلے *

اس غرض سے که تحصیل کننده قانون کو اس ایکٹ کے یاد کرنے میں آسانی هو اس کتاب کے اخیر میں تین شجرے شهادت کے لگائے هیں مگر ان شجروں کو کل متن قانون اور شرح کے پڑهے بغیر دیکهنے سے نه تو اُن کا مضمون بخوبی سمجهه میں آویگا اور نه اُن سے یاد کو مدد ملیگی لیکن بعد تحصیل کل کتاب کے اُن شجروں کے سمجهنے میں کچهه دشواری پیش نه آویگی اور اُمید هی که طالب علم کو کچهه کم آتی نهوگی *

شجرۂ اول میں شهادت کو باعتبار اُس کی نوعیت کے دیکها هی اور جو دفعات ایکٹ هذا اس کی فروعات سے متعلق هیں اُنکا حواله دیا گیا هی *

شجرۂ دوم میں شهادت پر باعتبار اُصول کے نظر ڈالی هی اور بحواله دفعات ایکٹ هذا دیکها هی که ان اصولوں کا کیا اثر هوتا هی اور کیونکر اُن کی بنا پر قواعد قائم کیئے گئے هیں *

شجرۂ سوم سب سے بڑا هی اور اُس میں یهه دکهایا گیا هی که شهادت کے ذریعے کیا هیں اور کیونکر کام میں آتے هیں یعنی واقعات کا اثبات کیونکر کیا جاتا هی *

علاوہ ان تین شجروں کے متن کتاب میں اور شجرے بھی قابل تحصیل ہیں جن سے دقت طلب مسائل قانون شہادت حل ہوتے ہیں اور بعضی سخت مشکل دفعات کا مضمون بعد اُن کے پڑھنے کے ایک نظر میں سمجھہ میں آتا ہی اور یاد ہوتا ہی *

(ا) بلا واسطہ

اخراج بوجهہ قائم کرنے ایسے قواعد کے جنکی وجهہ شہادت داخل نہیں هو سکتي اور وہ یہہ هیں

اول — حلف گواہ — دفعہ ٥ و ٦ ایکٹ ١٠ سنہ ١٨٧٣ع *

دوم — سوالات جرح — دفعہ ٣٣ و ١٣٩ *

سوم — غیر متعلق هونا واقعات کا — دفعہ ٥ و ١٥٣ *

چہارم — مصلحت ملکی اور وہ امور منصلہ ذیل هیں :—

١ — اقبال دیواني جو بوعدہ اخفاء کیا گیا هو — دفعہ ٣

٢ — اقبال جرم جو بترغیب یا دهمکي کیا گیا هو — دفعہ

٣ — ″ ″ ″ روبرو افسر پولیس کیا گیا هو — دفعہ ٢٥

٤ — ″ ″ ″ بحالت حراست پولیس — دفعہ ٢٦ *

٥ — محفوظي حاکم عدالت کي سوالات سے — دفعہ ١٢١

٦ — ″ ″ ″ زوجین نسبت أن أمور کے جنکي اطلاع ایا

٧ — ″ ″ ″ نسبت أمور سرکاري غیر مشتہرہ — دفعہ

٨ — ″ ″ ″ عہدہدار سرکاري کي نسبت أمور رازداري -

٩ — ″ ″ ″ مجسٹریٹ و عہدہدار پولیس نسبت ذریعہ

تتمہ جات

ایکٹ نمبر ۱۸ بابت سنہ ۱۸۷۲ ع

ایکٹ بترمیم قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ
سنہ ۱۸۷۲ ع

ہرگاہ قرین مصلحت ہی کہ قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع کی ترمیم کیجاے لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہی *

دفعہ ۱ جائز ہی کہ یہہ ایکٹ قانون ترمیم قانون شہادت مجریہ ہند کے نام سے موسوم ہو *
یہہ قانون تاریخ نفاذ سے عمل درآمد ہوگا *

دفعہ ۲ قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ع کی دفعہ ۳۲ کی ضمن ۵ و ۶ میں بعد لفظ رشتہ کے لفظ پدری یا مادری یا رشتہ ازدواجی یا تبنیت داخل کیا جائیگا *

دفعہ ۳ ایکٹ کی مذکور دفعہ ۴۱ کی سطر ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ میں بعد لفظ فیصلہ کے لفظ حکم ڈگری کا داخل کرنا چاہیئے *

دفعہ ۴ ایکٹ مذکور کی دفعہ ۴۵ میں بعد لفظ ہنر کی بابت کے یہہ عبارت ہونی چاہیئے یا درباب بحث شناخت دستخط کے *

دفعہ ۵ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۵۷ کے فقرہ ۱۳ میں بعد لفظ شارع عام کے لفظ خشکي یا تري کا زیادہ کرنا چاهیئے *

دفعہ ۶ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۶۶ کي سطر ۳ میں بعد لفظ دستاویز هی کے یہہ الفاظ داخل کرنے چاهیئیں یا اُسکے اترني یا وکیل کو *

دفعہ ۷ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۹۱ کے مستثنیٰ ۲ میں بجاے الفاظ حسب قانون وراثت مجریہ هند کے یہہ الفاظ قائم کرنے لازم هیں جنکا پروبیٹ برٹش انڈیا میں حاصل کیا گیا هو *

دفعہ ۸ قانون شہادت مجریہ هند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع کي دفعہ ۹۲ کي شرط اول میں بجاے اِن الفاظ کے یا قصور اداے یہہ الفاظ قائم کرنے چاهیئیں یا عدم اداے یا قصور اداے *

دفعہ ۹ اُسي ایکٹ کي دفعہ ۱۰۸ کي سطر اول میں بجاے لفظ جب کے یہہ الفاظ قائم کرنے چاهیئیں مگر شرط یہہ هی کہ جب اور سطر اخیر میں بجاے لفظ اُس شخص پر هی کے اُس شخص کي طرف منتقل هوتا هی *

دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکور کي دفعہ ۱۲۶ کي سطر ۱۲ میں بجاے لفظ اُسکو کے اُس بیرستر یا سوال جواب کنندہ یا اترني یا وکیل کو قائم کرنا چاهیئے اور ایکٹ مذکور کي

دفعہ ۱۲۸ کي سطر ۳ میں بعد لفظ بیرسٹر کے لفظ یا سوال جواب کنندہ کا قائم کرنا چاھیئے *

ایکٹ مذکور کي دفعہ ۱۲۹ کي سطر ۸ میں بجاے لفظ مجرمانہ کے لفظ خلاف قانون قائم کرنا چاھیئے *

دفعہ ۱۱ اُسي ایکٹ کي دفعہ ۱۵۵ کے فقرہ ۲ میں بجاے ان الفاظ کے اُسے رشوت دینے کو کہا گیا ھی یہہ الفاظ قائم کرنے چاھیئیں کہ اُسنے رشوت کے دیئے جانے کو قبول کیا ھی *

دفعہ ۱۲ † قانون شہادت مجریۂ ھٰذا مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع کي کسي عبارت سے یہہ متصور نہوگا کہ وہ مخل دفعہ ۱۲ ایکٹ نمبر ۱۵ سنہ ۱۸۵۲ ع کا (متضمن ترمیم قانون اداے شہادت) تھی *

تنبیہہ اس تصحیح میں ایکٹ نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ ع متذکرہ بالا کي سطور کي شمار میں طبع مندرجہ اُردو گورنمنٹ گزٹ ممالک مشرقي مراد ھی *

† یہہ دفعہ منسوخ ھوئي ھی بموجب دفعہ ۲ ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۷۳ ع کے

ایکٹ نمبر ۱۰ بابت سنہ ۱۸۷۳ع

قانون حلف مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ع

ایکٹ واسطے اِجتماع قوانین متعلقہ حلف عدالت کے
اور واسطے دیگر اغراض کے

ہرگاہ یہہ قرین مصلحت ہی کہ عدالت کے حلف کے طریقوں اور اِظہار اور اِقرار صالح کے متعلق قوانین کا اجتماع کیا جاے اور عہدہ ہاے سرکاری میں حلف اور اِظہار اور اِقرار صالح کرنے کے باب میں جو قوانین ہیں اُنکي تنسیخ ہو لہذا حسب ذیل حکم ہوتا ہی *

۱ — مراتب اِبتدائي

دفعہ ۱ جائز ہی کہ یہہ ایکٹ قانون حلف مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۳ع کے نام سے موسوم ہو *

یہہ ایکٹ تمام برٹش اِنڈیا میں اور جسقدر کہ اُس کو تعلق رعایاے ملکہ معظمہ سے ہی اُن ہندوستاني والیان ملک اور ریاستوں کي قلمرو میں بھي جو حضور ملکہ معظمہ سے رابطہ اِتحاد رکھتي ہی نافذ ہوگا *

یہہ قانون یکم مئي سنہ ۱۸۷۳ع سے عمل درآمد ہوگا *

دفعہ ۲ قوانین کے احکام مندرجہ ضمیمہ منسلکہ ایکٹ ہذا جسقدر کہ اُس ضمیمہ کے خانہ سوم میں تصریح ہی منسوخ کیئے گئے *

دفعہ ۳ کوئي عبارت مندرجہ ایکت هذا کورت مارشل کي کار روائیوں سے یا اُس حلف یا اظہار یا اقرار صالح سے متعلق نہ هوگي جو از روے کسي ایسے قانون کے مقرر هی جسکو حسب احکام قانون متعلقہ کونسل هند مصدرہ سنہ ۱۸۶۱ع کے نواب گورنر جنرل بهادر باجلاس کونسل اختیار منسوخ کرنے کا نہیں رکھتے هیں *

۲ — اختیار حلف اور اِقرار صالح کرانے کا

دفعہ ۴ عدالتوں اور اشخاص مفصلہ ذیل کو اِجازت هی کہ خود یا بذریعہ کسي عہدہ دار کے جسے اُنہوں نے اِس باب میں اختیار دیا هو بانصرام اُن خدمات کے یا در اثناے عمل میں لانے اُن اختیارات کے جو اُن سے از روے قانون متعلق هیں یا اُن کو مفوض هوں حلف اور اقرار صالح کرائیں *

(الف) تمام عدالتوں اور اشخاص کو جنہیں از روے قانون یا برضامندي اشخاص اختیار شہادت لینے کا هی *

(ب) کمان افسر هر مقام فوج کو جہاں افواج ملازم ملکہ معظمہ مقیم هوں مگر بشرایط مفصلہ ذیل —

۱ یہہ کہ حلف یا اِقرار صالح اُسي مقام کي حدود کے اندر کرایا جاے *

۲ یہہ کہ حلف یا اِقرار صالح ایسا هو کہ هر جستس آف دي پیس برتش اِندیا میں اُس کے کرانے کا مجاز هو *

۳ — کن اشخاص کو حلف یا اِقرار صالح کرنا چاهیئے

دفعہ ۵ حلف یا اِقرار صالح اشخاص مفصلۂ ذیل کو کرنا لازم هی —

(الف) تمام گواهوں کو یعني تمام اشخاص کو جن سے قانوناً کوئي عدالت یا ایسا شخص اظهار لے جسے حسب قانون یا برضامندي اشخاص ایسے اشخاص سے اِظهار یا شهادت لینے کا اختیار هو یا جو روبرو کسي ایسي عدالت یا شخص مذکور کے اداے شهادت کریں یا جن کو اداے شهادت کا حکم دیا جاے *

(ب) ایسے سوالات اور شهادت کے ترجمان کو جو گواهوں سے کیئے جائیں اور جسے گواہ ادا کریں *

(ج) اهل جوري کو *

دفعہ هذا کي کسي عبارت سے یہہ جائز نهوگا کہ کار روائي فوجداري میں شخص ملزم سے حلف یا اقرار صالح کرایا جاے اور نہ یہہ ضرور هوگا کہ کسي عدالت کے ترجمان مقررہ سے بعد ازآنکہ وہ اپنے عهدہ کي خدمات کے اِنصرام پر مامور هوا هو حلف یا اقرار صالح اس بات کا کرایا جاے کہ وہ بدیانت اپني خدمات کو انجام دیگا *

دفعہ ٦ جس حال میں کہ گواہ یا ترجمان یا اهل جوری هندو یا مسلمان هو یا جس حال میں کہ اُس کو

حلف کرنے پر اعتراض ہو اُسے لازم ہی کہ بجاے حلف کے اقرار صالح کرے *

• دوسري ہر صورت میں گواہ یا ترجمان یا اہل جوري کو لازم ہی کہ حلف کرے *

۴ — نمونہ حلف اور اقرار صالح کا

دفعہ ۷ تمام حلف اور اقرار صالح جو حسب دفعہ ۵ کیئے جائیں وہ اُس نمونہ کے مطابق کرائے جائینگے جو کہ عدالت ہائي کورت وقتاً فوقتاً مقرر کرتي رہے *

اور جب تک کہ ایسے نمونے عدالت ہائي کورت کي حضور سے مقرر نہوں حلف اور اقرار صالح اُسي طور سے کرائے جائینگے جو کہ بالفعل مستعمل ہی *

تشریح — درباب حلف اور اقرار صالح عدالت ریکاردر رنگون اور عدالت مطالبہ خفیفہ رنگون کے رنگون کا صاحب ریکاردر حسب معني دفعہ ہذا کے ہائي کورت تصور کیا جائیگا *

دفعہ ۸ اگر کوئي فریق یا گواہ کسي کار روائي عدالت کا کسي ایسے طور کے حلف یا اقرار صالح پر جس کا پاس و لحاظ اُس قوم یا مذہب کے اشخاص جس سے کہ وہ متعلق ہی واجب سمجھتے ہوں اور خلاف قاعدہ عدالت یا شرم و حیا کے نہو اور اُسمیں ایسا مضمون نہو جو کسي اَور شخص پر مؤثر ہوتا ہو اداے

شہادت کرنا چاہے تو عدالت کو اختیار ہی کہ باوجود کسي عبارت کے جو قبل ازین ایکٹ ھذا مین مندرج ہی اگر مناسب سمجھے اُس سے ایسا حلف یا اقرار صالح کرائے *

دفعہ ۹ اگر کوئي فریق کسي کارروائي عدالت کا یہہ بیان کرے کہ اگر اُس طور کا حلف یا اقرار صالح جسکا ذکر دفعہ ۸ مین کیا گیا فریق ثاني یا کوئي گواہ کارروائي مذکور مین کرے تو مجھپر پابندي اُسکي لازم آئیگي تو اس صورت مین عدالت کو اختیار ہی کہ اگر مناسب جانے اُس فریق یا گواہ سے پوچھے یا پوچھوائے کہ تم ایسا حلف یا اقرار صالح کروگے یا نہین *

مگر شرط یہہ ہی کہ کوئي فریق یا گواہ عدالت مین اصالتاً محض اسلیئے جبراً حاضر نکرایا جائیگا کہ وہ ایسے سوال کا جواب دے *

دفعہ ۱۰ اگر وہ فریق یا گواہ اُس طور کے حلف یا اقرار صالح کو منظور کرے تو عدالت کو اختیار ہی کہ اُس سے وہ حلف یا اقرار صالح کرائے یا جس حالمین کہ وہ حلف یا اقرار صالح اس قسم کا ہو کہ زیادہ سہولت کے ساتھہ عدالت سے باہر لیا جاسکتا ہو تو عدالت کو اختیار ہی کہ کمیشن کسي شخص کے نام اُس سے حلف یا اقرار صالح کرانے کے لیئے جاري کرے تاکہ وہ شخص ایسا کرائے اور اُس شخص کو اجازت دے کہ

جس سے حلف یا اقرار صالح کرایا جائیگا اُسکي شہادت لیکر عدالت میں بھیج دے *

دفعه ۱۱ جو شہادت که اس نہج پر ادا کي جاے بمقابله اُس شخص کے جس نے که حسب متذکره بالا اسکو واجب‌التعمیل ہونا اپنے اوپر تسلیم کیا اُس معامله میں جو که بیان کیا گیا ہو ثبوت قطعي ہوگي *

دفعه ۱۲ جس حال میں که وه فریق یا گواه اُس حلف یا اقرار صالح متذکره دفعه ۸ کے کرنے سے انکار کرے تو اُسپر جبر نه کیا جائیگا لیکن عدالت اپني کارروائیوں میں یهه بات قلمبند کریگي که اس قسم کا حلف یا اقرار صالح کرانا چاہا گیا تھا اور نیز یهه که اُس سے پوچھا گیا تھا که وه ایسا حلف یا اقرار صالح کریگا یا نہیں اور اُس نے انکار کیا معه اس وجهه کے جو که اُس نے اپنے انکار کے واسطے بیان کي ہو *

فصل ۵ — متفرقات

دفعه ۱۳ کسي حلف یا اقرار صالح کا نه لیا جانا اور اُن میں سے ایک کے بجاے دوسرے کا لیا جانا اور کوئي بے ضابطگي جو حلف یا اقرار صالح قسم مذکور کے طریق میں واقع ہو باعث ناجوازي کسي کارروائي یا نامنظوري کسي شہادت کي نہوگي جسمیں یا جس کي بابت وه ترک یا تبدیل یا بے ضابطگي وقوع میں آئي ہو

اور نه محقل اُس پابندي كي هوگي جو كه گواه پر راست بيان كرنے كے ليئے هى *

دفعه ١٤ جو شخص كه كسي عدالت يا ايسے شخص كے روبرو جسے از روے ايكت هذا حلف اور اقرار صالح كرانے كا اختيار هى نسبت كسي امر كے اداے شهادت كرے اُسپر واجب هى كه اُس امر كي نسبت راست راست بيان كرے *

دفعه ١٥ مجموعه تعزيرات هند كي دفعات ١٧٨ و ١٨١ كے معني ايسے سمجهے جائينگے كه گويا بعد لفظ حلف كے لفظ يا اقرار صالح كا بهي اُن ميں داخل تها *

دفعه ١٦ برعايت احكام دفعات ٣ و ٥ كے كسي شخص پر جو كسي عهده پر مقرر كيا جاے يهه لازم نهوگا كه اپنے عهده كي خدمات كا انصرام شروع كرنے سے پهلے حلف كرے يا كسي طرح كا اظهار يا اقرار صالح كرے يا اُس پر اپنے دستخط كرے *

ضميمه

(دفعه ٢ كو ديكهو)

حصه ١ — قوانين مصدره پارليمنت

سنه اور باب	عنوان	كسقدر منسوخ هوا
سنه ٩ جلوس جارج چهارم باب ٧٤	قانون در باب اصلاح انتظام عدالت فوجداري كے ملك هند ميں	دفعات ٣٦ و ٣٧

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
سنہ ۳ و ۴ جلوس ولیم چہارم باب ۴۹	ایکٹ بغرض اجازت اس امر کے کہ اہالي فرقہ کوئیکر اور مورےوین تمام مقدمات میں جن میں کہ حلف لینا ضروري ہو اقرار صالح کریں	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۳ و ۴ جلوس ولیم چہارم باب ۸۲	ایکٹ درباب اجازت اس امر کے کہ وہ لوگ جو سپریٹسٹ کے نام سے موسوم ہیں بجاے حلف کے اقرار صالح کریں	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۵ و ۶ جلوس ولیم چہارم باب ۶۲	ایکٹ بہ تنسیخ ایکٹ مصدرہ اجلاس حال پارلیمنٹ جسکا یہ عنوان ہی ایکٹ بابت مراد کہ حلف اور اقرار صالح جو سرکار نے مختلف صیغوں میں لیا جاتا ہی اور کرایا جاتاہی بحسن وجوہ موقوف کیاجاے اور اُسکے بجاے اقرار کرالیا جاے اور بابت مراد کہ جو حلف اور اقرار صالح بطور خود اور سواے امور متعلقہ عدالت کے کیا جاتا ہی اسکا انسداد کلي ہو اور حلف غیر ضروري کي موقوفي کے لیئے دیگر احکام منضبط کرنے کے باب میں	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہی
سنہ ۱ و ۲ جلوس ملکہ وکٹوریا باب ۷۷	ایکٹ باجازت اس اُمر کے کہ بعض صورتوں میں بجاے حلف کے اقرار صالح کي اجازت دیجاے	کل ایکٹ جسقدر کہ برٹش انڈیا سے متعلق ہی

حصہ ۲ — ایکٹ

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
۹ سنہ ۱۸۳۶ع	متضمن اس کے کہ کمان افسر کو اختیار ہی کہ حلف لیا کرے	کل

نمبر اور سنه	عنوان	کسقدر منسوخ هوا
۲۱ سنه ۱۸۳۷ع	در باب حلف اور اقرار صالح متعلقه عهده	جسقدر که منسوخ نهیں هوا تها
۵ سنه ۱۸۴۰ع	هندو اور مسلمانوں کے حلف اور اقرار کي بابت	ایضا
۱۵ سنه ۱۸۴۳ع	متضمن اس کے که عدالت میں به نسبت سابق زیاده عهده دار غیر متعهد بهرتي کیئے جائیں	دفعه ۲
۱۵ سنه ۱۸۵۲ع	بغرض ترمیم قانون شهادت	دفعه ۱۲
۱۲ سنه ۱۸۵۶ع	ایکٹ جس سے یهه مقصود هی که جو قانون پریزیڈنسي فورٹ ولیم بنگاله میں اس حکم سے جاري هی که محکمه جات دیواني کے حکام امنا مقرر کریں اسمیں اصلاح دي جاوے	دفعه ۴
۷ سنه ۱۸۵۷ع	پریزیڈنسي مندراس کے صیغه مال اورعدالت میں زیاده عهده دار غیر متعهد بهرتي کیئے جائیں	دفعه ۲
۱۲۰ سنه ۱۸۵۹ع	متضمن اس کے که پریزیڈنسي فورٹ ولیم بنگاله میں بائیلٹ جهاز کي عدم بجاآوري کارخدمت کے مقدمات کي تجویز عمل میں ائے	دفعات ۱۲ و ۱۵
۱۸ سنه ۱۸۶۳ع	یهه ایکٹ درباب کارروائي دفتر ماسٹر هائي کورٹ فورٹ ولیم بنگاله کے هی اور نیز بموقوفي حلف هندو اور مسلمانوں کے عدالت مذکوره میں اور بترمیم مجموعه ضابطه دیواني بابت اجراء حکمنامجات عدالت مذکور بصیغه اختیار عدالت ابتدائي کے	دفعه ۹

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
۴ سنہ ۱۸۶۶ ع	ایکٹ مشعر اصلاح انضباط عدالت چیف کورٹ پنجاب و ممالک تابع پنجاب کے	دفعہ ۵
۲ سنہ ۱۸۶۹ع	بغرض تقرر صاحبان جسٹس آف دي پیس کے	دفعات ۷ و ۸
۴ سنہ ۱۸۷۱ ع	بغرض اجتماع و ترمیم قوانین متعلقہ کارونر کے	دفعہ ۷ اور دفعہ ۳۸ کي یہہ عبارت یعني اور ڈپٹي مذکور عدالت العالیہ هائي کورت کے حاکم واحد کے روبرو اِس امر کا حلف کریگا کہ وہ اپنے عہدہ کے امورات بدیانت انجام دیگا
۶ سنہ ۱۸۷۱ع	قانون دربارہ اجتماع و ترمیم اُن قوانین کے جو دیواني کي عدالتہاے ضلع و عدالتہاے ماتحت واقع بنگالہ سے متعلق ہیں	دفعہ ۱۳
۴ سنہ ۱۸۷۲ ع	ایکٹ بغرض ترمیم قوانین متعلقہ حلف اور اقرار صالح کے	کل
۱۸ سنہ ۱۸۷۲ ع	ایکٹ بغرض ترمیم قانون شہادت مجریہ ہند مصدرہ سنہ ۱۸۷۲ ع	دفعہ ۱۲

حصہ ۳ — قوانین

نمبر اور سنہ	عنوان	کسقدر منسوخ ہوا
قانون ۴ سنہ ۱۷۹۳ع مجموعہ بنگالہ	قانون درباب سماعت و تجویز و انفصال اُن مقدمات یا نالشات کے جو قابل سماعت عدالتہاے دیوانی مقررہ اضلاع و شہرہاے پٹنہ و ڈھاکا و مرشد آباد قرار دي گئیں	اُس قدر عبارت دفعہ ۲ کي جو کہ منسوخ نہیں ہوئي ہی
۳ سنہ ۱۸۰۳ع	قانون درباب سماعت و تجویز اور انفصال مقدمات یا نالشات قابل ارجاع عدالتہاے دیوانی کے جو اُن ممالک کے تمامي اضلاع میں جنہیں نواب وزیر نے سرکار ایسٹ انڈیا کمپني کے تفویض کیا ہی مقرر کي گئیں	اُس قدر عبارت دفعہ ۷ کي جو منسوخ نہیں ہوئي تہي اور دفعہ ۸
۹ سنہ ۱۸۳۳ع	قانون بہ ترمیم بعض اجزاء قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ ع اور قانون ۴ سنہ ۱۸۲۸ ع اور متضمن احکام کے بنظر جلد تر اور قرار واقعي انفصال پانے مقدمات قابل تجویز حاکمان مال مامورہ بندوبست کے جو حسب قوانین مذکور عمل میں آئے اور بایں مراد کہ حساب دیہہ بجبر پیش کرایا جاوے اور سررشتہ مال میں اہالیان ہند کي ماموري کو زیادہ وسعت دي جاوے اور درباب دعوی مالکانہ کے توضیح معني دفعہ ۵ قانون ۷ سنہ ۱۸۲۲ ع کي ہو	دفعہ ۱۹